سکیننگ Pdf دینی کتابوں کا مرکز

جلد اول

خُطباتِ خالد

خطیبِ دلنشیں حضرت مولانا قاری محمد خالد مُجاہد



جمع و ترتیب

عبد الرؤف تابانی

مکتبہ ربّانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فن تقریر و خطابت کا شوق رکھنے والے طلباء کے لیے انمول تحفہ

خطباتِ خالد

جلد اوّل

خطیب دلنشیں

حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد

جمع و ترتیب

عبد الرؤف تابانی

ناشر

مکتبہ ربّانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

فہرست مضامین

عرضِ ناشر

بتوں کے شہر میں خدا کا نام لکھ دیں گے
لکھا ہو جہاں کفر وہاں اسلام لکھ دیں گے
اگر وہ صلح کے پھولوں کو مسل ڈالیں گے
تو ہر شاخِ گل کی پتی پہ قتل عام لکھ ڈالیں گے

زیرِنظر کتاب ''خطبات مجاہد'' خالصتاً توحید کے احیاء --- شرک کے خاتمے --- سنت کے فروغ --- بدعات و خرافات کے انسداد اور اصلاح معاشرہ کے لئے تقاریر کی کیسٹوں سے ترتیب دیئے گئے ہیں' اور کوشش کی گئی ہے کہ ایسے مضامین شائع کئے جائیں جو معاشرے کی اصلاح کا باعث بنیں' امید واثق ہے کہ یہ کتاب ایمان' عقیدہ' عمل اور اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انشاءاللہ

الحمد للہ اس سے پہلے اللہ کے فضل و کرم سے شہید اسلام مولانا حبیب الرحمان یزدانی رحمہ اللہ اور الہ آباد کی عظیم ہستی مولانا شریف الہ آبادی رحمہ اللہ کے خطبات خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ پر آراستہ کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔

اب اللہ کے فضل وکرم سے مولانا محمد خالد مجاہد کے خطبات' خطبات مجاہد کے نام سے پیش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم شامل حال رہا تو ان شاء اللہ العزیز اس کام کو مزید آگے بڑھایا جائے گا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوں کہ اس نے مجھ ناچیز سے اپنے دین کی یہ خدمت لی' میری اللہ سے التجا ہے کہ وہ اسے قبول فرمالے اور اپنے بندوں کو اس سے پورا نفع پہنچائے۔ آمین۔ اس کام میں محمد عبداللہ سلیم' قاری سجاد احمد' صاحبزادہ ڈاکٹر محمد شرجیل بن ڈاکٹر محمد یونس اور محترم عبدالباری ذوق کا تہہ دل سے مشکور ہوں جن کی سرپرستی اور تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید کتاب اس صورت میں پیش نہ کر سکتا۔

سیٹھ فہد علی کریانہ مرچنٹ عثمان والا' قصور

صاحبزادہ حافظ محمد ربانی

جنوری 2005

عرضِ مرتب

حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد صاحب کا شمار جماعت کے صف اول کے خطباء میں ہوتا ہے' آپ جماعت کے ایک ابھرتے ہوئے بہترین خطیب ہیں' جو کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں' کتاب وسنت کے نام لیواؤں میں سے شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو آپ کے نام نامی اسم گرامی سے واقف نہ ہو' ورنہ سبھی جانتے ہیں کہ آپ نے جس قدر اتنے قلیل عرصے میں اندرون اور بیرون ملک فریضہ تبلیغ کتاب وسنت انجام دیا ہے' وہ اپنی مثال آپ ہے ؎

اٹھ کہ بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

تحدیث نعمت کے طور پہ کہتا ہوں کہ جماعت کے پاس ایسے خطباء کا ہونا ایک نعمت سے کم نہیں ہے' آپ انتہائی شیریں بیان اور خوش کلام ہیں' آپ کی گفتگو محبت بھری ہوتی ہے' تلاوت ایسی خوش الحانی سے کرتے ہیں کہ اپنے تو اپنے' غیر بھی مسرور ہو جاتے ہیں' آپ کی خطابت میں جوش' روانی' متانت اور دلچسپی غرضیکہ ہر خوبی پائی جاتی ہے اور اکتاہٹ نام کو بھی نہیں ہوتی' تقریر انتہائی سادہ' عام فہم اور بڑے خوبصورت انداز میں کرتے ہیں' ایسے خطباء کی تبلیغ حق سے سلیم الفطرت لوگ حق وصداقت کی طرف جوق در جوق راغب ہو رہے ہیں' اور یوں محسوس ہو رہا ہے کہ فی الواقع یہ صدی اہل حدیث کی صدی ہے ؎

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

زیر نظر خطبات میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ موقع محل کی مناسبت سے بات کو اردو اور پنجابی اشعار کے ساتھ مزین کیا گیا ہے جو بات کو مزید واضح کر دیتے ہیں' نئے مقررین'

واعظین اور طلباء کے لئے ایک انمول تحفہ ہے' اللہ کریم کما حقہ' فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں آخر میں **مکتبہ ربانیہ** کوخراج تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ ا یَۃً کے تحت تبلیغ کا یہ سلسلہ بھی شروع کیا ہے' خوش بخت ہیں ایسے ادارے جو دنیاوی لہو ولعب اور غلط سوسائٹی سے قطع تعلق کرتے ہوئے اپنے شب و روز فقط رضائے الٰہی محمد عربی ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری' دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور آپ کے محبت آفرین پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی تگ و دو میں بسر کرتے ہیں' لوگوں کی فلاح و بہبود میں لگے ہوئے ہیں اور انہیں جہنم کے راستے سے ہٹا کر جنت کے راستے پر لگانے کی سعی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرتب و ناشر کی اس حقیر سی کاوش کو قبول فرما کر نجات اخروی کا سبب اور ذریعہ نجات بنائے اور دین اسلام کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

ابوعمران
عبدالرؤف تابانی
گکھڑ منڈی
1-1-2005



تقدیم

خطابت بھی اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے جسے چاہے عنایت فرمائے اور پھر خطابت کے ساتھ ساتھ خوش الحانی بھی ایک وہی چیز ہے' مولانا قاری محمد خالد مجاہد صاحب جنہیں قدرت نے خطابت میں ایک بلند مقام عطا فرمایا ہے قاری صاحب کا شمار بہترین قراء کرام اور صف اول کے خطباء میں ہوتا ہے اپنے خطاب میں خوب مزے سے قرآن کریم پڑھتے ہیں سامعین جھوم جاتے ہیں اور جب پھر اپنے عنوان کے مطابق اپنے ہی شاعری کئے ہوئے فکری یا نعتیہ اشعار پڑھتے ہیں تو سماں ہی ایک عجب ہوتا ہے امتیاز کی بات یہ ہے کہ قاری خالد صاحب کی خطابت میں اصلاح معاشرہ کا پہلو غالب ہوتا ہے بگڑے ہوئے معاشرے کی زد میں بہہ جانے والوں کو خوب جھنجولتے ہیں۔

قاری خالد صاحب کا ایک بیان جو کہ غالباً اردو میں ہے موضوع ردفحاشی بیان کیا ہے جسے سن کر ملتان کا ایک معروف گلوکار سعید طلبگار ملتانی اللہ سے توبہ کر چکا ہے اور گانا بجانا چھوڑ چکا ہے ایک کیسٹ پردہ کے عنوان سے ریکارڈ ہوئی ہے جس نے کئی ایک آزاد ماحول گھرانوں کو سنوار دیا۔ قاری صاحب کا معروف بیان (دکھوں کا علاج) جو کہ آج کل بسوں گاڑیوں میں اکثر سننے میں آتا ہے جو کہ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً برطانیہ' امریکہ' سعودیہ' شارجہ' کویت' دبئی اور ممالک میں پنجابی اردو سمجھنے والے لوگوں نے منگوا کر اپنی روح کی تسکین کا سبب بنایا۔

تعارف:

قاری محمد خالد مجاہد صاحب اوکاڑہ کے قریب ایک گمنام بستی گجراں برج جیوے خاں میں 1970ء میں ایک مزدور گھرانے میں پیدا ہوئے گھر کا ماحول خوش قسمتی سے مذہبی اور دینی تھا والدین انتہائی نیک سیرت تھے جنہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں تربیت کی۔

ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں مولانا معین الدین لکھوی کے زیر سایہ رہ کر قرآن کریم حفظ کیا پھر تجوید قرأت کی تعلیم جامعہ عزیزیہ ساہیوال میں حاصل کی پھر دینی تعلیم کی تکمیل کے لئے جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کا رخ کیا درس نظامی مکمل کرنے کے بعد ایک سال مرکز الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ میں مولانا عتیق اللہ صاحب اور شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب کے ہاں اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے جن کی محبت کا بڑا اچھا رنگ ان کی سیرت پہ چڑھا۔

ابتدائی خطابت:

ابتدائی خطاب اوکاڑہ نورشاہ اور جامعہ عزیزیہ ساہیوال میں کی۔ (1993 کے شروع میں پتوکی مرکزی جامع مسجد مبارک پتوکی میں مولانا حافظ ابراہیم کمیر پوریؒ کا محراب ومنبر سنبھالا اور خوب خطابت کے موتی بکھیرے حضرت حافظ صاحب کی مسند کو خوب سجایا پورے علاقے سے لوگ قرآن و حدیث کی پیاس لے کر کشاں کشاں چلے آتے ہیں خطبہ جمعہ کی حاضری کا منظر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔

1994 میں قاری صاحب نے عوامی اسٹیج پر قدم رکھا اور اپنی مسحور کن آواز میں قرآن و حدیث سنا کر عوام کو اپنا دیوانہ کر لیا بس پھر اللہ کی رحمت سے بڑھتے ہی چلے گئے اور چڑھتے ہی چلے گئے تھوڑی ہی عمر میں اللہ نے قاری صاحب کو ایک بلند مقام نصیب فرما دیا۔

ملک پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں کے علاوہ مکہ' مدینہ منورہ' جدہ میں خطابت کے موتی بکھیرے اللہ کریم زور بیان میں مذید برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین)

ماحول جیسا بھی ہو:

اردو ہو یا پنجابی' مجمع اہل حدیث ہو یا کوئی اور مسلک' شہری ہو' دیہاتی ہو۔ اللہ کریم کی رحمت سے ہر ماحول کو (کور) کر جاتے ہیں اور اپنا مافی الضمیر بڑے اچھے اور نفیس انداز میں بیان کر جاتے ہیں۔ **ذالك فضل الله يوتيه من يشاء.**

عزیزم بھائی حافظ محمد ربانی صاحب کی یہ بڑی اچھی کاوش ہے کہ انہوں نے مبتدی طلباء

اور دیگر شائقین کے لئے ان خوبصورت خطبات کو کتابی شکل دے کر آسانی مہیا کر دی ہے کہ تھوڑی سے تیاری بہترین تقریر تیار کر سکیں۔

اللہ کریم قاری محمد خالد مجاہد کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ان کے بیانات کو ان کے لئے اور ان کے اساتذہ اور والدین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔(آمین یارب العالمین)

(راقم الحروف)

صاحبزادہ عبدالباری ذوق

جنرل سیکٹری A-Y-F پتوکی

معاونت مرزا محمد اسحٰق عابد



ذکر الٰہی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا۔ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۔ (الاحزاب :۴۱-۴۲)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے

حمد وثناء اللہ جل جلالہٗ کے لئے' جو اللہ کل کائنات کا خالق و مالک ہے' جس اللہ نے زمین بنائی' آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے' اس مولائے کریم کی جس قدر بھی حمد وثنا اور تعریف کی جائے' کم ہے۔

درود وسلام آقائے دو جہاں --- پیغمبر آخر الزمان --- صاحب قرآن --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے' جس پیارے آقا نے دن رات محنتیں کر کے' اپنی زندگی کا سکون' آرام اور چین وقرار قربان کر کے دین اسلام ہم تک پہنچایا' اللہ پاک اس محبوب کے روضہ پاک پر کروڑوں رحمت برسا۔

اس جہاں میں بسنے والا ہر شخص سکون اور آرام کو تلاش کرتا ہے' ہر شخص کی یہ تمنا اور آرزو ہے کہ مجھے زندگی میں کوئی دکھ نہ پہنچے' دل پریشان نہ ہو' میری ساری زندگی سدا بہار خوشیوں میں گزر جائے' پھر یہ اپنی زندگی کو پرسکون بنانے اور چین وقرار بخشنے کے لئے دن رات محنت کرتا ہے' سمجھتا ہے کہ سرمایہ زیادہ ہوگا تو دل مطمئن ہوگا' عالیشان بنگلہ' پیاری کوٹھی اور مکان بن جائے گا تو دل کو چین وقرار اور سکون مل جائے گا' سفر کے لئے اچھی خاصی گاڑی مل جائے تو زندگی پرسکون ہو جائے گی

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی سرمایہ تو بہت زیادہ جمع کر لیتا ہے' کوٹھی بڑی عالیشان بنا

لیتا ہے' حرام حلال اکٹھا کر کے اپنی مرضی کی گاڑی بھی خرید لیتا ہے' لیکن یہ ساری نعمتیں ہونے کے باوجود اس کے دل کو سکون نہیں' اس سے جا کر پوچھو تو وہ کہے گا کہ نہ کوٹھی میرے کسی کام ہے-- نہ کار میرے کسی کام ہے--- نہ جائیداد میرے کسی کام ہے--- اس لئے کہ سارا دن تو پریشانی میں گزرتا ہے' اگر دل مطمئن نہیں' دل کو آرام' سکون اور چین و قرار نصیب نہیں تو یہ دنیا کا مال و منال' کوٹھی' بنگلہ سب بے کار ہے' ہاں صرف گزر اوقات کے لئے روزی مہیا ہوتی ہے' اللہ پاک نے سر چھپانے کے لئے ایک چھوٹا سا مکان دیا ہے' سادہ سی زندگی ہے' آمدن صرف خرچ کے مطابق ہے لیکن دل بڑا ہی مطمئن اور پرسکون ہے' ایسے شخص کو بلاؤ گے تو وہ کہے گا' الحمد للہ ہماری زندگی تو اللہ کے جنت میں گزر رہی ہے۔

بھائیو! معلوم ہوتا ہے کہ اصل چیز دل کا چین' قرار' اور اطمینان ہے' دل کا چین و قرار' مال و دولت اور سرمائے سے نصیب نہیں ہوتا' دل کو چین و قرار ہوتا ہے تو اللہ پاک کے ذکر سے نصیب ہوتا ہے' چلتا پھرتا انسان دیکھیں' اللہ پاک نے دو چیزوں سے بنایا ہے' ایک انسان کا جسم ہے جو اللہ کریم نے مٹی سے بنایا' امیروں کا جسم بھی مٹی سے اور غریبوں کا جسم بھی مٹی سے بنایا' یہ نہیں کہ اللہ نے غریبوں کو ریت مٹی سے بنایا اور امیر سونے چاندی سے' نہیں' بلکہ اللہ پاک نے ساری مخلوق کو مٹی سے بنایا' مولا نے انسان کا جسم مٹی سے بنایا' اس کا لباس بھی مٹی ہے' اس کا پینے کے لئے پانی بھی مٹی سے اور اس کی خوراک بھی مٹی سے' اللہ پاک نے مٹی سے بنے جسم کے لئے ہر قسم کی غذا و خوراک اور استعمال کے لئے چیزیں مٹی سے بنائیں اور ساتھ یہ بھی اعلان کیا کہ!

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔ (طٰهٰ :۵۵)

اے بندے! تجھے بنایا بھی مٹی سے' زندگی کے سانس ختم ہوگئے تو پھر لے کر جانا بھی مٹی میں ہے' قیامت کے لئے اعلان ہوگا تو حساب و کتاب کے لئے اٹھائیں گے بھی مٹی سے' معلوم ہوا' اے مٹی کے ڈھیلے تیرا آنا جانا ہی مٹی میں ہے اور تیری خوراک بھی مٹی ہے۔

جسم کے اندر ایک روح ہے' اللہ پاک نے وہ روح آسمان سے نازل کی ہے' وَنَفَخْتُ فِيْهِ

مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ۔ فرشتو! جب میں آدم میں روح ڈال دوں تو تم نے سجدے میں پڑ جانا ہے اور اس کا احترام کرنا ہے' انسان کا جسم مٹی سے اور اس کی غذاء بھی مٹی سے' اللہ تعالیٰ نے انسان کی روح آسمان سے نازل فرمائی' اور اس روح کی صحت وتوانائی کے لئے اللہ ذوالجلال نے غذا بھی آسمان سے نازل فرمائی ہے' آج میں نے پورے خطبے میں یہی مسئلہ عرض کرنا ہے کہ اے انسان تیرے میرے روح کی غذا کیا ہے' جس سے ہمارے دل کو چین وقرار ملے۔

ایک آنے والا آکر امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا ہے' کہتا ہے آقا' عبادتیں تو بڑی بڑی ہیں' اسلام کے احکامات تو بڑے بڑے ہیں۔ یہ دیہاتی' غریب اور سادہ سا آدمی آکر میرے مدنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے' آقا! مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ' جو بالکل آسان سا ہو' جو عمل میں کروں تو میرا رب سے پیار پڑ جائے' اللہ پاک سے میرے دل کی تاریں مل جائیں' میرا اللہ پاک سے ڈائریکٹ رابطہ قائم ہو جائے۔

میرے بھائی! کبھی تو نے بھی سوچا ہے کہ میرا رب سے اس طرح کا کنکشن بن جائے جو ٹوٹے ہی نہ' لیکن تیرے میرے تو نمبر ہی رانگ مل رہے ہیں۔ کسی کا نمبر قبرستان کو ملا ہوا ہے' کسی کی پاکستان کے مختلف شہروں میں ڈائلنگ ہو رہی ہے' کبھی رب ذوالجلال سے بھی ڈائریکٹ کال ملا کر دیکھا کر' پھر دیکھ رب سے گفتگو کرنے سے کتنی لذت اور بہار ملتی ہے۔

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اگر تو اللہ پاک سے سدا ہی رابطہ قائم رکھنا چاہتا ہے' اگر تو اپنے خالق و مالک سے ہر وقت ہی کالیں ملا کر رکھنا چاہتا ہے تو میں تجھے ایک آسان سا نسخہ بتا دیتا ہوں' جس سے اللہ تیرے دل کی پریشانیاں بھی ہٹا دے گا اور عرش والا مہربان ایک دن تجھ پر مہربان ہو جائے گا۔ وہ عرض کرتا ہے آقا ! کون سا کام کیا کروں' جو نماز' روزے کے بعد آسان سا کام ہو' میں تو سادہ سا دیہاتی آدمی ہوں' زیادہ پڑھا لکھا اور تیز تراز نہیں ہوں' مجھے میری طبیعت کے مطابق کوئی آسان سا عمل بتا دو۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا بِذِکْرِ اللّٰہِ۔ اے سوال کرنے والے' بس ایک بات اچھی طرح یاد کر کے لے جا۔ اپنی زبان کو ہمیشہ اللہ پاک کے ذکر سے تر

رکھا کر، تیری زبان پر ہمیشہ اللہ کی یاد باقی رہے، تو مشکل اور آسان وقت میں اس کو یاد کیا کر!

دل کو پریشانی آ گئی تو کہا کر، اِنَّا لِلّٰہِ۔

اللہ کریم نعمتیں عطا کرے تو کہا کر، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

اللہ پاک کی نعمتیں دیکھے تو کہا کر، سُبْحَانَ اللّٰہِ۔

یعنی قدم قدم پر اس کا ذکر کیا کر، لمحہ بہ لمحہ اس کو یاد رکھا کر، جب تو اپنے خالق و مالک سے اتنا پیار ڈال لے گا، عرش سے آواز آ رہی ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ. (البقرة)

میرے بندو! اگر تم مجھے یاد کرو گے، میری نعمتیں استعمال کر کے میرا ذکر کرو گے، میرے احکام مانو گے، جن کاموں سے میں نے روکا، رک جاؤ گے، تمہارا میرے ساتھ اس طرح کا پیار ہو جائے گا تو میں تمہیں یاد کروں گا۔ یا اللہ تو کس طرح یاد کرے گا؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، اللہ ذوالجلال کا فرمان ہے،

اِذَا ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ خَیْرٍ مِّنْهُمْ.

جو بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے، میں رب اسے اپنے خدائی دل میں یاد کرتا ہوں، جو بندہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے، میں اس سے بہتر فرشتوں کی جماعت میں تذکرہ کرتا ہوں۔

جو بندہ میری طرف ایک بالشت چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف پورا ایک ہاتھ چل کر آتا ہوں۔ جو بندہ میری طرف ایک ہاتھ چل کر آئے، یعنی میرے ساتھ اتنا پیار اور محبت کرے تو میں اس کی طرف کئی ہاتھ چل کر آجاتا ہوں۔ جو بندہ چل کر میری رحمت کے دروازے کی طرف آتا ہے، میری رحمتیں دوڑ کر اس کا استقبال کرتی ہیں۔

حبیب کبریاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کائنات کے لوگو! اگر دلوں کو اطمینان پہچانا چاہتے ہو۔ اگر اپنے بے قرار دلوں کو قرار

بخشنا چاہتے ہو۔ اگر دل کی بے سکونی دور کر کے اپنے دلوں کو سکون دینا چاہتے ہو۔ تو اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا. کثرت سے اپنے اللہ کو یاد کیا کرو' اپنے رب کی پاکی اور تسبیح بیان کرو' یا اللہ کب؟

فرمایا: وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا ۔ جو رب تمہیں صبح و شام نعمتیں عطا کرتا ہے' صبح و شام' ہر وقت ہی اس کا ذکر کیا کرو' اپنے رب کو کبھی بھی نہ بھلایا کرو' جب تم رب کو نہیں بھلاؤ گے' رب کہتا ہے میں اتنا ظالم نہیں' جو تمہیں بھلا دوں کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں:

کوئی شک نہیں' میری ذات قہار بھی ہے۔

کوئی شک نہیں' میری ذات جبار بھی ہے۔

میری رحمت میرے غصے سے آگے نکل گئی ہے' مجھے بندوں پر اتنی جلدی غصہ نہیں آتا' جتنی جلدی بندے پر ترس اور پیار آ جاتا ہے' اس لئے کہ میں نے اسے بڑے پیار اور محبت کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا ہے۔

بھائیو! جس ماں نے جنم کی تکلیفیں برداشت کی ہوں۔

جس ماں نے جان جوکھوں میں ڈال کر لال جنا ہو۔

جس ماں نے لسی پر گزارہ کر کے بیٹے کو دودھ پلایا ہو۔

جس ماں نے خشک ٹکڑے کھا کر بیٹے کو دیسی گھی کی چوریاں کھلائی ہوں۔

جس ماں نے پھٹے پرانے کپڑوں میں گزارہ کر کے بیٹے کو ریڈیمیڈ سوٹ پہنائے ہوں۔

اس ماں کے دل سے کبھی بیٹے کے حق میں بد دعا نہیں نکلتی' وہ تو ہمیشہ دعائیں ہی کرتی ہے' ماں کے منہ سے بد دعائیں اس وقت نکلتی ہیں' جب بد بخت اور کمینے بیٹے نے اپنی ماں کا کلیجہ جلایا ہو' دل پریشان کیا ہو' پھر ماں بے چاری کہہ دیتی ہے' جا' نامراد' تو کسی گاڑی کے نیچے آ کر مر جائے' جا' تجھے بخار چڑھ جائے' حالانکہ ماں بیٹے کو بد دعا نہیں دیتی' یہ ماں کی محبتیں ہیں کہ ماں بیٹے کی تکلیفیں برداشت کرتی ہے' اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں بندے مجھے تیری ماں

سے بھی زیادہ تیرے ساتھ پیار ہے' اتنی ماں کو بیٹے کے ساتھ محبت نہیں جتنی رب کو بندے کے ساتھ محبت ہے' اس محبت کا تقاضا کیا ہے؟

اللہ پاک فرماتے ہیں: یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔ اے ایمان والو! اپنے خالق و مالک کا ہمیشہ ذکر ہی کرتے رہا کرو' خالی وقت ملے تو دو چار دو کاندار اکٹھے ہو کر ''گپیں'' لگانے پر زور نہ دیا کرو' ادھر ادھر کی چغلیاں اور طعنے معنے نہ دیا کرو' بلکہ اگر فرصت مل جائے تو اللہ کی یاد میں لگا دیا کرو! جو گھڑیاں رب کی یاد میں گزارو گے' قیامت کا دن ہوگا' اللہ کریم ان گھڑیوں کی قیمت ڈال دے گا۔ ایک دن جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ پاک کے سامنے عرض گزارتے ہیں' اے میرے خالق و مالک' میرا بڑا ہی دل چاہتا ہے کہ میں تیرا کوئی پیارا سا بندہ دیکھوں' ویسے تو تجھے انبیاء کے ساتھ بھی بڑا پیار ہے' مولا' جو نبی نہ ہو' انبیاء کے علاوہ جو تیرا دوست بنا ہوا ہو' جس کے ساتھ تجھے بڑا ہی پیار ہو' اور اس کو تجھ سے بڑا پیار ہو' ایسا تیرا پیارا اور ولی دیکھنا چاہتا ہوں۔

خالق کائنات فرماتے ہیں' اے میرے کلیم! فلاں مقام پر چلے جاؤ' وہاں تجھے میرا ایک پیارا مل جائے گا' یہ اللہ والے سفر کرتے کرتے وہاں پہنچے تو کیا دیکھا کہ ایک آدمی بالکل کمزور ہے' جسے بیماریوں نے کھا لیا ہے۔ اس کا جسم بڑا ہی نحیف اور ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا ہے' یہ بالکل لاغر اور لاچار ہے' بے چارے کے دانت باہر آئے ہوئے ہیں' تمام ہڈیاں نمایاں ہو چکی ہیں' اتنا کمزور ہے کہ اٹھنے کے قابل بھی نہیں ہے' جو تھوڑی سی حرکت بھی نہیں کر سکتا' اس کے ہونٹ ذرا سی حرکت کرتے ہیں' پیارے کلیم نے کان قریب کیا تو اس کی زبان پر اللہ پاک کا ذکر جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اللہ کے کلیم نے سنا تو حیران و پریشان رہ گئے کہ جو بندہ نہ زندوں میں نہ مردوں میں' ہڈیوں کا ڈھانچہ ہی بن گیا ہے' بالکل نحیف اور لاچار ہو گیا ہے' بیماریوں نے کھا لیا ہے لیکن اس کی زبان سے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔'' نکلتا ہے۔

اللہ کے پاک کلیم فرماتے ہیں' اے اللہ والے جو جملہ تو نے بولا ہے' یہ تو شکر کا جملہ ہے' اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر کرنا چاہیے' تو تو بالکل ختم ہو گیا ہے' پھر تو کون سی نعمت پر شکر کر رہا ہے؟

یہ اللہ والا کہتا ہے' اے اللہ کے پاک نبی جی' میرے معاملے میں دخل نہ دو' میرا دل میرے رب سے نہ موڑو' میں اس کا ذکر کر رہا ہوں جس نے میری زبان بیماریوں سے سلامت رکھی ہے' جسم بیماریوں نے کھالیا ہے لیکن زبان تو سلامت ہے' جب تک میری زبان کا پرزہ رب ذوالجلال نے سلامت رکھا' اس کی دی ہوئی زبان سے میں اس کا نام ہی پکارتا رہوں گا' اس کا ہی ذکر کرتا رہوں گا۔ کیونکہ جس کا کھایئے اس کا گایئے

اللہ کے پاک نبی جناب سیدنا ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم بیماریوں نے کھالیا ہے۔

وجود بیماریوں نے لاچار کردیا ہے' اتنی شدید قسم کی بیماری آئی' پہلے مصیبتیں اور پریشانیاں آئی' باری باری سارا مال تباہ ہوگیا' تمام بکریاں اور گائیں مرگئیں' اونٹ اور ڈاچیاں بھی ہلاک ہوگئیں' گھر کا سارا مال ومنال بھی تباہ ہوگیا' یہ اس کی آزمائشیں ہیں' اگر آزمائشیں کرنے پر آئے تو انبیاء کی کرلیتا ہے' ڈھیل دینے پر آئے تو بڑے بڑے کافروں کو دے دیتا ہے' یہ اس کی مرضی ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌo اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اس کا معنی اللہ بے نیاز ہے' بے نیاز کا معنی اگر امتحان لینے پر آئے' آزمائشیں کرنے پر آجائے تو بڑے بڑے انبیاء کی کرلیتا ہے اور اگر وہ آزمائش بھی کرتا ہے تو بندے کے ایمان کے مطابق کرتا ہے' جس کا ایمان بڑا' اس کا امتحان بھی بڑا ہے' آج پیارے ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آزمائشیں ہو رہی ہیں۔ خلاق عالم نے اپنے پیغمبر کی آزمائشیں کی ہیں۔ اللہ کے پاک نبی پر آزمائشوں کا سلسلہ آیا' مال و منال تباہ ہوگیا --- کاروبار سارا ختم ہوگیا --- ساری جائیداد ختم ہوگئی --- اللہ پاک نے اولاد کو موت کے پیالے پلا کر اپنے پاس بلا لیا --- جو ساری دنیا کی چاہت رکھنے والی بیویاں تھیں ان سب نے باری باری طلاق کے مطالبے کئے' وہ اپنے اپنے میکے چلی جاتی ہیں' ایک ہی وفادار بیٹھی جو زندگی کے ان کٹھن مراحل میں ساتھ نبھا رہی ہے' یہ پیارے یوسف علیہ السلام کی پوتی ہے (اللہ میں تیری قدرت سے قربان جاؤں) یہ خدمت کرتی ہے' اللہ کے نبی اتنے لاغر اور پریشان ہوگئے ہیں بیماری نے اتنا نڈھال کردیا ہے' ایک دن اپنی بیوی رحمت کو بلا کر کہتے ہیں' اے رحمت' میری تمام بیویاں اپنے اپنے میکے چلی گئیں' تو بھی میکے جا کر چار

دن سکھ اور سکون کے گزار لے، میری حالت تو تیرے سامنے ہے، تو تو دکھی اور پریشان نہ ہو۔

اس اللہ والی وفادار بیوی کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں، رو کر عرض کرتی ہے میرے سرتاج، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس مشکل وقت میں آپ کا ساتھ چھوڑ جاؤں، اللہ والو! میں زندگی کا آخری سانس بھی آپ کے قدموں پر نچھاور کر دوں گی، خون کا آخری قطرہ میں تمہارے جوڑوں پر وار دوں گی اللہ والے نے نقشہ کھینچا ہے ؎

سنیاں جاں رحمت بی بی جانگراں نے ماریاں
وے رب دیا، حبیباء تینتھوں میں صدقے تے واریاں
او لے کے طلاقاں چلیاں گئیاں جو ساریاں
اونا تا کجھ کھٹیا نائیں

آپ کو بیماری نے اتنا پریشان کیا ہے، میں تو زندگی کے آخری سانس تک آپ کی خدمت کروں گی۔ ایک دن آپ رب ذوالجلال سے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ سارا جسم بیماری کا شکار ہو گیا ہے، میں تجھ سے ایک دعا کرتا ہوں، میری دعا رد نہ کرنا، اے اللہ میری دعا کو قبول کر لے، اللہ اپنے ذکر کے لئے میری زبان اور شکر کے لئے میرا دل سلامت رکھ لینا۔

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے کہ راستے میں قرآن کی وہ آیت نازل ہوئی، جس میں اللہ پاک نے زکوٰۃ کا حکم دیا، آواز آتی ہے: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ۔ جو لوگ سونے اور چاندی کو خزانہ بنا کر رکھتے ہیں، دنیا کے مال کو ذخیرہ کر کے رکھتے ہیں وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. اللہ پاک کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، نوٹوں کے ساتھ الماریاں بھری پڑی ہیں، پاس ایک بیمار رشتہ دار تڑپ رہا ہے، اس کا علاج کرانے کے لئے خدمت نہیں کرتا، اس کا رشتہ دار بے روزگاری کی چکی میں پس رہا ہے لیکن یہ اس کے ساتھ تعاون نہیں کرتا، اس نے نوٹوں کے ڈھیر لگا کر رکھے بینک اس کی دولتوں کے ساتھ بھرے پڑے ہیں، اس کے سامنے رشتہ دار غریب تڑپ رہا ہے۔ لیکن اس بد بخت کو ترس نہیں آتا، یہ اپنے نوٹوں پر سانپ بن کر بیٹھا ہوا ہے، پتہ نہیں، کل

جان نکل گئی تو یہ ساری دولتیں پچھلے بانٹ لیں گے۔

اس اللہ ذوالجلال (جس نے رزق دیا ہے) کے کسی دکھی بے روزگار کا ذریعہ بنا جا--- کسی بیمار کا علاج کروا جا--- کسی بیوہ پر لگا جا--- رب کی قسم ہے تو قبر میں پڑا ہوگا' انہوں نے تو دعائیں کرنی ہی کرنی ہیں' رب تجھ پر رحمتوں کی برکھا برسا دے گا۔

ہم نمود ونمائش کے لئے لاکھوں روپے لگا دیں تو اس سے آخرت نہیں بنے گی۔ اگر تو آخرت بنانا چاہتا ہے تو کسی دکھی پر پیسہ لگا جا' کسی بیروزگار کو کوئی کاروبار کرا دے--- کسی بیوہ کی بچیاں دروازے سے اٹھا دے' اللہ والے جب تو اس طرح کا کوئی کام کر جائیں گا تو ان کی نسلیں تجھے یاد کیا کریں گی اور عرش والا رب تجھے عرش پر یاد کرے گا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھے ہوئے ہیں' اس کو ذخیرہ کرتے ہیں' خرچ نہیں کرتے' زکوٰۃ نہیں دیتے' یا اللہ ان کو کیا ہوگا؟ فرمایا! ان کے پہلوؤں کو داغ لگائے جائیں گے' ان کو گرم کر کے ان کے جسموں کو داغا جائے گا اور قیامت کے دن ان کا مال طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈال دیا جائے گا۔ بہت بڑا سانپ اور اژدھا بنا کر ان کی گردنوں میں لٹکا دیا جائے گا' یہ ڈرے گا' روئے گا' چلائے گا' اس کا مال سانپ کی طرح منہ کھول کر ڈنگ مارے گا اور ساتھ کہے گا انا کنزك اے دنیا پرست' تو دولتوں پر سانپ بن کر بیٹھا رہا' تیرے سامنے رب کی مخلوق تڑپتی رہی' تیرے سامنے غریب کا بچہ چیختا رہا' تیرا بچہ سینکڑوں گولیاں' ٹافیاں اور مٹھائیں کھا جائے اور اس کا بچہ بیمار ہوا تو علاج کے لئے پیسہ کوئی نہیں۔

اے ظالم! تو دولتوں پر سانپ بن کر بیٹھا ہے' آجا میں تیرا مال اور خزانہ ہوں' جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ پاک کا قرآن سنا تو تڑپ گئے' صحابہ عرض کرتے ہیں۔ آقا' اگر اس طرح کا مال نہ ہو' تو کیا دنیا میں کوئی ایسی بھی دولت ہے جو قیامت کے دن آخرت میں کام آئے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' ہاں کیوں نہیں۔ رب دنیا کا مال دے تو رب کی راہ میں خرچ کرو' یہی قیامت کو ذخیرہ بن جائے گا۔

اس کے علاوہ اور بھی اللہ پاک کی بڑی نعمتیں ہیں' صحابہ حیران ہوئے' پتہ نہیں' وہ کون سا مال ہے' کون سا خزانہ ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: لِسَانٌ ذَاکِرٌ. زبان اللہ پاک کا ذکر کرنے والی ہو۔

وَقَلْبٌ شَاکِرٌ. اور دل اللہ ذوالجلال کا شکر کرنے والا ہو۔

وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تَعِينُهُ عَلٰی اِيْمَانِهٖ.

ایمان والی بیوی' اچھا ساتھ اور نیک جیون ساتھی عطا کر دے۔

اللہ کریم دنیا میں زبان ذکر کرنے والی عطا کر دے' یہ بہت بڑی دولت ہے۔

دل شکر کرنے والا مل جائے' یہ بہت بڑی دولت ہے۔

اللہ پاک دنیا میں نیک اور صالح بیوی عطا کر دے جو ایمان میں بندے کی معاون بن جائے۔ یہ بہت بڑی دولت ہے' یہ بڑی اونچی نعمتیں ہیں جو اللہ پاک خوش نصیب لوگوں کو عطا کرتا ہے' اسی لئے میں بھی عرض کرتا ہوں' اے انسان جس نے تیری زبان بنائی' جس نے قوت گویائی عطا کی' اس کا نام لیا کر۔

توویں اللہ ہی اللہ بول بندیا ہر دم ذکر دے موتی رول بندیا
سدا نئیں رہنا کسے نے تیرے کول بندیا اللہ ہی اللہ بول بندیا

جس باپ کا جوان بیٹا چلا جائے' اللہ کی قسم ہے اس باپ کا دل ٹوٹا ہوا اور زخمی زخمی ہوتا ہے' جس ماں کا جوان بیٹا چلا جائے' اس ماں کا کلیجہ زخمی زخمی ہوتا ہے۔

جن بہنوں کا جوان بھائی چلا جائے' ان بہنوں کا دل زخمی اور ٹوٹا ہوا ہوتا ہے۔

اسی لئے میں نے عرض کیا۔

ہے ذکر اللہ دا بڑا نرالا زخمی دلاں نوں جوڑن والا
تو ذکر دے موتی رول بندیا۔ ہر دم اللہ ہی اللہ بول بندیا

میرے بھائی! یہ رب کا ذکر خزانہ جمع کر لے' یہ قیامت کے دن تیرے کام آئے گا دولتوں والے دنیا میں دولتیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں' وہ دولتیں کسی کام نہ آئیں کل بڑی بڑی

دولتوں کے مالک تھے اور آج قبر کی ڈھیری میں سو گئے۔

کل مربعوں کے مالک تھے' اور آج قبروں کے مہمان بن گئے۔

یہ دنیا کا مال آنے جانے والا ہے' یہ دنیا کی سج دھج عارضی اور آنے جانے والی ہے۔ اس کا نہ آتے ہوئے پتہ چلتا ہے اور نہ نواز شریف کی حکومت کی طرح جاتے ہوئے پتہ چلتا ہے' یہ تو سب کچھ عارضی ہے' اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا کہ کب دھماکہ ہو جائے۔

میرے بھائی! جس طرح یہ وزارتوں اور کرسیوں کا آتے جاتے پتہ نہیں چلتا' رب کی قسم ہے' اسی طرح زندگی کی سانسوں کا بھی کوئی پتہ نہیں چلتا' رات نمازیوں کے ساتھ نماز پڑھ کر اور دوستوں سے باتیں کر کے سویا' صبح مجمعے میں خبر آ گئی کہ فلاں اللہ کو پیارا ہو گیا۔

میرے بھائی! یہ دنیا کا سب کچھ عارضی ہے' کرسی عارضی --- وزارت عارضی --- صدارت عارضی --- عزت عارضی --- سج دھج عارضی --- اگر مستقل تیرے کام آنے والی کوئی شئے ہے تو تیری کی ہوئی نیکی ہے جو تیرے کام آئے گی' اسی لئے میں نے عرض کیا ؎

بڑے بڑے ایتھے پھیرا پا گئے آخر نوں وچ خاک سما گئے
سب بستر کر گئے نے گول بندیا اللہ ہی اللہ بول بندیا

میرے بھائی! ماں روئے گی ضرور' مگر اس نے تیرے ساتھ نہیں جانا' بہنیں اور بھائی چیخیں ضرور ماریں گے کہ ہائے ہمارا صحن خالی ہو گیا' ہمارے دل کی بہاریں چلی گئیں' قبر میں نہ بہنوں نے جانا ہے' نہ بھائیوں نے جانا ہے' بیوی تیرے ساتھ پیار تو بڑا کرتی ہے' بڑی وفائیں کرتی ہے' مگر قبر میں تیری بیوی نے کام نہیں آنا' یار دوست معمولی بات سے تجھ پر کلاشنکوفوں کا سایہ کرنے والوں نے قبر میں تیرے کام نہیں آنا' کیونکہ ؎

وچ قبر دے بڑا ہنیرا ساتھی اوتھے کوئی نئیں اوں تیرا
ایتھے قبر دا ساتھ ٹول بندیا اللہ ہی اللہ بول بندیا

کون سا ساتھی ہے جو قبر میں کام آئے گا؟ حبیب کبریاء --- نیر بطحاء --- انجم طہٰ --- جہانوں کے پیر --- شیماں کے ویر اور میرے مصطفےٰ سراج منیر ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک

کا قرآن اور نمازیں قبر میں بھی کام آئیں گی' یہ اللہ کا ذکر قبر میں بھی کام آئے گا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' جو شخص رات کو سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت کر کے سوتا ہے' قبر حشر میں یہ سورتیں اس بندے کو ایسے چھپا لیں گی جیسے عقاب سے بچانے کے لئے مرغی اپنے بچوں کو پروں کے نیچے چھپا لیتی ہے۔

ذرا مثال پر غور کر! مرغی اپنی جان جوکھوں میں ڈال لے گی مگر اپنا بچہ کسی شکاری کے شکنجے میں نہیں آنے دیتی' جیسے مرغی اپنے پروں میں لے کر حفاظت کرتی ہے' ایسے رب کے قرآن کی یہ سورتیں پڑھنے والے پر سایہ کر دیں گی۔

حافظ محمد لکھوی رحمۃ اللہ اللہ آپ کی قبر جنت کا باغ بنائے' (آمین) اس اللہ کے ولی نے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ سورتیں وکیل بن کر اللہ ذوالجلال کی عدالت میں وکالت کریں گی کہ!

اللہ' کیا ہم تیرے قرآن کا حصہ نہیں' اللہ فرمائے گا' ہاں ہاں تم میرے قرآن کا حصہ ہو۔

اللہ' کیا قرآن تیرا کلام نہیں' اللہ فرمائے گا' ہاں ہاں میرا کلام ہے۔

اللہ' کیا تجھے کلام سے پیار نہیں' اللہ فرمائے گا' ہاں ہاں کلام سے پیار ہے۔

سورتیں کہیں گی' اللہ پھر اس کو معاف کر دے یا ہم کو قرآن سے باہر نکال دے۔

یارو! کیا اللہ کے ذکر کی کوئی ایک بہار ہے' کیا اللہ کے ذکر کے اندر کوئی ایک نشہ ہے' لیکن تجھے تو رات ٹی وی' وی سی آر اور ڈش نے کچھ پڑھنے ہی نہیں دیا' اس نے تو تجھے اتنا مصرور کر دیا' کبھی وہ دور تھا کہ لوگ سورتیں آیۃ الکرسی' دعائیں پڑھتے پڑھتے اور استغفار کرتے کرتے سو جاتے' اور اب ماشاء اللہ ڈرامہ دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں' ٹی وی چل رہا ہے اور سامنے ماشاء اللہ نیک' نمازی' حاجی' صوفی سب بیٹھے ہوئے ہیں' قرآن پڑھنے کا ٹائم ہی نہیں ملا۔ ٹی وی دیکھتے دیکھتے ہی سو گئے' اسی طرح کسی دن ٹی وی پر ڈرامہ' فلم دیکھتے دیکھتے اور گانا سنتے سنتے موت آ جائے گی' دعا کیا کر' مولا!

جب موت آئے' اس وقت تیرا ذکر ہی کر رہے ہوں۔

جب موت آئے تو زبان پر تیری توحید کا کلمہ جاری ہو جائے۔

جب موت آئے تو زبان پر تیری توحید کا کلمہ جاری ہو جائے۔
جب موت آئے تو تیرے کملی والے پر درود وسلام پڑھ رہے ہوں۔
جب موت آئے' اس وقت تیرے قرآن کی تلاوتیں کر رہے ہوں۔
اسی لئے اللہ والے نے بڑی پیاری بات کی ہے' قبر بندے کو پکار پکار کر کہتی ہے ؎

دیوہ بال لیاویں اوتھوں' میں وچ سخت ہنیرا
میں وچ فرش فروش نہ کوئی تے فرش بناویں میرا

میں یہ بات اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا' بلکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ قبر بندے کو پکار پکار کر کہتی ہے!

اَنَا بَیْتُ الظُّلْمَةِ. میں اندھیروں کا گھر ہوں۔
اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ. میں تنہائیوں کا گھر ہوں' کوئی غم خوار ساتھی اور دوست نہیں ہوگا۔
اَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ. میں کیڑوں کا گھر ہوں۔

اللہ پاک نے بے دینوں' بے نمازوں' اپنے اور اپنے محبوب کے نافرمانوں کے لئے ایسے ایسے کیڑے بنائے' جو ایک دفعہ ڈنگ مار دے تو چالیس' چالیس سال تک اس کی دردیں ہی نہیں جاتیں' اللہ پاک نے بے دینوں کو قبر میں سزائیں دینے کے لئے ایسے ظالم کیڑے بنائے۔ اسی لئے حافظ محمد لکھوی رحمۃ اللہ علیہ بڑی پیاری بات کرتے ہیں کہ قبر بندے کو پکار کر کہتی ہے۔

میں وچ سپ تے زہری ٹھونویں' بناں تریاق نہ آویں
صحابہ کہیا آقا اسی نہ سمجھے' یا حضرت سمجھاویں

آقا پتہ نہیں چلا کہ قبر میں کون سا چراغ کام آئے گا وہاں کون سا چراغ لے کر جائیں۔
آقا سمجھ نہیں آئی کہ قبر میں کون سا فرش لے کر جائیں
آقا سمجھ نہیں آئی کہ کون سا تریاق لے کر جائیں ؎

حضرت کہیا قبر وچ ساتھی' تے پڑھن قرآن پچھانو
دکھ سکھ وچ نہ چھوڑو پڑھنا تے ساتھی ایہو جانو

روٹی کا ناغہ کر لیا کر' دوکانداری سے ناغہ کر لیا کر' تجھے واسطہ ہے رب کے قرآن کی تلاوت اور کسی نماز کا ناغہ نہ کیا کر' جو ڈرامہ تجھے پسند آ جائے تو اس کی ایک قسط بھی ضائع نہیں جانے دیتا' قرآن کے ساتھ تیرا تو پیار ہی نہیں پڑھا' جس کا پیار پڑ جائے' رب کی قسم ہے اس کو رات نیند نہیں آتی جب تک وہ نماز نہیں پڑھ لیتا' اس لئے کہ اس کو قبر کا نقشہ نظر آ رہا ہے' اس کو قبر کے کیڑے نظر آ رہے ہیں' کملی والے محبوب نے بے دینوں کے لئے سانپ اور بچھوؤں کی جو خبریں دی ہیں اس کو وہ نظر آ رہی ہیں' وہ کہتا ہے میری زندگی کا آخری سانس بھی نکلے تو رب کے ذکر سے نکلے' اسی لئے تو اللہ والا کہتا ہے ؎

دیون مال اللہ دے رستے ایہہ خرچ قبر دا بھائی
پڑھن نماز تہجد راتیں' ایہہ دیوہ' ایہہ روشنائی

یہ رات کی نمازیں' نفل و نوافل اور بندگیاں تیرے لئے قبر میں' قبر کا نور بنا دیں گے حبیب کبریاء' احمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا: لِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کو زنگ لگ جاتا ہے' اس کا زنگ اتارنے کے بعد اس کے لئے کوئی نہ کوئی پالش ہوا کرتی ہے۔

بندہ اللہ پاک کی نافرمانیاں کرے' اللہ پاک کے روکے ہوئے کاموں سے باز نہ آئے تو دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے' اگر دل سے زنگ اتارنا ہو' اگر دل کو چمکانا ہو تو لِذِكْرِ اللّٰهِ. دل چمکتا ہے تو اللہ پاک کے ذکر سے چمکتا ہے۔

ایک دن اللہ کے پاک نبی حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ ایک ترازو پڑا ہوا ہے۔ جس کا ایک پلڑا مشرق و مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے' عرض کیا یا اللہ' یہ کیا چیز ہے؟

فرمایا! میرے نبی یہ میرا ترازو ہے جس کے اندر میں نے لوگوں کے اعمال تولنے ہیں' یہ سن کر آپ بڑے حیران ہوئے اور کہا اللہ' اتنا بڑا ترازو کون بھرے گا؟

فرمایا میرے پاک نبی' اس کو میری مخلوق بھرے گی' میرے انبیاء کے تابعدار بھریں گے' میرے دین پر چلنے والے بھریں گے' عرض کیا اللہ یہ کوئی معمولی اور چھوٹا سا تو نہیں' اللہ

فرماتے ہیں، جو میرے پیارے بندے ہیں میں ان کے اعمال میں برکتیں کر دیتا ہوں، میرے مصطفیٰ ﷺ کا جو امتی سچے دل سے ایک دفعہ کہہ دے گا۔ سبحان اللہ. اے اللہ تو پاک ہے، یہ سن کر رب خوش ہو جاتا ہے اور کہتا ہے، مجھے پاک کہنے والا جا، میں نے تجھے عیبوں اور گناہوں سے پاک کر دیا ہے۔

اللہ فرماتے ہیں، میرے مصطفیٰ ﷺ کا امتی ایک دفعہ سبحان اللہ کہے تو میں آدھا پلڑا نیکیوں سے بھرپور کر دیتا ہوں، اگر میرا بندہ کہہ دیتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. تو میں دوسری بھرائی بھی پوری کر دیتا ہوں اور اگر میرا بندہ کہہ دیتا ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ پڑھ لیتا ہے تو میں اپنے بندے کو پلڑے بھر بھر کر نیکیوں کے عطا کر دیتا ہوں میں اپنے بندے کو اتنی نیکیاں عطا کرتا ہوں کہ زمین و آسمان کا خلا بھر جاتا ہے۔

بھائیو! قیامت کے دن ایک ایک نیکی کی ضرورت پڑے گی، نجات کیلئے ایک نیکی کم ہوگئی، بندہ!

بھائی کے پاس جائے گا تو جواب مل جائے گا۔

باپ کے پاس جائے گا تو جواب مل جائے گا۔

بہنوں بھائیوں کے پاس جائے گا تو جواب مل جائے گا۔

سب ہی کہہ دیں گے کہ آج تو ہم کو بڑی ضرورت ہے، ماں کہے گی، بیٹا، تو نے میرا خون چوسا ہے، میری چھاتی کا دودھ پیتا رہا۔ اب بھی پیچھا نہیں چھوڑتا، اب تیرا حق بنتا ہے کہ تو مجھے نیکی دے تاکہ میں تیری ماں جنت کو جاؤں۔ لیکن وہاں کوئی کسی کی بات نہیں سنے گا، باپ کہے گا میرا حق ہے۔ بیوی کہے گی، آدھی رات کو تو سویا ہوتا تھا اور میں تیرا جسم دباتی رہتی تھی، میں تیرے کپڑے دھوتی، استری کرتی، آج تو مجھ سے نیکیاں مانگتا ہے، کچھ عقل کر، تیرا حق بنتا ہے کہ آج تو مجھے نیکی دے، ہر شخص ہی جواب دے جائے گا، ایک نیکی نہیں ملے گی۔

میرے بھائی! آج اللہ پاک نے موقع دیا ہے، اگر تو ایک دفعہ سبحان اللہ کہے تو اللہ پاک تجھے آدھا پلڑا نیکیوں کا دے رہا ہے، اللہ پاک نے فرمایا، جو شخص میرے قرآن کا ایک حرف پڑھے گا میں اسے دس نیکیاں عطا کر دوں گا۔

آ قا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ایک شخص بوڑھا ہو کر قرآن پڑھتا ہے' اب زبان سخت ہوگئی' زبان پر قرآن کے حرف نہیں چڑھتے' وہ بے چارہ بڑا ہی مشکل میں پڑ کر قرآن پڑھتا ہے' عرش سے آواز آتی ہے' فرشتو! قلم روک لو۔ یا اللہ کیا بات ہے؟

فرمایا! قاری صاحب پڑھیں تو دس نیکیاں لکھنا' اور اگر یہ میرا بندہ پڑھے تو بیس' بیس نیکیاں لکھتے جاؤ۔ یا اللہ کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ یہ تنگ ہو کر پڑھ رہا ہے' یہ مشکلات میں پڑھ کر پڑھ رہا ہے اس کو پڑھنے میں ذرا تکلیف ہو رہی ہے' میں اپنے بندے کی تکلیفیں دیکھ نہیں سکتا' اس لئے وہ قاری جو فرفر پڑھے اس کو دس دس دو اور میرے اس گنہگار بندے کو بیس بیس عطا کرتے جاؤ۔ یارو! کیا ابھی بھی رب مہربان نہیں ہے' ابھی بھی رب کو کہتا ہے' اللہ میرا حال دیکھ' عرش سے آواز آتی ہے اپنا نامہ اعمال دیکھ' پھر بندے یاد کر لے' اس کو کہا کر ؎

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پھر بھی دل آزردہ تو نے ہمارا نہ کیا
بڑی تدبیر جہنم کی' کی ہم نے
مگر تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

فرمایا! میرے مصطفےٰ ﷺ کا امتی ایک دفعہ سبحان اللہ کہے تو میں پلڑا نیکیوں سے بھر دوں' وہاں رب ذوالجلال کی عدالت میں ایک ایک نیکی کی ضرورت پڑے گی' سب سے جواب مل جائے گا۔

ایک شخص آئے گا وہ دیکھے گا یہاں اتنا انصاف ہو رہا ہے کہ ایک شخص کی ایک نیکی کم ہے پھر بھی بات نہیں بن رہی' اور میرے پاس تو ہے ہی کوئی نہیں۔ میں کس طرف جاؤں' اب یہ بے چارہ بڑا حیران و پریشان کھڑا ہے' کہ میں نے کب بخشا جانا ہے۔ وہ ایک نیکی لے کر کھڑا ہے' ایک بندہ آتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے یار تو کیسے کھڑا ہے' وہ کہتا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں نیکیوں کے اتنے اتنے ڈھیر ہیں' میرے لئے تو مسئلہ بنا کھڑا ہے' میرے پاس تو ہے ہی کوئی نہیں' میں نے ساری زندگی میں ایک ہی نیکی کی' مجھے یہاں کس نے پوچھنا ہے' اب وہ پوچھتا

ہے تو سنا' وہ کہتا ہے یار' بہت برا حال ہے' میں نے بڑی نیکیاں کی ہیں' آج ایک کم ہوگئی ہے۔ کام نہیں بن رہا' امی جواب دے گئی ہے' ابو آنکھیں پھیر گیا ہے' آج بیوی بھی جواب دے گئی ہے' بھائی' یار' دوست کوئی بات نہیں سن رہا۔

وہ کہتا ہے یار' اس طرح کر میرے پاس تو ہے ہی ایک' اگر میری نیکی سے تیرا کام بنتا ہے تو تو چلا جا' اور میں نے تو جہاں جاناں ہے' وہاں جانا ہی ہے' مجھے تجھ پر ترس آ گیا ہے' اس نے نیکی لی اور عرض کیا' یا اللہ میرا کام بن گیا ہے' اللہ پاک کو سب معلوم ہے' بس اپنی قدرت کے نظارے دکھا رہا ہے۔ اللہ فرمائیں گے یہاں تو کوئی بات نہیں سن رہا!

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِo وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِo وَصَاحِبَتِہٖ وَ بَنِیْہِ.

اور تجھے نیکی کہاں سے مل گئی؟

بندہ عرض کرے گا اللہ! وہ جو بندہ پریشان کھڑا ہے' اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا' اس نے کہا میری تو بات کوئی نہیں سنے گا' تو تو جا۔

اللہ فرمائیں گے جا اس کو بلا کر لا' وہ آئے تو اللہ فرمائیں گے کیا تجھے جنت نہیں چاہئیں' وہ کہے گا یا اللہ چاہیے تو ضرور مگر میرے پاس شئے کوئی نہیں' اللہ فرمائیں گے تیرے پاس ایک نیکی تھی' تو نے وہ بھی دے دی' بندہ کہے گا اللہ' یہاں تو بڑے بڑے ڈھیروں والے کانپ رہے ہیں' یہاں میری بات کون سنے گا' یا اللہ مجھے تیرے بندے پر ترس آ گیا' رب مسکرا کر کہتا ہے' تجھے میرے بندے پر ترس آ گیا اور مجھے تجھ پر ترس آ گیا' چل تو بھی جنت چلا جا' اللہ والے نے کہا تھا کہ ؎

جے عدل کریں تے تھر تھر کمبن' اچیاں شاناں والے ہو
جے فضل کریں تے بخشے جان' میں ورگے منہ کالے ہو

اللہ اگر تو عدل اور انصاف پر آ جائے تو بڑے بڑے نیکیوں والے کانپ جائیں گے اور اگر فضل کرنے پر آ جائے' تیری رحمت ٹھاٹھ میں آ جائے تو میرے جیسے گنہگاروں کا کام بن جائے گا۔ حبیب کبریاء' نیر بطحاء' انجم طٰہٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں نے معراج کی

رات جنت کی بڑی سیر کی، جنت کی سیر کرتے کرتے میں نے اللہ پاک کے عرش کے نور کے پاس ایک شخص دیکھا، جس کو اللہ کے نور نے ڈھانپا ہوا ہے، اس طرح محسوس ہوتا تھا جیسے یہ نور کے موتی پر بیٹھا ہوا ہے، شعاعیں، کرنیں، اس کی سج دھج، کروفر اور بڑی چہل پہل ہے، میں دیکھ کر بڑا راضی ہوا، میں نے پوچھا، اللہ یہ کون سا نبی، پیغمبر اور رسول ہے؟

فرمایا! میرے محبوب، یہ کوئی نبی، رسول اور پیغمبر نہیں ہے، جو اتنی عظمتیں حاصل کر بیٹھا ہے، یہ آپ کا وہ امتی ہے جو کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والا ہے۔

اسی لئے اللہ پاک نے فرمایا: فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ.

لوگو!

تم مجھے یاد کیا کرو، میں تمہیں یاد کیا کروں گا۔

تم مجھے نہ بھلایا کرو، میں تمہیں نہیں بھلاؤں گا۔

تم میرے تذکرے خاکیوں میں کیا کرو، میں تمہارے نوریوں میں کیا کروں گا۔

تم فرش پر یاد کیا کروں میں عرش پر یاد کیا کروں گا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جو بندہ مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے گھر آ کر، اللہ کریم کا کلام کھول کر سورۂ واقعہ کو پڑھنا شروع کر دیتا ہے، جس کے اندر اللہ پاک نے قیامت کا تذکرہ فرمایا، جنت کی نعمتوں اور جہنم کی سزاؤں کا ذکر فرمایا، اپنی پاکیوں اور عظمتوں کا بیان فرمایا:

آقاؐ فرماتے ہیں: جو بندہ یہ سورۂ واقعہ اپنے گھر میں پڑھے گا۔ اللہ ذوالجلال ایسے بندے پر اتنا مہربان ہو جاتا ہے، لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اللہ اس کو فاقہ نہیں آنے دے گا، اس کو رزق کی ٹوٹ نہیں آئے گی، اللہ پاک اس کی ضرورتیں پوری فرما دے گا، اور جو قرضے تلے دب جائے، جس پر قرضہ چڑھ جائے، مقروض ہو جائے، قرضہ لینے والے دروازہ اکھاڑ ڈالیں، دعاء کر اللہ قرضے سے بچائے، ان سے جا کر پوچھ، جن کے بڑے بڑے لمبی چوڑی آڑھتوں پر کاروبار اور سودے ہوتے تھے لیکن آج قرضے ظالم نے کمر توڑ دی، بے چارے پریشان بیٹھے ہیں، اللہ ہم جمعہ کی برکت کی حاضر سے تیری رحمت کا دروازہ کھٹکھٹا کر عرض کرتے ہیں کہ جو بھی کلمہ گو

مسلمان قرضے تلے آئے ہیں ان کو نجات عطا فرما' اور ہم کو قرضے سے محفوظ فرما!

حبیب کبیریاء نے فرمایا! یہ قرضے والوں نے دروازہ اکھاڑ ڈالا' بندہ مقروض ہو جائے تو مایوس نہیں ہونا چاہیے' اس کو چاہیے کہ اپنا ہلکا پھلکا جتنی اللہ توفیق دے ہاتھ پاؤں ہلائے' (یہ نہیں کہ بندہ ہاتھ باندھ کر بیٹھا رہے) اور ساتھ یہ وظیفہ کرے!

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

اے اللہ مجھے حلال اتنا دے دے کہ حرام سے محفوظ کر لے' اللہ اپنے دروازے پر ہی میرا کام بنا دے' بندہ یہ پڑھتا رہے اور اپنی محنت کرتا رہے' ایک وقت آئے گا کہ اللہ ذوالجلال غیبی مدد کے ذریعے اس کے تمام قرضے دور کر دے گا۔

خوش نصیبو! تم قرآن سننے کے لئے آئے ہو' اللہ کے فضل و کرم سے یہ محراب و منبر ... حدیث جماعت کا ہے' یہاں گپیں' قصے اور کہانیاں نہیں ملتیں' یہاں رب کے قرآن کے پیغام ملتے ہیں' کملی والے مصطفےٰ ﷺ کی زبان پاک سے ملنے والے پھول اور مہکتی کلیاں ملتی ہیں' ان کو اپنے دلوں کے گلدستے میں سجا کر لے جاؤ' رب کی قسم ہے' خالد مجاہد گارنٹی سے کہہ رہا ہے کہ یہ پھول کلیاں قبر میں بھی کام آئیں گی اور حشر میں بھی کام آئیں گی۔

حبیب کبیریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو بندہ یہ دعا پڑھتا رہے' اللہ پاک اس کے قرضے سارے ہی دور کر دے گا اور اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ کی رٹ لگائے' ہمارا تجربہ ہے کہ انشاء اللہ وہ چیز مل جائے گی۔

ایک اور دعا' اگر خسارہ آ جائے' نقصان ہو جائے' پھر وہ دعا پڑھا کرو جو دعا میرے آقا نے اماں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یاد کروائی تھی جب ان کا شوہر ابو سلمہؓ فوت ہو گیا' شوہر بڑا اچھا تھا' میاں بیوی کا بڑا پیار تھا' یہ رو کر عرض کرتی ہے۔ آقا میرا خاوند چلا گیا ہے' مجھے ... ے گیا ہے۔ میں بڑی پریشان ہوں' وہ میرا بڑا خیال کرتا تھا اور میں ان کی خدمت ... مجھے بہت یاد آتے ہیں۔

علیہ السلام فرماتے ہیں' تو پڑھا کر' اَللّٰهُمَّ اجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْنِىْ خَيْرًا

مِّنۡهَا یہ دعا پڑھا کر' اللہ ذوالجلال تجھ پر مہربانیاں کرے گا' یہ دعا کیا کر کہ اللہ یہ جو مصیبت اور پریشانی آئی اس کا اجر عطا فرما' اور مجھے کوئی اچھا نعم البدل عطا فرما۔

ام سلمہؓ عرض کرتی ہیں' آقا ابوسلمہ سے بہتر کون ملے گا' فرمایا تیرا کام مانگنا ہے اور اس کا کام دینا ہے' جس نے ابوسلمہ پیدا کیا وہ ابوسلمہ سے بہتر بھی پیدا کرلے گا۔

بی بی فرماتی ہیں میں پڑھتی رہی' اللہ پاک کو مجھ پر اتنا ترس آیا کہ اللہ کریم نے مجھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بنا دیا' اس کی بیوی بنایا' جس جیسا اللہ نے آدم علیہ السلام کی پوری اولاد سے ہیرا پیدا ہی نہیں کیا' اس کی بیوی بنا دیا' جس کے بارے میں کہا کرتا ہوں۔

جیہدے حسن اتے رب وی ناز کرے
اوہدے نال کیہڑا پرواز کرے
طٰہٰ' یٰسین' مزمل دے
پا رب کولوں لقب تے شان آیا
کائنات دا بن کے امام آیا
جیہدے حسن دی جگہ وچ دھم پے گئی
سب نبیاں دا سلطان آیا

اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔

وَاٰخِرُ دَعۡوٰنَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ.



سیرت النبی ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ٥ (ال عمران: ۱۶۴)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' ختم نبوت کے پروانو' عظمت صحابہ کے پاسبانوں اور توحید سنت کے شاہینو' نہایت ہی عزت' ادب اور احترام کے لائق معززات اسلامی' روحانی' ماؤں اور بہنو' دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس نورانی اور روحانی محفل میں میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے' درد دل سے یہ بھی دعا کرو کہ اے اللہ' جس طرح تیرے پیغمبر کا شان' فرمان اور مقام سننے کے لئے تیری بارگاہ میں جمع ہوئے ہیں' کل نبی پاکؐ کے حوض کوثر پر ہم کو اسی طرح جمع فرما دینا۔

اس پروگرام کا عنوان اور موضوع بڑا ہی مقدس اور بابرکت ہے۔''سیرت بدرالدجی کانفرنس'' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کردار' پیارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرت اور کبھی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری صورت کے تذکرے ہوں گے' دعا کرو اللہ پاک شرح صدر کے ساتھ حق سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ جب آپس میں مل کر بیٹھیں گے تو ایک تبصرہ شروع

ہوتا ہے کہ جی کئی جماعتیں بن گئی ہیں' کئی گروہ ہیں' کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا کہیں' چار آدمی حقہ پینے کے لئے بیٹھیں گے تو ادھر حقے کا کش لگائیں گے اور ساتھ کہیں گے بادشاہو' سارا فساد ہی مولویوں نے ڈالا ہوا ہے' بہرحال ہمیں یہ بھی قبول ہے کہ ہمارے بھائی ہمیں یاد تو رکھتے ہیں نا! اچھے لفظوں سے نہیں تو برے لفظوں سے یاد کر لیتے ہیں۔ کم از کم تمہارے کاغذوں میں ہمارا نام ہے۔

آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اختلاف کیسے ختم ہو سکتا ہے' جھگڑے کہاں ختم ہوتے ہیں' پوری دنیا میں چار عالمی مذہب ہیں اور چار مشہور امام ہیں!

(۱) حضرت امام احمد بن حنبلؒ۔

(۲) حضرت امام شافعیؒ۔

(۳) حضرت امام مالکؒ۔

(۴) حضرت امام ابوحنیفہؒ۔

اہلحدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ چاروں ہستیاں اپنی جگہ پر برحق ہیں' اور یہ سارے ہی شان والے' مقام والے اور عزت کے قابل ہیں' لیکن اتباع' پیروی اور اطاعت صرف اور صرف واجب' فرض اور ضروری ہے تو آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے۔

چاروں نے اختلاف کرنے کا پروگرام بنا لیا' تمام جماعتوں کے لیڈر جمع ہو گئے' ان سے پوچھیں جناب شافعیو' تمہارا کیا پروگرام ہے' اتحاد نہ کر لیں' انہوں نے کہنا ہے' بادشاہو بات ہی بڑی اچھی ہے۔ ہونا چاہیے' پوچھیں کہ کوئی آسان سا فارمولہ بتاؤ' انہوں نے کہا' سب سے آسان راستہ یہ ہے کہ تم اپنے امام چھوڑ دو اور ہمارے امام کے پیچھے آ جاؤ تو تمام اختلافات ختم ہو جائیں گے' پھر ہم اکٹھے بھائی بھائی ہیں۔

دوسروں نے کہا' اچھا پہلے ہم اپنے چھوڑیں اور تیرے امام کے پیچھے آئیں' پھر اختلاف ختم ہوگا' کیا ہمارے امام کمتر ہیں کہ ان کو چھوڑ دیں۔

پھر پوچھیں حنبلی بھائیو' کیا تمہارے پاس کوئی نسخہ' فارمولہ اور ضابطہ ہے' انہوں نے کہا

ہمارے پاس تو بڑا ہی بہترین نسخہ ہے' ہمارے امام احمد بن حنبلؒ بڑے شان اور مقام والے اور حدیث کی خاطر ماریں کھانے والے ہیں' تم ان کے پیچھے آ جاؤ' تقلید کر لو' اختلاف ختم ہو جائیں گے' باقی تین کہیں اپنے چھوڑ دیں' تیرے پیچھے کیوں آئیں' کیا ہمارے کمزور ہیں اور تیرا اچھا ہے۔

مالکیوں سے پوچھو تو انہوں نے کہنا ہے' امام مالک کے پیچھے آ جاؤ اور حنفی بھائیوں سے پوچھو تو انہوں نے کہنا ہے کہ سارے چھوڑ کر امام اعظم کے پیچھے آ جاؤ۔

مجھے بتائیں! کیا اس طرح اختلاف اور جھگڑا ختم ہو جائے گا' اختلاف جس امام پر ختم ہو سکتا ہے' آج ہم نے ان کی سیرت بیان کرنی ہے' ہم اس امام کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں کہ جس امام کی امامت یہ ساری کائنات کے جھگڑے اور اختلاف ختم ہو سکتے ہیں' وہ کون سا امام ہے' جس کو اللہ پاک نے شانیں عطا فرمائیں۔

اللہ پاک نے فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَاط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ (الاسراء:۱)

لوگو!

میرے محبوب کی پروازیں دیکھو۔

میرے کملی والے محبوب کی عظمتیں دیکھو۔

میں اپنے نبی کو معراج کی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کتنی سیر کرائی ہے' مولا کریم نے اپنے پیغمبر کو شانیں عطا فرمائیں' میرے محبوب کو مسجد اقصیٰ میں رات کی چند گھڑیوں میں پہنچایا' اور اقصیٰ میں کیا عالم ہے' وہاں کیسا عالم بن گیا ہے۔

سرکار مدینہ --- احمد مصطفیٰ ﷺ --- نیر بطحاء --- انجم طٰہٰ --- زینت کعبہ --- اور میرے پیارے کملی والے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا! میں دیکھتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ کچھا کچھ بھری

ہوئی نظر آتی ہے جیسے بہت سارے نمازی جمع ہوئے ہیں' میں نے پوچھا اتنے نمازی اور پیارے پیارے چہروں والے کہاں سے آ گئے؟

مجھے بتایا گیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر جناب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک' اللہ پاک نے تمام پیغمبروں کو آپ کے آنے سے پہلے جمع کر لیا ہے!

آج آپ کی امامت کے اعلان ہونے والے ہیں۔

آج مولا کریم نے آپ کو شانیں عطا کرنی ہیں۔

آج ان تمام انبیاء کی امامت کا سہرہ آپ کے سر پر سجایا جائے گا۔

آ! ذرا وہابی کی زبانی بھی کملی والے کی عظمتیں سن' کس انداز اور شان کے ساتھ میرا پیار وہاں پہنچا ہے ؎

عرض کیتی جبریل میرے سوہنے نوں آ کے
چلو آقا رب دا پیغام آ گیا ہے

اللہ پاک نے آپ کے لئے کتنے پیارے انتظامات کئے ہیں ؎

سواری لئی در تے ہے براق آیا
تے واگاں پھڑن لئی غلام آ گیا ہے

میرے بھائیو! ذرا غور سے سننا' یہ بڑی میٹھی میٹھی باتیں ہیں' یہ میرے کملی والے محبوب کی شانیں ہیں۔

اللہ پاک نے میرے محبوب کو کس طرح شانیں عطا کیں۔

اللہ پاک نے میرے کملی والے کو کس طرح عظمتیں عطا کیں۔

بھاگیوال والے خوش نصیب! آج اپنے محبوب کی شان پر غور کرنا' اردگرد سے آنے والے خوش نصیبو' آؤ جس کا کلمہ پڑھا ہے ذرا اس پیارے کی عظمتیں بھی سن لو کہ اللہ پاک نے کتنی عظمتیں عطا کر کے دنیا میں بھیجا ہے ؎

جدوں اقصیٰ چ پہنچے میرے آقا پیارے
کھڑے سن نبیؑ انتظاری چ سارے

ہر نبیؑ دوسرے کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے کہ آج آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امامت کی شان عطا ہونے والی ہے۔

کسی کا خیال یہ ہے کہ آج جناب نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ تاج امامت ملنے والا ہے۔

کسی کا خیال ہے کہ آج موسیٰ علیہ السلام کو کلیمی کے مقام کے بعد امامت ملنے والی ہے۔

کوئی سوچتا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس منصب پر پہنچنے والے ہیں۔

لیکن میں صدقے قربان جاؤں' ادھر اللہ پاک نے کتنا پیارا منظر بنایا ہے ؎

نبیاں نوں اعلان جبریل کیتا
بھائی صفاں ٹھیک کر لو' امام آ گیا ہے

آج اس امام کی شانیں سنانی ہیں' جن کی امامت کے فیصلے ہو جانے ہیں' اللہ پاک نے تیرے میرے امام کو کیا عظمتیں عطا کی ہیں۔

کائنات کے لوگو! میرا اس مسلک کے ساتھ تعلق ہے' جن کا عقیدہ ہے کہ!

بزرگوں' پیروں کی شانیں اپنی جگہ پر ہیں۔

اولیاء کا مقام اپنی جگہ پر ہے۔

اماموں کا مقام اپنی جگہ پر ہے۔

ہم نہ بزرگوں کی توہین کرنے کے عادی ہیں اور نہ اماموں کی توہین کرنے کے عادی ہیں۔

لیکن ذرا عقیدے پر غور کر' ہمارا کتنا شاندار' پیارا اور میٹھا سا عقیدہ ہے۔

آؤ' اب سدرۃ المنتہیٰ کی باری آئی' اللہ پاک نے یہ عظمتیں بھی بڑی عجیب عطا کی ہیں' اور یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کے باپ حضرت آدم علیہ السلام بھی وہاں موجود ہیں'

جناب نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تو جلیل القدر پیغمبر ہیں' جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے آقا کے جد امجد ہیں' اور سارے کے سارے عظمتوں والے موجود ہیں' کم وبیش سوا لاکھ انبیاء کرام علیہم السلام کی موجودگی میں آخر عظمتیں ملیں تو مکے کے یتیم کو' امامت ملی تو آمنہ کے لال ﷺ کو' شانیں ملیں تو شیماں کے ویر اور وہابیوں کے پیر کو ملی ہیں' اللہ پاک نے دنیا والوں کو یہ سبق دیا ہے کہ جہاں میرا پیارا موجود ہو' جہاں میرا کملی والا حاضر ناظر ہو' وہاں کوئی نبیؑ بھی مصلے پر آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

ہمارے عقیدہ پر غور کرو یار و علماء کو میرا پیغام دینا' یا تو حاضر ناظر والا عقیدہ چھوڑنا پڑے گا' یا پھر مصلیٰ چھوڑنا پڑے گا' جہاں میرا پیارا آقا کملی والا تشریف فرما ہو تو کوئی نبیؑ مصلے امامت کا حقدار نہ بن سکے' تو ایک مسجد کا امام کیا حیثیت رکھتا ہے' کہ میرے پیغمبر کی موجودگی میں امامت کے مصلے پر آجائے' اس لئے عقیدہ ٹھیک کرو' جہاں پیارا ہو وہاں کوئی مصلے پر نہیں آسکتا۔

ایک آدمی کہنے لگا اچھا' پھر رب بھی تو اپنے علم اور قدرت سے حاضر ناظر ہے' پھر جماعت نہیں کرانی چاہیے میں کہتا ہوں رب کی امامت تو ثابت کر دے مصلے ہم چھوڑ دیتے ہیں۔

ذرا غور کرنا' اللہ پاک نے میرے کملی والے محبوب کو شانیں کیا عطا کیں' اللہ پاک نے ساری کائنات سے اعلیٰ پیغمبر کو مقام اقصیٰ میں یہ شانیں عطا کی ہیں کہ تمام انبیاء کا امام بنایا ہے' آپ نے تمام انبیاء کی امامت کی ہے۔

لوگو! میں یہ بات کیوں بتانا چاہتا ہوں' اس لئے کہ ہم اماموں کی بڑی تعظیم کرتے ہیں' اولیاء کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ لیکن سب سے اعلیٰ امام امام اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو تسلیم کرتے ہیں' اسی لئے مولانا ابراہیم خادمؒ مرحوم تاندلیانوالہ والے نے بڑی پیاری بات کی ہے' یہ اللہ پاک کا ولی گزرا ہے' ایک معیار کا فرق ہوتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں جس کے جسم پر ''گند'' ہو' وہ اللہ کا ولی ہوتا ہے۔

اہل حدیث کہتے ہیں' نہیں جو شرح کا پابند ہو' وہ رب کا ولی ہوتا ہے۔

جس کا عقیدہ توحید والا' جس کا عمل سنت والا ہے' وہ قوم کا کوئی بھی ہو' اہل حدیث کے نزدیک وہ رب کا ولی ہے' اور اولیاء کے بارے میں مولانا ابراہیم خادمؒ نے بڑی پیاری بات کی ہے' آپ فرماتے ہیں لوگو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ؎

بزرگی بزرگاں دی بے شک بجا ہے
پر وھادے تے گھاٹے دا مالک خدا ہے

اب مسئلہ امامت کا آیا ہے' یہ بھی ذرا غور سے سن لو' اے لوگو میرے نزدیک!

جناب احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ بڑی شان والے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ علیہ بھی بڑی شان والے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ علیہ بھی بڑے مقام والے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی بڑی شان والے ہیں۔

لوگو! یہ تمام اپنی اپنی جگہ پر شان والے ہیں' لیکن میرا عقیدہ ہے کہ ؎

امامت اماماں دی بے شک بجا ہے
پر اطاعت دے لائق سوہنا مصطفیٰؐ ہے

اس جیسا جہان میں امام بھی کوئی نہیں اور اس جیسا دنیا میں رہنما بھی کوئی نہیں۔

ذرا میرے محبوب کی میٹھی میٹھی باتیں سن لو تا کہ ایمان تازہ ہو جائے' میرے آقا کو امامت تو مل گئی' شان تو مل گیا' اب معراج شروع ہوگئی' اللہ پاک نے کیا شانیں عطا کیں' آسمان کی بلندیاں کراس ہوتی جارہی ہیں۔

ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان نبیؐ کے قدموں کے نیچے اور میرا کملی والا چودہ طبقوں کے اوپر ہے اور عظمتیں کیسی پا رہے ہیں ؎

جدوں سدرہ تے پہنچے میرے آقا پیارے
کھڑے سن ملک' انتظاری چ سارے

نو ملکاں نوں اعلان' اللہ نے کیتا
بھائی خوشیاں مناؤ' میرا مہمان آ گیا ہے

یہ نوریوں کی جماعتیں کھڑی ہیں' آج یہ نوریوں کے ٹولے اور جماعتیں نوری کی قیادت میں میرے کملی والے بشر کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے ہیں' یہ کون سا نبیؐ ہے' جس کا استقبال ہو رہا ہے' لوگو جو بشر بن کر آیا اور نور لے کر آیا۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ.

یہ کون سا نور ہے' آؤ دوسری آیت سنو!

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ وَالنُّوْرِ الَّذِیٓ اَنْزَلْنَا. اور اس نور پر ایمان لاؤ جو نور ہم نے نازل فرمایا ہے' وہ نور اللہ کا قرآن ہے۔

اللہ پاک نے آمنہ کے لال کو یہ شانیں عطا کی ہیں' اسی لئے اہل حدیث ہر جگہ پر اپنے محبوب کی تعریفیں کرتا ہے' اپنے نبیؐ کی عظمتیں بیان کرتے ہیں۔

اللہ پاک نے فرمایا: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ . ہم نے مومنوں پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے' اب مسئلہ یہ ہے کہ مومن کون ہوتا ہے' کیا ہر بندہ ہی ایمان کا دعویٰ کر سکتا ہے!

رات کو پانی چوری توڑ کر برسیم کو لگا لے' پھر بھی کہتا ہے میں مومن۔

سود کھاتا جائے' کہتا ہے میں مومن۔

نماز پڑھی کبھی نہیں لیکن ایمان کا دعویٰ۔

دنیا کی ہر برائی کرے' پھر بھی ایمان کا دعویٰ۔

محرم کے مہینے میں کئی گماشتے اصحاب پیغمبر کو گالیاں دیں اور امہات المومنین پر تبرا کریں' وہ بھی ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں' لیکن رب کائنات نے فیصلہ کیا ہے کہ مومن یہ نہیں' بلکہ مومن وہ ہیں جن کو رب کے قرآن نے مومن کہا ہے' اور وہ لوگ کون ہیں' جن کا عقیدہ توحید والا اور عمل سنت والا ہے۔

آؤ غور کرو، مومن کی پہچان کیا ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا. (انفال:۲)

مومن وہ لوگ ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ ان کے دل اللہ سے ڈر جاتے ہیں، ان کے دلوں میں اللہ پاک کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

جو شخص اللہ سے ڈر جائے وہ بے نمازی نہیں رہتا۔

جو شخص اللہ پاک سے ڈر جائے وہ کبھی سود والے حرام پیسے نہیں کھاتا۔

جو شخص اللہ سے ڈر جائے وہ رب کے قرآن کو چھوڑ کر V.C.R کی فلمیں اختیار نہیں کرتا۔

جو شخص اللہ پاک سے ڈر جائے، وہ کبھی غلط کاروبار نہیں کرتا۔

اللہ پاک نے مومنوں کی یہ نشانیاں بیان کی ہیں کہ وہ کون مومن ہیں، جن پر اللہ پاک نے احسان کیا ہے، لیکن ہمارے یہاں مومنوں کی شانیں کس طرح بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں، بادشاہ ہو رات قوال نے معرفت کے ایسے موتی بکھیرے ہیں کہ عقل حیران ہو گئی ہے۔

میں نے ایک ویڈیو سنٹر والے سے پوچھا، یار یہ جو قوالی لگی ہے ان میں سے دو چار مصرعوں کا مجھے ترجمہ ہی سنا دے، وہ مجھے کہتا ہے، جی یہ معرفت کی باتیں ہیں، یہ تمہارے بس سے باہر ہے، میں نے پوچھا کس طرح؟

کہنے لگا یہ جو بزرگ گزرے ہیں، یا جو قوالی کرنے والا ہوتا ہے، اس کا کلام بڑا گہرا ہوتا ہے، وہ عام بندہ نہیں سمجھ سکتا، میں نے کہا یار، اللہ کا قرآن تو تھوڑا بہت سمجھ لیتے ہیں، آقا کی حدیث بھی سمجھ لیتے ہیں، یہ نامراد کہاں سے نکل آیا ہے جو کسی شخص کو سمجھ ہی نہیں آ رہا، کہتے ہیں ؎

بن کنجری بلھے وانگوں

لوگو! یہ شان بیان ہو رہی ہے یا گالیاں دی جا رہی ہیں، ہم گالیاں نکالنے کے عادی نہیں،

فتویٰ لگانے کا عادی نہیں لیکن جھوٹ سنایا کبھی نہیں اور حق کو چھپایا کبھی نہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر بابا ناچتا تھا تو پھر ولی نہیں، اور اگر ولی ہے تو اللہ پاک کی قسم ہے وہ ناچا نہیں، ایک ناچا بھی ہو اور ایک ولی بھی ہو، یہ دونوں صفات اکٹھی نہیں رہ سکتیں، جو ناچا ہے وہ ولی نہیں، اور جو ولی ہے وہ ناچا نہیں۔

دوسرا بولا، اس نے کہا جناب رات ہمارے گاؤں میں بھی کمال ہوگئی، اس نے پوچھا تیرے گاؤں کیا کمال ہوئی، کہنے لگا اس نے رات قوالی سنائی کہ ؎

آئے ہیں تیرے در پہ تو کچھ لے کر ہی جائیں گے

وہ سارا گاؤں وہابیوں کا تھا، ایک کو شوق آیا اس نے قوالی کرالی، ان کو نوٹ پڑتے تھے جیسے جوتے پڑتے ہیں، لیکن وہاں قوالی پر کوئی ''بیل'' ہی نہ کرائے، وہ بڑے حیران ہوئے کہ ہم کو تو پیسے بڑے ملتے ہیں لیکن یہاں کوئی ہوں نہ ہاں، چوں نہ چراں، یہ چپ کر کے بیٹھے ہیں، کیا بات ہے، اس نے آخری بول لگا دیا کہ ؎

آئے ہیں تیرے در پہ تو کچھ لے کر ہی جائیں گے

ایک آرام سے اٹھا اس نے پیر صاحب کا کھسہ بغل میں دبایا اور گم کر لیا، انہوں نے پیٹیاں اٹھائیں، باجے اور طبلے اٹھائے اور گھر کو چل پڑے، پیر صاحب فرمانے لگے، میری جوتی لاؤ، گھر چلیں، آ کر دیکھا تو جوتی غائب تھی، جوتی بھی کوئی ساڑے چار پانچ سو روپے کی تھی، پیر کہتا ہے چور بڑا نامراد ہے اس نے پیر کو بھی معاف نہیں کیا، مرید نے کہا جی وہ جوتی چور، چور نہیں تھا، وہ تو جاتے ہوئے بتا کر گئے تھے کہ ؎

آئے ہیں تیرے در پہ تو کچھ لے کر ہی جائیں گے

وہ جاتی دفعہ جوتی لے گئے ہیں، وہ چوری نہیں لے کر گئے، بتا کر لے گئے ہیں۔

یارو! قرآن کے ساتھ پیار کرو، وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا. مومنوں کا حال یہ ہے کہ مومن اللہ کا قرآن سنتے ہیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے، ان کے دلوں کو گانوں اور قوالیوں سے تسکین نہیں ملتی، مومنوں کے دلوں کو چین اور قرار اللہ کے قرآن کی

تلاوت سے ملتا ہے۔

ایک کہتا ہے بادشاہو' یہ باتیں جو بڑی پیاری پیاری ہیں' ان کو سننے کا بڑا ثواب ہوتا ہے اور ایک نئی نکلی ہے۔ وہ کہتی پھرتی ہے ''ونگا چڑھالو کڑیو''

آج مسلمان! تو کلمہ بھی پڑھتا ہے اور یہ بے غیرتی والے شرکیہ الفاظ بھی سنتا ہے' بعض لوگ اپنے ٹریکٹروں پر یہ کیسٹ لگائے پھرتے ہیں' تمہیں نہیں پتہ کہ کیا دعوت دی جا رہی ہے کہ جس طرح میں ملنگوں کے پاس جا کر ونگاں چڑھاتی ہوں' تم بھی جایا کرو۔

لوگو! ہم خبردار کرتے ہیں' یہ قوم کی بہو بیٹیوں کو برائی کی دعوت دے رہی ہے۔ آپ ہماری دعوت پر غور کریں' ہماری بڑی پیاری دعوت ہے' اور میں کہا کرتا ہوں' اللہ کی قسم اگر پاکستان میں اہل حدیث جماعت نہ ہوتی تو جس طرح مکے میں ہر فرد کا علیحدہ الہٰ تھا' اسی طرح یہاں بھی ہر چار دیواری میں مزار بن جاتا' اہلحدیث بے چارے گالیاں بھی کھاتے ہیں' فتوے بھی سہتے ہیں' ظلم بھی برداشت کرتے ہیں' کبھی بموں سے اڑائے گئے' کبھی گولیاں چلائی گئیں' کبھی زبانی گالیاں نکالتے جا رہے ہیں' لیکن یہ اس کے باوجود بھی کہتے ہیں لوگو' اولاد دینے والا بھی اللہ اور فریاد سننے والا بھی اللہ ہے' ہم گالیوں کی پرواہ نہیں کرتے' ہم لوگوں کو دعوت بڑی پیاری دے رہے ہیں کہ ؎

کرو تابعداریاں لوگو' میرے مکی مدنی سرکار دیاں
دو جگ وچ دھماں پیاں جیہدے سوہنے جئے رخسار دیاں

یہ تمہاری بچیوں کو مزاروں پر جانے کی دعوت دیتی ہے' میلوں پر بلا رہی ہے اور ہم تمہاری بچیوں کو پردے کی دعوت دیتے ہیں' ہم استقامت کا سبق اور حیاء کا درس دیتے ہیں' ہم کہتے ہیں' اپنے گھروں میں رہ کر پردے کیا کرو' اللہ پاک کی عبادت کیا کرو' پیارے قرآن کی تلاوت کیا کرو' ہماری دعوت بڑی پیاری ہے۔ ہم کملی والے کی دعوت دیتے ہیں اور اپنے محبوب کی عظمتیں سناتے ہیں' اسی لئے ہم کہتے ہیں ؎

سوہنا مکھڑا تے ہونٹ گلابی نے — تائیوں ہوئے قربان وہابی نے
کیہہ کیہہ صفتاں سناواں میں — اس دکھیاں دے غم خواردیاں

کروتابعداریاں لوگو میرے مکی مدنی سرکاردیاں

کون سی مکی مدنی سرکار ؎

میرا سوہنا پیر لاثانی نی — مائی آمنہ دا دل جانی نی
جبرائیل جیہدا دربانی نی — اسی تابع اس سرکاردیاں

کروتابعداریاں لوگو میرے مکی مدنی سرکاردیاں

یہ میرے کملی والے کی شانیں ہیں' وہ میلوں پر بلا رہی ہے اور ہم اللہ پاک کے گھر بلا رہے ہیں' وہ عرسوں پر ونگا چڑھانے کے لئے بلا رہی ہے اور ہمارا جواب یہ ہے' میں پوری قوم کی طرف سے جواب دیتا ہے ہوں کہ ؎

سانوں لوڑ نئیں تیریاں ونگاں دی — نی تو تے مستانی ایں ملنگاں دی
لا چھڈی اے چادر سنگاں دی — ایہہ عادتاں نئیں ابرار دیاں

کروتابعداریاں لوگو میرے مکی مدنی سرکاردیاں
دو جگہ وچ دھماں پیاں جیہدے سوہنے جئے کرداردیاں

میرے آقا کا کردار پیارا--- میری آقا کی گفتار پیاری' اسی لئے رب کریم نے فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (ال عمران: ۱۶۴)

اے کائنات کے لوگو! ہم نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا کہ ان کو اپنا کملی والا محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ عطا فرمایا' ایسا نبیؐ جوان کو قوالیوں' گانوں' گندی فلموں اور دنیا کے بکواسات وخرافات سے ہٹا کر' يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ. میرا پیارا میرے کلام کی آیتیں پڑھ پڑھ

کرسنا تا ہے' ویز کیھم اور میرا پیغمبران کا تزکیہ کرتا ہے' میرا کملی والا شرک کا زنگار اتار اتار کر توحید کی قلعی پھیرتا ہے۔

مولا کریم نے فرمایا: وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. میرے پیارے محبوب کے آنے سے پہلے یہ ساری دنیا' جہالت کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی' گمراہی کے اندھیروں میں غرق ہو چکی تھی' اس ضلالت کو ختم کرنے کے لئے ہم نے پیارے رسول کو قرآن نسخہ کیمیاء عطا کر کے بھیجا ہے تا کہ یہ دنیا والوں کو شرک سے ہٹا کر توحید کا سبق دے دے' اسی لئے ہم انکار کرتے ہیں۔

ہمیں نہ تیرے عرسوں کی ضرورت ہے۔

ہمیں نہ ان قوالیوں کی ضرورت ہے۔

ہمیں نہ تیری ونگوں کی ضرورت ہے۔

ہم کو ضرورت ہے تو مکی مدنی سرکار کی ضرورت ہے' قیامت کے دن جس پیارے کے ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی نصیب ہوگا' ساری کائنات پیاسی ہوگی اور حوض میرے کملی والے کا لگا ہوگا' پانی اور شراباً طہوراً ملے گا تو میرے کملی والے محبوب کے حوض سے ملے گا' اور یہ صرف عقیدہ توحید بنانے والوں کو نصیب ہوگا' ان کو ملے گا جن لوگوں نے توحید پر اپنی جانیں قربان کی ہیں۔

اللہ پاک نے فرمایا: جہالت اور ضلالت مٹانے کے لئے میرا محبوب آیا' اور ایک وہ وقت بھی میرے کملی والے محبوب سے پہلے آیا کہ!

ظالموں کو ظلم سے روکنے والا کوئی نہیں۔

بے چارے مظلوموں کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں۔

بے چاری بچیوں کی سروں پر عزت کی چادریں دینے والا کوئی نہیں۔

اس گمراہی وضلالت کے اندھیرے کو سویرے میں بدلنے کے لئے اللہ پاک نے ہم کو امام وہ عطا فرمایا جو تمام اماموں' تمام انبیاء بلکہ ساری کائنات سے اعلیٰ ہے۔

آؤ حدیث سنو! جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

ایک جگہ فرمایا: اَنَا اَوَّلُ وَمَنْ.

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان سنا ہے، اَ نَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ الْقَبْرُ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ مُشَفَّعٍ.

لوگو! اللہ پاک نے مجھے اتنی شانیں عطا کی ہیں، قیامت کے دن سب سے بڑا قافلہ اور جماعت میں جنت کے اندر لے کر جاؤں گا۔ اور مولانا ابراہیم خادم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ؂

نبی ہالے کوئی قدم نہ ہلاوے پر ساڈا سوہنا پیلاں بہشتاں نوں جاوے
کنڈا کملی والا جدوں جا کھڑکاوے اگو دربان جنت دا عرضاں سناوے
مینوں میرے مالک سی فرمایا نہ کھولیں جناں چر محمدؐ نہ آیا

کائنات کے لوگو! اگر میرے آقا کے ساتھ جنت کا داخلہ چاہتے ہو، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جنت کی بہاریں حاصل کرنا چاہتے ہو، آقا فرماتے ہیں!

جو شخص میری سنت کے ساتھ پیار کرے گا۔
جو شخص میرے نورانی طریقوں سے محبت کرے گا۔
جو شخص کردار محمدی بنالے گا۔
جو شخص میری پیاری پیاری سنتوں سے پیار کرنے والا بن جائے گا۔
وہ قیامت کے دن بھی جنت میں میرے ساتھ ساتھ ہی ہوگا۔
مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ.

جو شخص میری سنت اور طریقے کے ساتھ پیار کرے گا وہ قیامت کو میرے ساتھ ساتھ ہوگا۔

دوسری حدیث کا مفہوم بھی سن لو، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، اے کائنات کے لوگو! مجھے اللہ پاک نے ساری اولادِ آدم کا سردار بنا دیا ہے، اور قیامت کے دن جب قیامت کا

اعلان ہوگا تو سب سے پہلے میری قبر کھلے گی' میں اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کا دروازہ بھی میں ہی کھٹکھٹاوں گا' مجھ سے پہلے کوئی شخص جنت کا دروازہ نہیں کھٹکھٹائے گا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ پاک نے کون سی عظمتیں عطا کر کے بھیجا ہے' آواز آتی ہے' وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. اللہ فرماتے ہیں لوگو' میرے نبیؐ کے آنے سے پہلے گمراہی اور جہالت تھی' یا اللہ کتنی جہالت تھی؟

فرمایا:

ہر شخص اپنی اپنی مرضی کا الہ بنا کر پوجتا تھا۔

ہر شخص اپنی اپنی مرضی کا مشکل کشاء بنا بیٹھا تھا۔

ہر شخص نے اپنی مرضی کا دین بنالیا تھا۔

ظالموں کو ظلم سے روکنے والا کوئی نہیں۔

بے چارے مظلوموں کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں۔

ان معصوم بچیوں کے سروں پر عزت کی چادریں دینے والا کوئی نہیں۔

حالت کیا بن گئی تھی' میں نے تھوڑا سا نقشہ پیش کیا ہے ؎

لوکی پوج دے سن پۓ قبراں نوں — کوئی حجراں نوں کئی شجراں نوں
اوناں در در دیاں پجاریاں نوں — اک در تے سوہنا جھکان آیا

کائنات دا سوہنا امام آیا

لوگو! اس جیسا امام کوئی نہیں' اگر اتفاق واتحاد ہوسکتا ہے تو مدینے کے امام پر ہوسکتا ہے ؎

جیہدے حسن دی جگ وچ دھم پے گئی — سب نبیاں دا سلطان آیا

؎ بھائیو! غور کرو ؎

ندیاں تے کرلاندیاں نوں ، قبراں وچ پوریا جاندا سی

اوناں بے کس تے مظلوماں لئی سوہنا رحمت دا سامان آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا

اللہ پاک بھی فرماتے ہیں: وَاِذَا الْمَوْءُ دَةُ سُئِلَتْ o بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ. قیامت کا دن ہوگا' ان مظلوموں سے عرش والا یہ سوال کرے گا کہ تم کو کس جرم کی وجہ سے قتل کیا گیا' کیوں تمہیں زندہ ہی درگور کیا گیا۔

بھائیو! اللہ پاک نے کتنا بڑا احسان کیا ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں بھیج کر ان ٹھاکروں کی پوجا سے ہماری جان چھڑائی ہے۔ آقا کو اللہ پاک نے کیا شانیں عطا فرمائی ہیں' آواز آتی ہے!

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ (النجم: ۳-۴)

سوہنا لب اپنے جدوں کھولدا سی اوہ تا رحمتاں موتی رولدا سی
اوہدے سینے تے پاک قرآن آیا کائنات دا سوہنا امام آیا

لوگو! اہل حدیث دعوت فکر دیتے ہیں کہ ان بچیوں کو میلوں ٹھیلوں میں نہ جانے دیا کرو۔
کسی نے مولوی احمد رضا سے پوچھا کہ جو عورت میلے پر جاتی ہے' اس کا کتنا گناہ ہے؟
ملفوظات میں درج ہے' کہنے لگے یہ نہ پوچھ کتنا گناہ ہے' یہ پوچھ کہ اس پر لعنت کتنی پڑتی ہے۔
بھائیو! اگر ہم بھی یہی بات کہہ دیں تو ہم مجرم بن جاتے ہیں۔

عدل اور انصاف کیا کرو' ہم قوم کی بہو بیٹیوں کی عزت بچا رہے ہیں اور پردے کا درس دے رہے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ان ملنگوں کے پاس نہ بھیجا کرو' گھر میں قرآن کی تلاوت کیا کرو' رب کائنات نے قرآن میں شفا بھی رکھی ہے اور ہدایت بھی رکھی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.



اخلاق مصطفےٰ ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. (ال عمران:۱۵۹)

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیوں' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت' ادب اور احترام کے لائق پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں' دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے' آپ جس طرح سخت گرمی اور جس میں بڑی محبت اور ایمان جذبے سے تشریف فرما ہیں' دعاء کروں گا اللہ پاک اس حاضری کی برکت سے قبر اور قیامت کی سختیوں سے محفوظ فرمائے۔

تمام قسم کی حمد وثناء اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات اقدس کے لئے جس اللہ نے اپنی بارگاہ میں حاضری کی توفیق بخشی ہے۔

بے شمار' ان گنت' لا تعداد اور بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام سرور کونین--- رحمۃ للعلمین --- سید الاولین والاخرین --- امام الانبیاء والمرسلین --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے۔

ماہ ربیع الاول کے حوالے سے نبی محترم' فخر دو عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کا تذکرہ شروع ہے' نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کا تذکرہ --- آقا کے پاک بچپن کا تذکرہ --- سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری پیاری اداؤں کا تذکرہ --- کبھی آقا کے حسن و جمال کا تذکرہ --- کبھی پیارے پیغمبر کی سیرت کے کمال کا تذکرہ --- اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ ذوالجلال نے میرے اور آپ کے پیرو مرشد' آقا و مولا'

رہبر و رہنماء جناب محمد عربی ﷺ کو ہر وہ خوبی عطا فرمائی' جس کے ساتھ انسان کا وقار بنتا ہے' سارے جہان کی خوبیاں' کل کائنات کے محاسن اور دنیا جہان کی صفات اللہ ذوالجلال نے اکیلے میرے مصطفےٰ ﷺ کی جھولی میں ڈال دی ہیں۔

ذرا اللہ پاک کا قرآن اور آقا کی حدیث پڑھ کر دیکھ!

کہیں سرکار کی عبادت کا تذکرہ ملے گا۔

کہیں میرے پیغمبر کی جرأت کا تذکرہ ملے گا۔

کہیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت کا تذکرہ آئے گا۔

کہیں میرے محبوب کے کردار کا تذکرہ ملتا ہے۔

کہیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری گفتار کا تذکرہ ملتا ہے۔

رب جانتا ہے کہ اللہ پاک نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اتنی خوبیاں جمع کر دیں کہ!

عرش والا رب تعریف کرتا ہے تو میرے مصطفیٰ ﷺ کی۔

سارا جگ تعریف کرتا ہے تو اکیلے مصطفیٰ ﷺ کی۔

پوری روئے زمین پر کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں میرے محبوب کے حسن و جمال اور آپ کی سیرت کے کمال کا تذکرہ نہیں' یہ ساری خوبیاں' سارے محاسن اپنی جگہ پر اللہ ذوالجلال نے محبوب کو عطا فرمائے۔

ایک دن ایک شخص اماں جی عائشہ صدیقہ' طیبہ' طاہرہ' مقدسہ' مطہرہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر آ کر دستک دیتا ہے' اما جی نے دروازے کے قریب آ کر پوچھا' درواز کھٹکھٹانے والا کون ہے؟ یہ دروازہ کھٹکھٹانے والا اپنا تعارف کرواتا ہے' اما جی پوچھتی ہیں' اے آنے والے' کس طرح آنا ہوا' تیرے آنے کا مقصد کیا ہے' کہتا ہے۔ اماں جی' ایک سوال لے کر آیا ہوں' سوال یہ ہے کہ کملی والے نبی کا خلق کیسا ہے' آپ کے شب و روز آقا کے ساتھ گزرے' آپ کی زندگی کا ایک حصہ نبی پاک ﷺ کے ساتھ بسر ہوا' اللہ پاک نے آپ کو آقا کے شب و روز نصیب فرمائے' آپ ذرا یہ بتائیں کہ نبی پاک ﷺ کا اخلاق اور کردار کیسا ہے' اللہ

ذوالجلال نے پیارے کملی والے کو کون کون سی خوبیاں عطا کی ہیں؟

جب سوال کرنے والا اپنا سوال مکمل کر لیتا ہے تو اماں جان نے جواب ارشاد فرمایا' اماں جی فرماتی ہیں' اے سوال کرنے والے' مجھے یہ بتا کہ تو نے کبھی قرآن نہیں پڑھا' وہ عرض کرتا ہے اماں جی' روزانہ قرآن پاک کی تلاوتیں کرتا ہوں۔

اماں جان فرماتی ہیں: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ۔ اگر سچی بات پوچھتا ہے تو سارا قرآن میرے نبیؐ کے خلق سے بھرا ہوا ہے' یہ سارا قرآن پیغمبر کا اخلاق ہے' سارا قرآن کملی والے کی سیرت کا تذکرہ کرتا ہے' اللہ پاک نے قرآن کریم میں جتنے اچھے اور باکردار لوگوں کی خوبیاں اور وصف بیان فرمائے ہیں' کوئی خوبی ایسی نہیں جو مصطفےٰ ﷺ میں نہیں' قرآن پاک کی ساری خوبیاں اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو عطا کی ہیں۔

اگر مجھ سے پوچھنا چاہتا ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق کیا ہے' اگر سچ پوچھے تو اللہ پاک نے دو قرآن اتارے ہیں' ایک کتاب کی شکل میں اور ایک میرے مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں' جو گتوں کے درمیان کاغذوں پر قرآن ہے' اللہ پاک نے یہ قرآن آسمان سے زمین پر اتارا' یہ کتابی شکل میں قرآن ہے' لیکن میں صدقے جاؤں' میرا مصطفےٰ ﷺ انسانی روپ میں چلتا پھرتا قرآن ہے!

اس قرآن میں نیک لوگوں کی خوبیاں ہیں۔

اس قرآن میں اچھے لوگوں کے اوصاف ہیں۔

اس قرآن میں اللہ ذوالجلال نے اپنے پیاروں کا تذکرہ کیا ہے۔

لیکن اس قرآن میں اللہ پاک نے ساری خوبیاں عملی طور پر ''فٹ'' کر دی ہیں كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق اور کردار قرآن ہے' قرآن کریم کی ہر خوبی پیغمبر میں موجود ہے۔

اگر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کردار کا تذکرہ آیا تو رب نے سوہنے کی زندگی کی قسمیں اٹھائیں' آواز آئی' لَعَمْرُكَ۔ میرے سوہنے' تیری عمر کی قسم۔ اگر کملی والے کے

اخلاق کی باری آئی تو رب کائنات نے قسمیں اٹھا اٹھا کر فرمایا: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ○ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَاِنَّ لَكَ لَاَ جْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ○ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. اللہ پاک نے قرآن مجید میں کملی والے کے خلق عظیم کا تذکرہ فرمایا ہے:

اللہ پاک فرماتے ہیں' میرے سوہنے' کوئی شک والی بات نہیں' بے شک آپ اخلاق حسنہ کے مالک ہیں۔

اگر میرے کملی والے کی نرمی کا تذکرہ آیا' آقا کی شفقت کا تذکرہ آیا تو اللہ پاک کا قرآن بولا'

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (التوبة:۱۲۸)

میرے کملی والے کی رؤف الرحیمی' نرمی اور شفقت کا تذکرہ اللہ پاک کے قرآن نے کیا ہے۔

اگر کملی والے کے پیار کا تذکرہ آیا' نبی پاک ﷺ کے نرم گوشے کا تذکرہ آیا' نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمتوں کا تذکرہ آیا تو اللہ پاک کا قرآن بولا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○ (الانبیاء:۱۰۷)

آج میں نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کا تذکرہ کیوں شروع کیا ہے' اس لئے کہ ربیع الاول کے مہینے میں لوگوں نے جلسے کئے' محفل میلاد منعقد کیں' ہر شخص ایک دوسرے پر فتوے لگا رہا ہے' ایک شخص کہتا ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کا بڑا عاشق ہوں' باقی سب نبی کے گستاخ ہیں' دوسرا بولا' کہتا ہے میں تو ''جدی پشتی'' نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق کا ٹھیکدار ہوں' باقی سب نبی پاک کے منکر ہیں۔

میرے بھائی! آج' میں فتوے لگانے والا نہیں' ہر کسی پر اٹیک کرنا میرا مقصد نہیں' میں قرآن کریم پڑھ پڑھ کر اور آقا کے فرمان پڑھ پڑھ کر سرکار مدینہ کا اخلاق تیرے سامنے پیش کروں گا' گھر جا کر فیصلہ کر لینا کہ کون بختوں والا ہے' جو سب سے زیادہ نبی کی تعریفیں کرتا

ہے' مہدی حسن کی آواز میں نہیں' نور جہاں کے کانوں کے ذریعے نہیں' اداکاروں کے ڈائیلاگوں کے ذریعے نہیں' اہل حدیث نبی پاک ﷺ کے اخلاق اور سیرت کا تذکرہ کرتا ہے تو اللہ پاک کے قرآن کی آیات پڑھ کر کرتا ہے' نصیب اور مقدر اپنا اپنا ہے۔

ایک دن میری امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پوچھتے پوچھتے میرے آقا سے سوال کرتی ہیں' آقا جی' جب سے آپ نے اللہ پاک کی توحید کا اعلان کرنا شروع کیا ہے' جب سے اللہ پاک کے پیغام رب کی مخلوق تک پہنچانے شروع کیے ہیں!

لوگ آپ پر سختیاں بھی کرتے آئے۔

لوگ آپ پر ظلم وستم بھی کرتے آئے۔

لوگ آپ پر تشدد بھی کرتے آئے۔

آقا یہ ارشاد فرماؤ کہ سب سے زیادہ زیادتی کن لوگوں نے کی' آپ کو سب سے زیادہ پریشان کن لوگوں نے کیا ہے؟

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے لوگوں نے بڑا ستایا' بڑا پریشان کیا' لیکن جتنی زیادتی طائف والوں نے کی' اتنی کسی نے نہیں کی۔

اتنا مجھے کبھی بھی کسی نے پریشان نہیں کیا' جس وقت میں نے جا کر ان لوگوں کو اللہ پاک کا پیغام سنایا' ابھی میں نے اللہ پاک کی توحید کا اعلان ہی کیا ہے نا!

يَآ يُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' ابھی میں نے جا کر قوم کے سامنے قُوْلُوْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کا منشور اور نظام پیش کیا ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ	کوئی الہ نہیں اللہ کے بغیر
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ	کوئی معبود نہیں اللہ کے بغیر
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ	کوئی اولادیں دینے والا نہیں اللہ کے بغیر
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ	کوئی بارشیں برسانے والا نہیں اللہ کے بغیر
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ	کوئی صحت دینے والا نہیں اللہ کے بغیر

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کوئی بگڑی بنانے والا نہیں اللہ کے بغیر
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کوئی ڈوبی ہوئی ترانے والا نہیں اللہ کے بغیر
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کوئی بیڑیاں پار لگانے والا نہیں اللہ کے بغیر

جس وقت ''جدی پشتی'' ٹھاکر بوٹوں' گئے گزرے دور کے بزرگوں کی پوجا کرنے اور ان کے مجسمے بنا کر ان سے مرادیں مانگنے والوں نے یہ توحید کا وعظ سنا تو ان کو گوارا نہ ہوا' ان کو یہ بات برداشت نہ ہوئی' انہوں نے اعلان کر کے طائف کے لڑکے منگوا کر اکٹھے کر لئے' اور ان کی جھولیوں میں پتھر ڈال کر ان ظالموں نے میرے پیچھے لگا دیئے کہ جب تک یہ (محمد ﷺ) طائف کی دھرتی سے نکل نہ جائے' اس کا پیچھا نہ چھوڑنا' اس کو مار مار کر بستی سے باہر نکال کر آ ؤ' یہ اپنے باپ دادا کے دین کا منکر ہے' یہ اپنے بڑوں کے دین کا گستاخ ہے۔

ان لوگوں نے میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مارنا شروع کیا ہے' یہ مارتے آرہے ہیں اور میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے دوڑتے آرہے ہیں' عائشہ رضی اللہ عنہا میرے جسم سے اتنا خون نکلا کہ!

میرا سر مبارک جو آدھی رات اللہ پاک کے سامنے جھکنے والا' یہ میرا سر بھی زخمی زخمی۔

یہ پیر مبارک' جو اللہ پاک کے سامنے قیام کرنے والے' وہ میرے پیر بھی زخمی زخمی۔

یہ ہاتھ مبارک' جو میں اللہ پاک کے سامنے امت کے حق میں دعاؤں کے لئے اٹھایا کرتا تھا' یہ میرے ہاتھ بھی خون میں لت پت ہو گئے' میرے نعلین پاک میں خون جم گیا' میں ایک مرتبہ بھی گرا' دوسری مرتبہ بھی مجھے اٹھایا گیا' تیسری مرتبہ بھی اٹھایا گیا' ساتھی عرض کرتا ہے' سوہنیاء' بددعا کیوں نہیں کر دیتے۔ اللہ پاک آپ کی دعاء رد نہیں فرماتے' آقا ان ظالموں کے حق میں ذرا ہاتھ تو اٹھاؤ' بددعاء کر دیں کہ اللہ پاک اس قوم کو تباہ و برباد کر دے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اے میرے پیارے زید' بھلا میں بددعائیں کر دوں کہ ان کی نسل مٹ جائے' اللہ اس قوم کو تباہ و برباد کر دے' اگر یہ قوم برباد ہو گئی تو کلمہ کون پڑھے گا' میں امید رکھتا ہوں کہ اگر انہوں نے میرا کلمہ نہ پڑھا تو اللہ پاک ان میں سے ایسی

قوم پیدا کرے گا جو توحید کے جھنڈے بلند کرے گی۔ ان کے نصیب میں توحید کا کلمہ نہیں تو اللہ پاک ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو میری رسالت پر جانیں قربان کریں گے، اللہ کی توحید سے قربان ہو جائیں گے۔

بڑے بڑے سرداروں ---- نے نوجوانوں کی ڈیوٹیاں لگائی تھیں پتھر مروائے، میرا سوہنا و کملی والا رب کی توحید کے پیغام لے کر مہمان بن کر گیا۔

انہوں نے پتھروں سے مہمان نوازیاں کیں۔

کون سا مہمان ہے، جو کبھی فلکوں پر مہمان بنا۔

کون سا مہمان ہے، جس کو کبھی مدینے والوں نے ہاتھوں پر اٹھایا۔

کون سا مہمان ہے، جس کی مہاریں جبرائیلؑ پکڑے۔

کون سا مہمان ہے، جس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کندھوں پر اٹھائے۔

کون سا مہمان ہے، جس کے ساتھ جگ پیار کرے، سوہنا رب پیار کرے، لیکن ان طائف والوں نے پتھر مارے۔

میں قربان جاؤں! یہ میرے کملی والے کا اخلاق ہے، جس وقت ساتھی نے عرض کیا، آقا بددعاء کرو، اللہ پاک تباہ و برباد کر دے، زخمی زخمی چہرہ، زخمی زخمی سر مبارک اور خون میں لت پت پیر ہیں، مگر پھر بھی ؎

یہ سن کر رحمت عالم نے ہنس کر فرمایا
میں دنیا میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا
اور دعا مانگی الٰہی، قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر، انہیں نور ہدایت دے

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کرتے ہیں اے اللہ، ان لوگوں کا قصور نہیں ؎

جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف ان کو
بے چارے بے خبر انجان ہیں کر دے معاف ان کو

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ. اے اللہ میری اس بھولی بھالی قوم کو ہدایت عطا فرما، ان لوگوں کو علم ہی نہیں، نہ ان کو تیری توحید کا پتہ اور نہ میرے شان اور مقام کا پتہ ہے، ان لوگوں کو اگر حق کی سمجھ ہوتی تو مجھے پتھر نہ مارتے، سینے لگا لیتے۔

اللہ! دیکھ لے، یہ کس طرح مجھے مارتے ہیں، یہ اپنی جہالت کی وجہ سے مجھے مار رہے ہیں، علم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیفیں دے رہے ہیں۔ اللہ، اگر تو ہدایت دے دے تو یہ مجھے ہاتھوں پر اٹھا لیں، کہنے والا کہتا ہے ؎

وہ پتھر بھی کھا کھا کے دعاء مانگتے ہیں
اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ سدا مانگتے ہیں

اللہ ذو الجلال سے دعائیں کرتے ہیں، اللہ ان پتھر مارنے والوں کو توحید کی سمجھ عطا فرما! یہ پتھروں کی پوجا سے بچ جائیں، زندہ حی و قیوم کے پجاری بن جائیں۔ حجر و شجر کے سامنے جھکنے سے بچ جائیں، عرش والے شہنشاہ کے سامنے جھکنے والے بن جائیں۔

میرے بھائی! یہ میرے نبی کا خلق عظیم ہے، جس کا تذکرہ اللہ پاک نے اپنے قرآن میں فرمایا، فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، سوہنیا، اللہ پاک کی رحمتوں سے اگر آپ نرم طبیعت والے نہ ہوتے، آپ کا اخلاق پیارا نہ ہوتا، آپ کی گفتگو میں نزاکت، لطافت نہ ہوتی تو یہ لوگ آپ کے پاس آ کر کبھی نہ بیٹھتے، یہ ہزاروں کا اجتماع آپ کو چھوڑ کر چلا جاتا، یہ سب آپ کے دیوانے ہو گئے، اتنی دنیا شیدائی بن گئی۔

اللہ پاک فرماتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سوہنیاء، آپ اونچے اخلاق کے مالک ہیں، آپ کا تو اخلاق ہی بڑا انرالا ہے، یہ دنیا دیوانی اور مستانی کیوں نہ ہو۔

ایک دن میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے اجتماع میں اپنی مسجد پاک میں تشریف فرما ہیں، ایک دیہاتی، بدو سا آدمی قریب سے گزرتا ہے، اس نے دیکھا کہ سوہنے مصطفیٰ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں، رحمۃ للعالمین تشریف فرما ہیں، یہ آ کر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد کے کونے میں پیشاب کرنا شروع کر دیتا ہے، اس نے سمجھا کہ میں یہاں پیشاب کروں گا

تو یہ دیکھ کر نبی کو تکلیف ہوگی' اس کے صحابہ میرے گلے پڑیں گے' لڑائی چھڑ جائے گی' ادھر سے میری برادری اور میرے مذہب و دین والے لوگ نکلیں گے' آپس میں ٹکراؤ ہوگا تو معاملہ بڑھ جائے گا' یہود و نصاریٰ کے خلاف ہیں' اس نے آ کر جب مسجد نبویؐ میں پیشاب کرنا شروع کیا تو صحابہؓ کی نظر پڑ گئی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی تیزی کے ساتھ آ کر اس کو اٹھانا چاہتے ہیں' آقا نے دیکھا کہ ابھی تو اس نے پیشاب کرنا شروع کیا ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' بیٹھ جاؤ عرض کیا سوہنیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ مسجد میں پیشاب کر رہا ہے' آقا فرماتے ہیں' صبر کرو' اس کو پیشاب کر لینے دو اگر اس کو پیشاب کے دوران اٹھاؤ گے تو کہیں یہ پیشاب کی بندش سے بیمار نہ ہو جائے۔

وہ گستاخ جو مسجد کا بھی بے ادب اور رسول کا بھی بے ادب ہے میرا نبی تو اس کی جان کا بھی خیر خواہ ہے' اس نے پیشاب کرنا شروع کیا' صحابہ کو غصہ آیا' نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روکا' جب اس نے پیشاب مکمل کر لیا' آقا صحابہ کو فرماتے ہیں تم بیٹھ جاؤ میں خود ہی اس سے بات کروں گا' آپ کو پتہ تھا کہ صحابہ جذبات میں آ کر کوئی سخت کلام نہ کر دیں کوئی اس کو سزا نہ دے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' آج یہاں سزائیں نہیں چلنی' آج سختی سے گزارہ نہیں کرنا' آج یہاں رحیمی کریمی کا مظاہرہ کریں گے آقا فرماتے ہیں اے پیشاب کرنے والے ساتھی' جاتے جاتے ذرا ہماری بات بھی سن جانا' یہ آ کر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھ جاتا ہے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی کمر پر میٹھا پیارا ہاتھ رکھا اور فرمایا' یار تجھے پتہ ہے نا! یہ مسجد ہے' اس میں اللہ پاک کی بندگی کی جاتی ہے۔

یہاں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے۔

یہاں اللہ پاک کے سامنے سجدہ کیا جاتا ہے۔

یہ پیشاب والی جگہ نہیں' پیشاب دور دراز جا کر کیا جاتا ہے' آقا نے بڑے میٹھے پیار اور بڑی محبت سے سمجھایا' کیوں' اللہ پاک کا بھی فرمان ہے! اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ اللہ

فرماتے ہیں سوہنیا' آپ کا تو اخلاق ہی بڑا پیارا ہے' آپ کی تو سیرت ہی بڑی نرالی ہے' اسی لئے میرے آقا دشمنوں کی جان کا بھی خیال کرتے ہیں۔

سرکارِ مدینہ---- رحمت عالم---- امام الانبیاء---- میرے مصطفےٰ ﷺ---- جہانوں کے پیر---- سراج منیر---- امام الحرمین---- سید الثقلین---- اے دنیا والو! اللہ پاک کے سوہنے محبوب نے فرمایا! جو شخص صبح سویرے کسی بیماری کا حال پوچھنے گھر سے نکلتا ہے' بیمار کی بیمار پرسی کرنے کے لئے جاتا ہے' جب نکلا تو یہ نیت کر لیتا ہے کہ فلاں کلمہ پڑھنے والا میرا بھائی بیمار ہے' اس کی بیمار پرسی کرنا ہے' اللہ پاک فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگا دیتا ہے کہ یہ جو بندہ اپنے بھائی کا حال پوچھنے کے لئے چلا ہے تم اس کے حق میں دعائیں کرنا شروع کر دو!

اگر شام کو نکلا تو صبح تک دعائیں کرو۔---- اگر صبح گیا تو شام تک دعائیں کرو۔

اللہ پاک مجھے اور آپ کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہمارا حال کیا بنا' اگر کسی چوہدری---- کار پجارو والے--- روپے پیسے والے ---کوٹھی بنگلے والے---- علاقے کے چیئرمین---- علاقے کے ایم' پی اے یا ایم این کے سر کو درد بھی ہو جائے تو ساری دنیا ہی اس کا حال پوچھنے کے لئے لائنیں لگا کر آرہی ہے' اور اگر اپنا غریب بھائی' محلے دار یا نمازی بیمار ہو جائے تو اس بے چارے کا کوئی حال پوچھنے کے لئے تیار ہی نہیں' اس لئے کہ تعلق نوٹوں والوں سے' پیار روپے پیسے والوں سے ہے۔

میرے بھائی! جس کا کلمہ پڑھا ہے' ذرا اس کملی والے کا کردار سن' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اگر میں گھر سے نہ ملوں' مسجد نبوی میں نہ ملوں' مجھے تلاش کرنا ہو تو غریبوں کی جھونپڑیوں میں تلاش کر لیا کرو' اگر میں کہیں سے بھی نہ ملوں تو میں کسی غریب کے گھر سے ملوں گا' آقا' کیوں؟

فرمایا! مجھے کوئی خالی ٹائم ملے تو میں کسی غریب کا حال پوچھنے کے لئے چلا جاتا ہوں' کسی

غریب کی خیر خواہی کرنے کے لئے چلا جاتا ہوں' کسی دکھی کا حال پوچھیں گے تو اللہ سوہنا راضی ہو جائے گا!

امیروں سے تو دوستی ہر کوئی کر لیتا ہے۔

نوٹ والوں سے تو پیار ہر کوئی کر لیتا ہے۔

پیسے والے کا حال تو ہر کوئی پوچھ لیتا ہے۔

مزہ تو تب ہے کہ تو ایک کوٹھی کا مالک ہو اور ایک غریب کا حال پوچھنے کے لئے جائے' تو ایک دوکان کا مالک ہو اور ایک کمزور کا حال پوچھنے کے لئے جائے' وڈیروں کا حال تو ہر کوئی پوچھ لیتا ہے ؎

بن جاتے ہیں سب اپنے جب کچھ پاس ہوتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے غربت میں وہ رشتہ جو خاص ہوتا ہے

پیسے والے کا ہر کوئی یار بھی ہے اور رشتہ دار بھی ہے' غریب کا نہ کوئی یار بنتا ہے اور نہ کوئی رشتہ دار بنتا ہے۔

توجہ فرمائیں! میرا نبیؐ غریبوں سے پیار کرنے والا۔

میرا سوہنا' غریبوں کو سینے لگانے کے لئے آیا۔

میرا سوہنا' دکھیوں کے دکھ بانٹنے کے لئے آیا۔

اور ساتھ میرے سوہنے نے اعلان کر دیا' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو بندہ کسی غریب کے مشکل وقت میں کام آئے گا' جو شخص اپنے ضرورت والے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا اللہ پاک اس کو مشکلات سے بچا لیتا ہے۔

ذرا غور فرمانا! یہ میرے پاک نبی کے اخلاق کا تذکرہ ہے۔ یہ میرے کملی والے کی سیرت کا تذکرہ ہے' ایک دن مکے والوں نے جمع ہو کر پروگرام بنایا' ایک ضماد نام کا حکیم تھا' اس کو کہنے لگے یار' تو بڑا نام گرامی حکیم ہے' تیرے نسخے بڑے مشہور ہیں' تیرا علاج بڑا کامیاب ہے' آج ہم تیرے سامنے ایک سوال کرتے ہیں' سردار عبدالمطلب کا وہ یتیم پوتا

جس کا نام ''محمد'' ﷺ ہے' اس کا باپ عبداللہ فوت ہوگیا ہے' وہ جوان آدمی ہے اور باتیں بڑی عجیب وغریب کرتا ہے' پوچھنے لگا وہ کیا کہتا ہے؟

کہنے لگے وہ کہتا ہے لات کچھ نہیں کرسکتا ---- منات کچھ نہیں کرسکتا ---- یہ عزیٰ کچھ نہیں کرسکتا ---- ہبل کچھ نہیں دے سکتا' سارے کام کرتا ہے تو صرف عرش کا رب رحمٰن کرتا ہے' وہ عجیب سی باتیں کرتا ہے' ہم نے یہ پہلے کبھی نہیں سنی تھیں' ہمارے باپ دادا بتوں کے سامنے جھکتے آئے' انہیں سلام اور سجدے کرتے آئے' لیکن اس نے آکر عجیب مشن پیش کیا ہے' ہم کو اس طرح محسوس ہوتا ہے' جیسے یہ دیوانہ ہوگیا ہے' نعوذ باللہ اس کا دماغ ٹھیک نہیں' تو بڑا ماہر ڈاکٹر اور حکیم ہے' تو اس کا علاج کردے۔

کہنے لگا اچھا' یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں' اب یہ ایک دن چلتا چلتا میرے مصطفےٰ ﷺ کے پاس آگیا' آکر کہتا ہے' اے محمد ﷺ! میں نے سنا ہے' نعوذ باللہ' تیرا دماغ ٹھیک نہیں' مجھے پتہ چلا ہے کہ تمہیں کوئی دماغی تکلیف ہے جس کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کرتے ہو' آپ اس طرح کریں کہ مجھے اپنی تکلیفیں بتائیں' میں تمہارا علاج شروع کرتا ہوں' آپ ٹھیک ہوجائیں گے میرے آقا مسکرائے اور ساتھ بڑے حیران ہوکر فرمانے لگے' حکیم صاحب' تم کو کیا پتہ ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں' ضماد کہنے لگا' آپ کی ساری برادری کہتی ہے کہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔

فرمایا نہ تو میرا ہاتھ دیکھ' نہ تجھے نبض دیکھنے کی ضرورت' نہ تجھے تکلیف پوچھنے کی ضرورت' یار' جو باتیں میں ان لوگوں کے سامنے کرتا ہوں وہی باتیں تیرے سامنے پیش کرتا ہوں' پھر تو خود ہی فیصلہ کرلینا کہ دماغ ان کا ٹھیک نہیں یا میرا ٹھیک نہیں۔

کہنے لگا' اچھا بیان کرو' امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ خطبہ پڑھا جو آپ ہر جمعے سنتے ہیں (یہ عربی بولنے والا تھا' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی خطبہ سنتا جارہا ہے' آقا پڑھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ

بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ط
وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

میرے آقا خطبہ پڑھتے پڑھتے شہادت کے جملوں پر آئے تو حکیم کہتا ہے سوہنیا' یہ خطبہ مجھے ذرا پھر دوبارہ سناؤ' اس کے اندر تو لذت ہی بڑی ہے---- اس کے اندر تو سرور ہی بڑا ہے---- اس کے اندر تو چاشنی ہی بڑی ہے---- آقا پھر دوبارہ شروع کر دیتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ آپ خطبہ پڑھتے جا رہے ہیں' پڑھتے پڑھتے جب میرے آقا ان لفظوں پر آئے' وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ضماد حکیم آقا کو عرض کرتا ہے' سوہنیاء اگر میری منت سماجت مانو تو ایک مرتبہ اور سنا دو' مجھے تو بڑی لذت محسوس ہو رہی ہے' اس کے اندر تو بہار ہی بڑی ہے (اس خطبے میں دراصل اللہ پاک کی تعریفیں حمد و ثنا' اور اللہ ذوالجلال پر ایمان کا اقرار ہے) آقا نے تیسری مرتبہ یہ خطبہ پڑھا' پڑھتے پڑھتے جب میرے آقا ان لفظوں پر آئے۔وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دماغ کا علاج کرنے کے لئے آنے والے نے میرے آقا کا خطبہ سنا تو اپنے دماغ کا علاج کرا کر بیٹھ گیا' آیا نبی پاک ﷺ کے دماغ کا علاج کرنے کے لئے ہے' لیکن علاج اپنے دماغ کا ہو گیا' کہتا ہے سوہنیاء' میں تو لوگوں کی باتیں سن کر آیا' مجھے تو پتہ ہی اب چلا ہے کہ جو شعور رب نے آپ کو بخشا ہے وہ تو ساری دنیا کو شعور نہ ملا' یہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہی پڑھنا شروع کر دیتا ہے!

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

یہ کیوں نہ پڑھتا' عرش والے کا اعلان ہے' اللہ پاک کا فرمان ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ.

میرے کملی والے نے فرمایا: دنیا میں سب سے اچھا وہ شخص ہے' جس کا اخلاق اچھا ہے' بہترین وہ بندہ ہے جس کا اخلاق بہترین ہے بری زبان والا' سارا دن ''بک بک'' کرنے

والا' نہ مسجد میں آرام کرے' نہ بازار میں آرام کرے' ایسے شخص کو کوئی ''بھڑ بولا'' کہتا ہے' کوئی بکواسی کہتا ہے' کوئی بھونکا کہتا ہے' اس کے طرح طرح کے نام ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اس نے چپ نہیں کرنا' بلکہ بولتے ہی جانا ہے---- غلط بھی بولتے جاتا ہے---- صحیح بھی بولتے جاتا ہے--- مسجد میں بھی بولتے جاتا ہے---- بازار میں بھی بولتے جاتا ہے---- برادری میں اس کا فتور ہے' مسجد میں اس کا فتور ہے' بازار میں اس کا فتور ہے' رب کی قسم ہے ایسا شخص رب کو پسند نہیں' میرے کملی والے کو پسند نہیں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' سب سے بہترین وہ بندہ ہے جس کا اخلاق پیارا ہے' جس کا اخلاق اچھا ہے وہ تو دنیا کو اپنا گرویدہ کر لیتا ہے' لوگ اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں' اس کے منہ پر تعریف تو کیا' اس کی غیر موجودگی میں اس کی صفتیں کرتے ہیں۔

بھائیو! اگر کسی نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ستایا تو نبی کے سامنے آ کر ستایا' اللہ جانتا ہے' جہاں تک آپ کے اخلاق کا تعلق ہے' دشمن بھی نبی پاک ﷺ کے اخلاق کی تعریفیں کرتے ہیں' خون کے پیاسے دشمن مگر سوہنے کے اخلاق کی تعریفیں' پتہ ہے کس طرح؟

ایک دن ایک شخص آیا' کہتا ہے سوہنیاء میں نے کلمہ پڑھا تھا' آپ نے مجھے فلاں علاقے میں مبلغ بنا کر بھیجا' میں نے وہاں جا کر تبلیغ کی' غیر مسلموں کو مسلم بنایا اور ساتھ میں نے تسلی دی کہ اگر تم اسلام قبول کر لو تو اللہ پاک تمہیں دنیا میں بھی شان دے گا' آخرت میں بھی عزت دے گا اور اللہ خیر و برکت عطا کرے گا۔

آقا جس وقت انہوں نے کلمہ پڑھا تو ساتھ ہی آزمائشیں شروع ہو گئیں' کاروبار میں نقصان اور فاقے' سوہنیاء پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں' میں گھبرایا ہوا آپ کے پاس آ گیا ہوں' کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ دلبرداشتہ ہو کر کہیں کلمے سے پھر نہ جائیں' آقا وہ سارے غریب اور مزدور آدمی ہیں' انہوں نے کلمہ پڑھا ہے اور بہت پریشان ہیں' میں آپ کے پاس آیا ہوں' اپنے مخیرّ (مال و دولت والے) ساتھیوں کو کہہ دو کہ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال سے کوئی تعاون کریں' میں جا کر ان غریبوں پر خرچ کروں گا تو ان کی دلجوئی ہو جائے گی اور وہ کلمے پر

مضبوط ہو جائیں گے، وہ اللہ پاک کی توحید پر قائم رہ جائیں گے۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، میرے صحابہ، اپنے اپنے مال سے کچھ حصہ لاؤ، صحابہ عرض کرتے ہیں سوہنیاء، اب تو کوئی چیز موجود نہیں، اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کر چکے ہیں، یہ باتیں ایک یہودی (جس کا نام زید ہے) سن رہا تھا، کہنے لگا آپ اس طرح کریں، آپ کے تمام صحابہ تو بے چارے غریب ہیں، میرے پاس کھجوریں پڑی ہوئی ہیں، آپ یہ ادھار لے لیں، جب آپ کے پاس پیسے ہوں گے دے دینا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! ٹھیک ہے اس طرح کرلو، کھجوریں دے دے، ہم ایک تاریخ طے کر لیتے ہیں، اس تاریخ کو میں تجھے پیسے دے دوں گا، تاریخ مقرر ہوگئی، نبی پاک ﷺ نے اس سے بطور قرض کھجوریں لیں، کھجوریں لے کر صحابی کے ہاتھ بھیج دیں، وہ صحابی چلا گیا، ابھی وعدہ نہیں آیا تھا کہ اس (یہودی) نے پہلے ہی آ کر میرے مصطفےٰ ﷺ پر چڑھائی کر دی، کہ ہمارے پیسے لاؤ۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا، ابھی تاریخ نہیں آئی، جب تیری مقررہ تاریخ آئے گی تو میں تیرے پیسے تیرے گھر پہنچا دوں گا، ہم وعدہ خلافی کرنے والے نہیں، یہودی کہتا ہے، مجھے نہیں پتہ، میرے پیسے لاؤ، آپ کا کیا اعتبار ہے، پیسے واپس کریں یا نہ کریں، مجھے ابھی چاہئیں، آقا نرمی کریں اور یہ سختی سے پیش آئے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، یار! جب تیرا وعدہ آئے گا، تو میں خود ہی تیرے پیسے بھجوا دوں گا، یہ کہتا ہے، نہ مجھے کوئی پتہ نہیں، میں آج پیسے لینے کے لئے آیا ہوں اور لے کر جاؤں گا، یہ نبی پاک ﷺ کے گلے میں صافہ ڈال لیتا ہے، بڑی بدکلامی کرتا ہے، بے ادبی کا مظاہرہ کرتا ہے، جناب عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ جاتی ہے، بڑی تیزی کے ساتھ آئے، اگر عرض کرتے ہیں سوہنیاء، اجازت دو، اَنَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ آقا میں آپ کے بے ادبی کرنے والے کی گردن کیوں نہ اڑا دوں، میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، عمر یار! مجھے تیرا جملہ پسند نہیں آیا، تجھے چاہیے تھا، تو

مجھے آ کر سمجھا دیتا کہ سوہنیاء کل بھی دینے اور آج بھی دینے اسے آج ہی کیوں نہیں دے دیتے اور اسے سمجھاتا کہ یار جب تیرا ٹائم آئے گا تیرے پیسے تیرے گھر پہنچ جائیں گے تو ہمارے نبی پر سختیاں نہ کر۔

فرمایا بلال رضی اللہ عنہ جلدی کر: بیت المال چلا جا اس کی کھجوریں واپس کر دے میرے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا دل دکھایا ہے---- میرے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دھمکیاں دی ہیں---- یہ زید رضی اللہ عنہ پیارے بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل پڑتا ہے ابھی چند قدم چلے تو یہ یہودی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کہتا ہے آ یار واپس چلیں یہ نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور کہتا ہے سوہناء وہ کتنی کھجوریں تھیں فرمایا اتنی تھیں عرض کیا آقا وہ اسلام کے لئے میرا چندہ قبول کر لو فرمایا کیوں؟

کہتا ہے آقا اتنا ہی کافی نہیں بلکہ اسلام کے لئے اتنا گھر سے اور بھی لا کر دوں گا فرمایا تو سختیاں کرتا تھا کہ ابھی لینے ہیں اب تو لیتا نہیں کہتا سوہنیاء میں کوئی قرضہ لینے کے لئے تھوڑا آیا تھا میں تو تورات اور انجیل کی تفسیریں دیکھنے کے لئے آیا تھا میں نے تورات اور انجیل میں پڑھا ہے کہ آخر الزماں پیغمبر آنے والا ہے اس کا کردار ایسا ہے کہ اس پر سختیاں کرنے والے سختیاں کریں گے لیکن پیارا نرمی سے پیش آئے گا لوگ سختیاں کریں گے لیکن آپ سختی کے جواب میں سختی نہیں نرمی کا مظاہرہ کریں گے لوگ گالی گلوچ کریں گے اور سوہنیاء ان کے حق میں ہدایت کی دعائیں کرے گا کوئی اس کے راستے میں کانٹے بچھائے اس کے سر پاک میں کوڑا ڈالے وہ کملی والا ہدایت کی دعائیں کرے گا۔

میرے سوہنے کل تو میں کتابوں میں پڑھتا رہا پہلے میں تورات انجیل میں پڑھتا رہا ہوں آج میں نے عملی نقشہ دیکھ لیا ہے میں نے سختیاں کیں اور آپ نے نرمیاں کیں میں جان بوجھ کر وعدہ سے پہلے آیا ہوں میرے پیارے میں نے آپ کا اخلاق دیکھنا تھا میں نے تورات انجیل کی عبارتیں دیکھنی تھیں آپ کے خلق عظیم نے بتایا آپ کے سوہنے کردار نے بتایا آپ کی پاک سیرت سے پتہ چل گیا ہے ساری دنیا جھوٹی ہو سکتی ہے لیکن اللہ پاک

نے آپ کو سچا نبی بنایا ہے۔

سوہنیاء! آپ کے اخلاق میں شک نہیں ہے' اسی لئے رب کائنات فرماتے ہیں' اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٌ. آپ تو اونچے اخلاق کے مالک ہیں' میرے کملی والے کا کتنا سوہناء اخلاق ہے' عبداللہ بن ابی منافق' نبی پاک ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والا' اماں جان کے کردار پر شک کرنے والا' جس نے مدینے میں کہرام برپا کیا' میرے نبی کے خلاف پروپیگنڈہ کیا' جس ظالم نے جگہ جگہ میرے پاک نبی کی مخالفت کی ہے' اس کا بیٹا' اس کا نام بھی عبداللہ ہے' اس کو اللہ پاک نے کلمہ نصیب کیا' جب اس کا باپ مرا تو یہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آ کر عرض کرتا ہے' سوہنیاء مجھے پتہ ہے کہ میرے ابا نے ساری زندگی آپ کی مخالفت کی ہے' آقا میں سب کچھ جانتا ہوں میرے ابا نے آپ کے ساتھ دشمنی کی کوئی کسر نہیں چھوڑی' لیکن سوہنیاء' اگر میرا ابا آپ کا دشمن اور گستاخ تھا تو میرا یقین ہے کہ آپ بھی وہ عظمتوں والے ہیں جن کو اللہ پاک نے یہ شان بخشا ہے!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ٥ (الانبیاء:۱۰۷)

آقا آپ خلق عظیم کے مالک اور رحمۃ للعالمین ہیں' ساری دنیا کے لئے رحمت ہیں' آقا میرا ابا مر گیا ہے' آس اور امید لے کر آپ کے دروازے پر آیا ہوں' آ و میرے ابو کا جنازہ پڑھا دو' میرے ابو کی بخشش کے لئے کوئی دعا ہی فرما دو' وہ آخر میرا باپ ہے۔

میں قربان جاؤں اس خلق عظیم کے تاجدار سے' اپنے کلمہ پڑھنے والے صحابی کی دلجوئی کے لئے میرے آقا ساتھ چل پڑتے ہیں' ایک کرتہ ساتھ لیا ہوا ہے' آقا فرماتے ہیں اس کو کفن کی جگہ میں ''محمد ﷺ'' کا کرتہ پہنا دو' شاید یہ میرے کرتے کی برکت سے ہی بخشا جائے' آپ نے اپنا لعاب دہن نکال کر اس کے ہونٹوں پر لگایا' جب میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا جنازہ پڑھانے کے لئے مصلیٰ پر آئے تو جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ (یہ میرے آقا کا بڑا ہی غیور صحابی ہے) آ کر عرض کرتے ہیں' آقا یہ وہ بد بخت ظالم ہے' جس نے اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی' یہ ہماری روحانی ماں کا دشمن اور مخالف ہے' آقا آپ کے

کردار کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والا ہے' یہ مدینے کے اندر آپ کا سب سے بڑا دشمن ہے' آپ کس کا جنازہ پڑھا رہے ہیں؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہٗ تجھے پتہ نہیں' دشمنوں کا جنازہ پڑھا رہا ہوں' اسی لئے تو اللہ پاک نے فرمایا ہے: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ .. جو خلق عظیم کے تاجدار ہوتے ہیں وہ اس طرح کا ہی کام کرتے ہیں' اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے ہیں' ادھر اللہ پاک نے عمر رضی اللہ عنہٗ کی غیرت دیکھی تو عرش سے قرآن نازل ہوگیا' اللہ پاک فرماتے ہیں:

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ.

اے میرے پیارے' دیکھ لے! میرے عمر رضی اللہ عنہٗ کو آپ کا مصلیٰ پر آنے کا کتنا دکھ اور کتنی تکلیف ہوئی ہے' اگر منافق کا جنازہ پڑھانا میرے عمر رضی اللہ عنہٗ کو گوارا نہیں' سوہنیاء آپ تو خلق عظیم کے تاجدار ہیں آپ تو آ ہی گئے ہیں' لیکن آپ کا رب بھی گوارا نہیں کرتا اور اگر آپ پڑھا ہی دیں' اس کے لئے معافی مانگیں یا نہ مانگیں' سوہنیاء اگر آپ ستر بار بھی کہہ دیں کہ اللہ اسے معاف کر دے' اللہ پاک نے اسے قطعی طور پر معاف نہیں کرنا' یہ رب کا پکڑا ہوا ہے' اب ساری دنیا مل کر بھی اسے چھڑا نہیں سکتی۔

میرے بھائی! اس کے ساتھ ذرا عقیدے کی درستگی بھی کرتے جانا' تو تو بڑے کھلے دل سے کہہ دیتا ہے کہ ؎

خدا کا پکڑا چھڑائے محمد
محمد کا پکڑا چھڑا کوئی نئیں سکدا

یہ دیکھ لے' اللہ پاک نے پکڑ لیا ہے' رب کہتا ہے سوہنیاء' تیرے ساتھ پیار اور محبت بے شک ضرور ہے لیکن تو ستر بار بھی کہے تو میں نے معاف نہیں کرنا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' اللہ تو نے ستر کی شرط لگا دی ہے' اگر مجھے پتہ ہو کہ تو بہتر (۷۲) بار کہنے سے معاف کر دے گا تو میں بہتر (۷۲) بار اس کے لئے معافی مانگ لوں' اس لئے کہ اس کا بیٹا صحابی میرے دروازے پر چل کر آیا ہے' اللہ اس کے بیٹے کی دلجوئی کے

لئے میں اپنے دشمن کے حق میں بہتر بار بھی مانگنے کے لئے تیار ہوں' لیکن عرش سے آواز آئی سوہنیاء لَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ. جنازہ تو دور کی بات ہے' میں آپ کو اس کی قبر پر کھڑے ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتا' یہ عائشہ صدیقہ کا دشمن ہے' جس کے سینے میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بغض ہو' اس کے لئے بے شک امت اور نبی بھی معافیاں مانگے' میں نے معاف نہیں کرنا۔

سن لو! جس سینے میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بغض ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہیں کرنا' اگر اللہ تعالیٰ نے معاف کرنا ہوتا تو اسے معاف کرتا' جس کو نبی نے اپنی قمیص بھی اتار کر پہنا دی ہے۔

فرمایا: سوہنیاء! تیری قمیض بھی پیاری ---- تیرا لعاب دہن بھی پیارا ---- تیری سفارش بھی پیاری' مگر یہ ایسا بدنصیب ہے کہ اس کی ستر بار بھی سفارش کی تو مسترد کر دی جائے گی' لیکن میرا سوہنا خلق عظیم کا تاجدار ہے' آقا نے انکار نہیں کیا' اس لئے انکار نہیں کیا تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ سب سے بڑے اخلاق والا پیغمبر ہے جس نے دشمن کے جنازے سے بھی انکار نہیں کیا۔

یہ میرے کملی والے کا میٹھا اور پیارا کردار ہے' ایک خاندان اور قبیلہ ہے جو علاقے کا لشکر اور گروہ ہے' نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ نے ان پر شب خون مارا' حملہ کیا تو سونا چاندی بھی آیا' بکریاں' گھوڑے اور اونٹ بھی آئے اور بہت سارا ساز وسامان آیا' ان کے مرد اور عورتوں کو قیدی بنا لیا گیا' حبیب کبیریاء کے صحابہ نے ان کو ہتھکڑیاں لگائی ہوئی ہیں یہ سارا غیر مسلموں کا قافلہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے آگے لگا ہوا ہے' بنو حوازن کے لوگوں کا قافلہ قیدیوں کی شکل میں مدینے کی طرف حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عدالت اور کچہری میں پیش کرنے کے لئے لایا جا رہا ہے' ان کے مال ومنال کو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار کیا' بکریاں آگے لگائیں راستے میں چلتے چلتے قبیلے والوں نے ایک بی بی کو کہا' اے شیماں تو تو کہتی تھی کہ میں ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوں' بھلا بھائی

بہنوں کے ساتھ اس طرح کیا کرتے ہیں، جو سلوک ہم سے ہو رہا ہے۔

کہنے لگی، اچھا میں جا کر پتہ کرتی ہوں، یہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے رابطہ کرتی ہے، کہنے لگی اے مصطفیٰ ﷺ کے دیوانوں، اے کملی والے کے سپاہیوں آج ذرا،

میری ملاقات کرادو اس بدر منیر کے ساتھ۔

میری ملاقات کرادو اس سراج منیر کے ساتھ۔

میری ملاقات کرادو اس رحمۃ للعالمین کے ساتھ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے، بی بی تو غیر مسلم ہے اور ہمارے نبی سے ملاقات کرنا چاہتی ہے، ہمارے نبی غیر محرم عورتوں سے ملاقات نہیں کرتے، ہمارا کملی والا حیاء والا بھی ہے ہمارا مصطفیٰ ﷺ غیرتوں والا بھی ہے، کہنے لگی ذرا میری ملاقات کراؤ، جب میری ملاقات کراؤ گے تو سارے راز کھل جائیں گے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں بتا کیا معاملہ ہے، ہمارے کملی والے کے ساتھ تیرا کیا تعلق ہے، کہنے لگی میں آپ کی بہن ہوں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بہن کا لفظ سنا تو حیران رہ گئے کہ تو ہتھکڑیاں کھلوانے اور ان سزاؤں سے جان چھڑانے کے لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہن بن رہی ہے۔

کہتی ہے بھائیو! ملاقات تو کراؤ، یہ آقا کے سامنے پیش کی گئی، جب حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آئی تو رو کر عرض کرتی ہے، سوہنیاء آج اللہ پاک نے تجھے شانیں عطا کی ہیں، آج اللہ پاک نے تجھے عزتوں سے نوازا ہے، اللہ پاک تیری اور شانیں بلند کرے اللہ تیرے وقار میں برکتیں کرے، اللہ پاک نے تجھے کتنی عظمتیں عطا کی ہیں۔

اے میرے پیارے بھائی! تو نے مجھے پہچانا نہیں، میں تیری ماں حلیمہ کی بیٹی شیماں ہوں، جس نے بچپن میں تجھے ہاتھوں پہ اٹھا اٹھا کر لوریاں دیں، میں تجھے پہاڑوں کے دامن میں جا کر کھیلاتی تھی اور تو میری انگلیوں پر کاٹتا تھا، میرے کندھوں پر آج تک تیرے کاٹنے کے نشان موجود ہیں، تو تو میرا پیارا اور میٹھا بھائی ہے، میں تیرے ساتھ پیار کرتی رہی ہوں، میں

تجھے سینے لگا کر کھیلایا کرتی تھی' میرے پاک نبی نے حیران ہو کر اس کی باتیں سنیں' یہ حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے عرض کرتی ہے ؎

سن وے پیر پیراں دیا پیرا' تو بیٹھا ایں وچ کچہری
میں پردیسن دور دوراڈی' گل سن تو اک میری
اج تو بن گیا ایں پیر جگاں دا' تے پایا ای شان اچیرا
اصحاباں تیریاں پکڑ لیاندا' سب قوم قبیلہ میرا

یہ حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا تعارف کراتی ہے' کہتی ہے پیارے بھائی' میں تیری بہن ہوں' تو میرا بھائی ہے ؎

میں شیماں میری ماں حلیمہ' اسی دونویں تیریاں دایاں
تو گھر ساڈے وچ پرورش پائی تے گلاں یاد کرایاں
ماں میری تینوں دودھ پلاندی تے میں سا تینوں چاہندی
میں نال محبت تینوں چاہندی تے سارا دن کھڈاندی

اے میرے بھائی! میں تجھے سینے لگا کر پیار اور محبت کرتی رہی ہوں۔

حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس بی بی کی باتیں سنیں تو آقا کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں' آپ فوری کھڑے ہوئے اور وہ پاک چادر جس کا تذکرہ اللہ پاک کے قرآن میں ہے یا ایھا المزمل. میرے آقا نے چادر بچھا کر فرمایا' اے میری بہن آج تو دور دراز سے چل کر آئی ہے' کئی سالوں کے بعد تیری میری ملاقات ہوئی ہے' اب نیچے نہ بیٹھ' اپنے بھائی ''محمد ﷺ'' کی چادر پر بیٹھ جا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں' عرض کرتے ہیں سوہنیاء' یہ کلمے سے محروم ہے یہ کافرہ بی بی آج قیدن بن کر آئی ہے اور آپ نے چادر بچھا دی ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' اے میرے صحابہ نفرت نہ کرو۔ آپ کو پتہ نہیں کہ! یہ وہ میری بہن ہے جو مجھے اٹھا کر پیار کرتی تھی۔

یہ وہ میری بہن ہے جو مجھے ہونٹوں پر بوسے دیا کرتی تھی۔

یہ وہ میری بہن ہے جو مجھے انگلی لگا کر کھیلایا کرتی تھی۔

یہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا سارا واقعہ اور روداد سناتی ہے اور آخر میں کہتی ہے اے بھائی میں اپنی مرضی سے نہیں آئی' بہنیں بھائیوں کے پاس ہمیشہ بڑے مان اور دعوے سے آتی ہیں' میں بھی ایک دعویٰ لے کر آئی ہوں' مجھے میری قوم نے بھیجا ہے کہ اگر یہ تیرا بھائی ہے تو آج پتہ چل جائے گا' اگر تو بہن ہوئی تو تیرا بھائی تجھے خالی نہیں لوٹاتا' بھائی میں سفارش لے کر آئی ہو' میری سفارش سے میرے قبیلے والوں کو آزاد کر دے' ابھی اس نے یہ جملہ بولا ہی ہے کہ حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارہ فرماتے ہیں' اے میرے ساتھیوں! جلدی کرو' میری بہن کی برادری اور قبیلے والوں کو رہا کردو' ابھی ان کی ہتھکڑیاں پوری نہیں کھلیں' ابھی نبی کی جماعت ان کو آزاد کر رہی ہے' ادھر بی بی شیماں نبی کے سامنے بیٹھی پکار رہی ہے اور ادھر جماعتوں کی جماعتیں بول رہی ہیں!

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

عرش سے اللہ پاک کا قرآن بولا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ.

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.



شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰىo وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰىo (الیل:۵-۶)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ.

سامعین محترم، واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو اور عزیز نوجوان ساتھیو، نہایت ہی عزت و احترام کے لائق میری اسلامی، روحانی ماؤں، بہنوں، دعا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور جس نیک مقصد اور فریضہ کی ادائیگی کے لیے ہم اللہ کی بارگاہ میں جمع ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس فریضہ جمعۃ المبارک کو قبول فرما کر ہماری نجات کا ذریعہ بنائے، آج میں جس ہستی کا اس خطبہ میں ذکر کرنا چاہتا ہوں، دعا کریں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس ہستی کا ساتھ نصیب فرمائے۔

تمام قسم کی حمد و ثناء میرے اور آپ کے خالق و مالک، ساری کائنات کے مشکل کشاء، حاجت رواء اللہ جل جلالہ کی ذات اقدس کے لئے جس اللہ نے ہمیں قرآن کی نعمت عطا فرمائی اور مصطفیٰ علیہ السلام کی امت میں پیدا فرمایا۔

بے شمار، ان گنت، لاتعداد اور بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام ہوں پیغمبر آخر الزمان، صاحب قرآن، امام الحرمین، سید الثقلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لیے اور بے شمار رحمتیں ہوں ان نیک لوگوں پر جنہوں نے امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ دیا ہے، جو آقا ؐ کے ساتھی خیر خواہ اور جاں نثار بنے۔

بھائیو! جس جاں نثار کا میں ذکر کرنے لگا ہوں، یہ وہ ہستی ہے جس نے میرے کملی والے

محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا اس وقت ساتھ دیا' جب کافر میرے آقا کو مار رہے تھے'
ویسے تو سارے صحابہ ہی بڑی شان اور عزت والے ہیں اور جو بھی نبی کا صحابی ہوتا ہے وہ بڑی شان اور بڑے مقام والا ہوتا ہے' یہ تمام بدر' احد اور بیعت رضوان والے صحابہ سارے ہی مقام و مرتبے والے ہیں' مگر میں اس شخصیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے پوری امت سے افضل بنایا ہے۔

بھائیو! آج میں اس ہستی کا ذکر کروں گا' جس کو دنیا ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' کے نام سے یاد کرتی ہے اور یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ ہے جس نے پوری امت سے پہلے آمنہ کے لال کا کلمہ پڑھ کر پیغمبر پر جان قربان کرنے کا عزم کیا تھا' مجھے یاد آیا کہ صحن کعبہ میں میرے اور آپ کے پیارے محبوب نے دعوت توحید پیش کی' آقا علیہ السلام نے مکے کے قریشیوں کے سامنے اللہ پاک کی توحید کا اعلان فرمایا۔

میرے بھائیو! آپ نے بڑا میٹھا بولنے والے خطیب سنے' آپ نے بڑا پیارا بیان کرنے والے خطباء کے بیان سنے' لیکن ساری کائنات سے میٹھے بول بولنے والا' ساری دنیا سے میٹھے اخلاق والا نبی' ایک خطیب تقریر کرے' لوگ کہتے ہیں ماشاء اللہ' بڑا پیارا بیان ہے آواز اور انداز بڑا اچھا ہے' لیکن یہ صحن کعبہ میں آج کون سا خطیب خطبہ دے رہا ہے' جن کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا ہے' وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ.

یہ ساری دنیا سے زیادہ اخلاق والا خطیب ہے۔

یہ ساری دنیا سے زیادہ میٹھے بول بولنے والا جوان ہے۔

اور نام کیا ہے' محمد رسول اللہ ﷺ' آج میرے کملی والے محبوب صحن کعبہ میں خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ مکے کے بڑے بڑے کافر اور وڈیرے جمع ہیں' اپنے بھی موجود ہیں' بیگانے بھی موجود ہیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ دار بھی موجود ہیں' بلکہ زیادہ رشتہ دار اور برادری والے ہی بیٹھے ہیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا' يَاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْنَ' اے میری برادری والو' میرے رشتہ دارو' اے مکہ کے باسیو! میں عبد

اللہ کا بیٹا' آمنہ کا لال محمد ﷺ' تمہارے لیے پیغام لے کر آیا ہوں' میں ایک اعلان کرنے آیا ہوں' اور اعلان اور پیغام کیا ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا! میرے پاک نبی ﷺ اعلان کردو' یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْنَ. لوگو! اپنی زبانوں سے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار اور اپنے دلوں سے تصدیق کرلو کہ!

ایک اللہ پاک کے علاوہ کوئی ڈوبی ہوئی تارے والا نہیں۔
اللہ پاک کے علاوہ کوئی سجدے کے لائق نہیں۔
اللہ پاک کے علاوہ کوئی فریادیں سننے والا نہیں۔
اللہ پاک کے علاوہ کوئی مرادیں پوری کرنے والا نہیں۔
اللہ پاک کے علاوہ کوئی اولادیں دینے والا نہیں۔
اللہ پاک کے علاوہ خالی جھولیوں میں رونقیں لانے والا نہیں۔
اللہ پاک کے علاوہ کوئی روزی دینے والا نہیں۔
اللہ پاک کے علاوہ کوئی بارش برسانے والا نہیں۔

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. یہ ہے دعوت توحید' میرے پیغمبر کا سب سے پہلا خطبہ اور توحید کا وعظ'' اور میاں صمصام' اللہ تیری قبر جنت بنادے' آپ فرماتے ہیں

میں صدقے نبوت دا اعلان کرکے' میرے آقا نے بھونڈاں دی کھکھر ہلائی
ایہہ یہودی' عیسائی' ایرانی' ترانی' ایہہ مکی ہاشمی سارے چینی ملائی
اوہ بنے سارے دشمن پیاسے لہو دے' پھڑو مارو مارو' دو ہائی دوہائی
ایہہ ساڈے معبوداں دا ہے بے ادب جمیاں' لئی پھردا ہے اک اللہ دی خدائی

اس کو پکڑو' یہ ہمارے بتوں کا ستیاناس کرگیا ہے' اس نے اپنے آباؤ اجداد کے خداؤں کو بے کار کردیا ہے' یہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس وقت توحید کا وعظ کیا تو میرے شیخ صمصام رحمتہ اللہ

فرماتے ہیں کہ ان کافروں کو توحید کا وعظ کرنا ایسا تھا' جیسے کوئی بندہ بھونڈوں کی کھکھر کو ہلا دیتا ہے' یہ سارے ہی مخالف بن کر آپ پر ٹوٹ پڑتے ہیں' یہ مکے کے تمام پرانے کافر اور مشرک میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردگرد جمع ہوگئے' یہ میرے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یلغار کر دیتے ہیں' ہلہ بول دیتے ہیں' انہوں نے میری کملی والے محبوب کو مارنا شروع کیا' اتنا مارا کہ اس کی خبر میرے صدیق کے دروازے پر پہنچ گئی' کسی نے آ کر بتایا' اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تو بڑے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ گھر میں بیٹھا ہوا ہے اور تیرے یار کو مکے میں مار پڑ رہی ہے' تیرے پیارے نبی کو مکے میں ستایا جا رہا ہے' لوگ صحن کعبہ کے اندر لٹا کر مار رہے ہیں۔

میرے پیارے صدیق! میں تیری جرأت اور محبت پر صدقے جاؤں' میں تیرے کردار پر قربان جاؤں' آپ دوڑتے ہوئے آ رہے ہیں اور آتے ہی سب سے پہلے میرے صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلا کام کیا کیا کہ آپ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گر پڑتے ہیں' اپنے گھٹنے اور ہاتھ زمین پر لگا کر میرے پیغمبر کے اوپر ''باڑ'' کر لیتے ہیں' اور کہتے ہیں' **اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ**' ظالمو! میرے محبوب کو اس جرم میں مارتے ہو کہ میرا سوہناء کہتا ہے میرا رب اللہ ہے--- میرا پالنے والا اللہ ہے--- روزی دینے والا اللہ ہے--- آپ اللہ تعالیٰ کی دعوت دے رہے ہیں' یہ سن کر انہوں نے پروگرام بنایا کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کو چھوڑ دو' یہ اس کا بڑا حمایتی بن کر آ گیا ہے' اس ساتھ دینے والے کو پکڑ لو' انہوں نے میرے نبی کو چھوڑا' اور میرے صدیق رضی اللہ عنہ کو مارنا شروع کر دیتے ہیں' مار مار کر بے ہوش کر دیا کہ تو ہماری برادری کا ہو کر ہمارے موقف کے خلاف چلتا ہے اور ساری برادری کو چھوڑ کر ایک کے پیچھے لگ گیا ہے۔

دوستو! میرے صدیق رضی اللہ عنہ کا پیار' محبت اور وفاداری دیکھو'

سارے جہان کے دوستوں کی دوستی ایک طرف اور میرے صدیق رضی اللہ عنہ اکیلے کی دوستی ایک طرف۔

ساری دنیا کے وفاداروں کی وفائیں ایک طرف لیکن میرے صدیق رضی اللہ عنہ اکیلے کی

وفائیں ایک طرف۔

میرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا پیار نبھایا' زندگی کا کوئی مشکل موڑ نہیں جہاں صدیق رضی اللہ عنہ نبی کے ساتھ نہیں' ہر مشکل موڑ پہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کے ساتھ ہے' اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا میرے اللہ کو اتنا پسند آیا کہ اگر!

میرا نبی بدر میں ہے تو صدیق رضی اللہ عنہ بدر میں ہے

میرے آقا تبوک میں پہنچے ہیں تو صدیق رضی اللہ عنہ تبوک میں پہنچے ہیں

آقا احد میں ہیں تو صدیق رضی اللہ عنہ احد میں ہیں

میرا کملی والا مکے میں ہے تو میرا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مکے میں ہے

میرا سوہناء مدینے میں ہے تو میرا صدیق رضی اللہ عنہ بھی مدینے میں ہے

میرے آقا گلیوں بازاروں میں تو صدیق رضی اللہ عنہ نبی کے ساتھ بازاروں میں ہیں

میرے آقا غار میں ہیں تو صدیق رضی اللہ عنہ نبی کے ساتھ غار میں ہیں

آج میرا نبی مدینے کے مزار میں، ہے تو صدیق رضی اللہ عنہ بھی مدینے کے مزار میں ہے

لوگو! میری محبت اور ایمان بھی جوش مارتا ہے' اللہ کی قسم ہے' کل قیامت کا دن ہوگا' میرا نبی حوض کوثر پر ہوگا تو صدیق رضی اللہ عنہ نبی کے ساتھ حوض کوثر پر ہوگا۔

میرا کملی والا جنت الفردوس کے گلزاروں میں ہوگا تو میرا صدیق رضی اللہ عنہ بھی جنت الفردوس کے گلزاروں میں ہوگا۔ میرا نبی جنت کے بازاروں میں ہوگا تو میرا صدیق رضی اللہ عنہ بھی جنت کے بازاروں میں ہوگا۔

میں یہ بات اپنے پاس سے نہیں کہتا بلکہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ ' اے میرے غار کے ساتھی' اور مشکل وقت میں میرا ساتھ نبھانے اور ہر جگہ میرا ساتھ دینے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ' مجھے تیرا پیار اور محبتیں اتنی پسند ہیں کہ میں وحی کی زبان سے اعلان کر کے کہتا ہوں کہ کل حوض کوثر پر بھی تو میرا ساتھی ہوگا' اسی لئے میں کہا کرتا ہوں۔

میرے آقا، مدنی کے دلبر، صدیق اکبرؓ
ساری امت سے بہتر، صدیق اکبرؓ
سفر میں، حضر میں، ساتھ نہ چھوڑا
ایسا وفادار، صدیق اکبرؓ

لوگو! کتنی شانوں والا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے، آپ کو اتنی عظمتیں کیوں مل گئی ہیں، اتنا مقام کس طرح مل گیا ہے، یہ ابوبکر تو وہ ہے، جس نے دنیا کا مال بھی اپنے پیغمبر کے اشاروں سے قربان کر دیا ہے، آپ اپنی اولاد اور جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

ذرا غور کرنا! تین چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے ساتھ ہر شخص ہی پیار کرتا ہے، ایک آدمی کی اپنی جان، جو ہر کسی کو پیاری ہوتی ہے، بندہ جان کو کتنا سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے اور کتنا خیال کرتا ہے۔

دوسری بندے کی اولاد، اولاد بھی انسان کو بڑی پیاری ہوتی ہے، ان لوگوں سے اولاد کی قدر پوچھو جو بیچارے خالی جھولیاں لے کر پھرتے ہیں، اولاد دینے والا اللہ ہے، جس کو چاہے اولاد دے، اگر وہ دینے پر آ جائے تو اپنے نافرمانوں اور بے دینوں کو بیٹے ہی بیٹے عطا کر دے، اور اگر نہ دینے پر آئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جیسا پاک جوڑا ہو، عائشہ صدیقہ جیسی بیوی ہو، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا خاوند ہو، جھولی خالی رہ جاتی ہے، ساری زندگی اولاد کو ترستے ہوئے گزر جائیں لیکن اولاد عطا نہ کرے، اس لیے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o یہ اللہ پاک کی ذات ہے، یَہَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَہَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ۔ اللہ پاک جس کو چاہے بیٹے عطا فرمائے اور جس کو چاہے بیٹیاں عطا فرمائے۔

میرے بھائیو! سب سے پہلے بندے کو اپنی جان پیاری ہوتی ہے، اس کے بعد آدمی کو اپنی اولاد بھی پیاری ہوتی ہے اور تیسری چیز جو ہر بندے کو پیاری ہے وہ بندے کا اپنا مال ہوا کرتا ہے، اپنے مال کی خاطر بندہ اپنی جان بھی دے دیتا ہے۔

آپ اخبارات میں پڑھتے ہیں نا! کہ فلاں شخص کو ڈاکوؤں نے گھیر لیا، وہ کہنے لگے پیسے

نکال' اس نے پیسے نہ دیئے تو انہوں نے گولی مار دی' اس نے یہ جان اپنے مال کے تحفظ کے لئے دی' ویسے ایک مسئلہ بھی یاد کرلیں کہ جس آدمی سے ظلم کرکے اس کا مال چھینا جائے' مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ وَھُوَ شَھِیْدٌ۔ وہ شخص جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مرگیا' اس کا اپنا خون پسینے کا کمایا ہوا حلال مال تھا' اس کا عقیدہ ٹھیک تھا' بندہ مسلمان تھا' سنت کے مطابق عمل کرتا تھا' عقیدہ توحید والا تھا' اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا مرتبہ عطا کرے گا' لیکن یاد رکھنا' شہادت کے کئی مرتبے ہیں میدان کارزار میں جو بندہ ملک' مظلوم انسانیت اور اپنے دین کے دفاع کے لئے شہید ہوتا ہے' اس کا کوئی شہید بھی مقابلہ نہیں کرسکتا' صحیح عقیدے والی جو عورت زچگی کے کیس میں فوت ہوگئی' اللہ تعالیٰ اس کا نام شہیدوں میں شمار کرے گا' اس لیے کہ اس نے بڑی تکلیفیں برداشت کی ہیں' اسی طرح جو آدمی پانی میں ڈوب کر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں میں شمار کرتا ہے۔

میرے بھائیو! میں یہ عرض کررہا تھا کہ بندے کو اپنا مال' اپنی اولاد اور جان پیاری ہوتی ہے' ان تینوں چیزوں کو ہر شخص ہی پیارا سمجھتا ہے' لیکن آج میں اس کا ذکر کررہا ہوں' جس نے تینوں چیزیں ہی پیغمبر سے قربان کردی تھیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کس طرح قربان کی' جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں پتہ چلا کہ آپ کو مار پڑ رہی ہے' آپ آکر آقا کے اوپر گر پڑتے ہیں اور زبان سے فرماتے ہیں' ظالموں تم ایک ایسے جوان کو مارتے ہو' جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے' یہ سن کر کفار مکہ نے میرے صدیق رضی اللہ عنہ کو مارنا شروع کیا' اتنا مارا کہ مار مار کر بے ہوش کردیئے گئے' جس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر پہنچایا گیا تو ماں آکر کہتی ہے میرے پیارے بیٹے' ذرا منہ کھول تیری اماں تیرے منہ میں شہد کا چمچ ڈالنا چاہتی ہے' ابوبکر' ذرا ہونٹ ہلا تو سہی' میں دودھ کا پیالہ لے کر آئی ہوں' بیٹے' تھوڑا سا دودھ پی لے' تھوڑا سا شہد کھالے' تاکہ تیرے جسم میں حرارت پیدا ہوجائے' اس سے ذرا سکون اور افاقہ ہوجائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کچھ دیر کے بعد جب ہوش آیا تو آپ کو شہد اور دودھ کا پیالہ پیش کیا جارہا ہے۔ ابوبکر! میں تیری وفاؤں اور محبتوں پر قربان جاؤں' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہوش آنے کے

...تھے شہد اور طاقتوں والے دودھ کو نہیں دیکھا، بلکہ سب سے پہلا جملہ بولتے ہیں فرماتے ہیں اماں، دودھ اور شہد پیچھے ہٹا لے۔

سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ میرے کملی والے محبوب کا کیا حال ہے۔

سب سے پہلے مجھے یہ خبر دو کہ میرے پیارے نبی کا کیا حال ہے۔

ماں کہتی ہے، میں صدقے جاؤں، جس کی خاطر تجھے اتنی مار پڑی ہے تو ابھی تک اسی کا نام لے رہا ہے، بہنیں، بھائی، رشتہ دار آئے ہیں، یہ سارے ہی آ کر سمجھاتے ہیں، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ اپنی جان کا خیال کر۔ کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ تجھے اسی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کتنی مار پڑی ہے، لیکن تو ابھی بھی اسی کا نام پکار رہا ہے۔

پیارے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آنکھیں کھولتے ہیں، چاروں طرف نظر دوڑا کر اپنی برادری کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں اماں، اگر تو مجھے کچھ کھلانا پلانا اور سکون میں دیکھنا چاہتی ہے تو پہلے مجھے میرے کملی والے کی خبریں پہنچاؤ والدہ کہنے لگی بیٹا میں نے تو تیرے نبی کا گھر ہی نہیں دیکھا، میں تو تیرے نبی کے گھر کو جانتی ہی نہیں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، جاؤ بوڑھی اماں ام سلیم کو میرے پاس لے کر آؤ، آپ کی والدہ اس کے پاس گئی اور کہنے لگی، میرا بیٹا ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑا زخمی اور بڑا ہی تکلیف کے اندر ہے، وہ آپ کو یاد کر رہا ہے، ام سلیم رضی اللہ عنہا آتی ہیں اور کہتی ہیں ابوبکرؓ کیا بات ہے، تجھے میرے ساتھ کیا کام پڑ گیا؟

فرمایا! بی بی یہ میری ماں ہے، اس کو ساتھ لے جاؤ اور میرے پاک نبی کا گھر دکھا دو، ام سلیم کہنے لگی، میں گھر نہیں دکھاؤں گی، دشمنی کا دور ہے، لوگ تو میرے پیغمبر کے خون کے پیاسے ہیں، میں کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ دکھاؤں۔

فرمایا! اماں جی یہ میری ماں ہے، قابل اعتماد ہے مجھے ان پر بڑا اعتماد ہے کہ یہ میرے نبیؐ کا راز فاش نہیں کرے گی --- میرے پاک نبی کے ساتھ غداری نہیں کرے گی --- میری ماں نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی نہیں کمائے گی، انہوں نے جا کر دیکھا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام

دار ارقم میں صحیح سالم پورے ہوش کے ساتھ تشریف فرما ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے بے قرار ہیں کہ اللہ کب میرے نبی کی سلامتی کی خبریں پہنچیں گی' جس وقت آقا کی سلامتی کی خبریں ملیں تو پیارے صدیق ؓ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ فرماتے ہیں' بی بی سکون اور چین نہیں آتا' جب تک میں ان آنکھوں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہ کرلوں گا۔

واہ صدیق رضی اللہ عنہ! تجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے' تیرا پاک نبی کے ساتھ کتنا پیارا ہے' ام سلیم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نے اپنے بازوؤں کا سہارا دے کر پیارے صدیق ؓ کو نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی طرف چلانا شروع کیا' پیارے صدیق رضی اللہ عنہ زخمی حالت میں میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جارہے ہیں' اور ادھر پیارے محبوب کو بڑا انتظار ہے کہ میرا صدیق رضی اللہ عنہ جب ہوش میں آئے گا تو سب سے پہلے میرے پاس آئے گا' آپ پیارے کی ملاقات کے لئے جارہے ہیں' جب دیکھا کہ وہ سامنے میرا پیارا سوہنے مکھڑے والا نبی بیٹھا ہے۔

حسبوں سوہناء نسبوں سوہناء' سوہناء آنوں شانوں
عقلوں سوہناء تے شکلوں سوہناء' آقا سوہناء کل جہانوں

وَالضُّحٰی کے چہرے والا اپنے چند جاں نثاروں میں اس طرح تشریف فرما ہے' جیسے چاند کے گرد ستارے ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے' صدیق رضی اللہ عنہ نبی کا چہرہ دیکھ رہے ہیں اور نبی پاک صدیق رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھ رہے ہیں' میرے آقا اٹھ کر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف آگے بڑھتے ہیں' ایسا پیارا منظر بن گیا ہے' آج پیارے کی پیارے سے ملاقات ہے' آج دو پیارے آپس میں ملاقات کررہے ہیں' آقا نے آتے ہی صدیق رضی اللہ عنہ کو سینے کے ساتھ لگالیا' اور فرمایا ابوبکرؓ میں بھی تیرا ہی انتظار کررہا تھا' مجھے پورا یقین تھا کہ میرا صدیق رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے گا تو سب سے پہلے میرے پاس آئے گا۔

لوگو! یہ ہے وفاء کا پتلاء اور محبت و پیار کا مجسمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' جنابہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوگئیں' یہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی وفادار بیوی ہے' اور کون سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آقا

علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فوت ہونے کے بعد جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد فرماتے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے اور ساتھ فرماتے' عائشہؓ خدیجہ تو خدیجہؓ ہی تھی' اس کی کی کیا باتیں پوچھتے ہو' خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے مجھے اس وقت تسلی دی' جب ہر طرف سے لوگ مجھے گالیاں نکالتے تھے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر بڑا صدمہ اور افسوس ہوا' پیارے صدیق ؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غمگین اور پریشان چہرہ دیکھا تو عرض کیا' پیارے گھبراؤ نہیں' میری بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا اگرچہ ابھی تک بالغ نہیں ہوئی' لیکن میں نظریہ بنا چکا ہوں' میں فیصلہ کر چکا ہوں میری بیٹی بالغ ہوگی تو آپ کی بیوی بنے گی' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پہلے پیغمبر پر اپنی جان نچھاور کی اور آج اولاد نچھاور ہونے لگی ہے۔

لوگو! میرے پاک نبی کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ جیسی وفائیں کس نے کرنی ہیں۔ اسی لئے آقا نے فرمایا' لوگو میں اپنے سر سے سب کے قرضے اتار کر جا رہا ہوں' جس کا جو کچھ میں نے دینا تھا' میں دنیا میں ادا کر چکا ہوں لیکن صدیق رضی اللہ عنہ کے میرے اوپر اتنے احسان ہیں کہ میں اس کے احسان کے بدلے نہیں دے سکا' کل قیامت کی گھڑی آئے گی' میرا رب صدیق رضی اللہ عنہ کے بدلے دے گا۔

صدیق رضی اللہ عنہ نے تو میرا جگر ٹھنڈا کر دیا ہے
صدیق رضی اللہ عنہ نے تو میرا دل خوش کر دیا ہے
صدیق رضی اللہ عنہ نے وفاء والی انتہاء کر دی ہے

اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلٰی بِصُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ ، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ اگر کسی کے احسان ہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے احسان ہیں' جس نے بھی کلمہ پڑھا۔

جو بھی مسلمان ہوا!
کسی نے میرا قرآن سنا' پھر مسلمان ہوا
کسی نے میرے ہاتھوں پر معجزات دیکھے' پھر مسلمان ہوا
کسی نے دلیل مانگی' پھر مسلمان ہوا

کسی نے میرا اخلاق دیکھا' پھر مسلمان ہوا

کسی نے میرے ساتھ کاروباری تعلقات قائم کرکے مجھے آزمایا' پھر مسلمان ہوا۔

لوگو! یادرکھو' میں نے جس کے سامنے بھی اسلام کی دعوت پیش کی' جس نے بھی کلمہ پڑھا' اس نے مجھے پرکھ کر اور میرے معجزات دیکھ کر کلمہ پڑھا' **ما دعوت الی الاسلام احدا الا کانت له تردد نظر الا ابوبکر**' لیکن زمین پر ایک ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے جس نے سوچنے کا ٹائم بھی نہیں مانگا کہ مجھے سوچ کر گھر مشورہ کر لینے دو۔ ذرا انتہائی میں بیٹھ کر سوچ و بچار کر لینے دو' سوچا بھی نہیں' بن سوچے ہی کلمہ پڑھ لیا۔

آقا نے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھارہ سال کی عمر تھی جب تیرے ساتھ یاری لگی' جب سے تیرے ساتھ تعلق اور پیار ہے' آج مجھے رب نے نبوت عطا کرکے اپنا نبیؐ بنالیا ہے' اب بتا کلمہ پڑھتا ہے یا نہیں' عرض کیا پیارے' ہاتھ آگے کرو میں ابھی کلمہ پڑھتا ہوں۔

دیکھئے! ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کو پیارا' اور نبی ابوبکر کو پیارا' صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی سے کتنا پیار' اور نبی کو صدیق رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان جنگ فرمایا' ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبدالرحمٰن ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا' پیارے صدیق رضی اللہ عنہ جنگ سے فارغ ہوکر واپس آئے تو بیٹا آکر کہتا ہے' ابا جی' میں ابوجہل کی پارٹی میں اور آپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں تھے میدان کارزار میں آپ کئی مرتبہ میری تلوار کے نیچے آئے۔ میں تلوار اٹھاتا تھا لیکن پھر پیچھے ہٹالیتا تھا کہ بے شک یہ (ابا جی) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی ہیں لیکن ہیں تو میرے باپ' میں آپ کو ہر بار ہی ابو سمجھ کر معاف کرتا رہا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا میرے بیٹا تو تو اس لئے معاف کرتا رہا کہ میں تیرا باپ ہوں اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور جس نے میرے محبوب کو نبوت کا تاج عطا فرمایا' اگر تو میری تلوار کے سامنے ایک مرتبہ بھی آجاتا تو میں تجھے بیٹا سمجھ کر معاف نہ کرتا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سمجھ کر قتل کر دیتا۔

یہ میری محبت ہے' جو میرے محبوب کا دشمن ہے' بے شک وہ میرا بیٹا بھی ہو' وہ میرا کچھ نہیں

لگتا' اتنا پیار کہ ساری اولاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم بنی' پھر ایک وقت آیا کہ اس (عبدالرحمٰن) نے بھی کلمہ پڑھ لیا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پیارے صدیق کو پیغام دینے کے لئے کہ آج رات ہم نے ہجرت کے سفر پر جانا ہے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی منظوری آ گئی ہے' باقی ساتھی چلے گئے ہیں' حبشہ والے بھی مدینے پہنچ گئے ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ!

آج رات میری بھی مدینے کی طرف تیاری ہے۔

آج میرے بھی کوچ ڈیرے ہیں۔

آج میں نے بھی پردیسی بن کر مکہ خالی کرنا ہے۔

لیکن میں نے اکیلے نہیں جانا تجھے ساتھ لے کر جانا ہے' دوپہر کا وقت تھا' بڑی سخت گرمی ہے' اور مکے کی گرمی بھی بڑی مشہور ہے' میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف جا رہے ہیں' جس وقت آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا' اندر سے آواز آئی' سخت گرمی اور دوپہر کے وقت میرا دروازہ کھٹکھٹانے والا کون ہے؟

آقا فرماتے ہیں' انا محمد ' اے ابوبکر' رضی اللہ عنہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے دروازے پر آیا ہوں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جلدی سے دروازہ کھولا اور عرض کیا پیارے میرے ماں باپ قربان ہو جائیں' آپ نے خود میرے دروازے پر آنے کی زحمت فرمائی ہے' یہ تو میرے نصیب ہیں کہ آپ میرے دروازے پر آئے' آپ کسی غلام کے ذریعے پیغام بھیج کر مجھے بلا لیتے' میں خود حاضر ہو جاتا۔

فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ آج میں خود تیرے دروازے پر نہیں آیا' مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے دروازے پر بھیجا ہے' رب نے تیرا نام میری ہجرت میں شمار کر دیا ہے' آج رات ہجرت کرنی ہے' عرض کی پیارے' میرے لئے کوئی حکم' فرمایا تو نے میرے ساتھ جانا ہے' عرض کی اللہ کے رسول' میں نے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی ہیں' ہجرت کے سفر کے لئے وہ بھی قربان ہیں۔ رات ہوئی تلواروں کے سخت پہرے لگے ہوئے ہیں' آقا نے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور

چلے گئے، آدمی سفر میں ساتھی اس کو بناتا ہے جس پر اعتماد ہو، جس کا پتہ ہو کہ یہ اوپر سے پیار کرتا ہے اندر سے دشمن ہے، یہ کسی علاقے میں بھی مجھ پر حملہ کرسکتا ہے، کہیں بھی میری سی آئی ڈی کر کے مجھے پکڑا سکتا ہے، عقلمند شخص کبھی بھی اپنے دشمن کو سفر میں اپنے ساتھ نہیں رکھتا، پیغمبر نے صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ رکھا، اس لئے کہ صدیق رضی اللہ عنہ کی وفائیں پسند آ گئی تھیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں، جب ایک غار میں پہنچے تو عرض کرنے لگے، آقا بڑا خطرہ محسوس ہوتا ہے، ٹھہر جاؤ، اندر جالے اور جڑی بوٹیاں وغیرہ ہیں، اندر سے کوئی موذی نکل کر کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچادے، آپ باہر تشریف رکھیں، میں اندر جا کر پہلے غار کو صاف کروں گا، جب مجھے اعتماد ہو جائے گا کہ غار صاف ہوگئی ہے تو میں خود آپ کو اندر بلالوں گا، میرے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے غار کو صاف کیا، پھر عرض کیا آقا اب اندر تشریف لے آئیں۔

لوگو! میرا اعلان بھی سن لو، جس غار میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا ہے اس غار میں سب سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اندر گئے، غار کو صاف کیا۔ پھر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اس غار کے اندر تشریف لاتے ہیں، اگر تم بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں بسانا چاہتے ہو، اگر دلوں میں نبی کا پیار سمانا چاہتے ہو تو پہلے صدیق رضی اللہ عنہ کا پیار سمانا پڑے گا، صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت پہلے آئے گی تیسرا اندر صاف ہوگا، تیرے اندر کی غار کی صفائی ہوگی تو پھر پیغمبر کی محبت تیرے دل میں آئے گی۔

کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آقا غار میں ہیں، کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کون ہے اور کیا بات ہے، ابوجہل بڑے غصے سے کہتا ہے، تیرا ابا کہاں ہے، کہنے لگیں مجھے کیا پتہ ہے، یہ سن کر اس ظالم نے اتنا زور سے تھپڑ مارا کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا کان پھٹ گیا (صدیق تیری اولاد سے بھی قربان جائیں تیرے بچے بھی نبی کے جاں نثار بن گئے)

فرماتی ہیں میں جان دے دوں گی لیکن پیغمبر کا راز فاش نہیں کرسکتی، اس نے اپنا ظلم آزمایا

اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنی وفاء کی انتہاء کردی، جب دوپہر کو لوگ اپنے گھروں میں سو جاتے تو یہی اسماء رضی اللہ عنہا کھانا تیار کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے غار میں کھانا پہنچایا کرتی تھیں۔

کون صدیق رضی اللہ عنہ، بکریاں چرانے والا فہیرہ غلام بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا وفادار تھا، میں کہتا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پورا گھرانہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم بن گیا، فہیرہ غلام بکریاں چرانے کے بہانے بکریوں کو ادھر لے جا کر نبی کے قدموں کے نشان مٹا دیتا، تاکہ دشمن آپ کا پیچھا نہ کرلیں، اور ساتھ دوپہر کے وقت بکریاں چراتا چراتا ادھر جاتا اور دودھ دوھ کر غار کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پہنچایا کرتا تھا۔

کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ کو مار کھاتے ہوئے دیکھا تو رہا نہ گیا، آقا کے پاس آ کر رو پڑے، عرض کی سوہناء بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے آپ کا کلمہ پڑھا ہے، آج اس بیچارے کو مکے کے فلاں چوک میں بڑا مارا جا رہا ہے، سارے غنڈے اکٹھے ہوئے ہیں اور سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو مار رہے ہیں، لیکن بلال بھی استقامت کا پہاڑ بن گیا ہے۔

کہے بلال ایہہ سینے پتھر، مینوں پھل گلاب دیندا
واہ واہ پیار محمد والا، مینوں لوں لوں لذتاں دیندا

اے امیہ، تو نے یہ جو پتھر کی "سل" میرے سینہ پر رکھی ہے، تو نے سمجھا ہے کہ پتھر کا وزن اور ڈنڈے کی مار پڑے گی تو کلمہ چھوڑ جائے گا، لیکن بلال رضی اللہ عنہ اتنے کچے ایمان والا نہیں کہ تیرے پتھر کی چٹان سے کلمہ چھوڑ دے، امیہ ظالم تو نے جتنا مارنا ہے مار لے، میں کلمہ نہیں چھوڑوں گا۔

آقا فرماتے ہیں ابوبکر، پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہیے، جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل چاہتا ہے کہ ہم بلال کو آزاد کرا دیں، پیسے خرچ کرکے قیمت میں دے دوں گا، اس لیے کہ جو بلال کو مار پڑ رہی ہے وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ابوبکر اس سے بڑی نیکی اور کیا ہوگی، ابوبکر رضی اللہ عنہ جا کر امیہ ظالم سے بات کرتے ہیں، فرماتے ہیں اے امیہ تو نے اس بے چارے مسافر، پردیسی اور

غریب غلام کو مار کر کیا لینا ہے' کیا تجھے پتہ نہیں کہ یہ حبشہ سے چل کر آنے والا ہے' یہ بے چارہ غریب مزدوری کرنے والا غلام ہے' ظالم اسے کیوں مارتا ہے' جب صدیق رضی اللہ عنہ نے اتنی بات کی تو امیہ کہنے لگا تو اس کا بڑا حمایتی اور خیر خواہ آ گیا ہے' پیسے نکال اور تو اسے خرید لے' کھائے پیئے ہمارا اور کلمہ ہمارے شریک محمد کا پڑھے' میں برداشت نہیں کرسکتا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' بتا تو نے کیا لینا ہے' امیہ کہنے لگا جو تیرا گورے رنگ کا یہودی غلام ہے وہ مجھے دے دے اور یہ تو لے جا' امیہ نے سمجھا کہ اتنا خوبصورت اور یہ کالا بلال رضی اللہ عنہ اس نے سودا کہاں کرنا ہے' جو غلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا وہ اوپر سے خوبصورت تھا لیکن اندر ایمان سے خالی تھا اور بلال رضی اللہ عنہ کا رنگ تو کالا تھا لیکن اندر ایمان کے نور سے روشن ہو چکا تھا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو گورا غلط عقیدے والا غلام لے لے اور بلال مجھے دے دے' سودا ہو گیا' جناب صدیق نے سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا' فہیرہ اور اس کی بیٹی کو آزاد کیا' اسی طرح اور بھی کئی غلام پیارے صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی رقم خرچ کر کے آزاد کروائے۔

ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ابا جی کہنے لگے' بیٹا یہ تو کیا کر رہا ہے کہ غریب غرباء اور بوڑھے پیسے خرچ کر کے آزاد کروا دیا ہے' میں تجھے روکتا نہیں' آزاد کروا' لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تو کوئی نوجوان غلام آزاد کروایا کہ' جو مشکل وقت میں تیرے کام آئیں' تیری خدمت کریں' تیرا کوئی کام ہو تو تیرے ساتھی بن جائیں' ان بوڑھوں اور مار پیٹ کے ستائے ہوؤں کو آزاد کروانے سے تجھے کیا ملتا ہے؟

پیارے صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ابا جی میں خدمت اور ان سے کام لینے کے لئے آزاد نہیں کرواتا بلکہ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى۔ میں تو اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لئے ان غلاموں کو آزاد کرواتا ہوں میں ان دکھیوں اور مجبوروں کے کام کیوں آتا ہوں کہ میرا اللہ مجھ پر راضی ہو جائے۔

اللہ پاک نے فرمایا لوگو! یاد رکھو' الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ

نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰۤى ۙ‏ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى ۚ‏ وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى (اللیل:۱۶-۲۱) خوش نصیب بندہ اپنے مال کو اس لئے خرچ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پاک کر دے، وہ کسی سے کوئی خدمت بھی نہیں لینا چاہتا، حتی کہ شکریہ ادا کرنے کی امید بھی نہیں رکھتا کہ کوئی میرا شکریہ ادا کرے گا، اس کی ایک ہی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ پاک راضی ہو جائے، میرا بندہ اپنا مال قربان کرتا ہے تو رب اعلیٰ کی رضاء کے لئے خرچ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا کہ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ؕ اے پیغمبر، میں تجھے اتنا دوں گا کہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے تو مانگتا چلا جا اور میں عطا کرتا جاؤں۔

فرمایا! اللہ تو دینے پر آیا ہے تو میرے عمر کو ایمان دے دے، فرمایا سوہناء پھر وہ آ رہا ہے۔

اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ مجھے گالیاں نکالتی ہے، اس کو مومنہ بنا دے، فرمایا، سوہناء تو نے جھولیاں پھیلائیں ہم نے قبول کر لیں، ابو ہریرہ کی ماں بھی آ رہی ہے۔

سوہناء اور مانگ کیا مانگتا ہے، عرض کی یا اللہ، بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں، میرے دادا ابراہیم علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا، میرا دل چاہتا ہے کہ میں اور میری امت ادھر منہ کر کے نماز پڑھیں۔

آواز آتی ہے قَدۡ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِى السَّمَآءِ‌ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰٮهَا میرے پیارے تو نے بیت اللہ مانگا ہے میں نے تجھے خانہ کعبہ بھی عطا کر دیا ہے۔

لوگو! میرا سوہناء مانگتا چلا گیا اور اللہ عطا کرتا گیا، آقا فرماتے ہیں قیامت کا دن ہوگا، وہاں بھی میرا رب کہے گا، سوہناء تجھے راضی کرنا ہے، مانگ کیا مانگتا ہے، میں سجدے میں پڑ جاؤں گا اور اتنا طویل اور لمبا سجدہ کروں گا، آج مجھے یاد نہیں کہ میں اس وقت کیا پڑھوں گا اس لئے کہ علم غیب تو اللہ تعالیٰ کے پاس، میرا اللہ مجھے خود کلمے سکھائے گا اور میں پڑھ پڑھ کر رب کو سناؤں گا، رب کی رحمت جوش میں آئے گی تو اللہ پاک فرمائے گا، اِرۡفَعۡ رَاۡسَكَ يَا

مُحَمَّدُ سَلْ تُعْطَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ۔ اے پیغمبر اب تیرا رونا دیکھا نہیں جاتا' جس سر پر ختم نبوت کا تاج سجا ہے' اب وہ پیارا سر اور سوہناء مکھڑا اٹھالے' تو مانگتا جا میں دیتا جاؤں گا۔

آقا فرماتے ہیں' اب میں میدان محشر میں جو سوال سب سے پہلے رب کی بارگاہ میں کروں گا' اللہ فرمائیں گے سوہناء' کیا کوٹھیاں چاہئیں' عرض کی نہیں' امت کی خیر خواہیاں مانگتا ہوں۔

لوگو! کتنا پیارا نبی ہے' جو نبی پیارا ہے اس کے ساتھی کیوں نہ پیارے ہوں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی پھول پیارا ہو اور اس کی خوشبو پیاری نہ ہو۔

ایک آدمی کہے' مجھے پھولوں کے ساتھ بڑا پیار ہے لیکن ان کی خوشبو اچھی نہیں لگتی۔

ایک آدمی کہے مجھے چاند بڑا پیار لگتا ہے لیکن اس کی کرنیں اچھی نہیں لگتیں۔

ایک آدمی کہے مجھے سورج کے ساتھ بڑی محبت ہے لیکن اس کی شعاعیں اچھی نہیں لگتیں۔

جو آدمی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ بغض رکھتا ہے وہ گویا پیارے شمس و قمر کے ساتھ پیار اور محبت کا دعویٰ کر کے کہے کہ اس کے صدیق رضی اللہ عنہ جیسی کرنیں پیاری نہیں لگتیں گویا اس کا پیغمبر کے ساتھ پیار ہی نہیں ہے۔

آقا فرماتے ہیں جب میں سر اٹھاؤں گا تو سب سے پہلے سوال کروں گا' اللہ میری امت کا بیڑا پار کردے' اور ہمارے بعض دوست اس بات پر اکڑ کر پھرتے ہیں کہ نمازیں اور روزے کیا کرنے ہیں' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کردینی ہے اپنا بیڑا پار ہو جانا ہے' اگر کہیں داڑھی رکھ لو' کہتے ہیں داڑھی کو چھوڑ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بیڑا پار ہونا ہے۔

سنو! اسی حدیث کے آخر میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' یَعُدُّنِیْ حَدًّا' میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی' جو میرے تابعدار ہوں گے' اللہ تعالیٰ انہیں نشان لگادے گا کہ سوہناء' یہ تیرے تابعدار ہیں' ان کی شفاعت کر' نتھو' پتھو وعیرے غیرے' سب جنت میں نہیں جائیں گے' اس طرح شفاعت نہیں ملنی' شفاعت تابعداری کرنے سے ملے گی۔

یہاں اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا' سوہناء تو مانگ اور میں دوں اتنا دوں گا کہ تو راضی ہو جائے گا اور ادھر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کا پیارا جب اس نے مال قربان کیا' غلام آزاد کئے' آواز آئی' وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ٥ لوگو' صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے راضی کیا ہے' اب میں صدیق رضی اللہ عنہ کو راضی کر دوں گا' یا اللہ کس طرح راضی کریں گا؟

فرمایا! ہمارے راضی کرنے کے انداز دیکھو' صدیق رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہیں' عرض کی اللہ کے رسول' آپ اکثر ہی فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں!

کسی دروازے سے نمازی جائیں گے
کسی دروازے سے روزے دار جائیں گے
کسی دروازے سے سخی جائیں گے
کسی دروازے سے حاجی جائیں گے
کسی دروازے سے غازی اور مجاہد جائیں گے
کسی دروازے سے قرآن کے قاری جائیں گے

آقا' کیا کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہے' جس کا آزادی ویزہ ہوگا' جہاں اس کا دل چاہے' جنت چلا جائے۔

فرمایا! صدیق رضی اللہ عنہ' سب سے پہلے مجھے امید ہی تجھ پر ہے' ابوبکر' تو وہی شخص ہے جس کو جنت کے آٹھوں دروازے آوازیں دیں گے کہ اے نبی کے وفادار' اللہ کے راستے میں مال قربان کرنے والے صدیق رضی اللہ عنہ آجا!

آج جنت کی حوریں تیرے استقبال کے لئے قطاریں بنا کر کھڑی ہیں
غلمان تیرے منتظر کھڑے ہیں۔
پھول تیرے انتظار میں مہک رہے ہیں۔
کلیاں تیرے انتظار میں چہک رہی ہیں۔

میرے بھائیو! ذرا غور کرنا' کیا اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کوئی معمولی شان عطا

کی ہے، صدیق رضی اللہ عنہ تو وہ ہے، جنگ تبوک کا اعلان ہوا، آقا نے چندے کا اعلان کیا، عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ صدیق رضی اللہ عنہ ہر بار نمبر لے جاتا ہے، ابوبکر مزہ تو آج آئے گا اگر عمر سے آگے نکل گیا، آج میں نے بھی اتنا صدقہ کرنا ہے کہ میں نے صدیق رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ جانا ہے، آج میں نے نبی کا دل ٹھنڈا کر دینا ہے، جب مال آیا تو آقا فرماتے ہیں مَاابْقَیْتَ لِاَھْلِكَ یَا عُمَرُ عمر گھر کیا چھوڑ کر آیا ہے، عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھا لے آیا ہوں اور آدھا گھر والوں کے لئے چھوڑا ہے، پھر فرمایا صدیق رضی اللہ عنہ مَاابْقَیْتَ لِاَھْلِكَ، تو کیا کچھ لے کر آیا ہے اور کیا کچھ گھر چھوڑا ہے، عرض کی سوہناء گھر جھاڑو دے کر آ گیا ہوں، رب رسول کی محبت کے علاوہ گھر اور کوئی چیز نہیں چھوڑی، میں نے سب کچھ لا کر آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا ہے، اب اگر میرے گھر میں کوئی چیز باقی ہے تو اللہ کی محبت ہے یا رسول کی محبت ہے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہ سن کر میں نے سر نیچا کر لیا، میں نے کہا عمرؓ تو جتنا چاہے زور لگا لے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا، اور یہی عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے محلے میں ایک نابینا بڑھیا رہتی تھی، میں اس کی خدمت کیا کرتا تھا، حسب معمول میں ایک دن گیا، دیکھا کہ میرے جانے سے پہلے پانی بھی بھرا ہوا ہے، جھاڑو بھی دے دیا گیا ہے، پوری خدمت ہو چکی ہے میں واپس چلا گیا، دوسری رات پھر آیا، دیکھا کہ پھر ماں کی کوئی خدمت کر کے چلا گیا ہے، میں نے پوچھا، بی بی جی، یہ خدمت کرنا کام تو میرا تھا، یہ شوق اور جذبہ تو میرا تھا، آپ کی خدمت کون کر کے چلا جاتا ہے، بی بی مسکرا کر کہتی ہے، بیٹا مجھے کون سا نظر آتا ہے، کوئی تیرے جیسا ہی نوجوان آتا ہے، وہ آ کر میرا پانی بھی بھر جاتا ہے، میرا گھر بھی صاف کر جاتا ہے، کھانے پینے کے لئے مجھے کچھ چیزیں بھی دے جاتا ہے اور میرے لئے کچھ تحفے تحائف بھی لے آتا ہے، میں اس کے لئے کچھ رحمت کی دعائیں کر دیتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔

پیارے عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات میں چھپ کر بیٹھ گیا کہ آج میں پتہ کروں گا کہ

کون آ کر اماں کی خدمت کرتا ہے' فرماتے ہیں آدھی رات کا وقت تھا' اندھیرا چھایا ہوا تھا' ایک خوبصورت نوجوان آ کر اماں کے گھر جھاڑو دیتا ہے' ماں کے سامنے کھجوریں اور انگور پیش کرتا ہے' ماں کا پانی بھرتا ہے' جب میں نے قریب آ کر دیکھا تو نبی کا جاں نثار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خدمت کر رہا تھا۔

پیارے صدیق رضی اللہ عنہ ایک یتیم بچیوں کی بکریوں کا دودھ دھو کر ان کو پلایا کرتے تھے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے چلے گئے اور پیارے صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر بیٹھ گئے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں) تو ایک بچی آ کر رو کر کہتی ہے' تایا ابوبکر ہمارا تو اللہ کے پاس چلا گیا ہے' آپ ہماری بکریوں کا دودھ دھو کر ہمیں دیا کرتے تھے' اب آپ تو خلیفہ بن گئے ہیں' اب ہم غریبوں' یتیموں کی بکریوں کا دودھ کون دوہا کرے گا؟

پیارے صدیق رضی اللہ عنہ سر پر پیار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں اے یتیم بچو' گھبراؤ نہیں' میں حکمران تو بن گیا ہوں لیکن تمہاری بکریوں کا دودھ میں خود دوہا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَسَوْفَ يَرْضٰیo میں نے صدیق رضی اللہ عنہ کو راضی کر دینا ہے' اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاکباز شخصیات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.



سیرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا.

قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهٖ وَهُوَ الْفَارِقُ فَرَّقَ اللّٰهُ بِهٖ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ كَانَ بَعْدِىْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت' ادب اور احترام کے لائق پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنو' جس طرح ہم محبت اور پیار لے کر جمعتہ المبارک کا فریضہ ادا کرنے کے لئے آئے ہیں' اللہ ذوالجلال اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے اور قیامت کے دن' اللہ کریم سرکارِ مدینہ کے حوض کوثر کی حاضر نصیب فرمائے۔ (آمین)

اللہ کریم کی جس قدر بھی حمد وثناء اور تعریف کی جائے' کم ہے۔ بیشمار' ان گنت' لاتعداد اور بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام' صحراؤں اور ریگستانوں کے ذرات' بارش اور شبنم کے قطرات سے زیادہ درود وسلام' آقائے دو جہان' پیغمبر آخر الزمان' صاحب قرآن' رحمۃ للعالمین' سید الاولین والاخرین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے۔

آج میں یہ پروگرام لے کر کھڑا ہوا ہوں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسر' پیارے علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے داماد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت' کردار' عظمت اور شہادت کے بارے میں کچھ معروضات عرض کروں' ویسے تو ایک خطبہ میں کسی صحابہ کے کردار کو بیان کرنا

مشکل ہے۔ کم از کم دو چار خطبات ہوں تو پھر کہیں جا کر پیارے عمرؓ کی سیرت' کا مختصر اندازہ ہوتا ہے۔

ایک موقع پر جناب عمرؓ دعا فرما رہے ہیں' اے عرش والے مہربان' تیرا عمر تجھ سے ایک ہی دعا کرتا ہے' ایک ہی خزانہ مانگتا ہوں' اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ اللہ' ایک دن مرنا تو ضرور ہے' موت تو ایک دن آنی ہے' میں تیرے سامنے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے شہادت کی موت عطا فرمانا' اس لئے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا لوگو!

نمازی' نمازوں کا حساب دے کر جنت کے اندر جائے گا۔

روزے دار' روزوں کے حساب کے بعد جنت کے اندر جائے گا۔

سخی' سخاوت کے حساب و کتاب کے بعد جنت کے اندر جائے گا۔

مجاہد' اپنی لڑائیوں کے حساب و کتاب کے بعد جنت کے اندر جائے گا۔

ہر عمل کرنے والا حساب و کتاب کے بعد جنت کے اندر جائے گا۔

اگر کوئی شخص بغیر حساب کے ڈائریکٹ جنت میں داخل ہونے والا ہے تو وہ شہادت کی موت والا ہے۔

حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! شہید آدمی' جس نے اللہ پاک کے راستے میں گلا کٹوایا' اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کے لئے قربان ہوا' اسلام کے تحفظ کی خاطر فداء ہوگیا' اللہ ذوالجلال اس کو ڈائریکٹ بائی پاس جنت کے داخلے عطا فرمائے گا۔ اور قیامت کے دن یہ پھٹے پرانے کپڑوں اور زخمی وجود کے ساتھ خاک و خون میں لت پت ہوگا' اسی حال میں جب یہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوگا' اس کے جسم سے جو خون بہہ رہا ہوگا اس خون سے خوشبوئیں نکل رہی ہوں گی۔

جناب عمر رضی اللہ عنہ اسی لئے دعا فرماتے ہیں' عرش والے مہربان' شہادت کی موت عطا فرما' اور دوسری دعاء فرمائی اللہ موت بھی شہادت کی عطا فرما اور نبی پاک ﷺ کے شہر مدینے میں عطا فرما' اللہ میری زندگی کا آخری سانس نبی کے شہر مدینے کی گلی میں نکل جائے'

مولانا صمامؒ کی روح تڑپ اٹھی، آپ فرماتے ہیں ؎

مدینے توں میں صدقے جاں، مدینہ جان جند میری
اوہ ہجرت گاہ محمدؐ دی، اوہ دفنانہ محمد دا

نبی پاک ﷺ کے مدینے کے ساتھ صحابیوں نے پیار کیا اور آج وہابیوں نے پیار کیا، جس طرح اللہ تعالیٰ مدینے والی سرکار کو عظمتیں عطا فرمائیں، اسی طرح نبی پاک ﷺ کے مدینے کو بھی شانیں عطا فرمائی ہیں، میرے پیارے عمرؓ دعائیں کرتے ہیں، اللہ جب زندگی کا آخری سانس نکلے، میں دم توڑوں تو کملی والے کا شہر مدینہ ہو۔

یہ کون عمرؓ ہے، جس کے بارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ! لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ. لوگو! اللہ پاک نے مجھے سب سے آخری نبی، خاتم الانبیاء والمرسلین بنایا، مجھ سے پہلے جتنے رسول آئے وہ گزر گئے۔

سب سے آخری نبی میں مصطفیٰ ﷺ بن کر آیا ہوں۔
سب سے آخری رسول میں محمد ﷺ بن کر آیا ہوں۔

میرے بعد اللہ نے نبوت کے گیٹ کو تالا لگا دیا ہے، آقا کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ کذاب دجال، مردود اور لعنتی ہوگا، قیامت سے پہلے سب سے آخری جو نبی آنا تھا، وہ میرا کملی والا مصطفیٰ ﷺ بن کر آیا ہے، اسی لئے اللہ والا پکارا اٹھا ؎

اوہ ختم نبوت دا سالار آیا
نبوت دے بوہے نوں ہے مار آیا
نواں نبی ہن جگ تے آ کوئی نہیں سکدا
میرے آقا دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا

سرکارِ مدینہ نے فرمایا! لوگو! میں آخری رسول ہوں، میرے بعد نبوت کی گنجائش نہیں، اگر میرے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی کے سر پر نبوت کا تاج رکھنا ہوتا تو خطاب کے بیٹے عمر رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھ دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے میری نبوت پر نبوت اور میری رسالت پر رسالت کو ختم کر دیا۔

یہ وہ عمرؓ ہے، جس کے بارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' اے میرے پیارے عمر اللہ پاک نے جیسے تیرے چہرے پر جمال رکھا ہے' اسی طرح اللہ پاک نے تیرے چہرے پر جلال بھی رکھا ہے' آقا جلال کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا! عمر رضی اللہ عنہ' جس گلی میں تو آجائے' شیطان وہ گلیاں چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے' جس گلی میں عمر رضی اللہ عنہ کا قدم پڑ جائے' شیطان اس گلی میں نہیں رہتا' اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر بڑا جلال رکھا ہے' اس لئے کہ عمر غیرت اور حیاء والا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے سینے میں اسلام کی کتنی قدر ہے!

جب پتہ نہیں تھا' اس وقت تلوار اٹھالی۔

جب پتہ نہیں تھا' اس وقت دشمن بن کر چلا۔

جب پتہ نہیں تھا' اس وقت اونٹوں کے انعام کی باتیں کر رہے ہیں۔

جب پتہ نہیں تھا' اسلام اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان کا' اس وقت سینے پر ہاتھ مار کر کہتے' اے مکے والو' تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتے ہو' آؤ بات کرو' کیا انعام دیتے ہو' یہ بڑھکیں اور نعرے لگانے والا کہتا ہے' اگر میں شام سے پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر لا کر پیش نہ کروں تو خطاب کا بیٹا نہ کہنا' ادھر اونٹوں کے انعام کی باتیں ہو رہی ہیں اور ادھر سرکار مدینہ کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ہیں' میرے آقا دعا کر رہے ہیں' اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ. اے عرش والے' مکے شہر میں دو قوی ہیکل پہلوان بڑے ہی مشہور ہیں' ان کا مکے میں بڑا دبدبہ ہے' ایک ہشام کا بیٹا عمر یعنی ابو جہل' اور دوسرا خطاب کا بیٹا عمرؓ ہے' اللہ جو تجھے پسند آئے وہ مجھے عطا کر دے' اسے اسلام کا پہرے دار اور سپہ سالار بنا دے۔

واہ فاروق! میں تیری عظمتوں پر قربان جاؤں' ہر صحابی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر خود چل کر آیا۔

اللہ تعالیٰ نے میرے صدیقؓ کی بڑی شان بنائی' لیکن نبی کے دروازے پر خود چل کر آئے۔

اللہ تعالیٰ نے میرے عثمانؓ کو بڑی شان عطا کی، لیکن نبی کے دروازے پر خود چل کر آئے۔

اللہ تعالیٰ نے حنظلہؓ کو بڑی شان عطا کی، لیکن نبی کے دروازے پر خود چل کر آئے۔

ابو ہریرہؓ کا بھی بڑا شان ہے، لیکن نبی کے دروازے پر خود چل کر آئے۔

ابن مسعودؓ کی بڑی عظمتیں ہیں، لیکن نبی کے دروازے پر چل کر آئے۔

ان سب نے اللہ پاک سے ایمان مانگا، مگر عمرؓ وہ اکیلا نصیبوں والا ہے، جس کو میرے کملی والے نے عرش والے سے مانگ کر لیا ہے، سارے صحابی نبی کے مرید بن کر آئے اور عمر آیا تو نبی ﷺ کی دعاؤں کی مراد، دعاؤں کا ثمرہ اور نتیجہ بن کر آیا۔

بھائیو! ادھر دعائیں اور التجائیں جاری ہیں کہ اللہ ایمان کا خزانہ دے دے اور ادھر وہ نعرے لگا رہا ہے کہ آج میں نے چھوڑنا نہیں، مٹا دوں گا، اڑا دوں گا، اونٹوں کی شرطیں لگ گئیں، ادھر سے یہ (عمر رضی اللہ عنہ) چل پڑا، تلوار پکڑی ہوئی ہے، اللہ میں تیری قدرتوں پر قربان جاؤں، جس وقت یہ جوان سینے پر ہاتھ مار کر اٹھا کہ آج توحید کا جھنڈا بلند کرنے والا محمد (ﷺ) نہیں رہے گا، آج میں دنیا سے مصطفےٰ ﷺ کو مٹا دوں گا، جب یہ چل پڑا، عجیب ہی فضاء ہے، میاں صمامؒ اللہ تیری قبر جنت کا باغ بنائے، آپ کی روح تڑپ اٹھی، فرماتے ہیں ؎

چلیا جاں عمر تقدیر لیائی آ ستاں آسماناں اتے پھر گئی دوہائی آ
کہن فرشتے مولا تیری بے پرواہی آ جھلے گا جھال کون ایہدی تلوار دی

اچی شان مدینے والے احمد مختار دی

اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں ؎

چپ ریو فرشتیو اللہ پاک فرماوندا حکمت میری دا توانوں بھید نئیں آوندا
دوست آج بن سی جیہڑا مارن پیا جاوندا توڑ دیوے گا اج آس کفار دی

اچی شان مدینے والے احمد مختار دی

عمر بڑے غصے اور جذبات سے ''لال پیلے'' ہوئے جا رہے ہیں اور تلوار بھی میان سے باہر نکال لی ہے' آج خطاب کے بیٹے کو اتنا غصہ ہے کہ میں توحید کا نعرہ لگانے والے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں رہنے دوں گا' راستے میں جاتے جاتے انہیں ایک نوجوان ملتا ہے' کہتا ہے عمر یار آج تو نے اپنا چہرہ غصے سے سرخ کیا ہوا ہے اور تلوار بھی میان سے باہر نکالی ہوئی ہے' خیر تو ہے نا!؟

عمر فرماتے ہیں' یار خیر نہیں' ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑے اکتائے ہوئے ہیں' اس نے تو آ کر ہم میں فتور ہی پیدا کر دیا ہے' باپ بیٹے کو آپس میں جدا کر دیا ہے'
اور ایک نئی دعوت لئے پھرتا ہے' کہتا ہے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه ۔

اللہ باجھوں کوئی مار دا نئیں کوئی ڈبیاں بیڑیاں تار دا نئیں
کوئی بگڑے کم سنوار دا نئیں کہو لا الہ الا اللہ

ہمارے باپ دادا کا یہ عقیدہ نہیں تھا' وہ تو لات سے بھی مانگ لیتے --- بابا منات سے بھی مانگ لیتے --- سرکار عزیٰ کی بارگاہ سے بھی مانگ لیتے --- ہبل کی مڑی سے بھی مانگ لیتے --- وہ تو یعوق' یغوث کے آستانوں پر بھی جا کر مانگ لیتے تھے' محمد نیا ہی دین لے آیا ہے' یہ عجیب ہی دعوت لئے پھرتا ہے۔

لوگو! یہ دعوت دینے کے نتیجے میں لوگ تلواریں لے کر آئے --- میرے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بنے' یاری' رشتہ داری' توڑی --- آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے --- آنکھیں پھیر لیں' میرے کملی والے کا جرم کیا ہے' میرے آقا یہی دعوت دیتے تھے' قُوْلُوْا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه'

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
اللہ کے سوا کوئی سجدے کے لائق نہیں
اللہ کے سوا کوئی کوئی بیٹی بیٹا دینے والا نہیں۔
اللہ کے سوا کوئی جھولیاں بھرنے والا نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی روزیاں دینے والا نہیں ۔

رب دیندا اے آپ اولاداں دی نالے پوریاں کردا مراداں دی
اوہ نالے سن دا اے کل فریاداں دی کہو لا الہ الا اللہ

عمر کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) لا الہ کی دعوت دیتا ہے، ہمارے لات، منات، عزیٰ اور جبل کی نفی کرتا ہے، ہماری سب سرکاریں ٹھکرا دیں، کہتا ہے، ایک ہی سب کا کام کرتا ہے، آج میں نے محمد (ﷺ) کو چھوڑنا نہیں، آج میں گردن اڑا دوں گا، شام کو اس کے اونٹوں کی لائنیں میرے دروازے پر لگی ہوں گی، آج ابو جہل کے بیٹے سے شرطیں لگ گئی ہیں۔

وہ نوجوان کہتا ہے، عمر! اتنا جوش اچھا نہیں ہوتا، ہوش کر، عمر کہتے ہیں، میں کیا ہوش کروں، کیا یہ کوئی اچھی بات ہے، کہتا ہے، لات بھی کچھ نہیں کرتا، منات بھی کچھ نہیں کرتا بابا جبل بھی کچھ نہیں کرتا، سرکار عزیٰ بھی کچھ نہیں کرتا، ایک اللہ ہی سب کام کرتا ہے، ہم کو یہ بات گوارا نہیں، آج میں یہ کردوں گا، وہ کردوں گا۔

وہ کہنے لگا، ذرا ٹھہر تو مصطفےٰ ﷺ کا سر اتارنے کے لیے اتنا تیز نہ ہو، پہلے جا کر گھر پتہ کر، تیری بہن کلمہ پڑھ چکی ہے، عمر کہتے ہیں واقعی، وہ کہنے لگا، کیا میں نے جھوٹ بولا ہے، اکیلی تیری بہن نے کلمہ نہیں پڑھا بلکہ تیرے بہنوئی نے بھی کلمہ پڑھ لیا ہے، (بندہ جذبات میں آ کر کہتا ہے نا! پہلے اپنی چارپائی کے نیچے لاٹھی پھیرو) تیرے گھر تو اسلام کی یونیورسٹی کھل گئی ہے، یہ سن کر اور غصہ بڑھ گیا کہ میری بہن بغیر میرے مشورے کے مصطفےٰ ﷺ کا کلمہ پڑھے یہ نہیں ہوسکتا۔

اس نے کہا جا کر پتہ کر، اب عمر کی پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے، بڑے غصے سے بہن کے دروازے پر آ کر ٹیک لگائی، کہ پتہ کروں یہ آوازیں کیسی ہیں، حضرت خباب رضی اللہ عنہ ان کے رشتہ دار بھی ہیں اور معلم قرآن بھی ہیں، آقا نے ڈیوٹی لگائی کہ جو نیا مسلمان ہو، ان کو جا کر قرآن پڑھایا کرو، کتاب ھدیٰ کا سبق دیا کرو، اندر قرآن کریم کی تعلیم جاری ہے ادھر عمر دروازے پر آیا، جب کان لگایا تو اندر سے قران کی آوازیں آ رہی ہیں (اللہ کی قسم ہے جب

تیرے گھر قرآن آجائے گا' اللہ کی رحمت قطار بن بن کر آئے گی) دروازہ کھٹکھٹایا' پوچھا کیا کر رہے تھے؟

کہنے لگے' گھر کے معاملات اور کچھ آخرت کی باتیں کر رہے تھے' پوچھا' آخرت کی باتیں' جلدی نکال کر لاؤ اور مجھے دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے' کہنے لگے' عمر رضی اللہ عنہ تیرے ہاتھ پاک نہیں' اس لئے کہ قرآن پاک اور جس پر نازل ہوا وہ کملی والا بھی پاک ؎

ایہہ پاک کتاب کھلی پاک رحمٰن نے پڑھدے بھی اوہو جیہڑے پاک زبان نے
پڑھ نہیں سکدے جیہڑے مشرک نادان نے توڑ دیوے گا اج آس کفار دی
اچی شان مدینے والے احمد مختار دی

جس وقت انکار کا عالم ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ سختی کرتا ہے' پیارے بہنوئی کے گلے پڑ جاتا ہے اور مارنا شروع کر دیتا ہے' بہن فاطمہ منت سماجت کرتی ہے کہتی ہے اے بھائی' مجھے بیوہ نہ کر دینا!

اگر تجھے شک ہے کہ تیری مار سے کلمہ چھوڑ جائیں گے۔
اگر تیرے دل میں خیال ہے کہ تیری سختی سے کلمہ چھوڑ جائیں گے۔

یہ خیال نکال دے' بھائی جس ماں کا دودھ تو نے پیا ہے' اسی کا میں نے پیا ہے' تیری تلوار کی ماریں کھا کھا کر اپنی جان کی بازی تو لگا دوں گی' اپنے سر تاج ذبح کرا سکتی ہوں لیکن کملی والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین نہیں چھوڑا جا سکتا' اللہ پاک کے قرآن سے دوری اختیار نہیں کی جا سکتی' اس لئے ہم پر ظلم اور تشدد نہ کر' اپنا وہم دور کر لے' اسلام نہیں چھوڑا جا سکتا' یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ سوچ میں پڑ گیا' یہ میری بہن تو وہی ہے کہ جب میں گھر آ جاتا تو یہ ڈرتی ہوئی اندر چھپ جاتی اور آج میرے سامنے شیر کی طرح باتیں کر رہی ہے' اپنے موقف میں کوئی لچک نہیں آنے دیتی۔

کہنے لگا' بہن اس طرح کر' میں قرآن دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا' چل مجھے اپنی زبان سے سنا ہی دے' بہنوئی خون سے لت پت ہے' بہن بھی زخمی زخمی ہے' بہن نے جا کر ہاتھ صاف کئے

اور قرآن لائی، قرآن کریم کھول کر بیٹھ گئی اور قرآن بھی تیرے جیسا تیس پاروں والا نہیں۔

مسلمانو! آج تو گلی گلی اور گھر گھر میں قرآن ہے، مسجدوں کی الماریاں قرآن سے بھری پڑی ہیں، قرآن بے چارہ انتظار کرتا ہے لیکن پڑھنے والا کوئی نہیں اس وقت پڑھنے کے لئے قرآن نہیں ملتا تھا لیکن پڑھنے والے مارے مارے پھرتے کہ اللہ قرآن مل جائے، اس وقت قرآن پڑھنے والے بڑے لیکن قرآن نہیں ملتا تھا، اور اب قرآن بڑے لیکن پڑھنے والا کوئی نہیں، اخبارات پڑھنے والے سارے--- ڈائجسٹ پڑھنے والے سارے--- جاسوسی پڑھنے والے سارے--- سپنس پڑھنے والے سارے--- خواتین پڑھنے والے سارے--- ڈرامہ دیکھنے والے سارے--- میچ دیکھنے کے لئے سب ہی تیار ہیں--- میچ پر شرطیں لگانے کا وقت ہے--- سب کاموں کے لئے ٹائم ہے۔ لیکن اس بے ایمان کے پاس قرآن پڑھنے کا ٹائم نہیں ہے، نصیب اور قسمتیں سوگئی ہیں، اللہ میری توبہ، اللہ والا پکارا تھا ؎

ایہ قرآن لوگو پھل چمنبے دا، جو کھڑیا وچہ گلزاریں
پر اساں بے قدریاں ایہدی قدر نہ کیتی، اج رلیا وچہ بازاریں
ایہ قرآن نورانی شیشہ، جو سدھی راہ دکھلاوے
جو بھی اس تے لوگو، عمل کماوے، سوں رب دی جنت جاوے
ایہ دین اسلام چمنبے دا بوٹا، اج در در دھکے کھاوے
کتھے آوے میرا عمر پیارا، آکے سینے نال لگاوے

ایک وہ وقت ہے کہ اپنی بہن اور بہنوئی کو مار رہے ہیں، لیکن جب بہن نے قرآن لاکر سنایا، واہ میاں صمصام تو کہاں، کی حالت اندر محراب میں یاد آیا ہے، اللہ پاک تیری قبر فردوس کا باغ بنائے، آپ فرماتے ہیں ؎

طہ دیاں آیتاں اجے پہلیاں ایں آیاں سی — بہن نے ویر تائیں جاں پڑھ کے سنایاں سی
چھم چھم پیا رووے نالے دیندا دوہائیاں سی — ہنجواں دے نال داڑھی بھج گئی سردار دی
اچی شان مدینے والے احمد مختار دی

فاطمہ بھین ایں بنھ لے مشکاں تو میریاں
ہن اپنا ایں صافہ دیندا ویکھو دلیریاں
صافے دے نال گنڈھ کس کے مار دی
بھین نے ویر دیا بانواں پچھاں الیریاں

بھائی کو قیدی بنا کر دربار رسالت کی طرف چلا کر لے جاتی ہے، کہتی ہے، ننگی تلواریں لے کر میرے مصطفےٰ ﷺ کی طرف آنے والے بھائی، مجھے تجھ پر اعتبار نہیں کہ تو کہیں میرے مصطفےٰ ﷺ پر حملہ آور نہ ہو جائیں، میں تیرے ہاتھ پیر باندھ کر تجھے قیدی بنا کر کملی والے کی عدالت میں لے کر جاؤں گی، آج تو سرکاری قیدی ہے، عمر منتیں کرتے ہیں کہ بہن، جس طرح تیرا دل چاہے کر لے، لیکن مجھے اس دولت سے محروم نہ رکھنا، ابوجہل ظالم نے میری زندگی خراب کر دی ہے، میری حیاتی برباد ہوگئی ہے، میں اپنی زندگی تباہ کر بیٹھا، میں تو مصطفےٰ ﷺ کے خلاف ایسے ہی نعرے لگاتا رہا!

مجھے پتہ نہیں تھا، قران کا۔

مجھے پتہ نہیں تھا، مصطفےٰ ﷺ کی شان کا۔

آج پتہ چلا ہے کہ قرآن کونسی کتاب ہے، یہ تو وہ برکتوں والی کتاب ہے، جس کے بارے اللہ پاک نے فرمایا، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ یہ قرآن بھی اعلیٰ ہے اور جس کے سینے پر اللہ پاک نے اتارا ہے، وہ کملی والا، وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

مجھے تو آپ کے مقام کا پتہ ہی آج چلا ہے، جلدی کرو، لیٹ نہ کرو، کہیں زندگی بے وفاء نہ ہو جائے، کہیں موت کا نقارہ اور گھنٹی نہ بج جائے، مرنے سے پہلے مجھے کملی والے کے قدموں میں پہنچاؤ، مصطفےٰ ﷺ کی عدالت میں لے چلو، تاکہ میں اپنی زندگی کے سارے گناہ اور کی ہوئی گستاخیاں بخشوالوں۔

دیکھا، عمرؓ آ رہا ہے، وہی تلوار ایک طرف لٹکائی ہوئی ہے، پیچھے پردے دار خاتون بہن آ رہی ہے، ادھر حضرت حمزہؓ کی نظر پڑ جاتی ہے (وہ بھی پہلے مسلمان ہوئے تھے، پہلے یہ بھی کلمے سے محروم تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان دیا) فرماتے ہیں یارو، وہ دیکھو، کہیں عمر تو نہیں،

دوسرا دیکھ کر کہتا ہے' یار' ہے تو وہی' خطاب کا بیٹا ہے' خیر ہو' نبی پاک علیہ السلام نے باہر نظر دوڑائی' دیکھا تو عمرؓ امیر حمزہؓ غصے میں آ کر کہنے لگے' آقا گھبرانا نہیں' اگر عمر میں جوش موجود ہے تو ہم میں غیرت موجود ہے' اگر عمرؓ خیر کی نیت سے آیا ہے تو پھر خیر ہے اور اگر آپ کے بارے گستاخی اور بے ادبی کا ارادہ لے کر آیا تو میں اس کی تلوار سے اس کی گردن اتار دوں گا عمر اور قریب آئے' سرکار نے چال کے انداز دیکھے کہ چال ہی بدلی بدلی ہے' خیال آیا کہ عمر تو چوہدری آدمی ہے' یہ تو ''چوڑا'' ہو کر چلتا تھا' یہ تو عمرؓ کی چال ہی نہیں' عمر کے تو وہ انداز ہی نہیں رہے' فوری طور پہ آقا فرماتے ہیں صحابہؓ' تمہیں مبارک ہو' محسوس ہوتا ہے کہ آج تہجد میں مانگی ہوئی دعائیں عرش پر پہنچ چکی ہیں جو اللہ پاک نے فوری قبول کر لی ہیں' رات کو مانگا تھا' اللہ نے صبح ہی دے دیا ہے' انداز بڑے پیارے فرماتے ہیں ؎

آیا ہے تو آنے دو' بچھا دیں پلکیں راہوں پر
یہ پہلا سا نہیں لگتا' کرو نہ شک نگاہوں پر
یہ آیا ہے نہ جانے کو' اللہ کا انتخاب آیا
تمہیں یارو مبارک ہو' عمر ابن خطاب آیا

عمر رضی اللہ عنہ قریب آئے' پوچھا عمر خیر ہے' عرض کیا سوہنیاء بس' جب عقل پر پردے پڑ جھائیں تو آدمی بھول ہی جاتا ہے' فرمایا' عمر تو کتنی دیر میری مخالفت کرے گا۔ جب تک ذلت وخواری تمہارے دروازے پر پہنچی' عرض کیا سوہنیاء جو خوار ہونا تھا ہو چکا ہوں' جو ذلت اٹھانا تھی وہ اٹھا لی ہے' آج آپ کے قدموں کے ساتھ لگنے کے لئے آ گیا ہوں' ادھر سے بہن بولی' آقا' یہ میرا بھائی ہے' یہ دیکھو' اس نے اپنی بہن کا کیا حال کر دیا ہے' بہنوئی گھر میں زخمی کیا پڑا ہے' پہلے اس کو پتہ نہیں' آج میرا بھائی ہوش میں آ گیا ہے' آقا نے عمر کو اپنے پاس بٹھا لیا' کمر پر ہاتھ پھیرا' پیار کیا اور پوچھا' عمر خیر ہے' جب میں نے بلایا تو اس وقت آیا نہیں اور اب خود ہی آ گیا ہے' اب کیسے آیا ہے' اہل دل تڑپ اٹھا' کہتا ہے' آقا پوچھتے ہیں ؎

وہ کیا تھی چیز جو تجھ کو میری محفل میں لائی ہے
اچانک آج تبدیلی بتاؤ کیسے آئی ہے
سنی میں نے بہن سے جو لے کر تو کتاب آیا
تمہیں یارو مبارک ہو عمر ابن خطاب آیا

سوہنیاء جو کتاب آپ لے کر آئے، جو کتاب آپ کے پاس سینے پر آئی، جو کلام اللہ پاک نے آپ کے قلب پر اتارا، میری بہن نے مجھے اس کی تلاوت سنائی، آقا، قرآن کی آیات نے عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کا رخ موڑ دیا ہے۔

فرمایا! عمر رضی اللہ عنہ کیا تو نے قرآن سنا ہے، عرض کیا آقا قرآن سنا ہے، اللہ پاک نے زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے، آقا بڑے راضی ہوئے، سرکار نے خوشی میں آکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا، صحابہ اللہ اکبر پکار اٹھے، جس سے میرے آقا کا حوصلہ بڑھ گیا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا، ہم کو اس طرح لگتا تھا جیسے عمر رضی اللہ عنہ کے آنے سے اسلام آج پردے سے باہر آ گیا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے آنے سے اسلام کو چار چاند لگ گئے، اسلام کو پاور مل گئی، اسلام اور مضبوط ہوا، اور میں محبت کے انداز میں کہوں گا کہ میرا عمر رضی اللہ عنہ آیا تو اللہ پاک نے اسلام کی عمر بڑھا دی، عمر رضی اللہ عنہ کے آنے سے اسلام کی عمر بڑھ گئی اور کفر کی عمر گھٹ گئی۔

ایک انگریز نے تاریخ لکھی، جب اس نے پیارے عمر کا تذکرہ لکھا لکھتے لکھتے --- وہ یہ جملہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر عمر جیسا ایک جوان اور آ جاتا تو دنیا سے کفر کا بیج ختم ہو جاتا اور اگر عمر ہی دنیا پر چار سال اور زندہ رہ جاتا تو وہ کفر کا جنازہ ہی نکال دیتا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ توحید پڑھ لیا، آقا فرماتے ہیں بلال، جا کر ساتھیوں کو اکٹھا کر، تاکہ اللہ کی عبادتیں کریں، بلال دار ارقم یا کسی اور مخصوص جگہ پر گیا، اللہ اللہ کرنے لگے، عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، آقا کیا کرنے لگے ہو؟

فرمایا، عمر رضی اللہ عنہ سچے اللہ کو سجدہ کرنا ہے، ابھی پانچ نمازیں فرض نہیں ہوئی تھیں لیکن عبادت

پہلے بھی تھی، آقا ظہر کے وقت دو رکعتیں پڑھتے، چاشت کے وقت بھی پڑھتے، اللہ پاک کی بندگی کرنے لگے، بلال رضی اللہ عنہ منادی کرنے لگا، فرمایا بلال رضی اللہ عنہ اس طرح بات نہیں بنے گی، آج اس طرح کر کہ خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر اعلان کر دے کہ آؤ سچے رب کی بندگی کریں، آقا، میرے کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ، بڑی عیاشیاں کر دیکھیں، مکے کی سرزمین پر بڑے رعب اور دبدبے منوائے، سوہنیا، اب آپ بزدل تو نہیں بن گئے، اسی طرح دلیر بن کر آنا، آج دیکھوں گا کہ کون میلی آنکھ کر کے آپ کی طرف دیکھتا ہے، میں اس ظالم کی آنکھ نکال دوں جو آپ کی گستاخی کرے، اس کے بچے یتیم اور اس کی بیوی، بیوہ کر کے رکھ دوں گا، جو آپ کی بے ادبی کرے، بڑے پیارے انداز میں تخیل پیش کرنے والا اپنا تخیل پیش کرتا ہے، کہتا ہے

میرے ایمان لانے سے، کیوں چھپ چھپ کر عبادت ہو
پڑھیں گے آج کعبے میں، آئے روکے جس کی طاقت ہو
اڑا دوں گا میں سر اس کا، کفر کا جو نواب آیا
تمہیں یارو مبارک ہو، عمر ابن خطاب آیا

اسلام کی تبلیغ کی تو میرے فاروق نے کی ہے، نبی پاک ﷺ کے پاس دو آدمی آئے، ایک یہودی ہے اور ایک نام کا مسلمان ہے، دل سے نہیں مانتا، صرف اوپر سے مسلمان ہے، انہوں نے آ کر میرے آقا کو اپنا مقدمہ سنایا، میرے آقا نے کیس کی سماعت کی، یہودی سچا تھا اس لئے میرے آقا نے فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا، دوسرے نے سوچا، میں مسلمان کہلاتا ہوں، کلمہ بھی پڑھتا ہوں، آپ کو چاہیے تھا کہ میری رعائت کرتے۔

دیکھئے! جس طرح آج کل تھانوں میں، اگر تھانیدار کو پتہ چل جائے، کہ یہ بندہ میری برادری کا اور قوم کا ہے تو اس کی رعایت کرے گا، اور ویسے بھی آج کل انصاف مفت نہیں ملتا، یہ سزائیں اور قانون غریبوں کے لئے ہیں، جن کے پاس پیسہ اور سفارش نہیں، جن کے پاس پیسہ، سفارش اور سیاست ہے، اس کے لئے کوئی قانون نہیں، اس کا تھانہ اپنے گھر کا ہے، وہ

یہاں اس طرح آ کر بیٹھ گیا ہے جیسے نھیال کے گھر آ کر بیٹھ گیا' اس کے لئے بوتلیں بھی آ ئیں گی' اس کا حال بھی پوچھا جائے گا' اور جو غریب ہے' جس کے پاس پیسہ نہیں' وہ بے چارہ دھکے اور جوتے کھائے گا' دعا کرو اللہ اس قوم کو اسلام نصیب فرما دے۔

(نام نہاد) مسلمان کہتا ہے' مجھے اس طرح لگتا ہے کہ نبی ﷺ کو اصل میں ہماری بات کی سمجھ نہیں آئی' اب اس طرح کریں کہ عمر کے پاس چلیں' اس نے سوچا کہ عمر جلالی آدمی ہے' وہ اسلام کی بڑی طرفداری کرے گا' جب اس کو پتہ چلے گا کہ میں مسلمان بھائی ہوں تو اس نے جاتے ہی فیصلہ میرے حق میں کر دینا ہے' مزہ آ جائے گا۔

یہودی کہتا ہے' یار دیکھ لے' یہ نبی تیرا ہی ہے' فیصلہ میرے حق میں ہو گیا ہے' اب آگے تیری مرضی ہے کہ تو سپریم کورٹ کا فیصلہ رد کر کے جہاں دل چاہے لے جا' اب یہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے' مسلمان نے آ کر کہا' یا حضرت' یہ معاملہ ہے یہودی بولا' حضرت' ایک میری گزارش ہے' اجازت ہو تو عرض کرلوں' فرمایا' کیا بات ہے؟

یہودی کہنے لگا' فیصلہ ضرور کرو' مگر سوچ کر کرنا' اس لئے کہ یہ فیصلہ سپریم کورٹ (تیرے مصطفیٰ ﷺ) نے میرے حق میں کیا ہے' اور اس ظالم نے مسترد کیا ہے' اس نے آپ کا فیصلہ قبول نہیں کیا۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں' مصطفیٰ ﷺ نے آپ پوچھتے ہیں کیوں بھائی' مسلمان کہنے لگا' جی اصل میں آقا کو بات کی سمجھ نہیں آئی تھی' میں مسلمان ہوں' یہ غیر مسلم ہے' اس نے بڑا چالاک ہونے کی کوشش کی۔

عمر فاروقؓ فرماتے ہیں۔ یہاں بیٹھ' یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں' ہم ابھی فیصلہ کر لیتے ہیں' پھر پوچھا' کیا تو میرا مسلمان بھائی ہے' کہنے لگا' ہاں جی' میں کلمہ پڑھتا ہوں' آپ فرمانے لگے' ٹھہر جا پھر' اندر گئے اور تلوار باہر دروازے کے پاس لا کر بڑی تیزی کے ساتھ میان سے باہر نکالی تاکہ اس کی چمک بھی پیدا ہو اور اس کی لشکار بھی پیدا ہو' اور جب اس کا ایک جھٹکا لگے تو ایک آواز پیدا ہو' تلوار نے جب ''چھا'' کیا تو فوری طور پر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ

اکبر کہہ کر اس نام کے مسلمان کی گردن اتار دی اور ساتھ آوازہ حق بلند کیا کہ **هذا قضاء ی لمن لم یرضی بقضاء ی رسول الله.** جس کو میرے رسول کا فیصلہ قبول نہیں' اس کا فیصلہ عمرؓ کی تلوار کرتی ہے۔

یہ وہ عمرؓ ہے' جس کو نبی ﷺ نے اللہ سے مانگ مانگ کر لیا' جب اللہ پاک نے اسلام عطا کیا تو آپ اتنے سادہ اور درویش بن گئے' اتنی فقیرانہ حالت بنالی' جب خلافت کا ٹائم آیا تو گلیوں میں گشت کیا کرتے' غریبوں کا حال پوچھا کرتے' کوئی بڑھیا راستے میں مل جاتی تو اس کو اماں جی کہہ کر سلام کرتے' اور اگر وہ پہچان لیتی تو حال احوال پوچھنے کے بعد بات مختصر کر دیتے اور اگر پتہ چلتا کہ وہ نہیں جانتی تو دوسری طرف منہ کر کے پوچھتے' بی بی' وہ عمر امیر المومنین کیسا آدمی ہے' اچھا ہے یا نہیں؟

مطلب یہ کہ پتہ کروں' لوگوں کے میرے بارے میں کیا تاثر ہیں' اگر مجھ میں کوئی خامی ہے تو میں دور کروں' اگر آپ کو پتہ چل جاتا کہ کسی محلے میں کوئی بچہ یا بی بی پریشان ہے تو عمرؓ کی رات روتے ہوئے گزر جاتی کہ کہیں قیامت کے دن یہ میری شکایت نہ کر دیں۔ ایک دن آپ نے ایک بڑھیا دیکھی' جس نے ہنڈیا میں پانی اور پتھر کی کنکریاں ڈال کر چولہے پر رکھی ہوئی ہے' اور بچوں کو تھپک کر سلا رہی ہے' جبکہ بچوں کو بھوک لگی ہوئی ہے' پیٹ خالی ہونے کی وجہ سے ان کو نیند نہ آئے' بچے بے چارے روئیں' یہ ماں ٹھپکیاں دے کر کہتی ہے' بیٹا' روٹی پکتی ہے تو تم کو روٹی کھلاتی ہوں' لیکن ہنڈیا کہاں پکے' نہ گھر میں سبزی' نہ گھی نہ آٹا' بچے بلک رہے ہیں' میرے پیارے فاروقؓ نے معاملہ دیکھا تو حیران و پریشان ہو گئے' آنکھوں میں آنسو آ گئے' اپنے غلام کو فرمایا' جلدی کر' بیت المال سے میری کمر پر آٹے کی بوری رکھ' تا کہ میں اس بی بی کے دروازے پر پہنچاؤں کہیں اس کے روتے بچوں کی چیخیں رب کے عرش پر جا کر مجھے مجرم نہ بنا دیں' عمر رضی اللہ عنہ جب بوری اٹھانے لگے تو غلام کہتا ہے' حضرت میں کس لئے آپ کے ساتھ ہوں؟

فرمایا! تو غلام ضرور ہے لیکن آج معاملہ بڑا عجیب ہے' تو یہاں تو میرا بوجھ اٹھا لے گا' اور

آگے (قیامت کے دن) جا کر میرا بوجھ اٹھانا پڑ جائے تو پھر کیا کرے گا' اس لئے بوری میری کمر پر رکھ تا کہ میں قیامت کے دن رب کے بارگاہ میں کہہ سکوں' مولا' تیرے عمر رضی اللہ عنہ نے غریبوں کا بوجھ اپنی کمر پر اٹھایا تھا' آپ نے بوری اٹھائی' بی بی کے گھر گئے' بی بی نے خوش ہو کر دعائیں دیں۔

امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے ہی تو خوشخبری نہیں سنائی' آقا فرماتے ہیں کہ اگر میرے بعد اللہ پاک نے کسی کو نبوت عطا کرنا ہوتی تو اللہ خطاب کے بیٹے عمر کو نبوت عطا کر دیتا۔

یہ میرے پیارے فاروق اعظمؓ ہیں' جن کا نام سن کر قیصر و کسریٰ کے محلات میں زلزلے آجایا کرتے' آپ کے دور خلافت میں اسلام کے جھنڈے دنیا کے کونے کونے میں لہرائے' آپ نے بائیس لاکھ مربع میل پر سلطانی کی' جس طرف فاروق رضی اللہ عنہ کا چکر لگ جاتا ادھر کفر کے جنازے نکلتے جا رہے ہیں' اسلام کے جھنڈے بلند ہوتے جا رہے ہیں' یہود و نصاریٰ کو بڑی تکلیفیں ہیں' یہ کیسا خلیفہ آ گیا ہے کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوتا جا رہا ہے' اور ادھر جب فاروق اعظمؓ نے ایران فتح کر لیا' مجوسیوں' آگ کے پجاریوں کو بڑی تکلیفیں ہیں' ہائے' جس طرف عمر کی تلواریں پھر جاتی ہے' تباہی و بربادی ہو جاتی ہے' ہر طرف اسلام' اسلام ہو جاتا ہے' یہ یہود کے حملے اور سارا کفر مل کر اسلام کے خلاف اکٹھا ہو جاتا ہے' عبداللہ بن سباء نام کے ایک یہودی نے ایک دن بڑی خطرناک پلاننگ کی کہ ایک مجوسی (آگ کے پجاری) ابولولو فیروز نامی آدمی کو تیار کیا گیا' یہ ایک دن حضرت عمرؓ کے پاس آیا' اس نے آ کر شکایت کی' حضرت جی' میں مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہوں' وہ مجھ سے بہت زیادہ ٹیکس لیتا ہے' آپ سفارش کر کے ٹیکس کم کرا دیں' آپ نے پوچھا تو کتنا ٹیکس دیتا ہے' کہتا ہے' روزانہ کے دو درہم دیتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں' یار جتنی تیری آمدن ہے' اس کے مطابق زیادہ تو نہیں' مناسب ہی ہے' جب پیارے عمر فاروقؓ نے یہ بات کی تو یہ چل پڑا اور کہنے لگا' اچھا' لوگوں کے ساتھ بڑا

حسن سلوک اور انصاف کرتے ہو میری باری آئی ہے تو کوئی تعاون نہیں، خیر ہے۔

ایک دن پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا، فرماتے ہیں یار، ابو لولو سنا ہے، تو بڑی اعلیٰ چکیاں بناتا ہے، ہمیں بھی ایک چکی بنا دے، یہ بڑا اپکا سامنہ کر کے کہتا ہے، جناب، آپ کو ایسی چکی بنا کر دیں گے، جس کو دنیا یاد کرے گی، یہ اتنی بات کر کے چل پڑا، امیر المومنین حیران ہوئے کہ یہ شخص غلام ہے اور باتیں کس طرح کی کرتا ہے، کچھ دیر کے بعد ذہن میں بات آئی کہ یہ شخص تو قتل کی دھمکی دے گیا ہے، ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ یار، وہ اس طرح کی باتیں کرتا تھا، کچھ ساتھی کہنے لگے، جناب حالات سے محسوس ہوتا ہے کہ بندہ خطرناک ہے، کسی سازش میں ہے، اب یہ ایک دن دودھاری خنجر تیز کر کے مسجد کے محراب کے اندر منبر کے نیچے آ کر بیٹھ جاتا ہے، فجر کی جماعت کا وقت ہے، پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز کے لئے آئے ہیں، جماعت کھڑی ہوئی، میرے عمر رضی اللہ عنہ کی حالت یہ ہے کہ نماز کے آگے پیچھے جسم بڑا سخت اور جب نماز کی حالت طاری ہوتی تو یہ سارا جسم موم جیسا نرم ہو جاتا، نماز کے اندر قرآن پڑھتے زار و قطار روتے، روتے روتے داڑھی مبارک اور سارا سینہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا، جب آپ نے قرأت شروع کی تو وہ ظالم جو خنجر لے کر چھپا ہوا تھا، وہ باہر نکلا، اس نے جلدی جلدی آ کر پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاک جسم پر خنجروں کے چھ وار کئے، اس ظالم نے سب سے زیادہ خطرناک وار ناف کے نیچے کیا، خنجر مار کر خنجر کو ہلایا تو وہاں بہت گہرا زخم بن گیا، انتڑیاں فوری طور پر زمین پر آ جاتی ہیں، پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ گر جاتے ہیں، لاشہ خاک وخون میں تڑپ رہا ہے، ادھر ایک صحابی کو پکڑ کر مصلی پر کھڑا کر دیتے ہیں، اس نے جلدی سے نماز مکمل کی، اب یہ ظالم دوڑتا ہوا صحابہ کی صفیں چیرتا جا رہا ہے، جہاں جگہ ملتی ہے خنجر کے وار کرتا ہے، اس نے اٹھارہ صحابہ کو زخمی کیا، پھر کہیں جا کر اس کو راستہ ملا، صحابہ نماز سے فارغ ہوئے، مدینہ میں شور برپا ہو گیا کہ امیر المومنین پر حملہ ہو گیا ہے، کسی ظالم نے امیر المومنین کو شہید کر دیا ہے، ساتھی دوڑ کر باہر آئے، اس کا پیچھا کیا، تھوڑا دور جا کر یہ مجوسی پکڑا گیا، جس وقت صحابہ نے اسے پکڑا تو یہ جلدی سے اپنے آپ کو خنجر مار کر خودکشی کر لیتا ہے، کہتا ہے ہم نے اپنا غصہ ٹھنڈا کر لیا ہے،

یہ دنیا کے کونے کونے پر اللہ پاک کی توحید کے جھنڈے بلند کرنے والا ہم کو گوارہ نہیں تھا' جب پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ پوچھتے ہیں اے میرے نبی کے صحابہ پتہ کرو' مجھے مارنے والا کون ہے؟

بتایا گیا کہ آپ پر حملہ کرنے والا ظالم ابولولو فیروز مجوسی ہے' جس نے آپ کو دھمکی دی تھی' پیارے فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان حرکت میں آئی' فرماتے ہیں الحمد اللہ صحابہ نے پوچھا' حضرت' الحمد اللہ کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا! میں نے اللہ کا شکر ادا کیا ہے' مولا تیرا شکر ہے کہ میں کسی مسلمان کے ہاتھوں شہید نہیں ہوا' میں نے دعا کی تھی' مولا شہادت بھی عطا کرنا اور نبی کے شہر مدینے میں عطا کرنا' یا اللہ تیرا شکر ہے میری دعا قبول ہوئی ہے' چلو کسی مجوسی کے ہاتھوں ہی شہید ہوا ہوں نا!

اب ادھر صحابہ نے علاج معالجہ شروع کیا تو فرماتے ہیں' میرے بیٹے عبداللہ کو جلدی بلاؤ جناب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بلائے جاتے ہیں' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' بیٹا جلدی کر دوڑ کر جا' جا کر امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو میرا اسلام کہنا اور اگر امی جان مہربان ہو جائیں تو ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک اپیل بھی کرنا' عرض کی' ابو جی کیا جا کر کہوں؟

فرمایا! جا کر کہنا' میرے ابو جی سلام کہتے ہیں اور ساتھ کہتے تھے کہ اگر آپ کی طرف سے اجازت ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں قبر کے لئے جگہ مل جائے' اماں میری زندگی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزری۔

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جام موت نوش فرمایا' عمر تریسٹھ سال ہے۔

جب پیارے صدیق رضی اللہ عنہ نے موت کا پیالہ پیا' صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر تریسٹھ سال ہے۔

آج عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باری آئی' شہادت کا جام پی رہے ہیں' عمر' عمر کی بھی تریسٹھ سال ہے۔

لوگو! جس طرح دنیا میں اکٹھے اکٹھے' اسی طرح مزار میں اکٹھے اکٹھے اور قیامت کا دن ہوگا' وہ لعلوں کی جوڑیاں جنت کے بازار میں بھی اکٹھی ہوں گی۔

ایک دن آقا کے ہاتھ میں ایک ہاتھ صدیق رضی اللہ عنہ کا' اور دوسرا ہاتھ عمر رضی اللہ عنہ کا ہے' مدینے کی گلی

میں جا رہے ہیں' ایک صحابی دیکھ کر کہتا ہے' ماشاء اللہ کتنے خوبصورت لگتے ہیں' آقا نے فرمایا هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صرف مدینے میں ہی سوہنے نہیں لگتے' جب قیامت کا اعلان ہوگا۔ قبروں سے اٹھیں گے تو اکٹھیں اٹھیں گے اور جنتوں میں جائیں گے تو اکٹھے ہی جائیں گے۔

میرے پیارے عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' امی جی' میرے ابو پر کسی ظالم نے حملہ کر دیا ہے' تمام انتڑیاں باہر نکل آئی ہیں' خاک وخون میں لت پت تڑپ رہے ہیں' ابا جان نے بھیجا ہے' ابو آپ کو سلام کہتے تھے اور ساتھ اپیل کرتے تھے کہ پیارے آقا کے ساتھ بستر لگانے کی جگہ دے دو' اجازت ہو تو قبر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنا لیں' امی جان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' اماں جی فرماتی ہیں' بیٹے عبداللہ' اپنے بابا کو جا کر میرا سلام کہنا اور ساتھ کہنا عمر رضی اللہ عنہ تیرے جیسے آدمیوں کو انکار نہیں کیا جا سکتا' تو تو وہ صحابی ہے جس کو میرے سر کے تاج نے اللہ پاک سے مانگ مانگ کر لیا تھا' عمر رضی اللہ عنہ میں تجھے انکار نہیں کرتی' جب میرے آقا نے رب سے عمر رضی اللہ عنہ مانگا تو رب نے میرے آقا کو نہ موڑا (انکار نہ کیا) اور آج عمر رضی اللہ عنہ تو قبر کی جگہ مانگتا ہے تو میں تجھے کیسے موڑ دوں' (انکار کر دوں) ایک میرے سرتاج محمد صلی اللہ علیہ وسلم' دوسرے میرے بابا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تیسری جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی کہ ابو جان اور اپنے خاوند کے پاس قبر بن جائے' قیامت کے دن اکٹھے اٹھیں گے' اگر عمر رضی اللہ عنہ تیرا دل چاہتا ہے تو میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تجھے فراخ دلی سے اجازت دیتی ہوں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اجازت لے کر دوڑتے ہوئے آ رہے ہیں کہتے ہیں ابو جی مبارک ہو' امی نے خوش ہو کر اجازت دے دی ہے' پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ آخر وقت فرماتے ہیں اے مدینے والو' تمہارا اللہ حافظ اللہ پاک تم کو خیر و برکت اور امن وسکون والی زندگی عطا فرمائے۔

اے شہر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے والو! زندگی وفا نہیں کر رہی موت وحیات کی کشمکش ہے میں دنیا سے چلا جاؤں تو غریبوں اور میرے قرضے کا خیال کرنا' اور ساتھ فرماتے ہیں میرے بیٹے عبداللہ جب میں موت کا جام پی جاؤں' تم مجھے دفن کرنے کے لئے لے کر جاؤ تو سب سے پہلے اماں جی کے دروازے پر چارپائی رکھ کر دوبارہ اجازت طلب کرنا' اماں اگر اجازت

ہوتو نبی پاکؐ کے حجرے میں دفن کر دیں، ہوسکتا ہے میری زندگی میں میرے امیر المومنین کے عہدے کا خیال کرتے ہوئے اماں جان نے اجازت دے دی ہو، جب میں نے موت کا پیالہ پی لیا تو پھر میں کب خلیفہ رہ گیا۔

لوگو! تریسٹھ سال کی عمر میں یہ اسلام کا عظیم جرنیل، (جس کا نام سن کر قیصر و کسریٰ کے محلات میں کپکپی طاری ہو جاتی) جام شہادت نوش کر گیا، ایک دن ایران کا وفد آیا پوچھتے آرہے ہیں کہ جناب ہم نے امیر المومنین سے ملنا ہے، ہم نے خلیفۃ المسلمین سے ملاقات کرنی ہے، ہم امیر المومنین کی زیارت کے لئے بڑا لمبا سفر کر کے آئیں، کسی نے بتایا، وہ سامنے دیکھو، مسجد کے صحن میں جو ننگی زمین پر لیٹا ہوا جوان ہے، وہ امیر المومنین جب وہ قریب آئے تو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کہ ہم امیر المومنین کی ملاقات کے لئے آئے ہیں، کوئی دارالخلافہ ہو، پروٹوکول کے لئے توپوں کی سلامی، کوئی آگے پیچھے فوجیں اور ہٹو بچو والے قافلے، کوئی دفاع اور ڈیفنس کے لئے باڈی گارڈ اور کوئی عالی شان محل ہوگا۔ وہ کہنے لگے یار! ہم سے مذاق کرتے ہو۔

وہ کہنے لگے جناب، تم کس غلط فہمی کا شکار ہو، جس کا نام سن کر قیصر و کسریٰ کانپ رہے ہیں، یہی وہ شیر جوان ہے جو ننگی زمین پر لیٹا ہے، اگر میں خطاب کے بیٹے عمرؓ کی ساری زندگی بھی سیرت بیان کرتا جاؤں تو گلشن مصطفےٰ ﷺ کے ہر پھول کی خوشبو نرالی ہے، بات ختم نہیں ہوئی، مگر وقت ختم ہوگیا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن فاروقؓ کا ساتھ نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعوَ انَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.



شہادت عثمان رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًاo(الفتح:۱۸)

سامعین محترم، واجب الاحترام بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو، نہایت ہی عزت و احترام کے لائق معززات اسلامی روحانی پردہ نشین ماؤں اور بہنو دعا ہے اللہ جل جلالہ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ کی حاضری کو قبول فرمائے، جس محبت، عقیدت، ایمان جذبے اور ولولے کے ساتھ ہم اللہ کی بارگاہ میں جمع ہوئے ہیں، اللہ ہمارے قدم قدم کو قبول فرمائے اور اس حاضری کی برکت سے ہم سب کو جنت الفردوس کے باغوں کا حقدار بنائے۔

ہر قسم کی حمد وثناء اور تعریف اللہ جل جلالہ کی ذات اقدس کے لئے جو اللہ موت وحیات کا مالک، جن و بشر کا خالق ہے، زیر و زبر اور حجر و شجر کا مالک ہے جس نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے۔

بے شمار درود وسلام، ان گنت، لا تعداد، بے حد وحساب صلوٰۃ ولسلام سرور کونین --- فخر دو عالم رحمتہ للعلمین --- سید الاولین والاخرین --- جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے، جس پیغمبر نے دن رات محنت کر کے --- خون پسینہ ایک کر کے --- دور دراز کے سفر کر کے سکون چین اور آرام قربان کر کے --- اللہ کے دین اور پیارے قرآن کو ہم تک پہنچایا ہے، اللہ پاک ہمارے محبوب پیغمبر کے روضہ پاک پر کروڑوں رحمتیں برسا!

بھائیو! آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محنت کر کے ایک جماعت تیار کی تھی، جس جماعت کو ہم اصحاب پیغمبر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کہتے ہیں، اس میں کوئی شک

نہیں ہے کہ!

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم اسلام کے مہکتے ہوئے پھول بھی کہہ سکتے ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم وہ لوگ ہیں جنہیں ہم محبت اور پیار کی بولی میں آسمان نبوت کے درخشندہ ستارے بھی کہہ سکتے ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم وہ لوگ ہیں' جن کو میں محبت بھرے انداز میں اللہ رسول کے پیارے کہتا ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم وہ لوگ ہیں' جو میرے پیغمبر کے خون پسینے کی کمائی ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں خزانے جمع نہیں کئے --- بینک بیلنس نہیں بنایا --- کوٹھی بنگلے نہیں بنائے --- پیغمبر نے تیار کی تو ایک جماعت تیار کی ہے جسے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کہتے ہیں۔

ہر صحابی شان اور مقام والا ہے' شان وعظمت میں کوئی صحابی بھی کم نہیں ہے بلکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کے ہیں' ایک سے بڑھ کر ایک ہیں' جس طرح فارسی والے نے کہا ہے کہ ؎

ہر گل راہ رنگ و بو دیگر است

کوئی شخص جب گلستان میں چلا جائے تو ہر پھول کی رنگت اور خوشبو علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔

یہی مثال میرے پیغمبرؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے کہ!

کسی سے صداقت کی خوشبو آرہی ہے۔

کسی سے عدالت کی خوشبو آرہی ہے۔

کسی سے حیا وسخاوت کی خوشبو آرہی ہے۔

کسی سے زہد وتقویٰ اور شجاعت وجرأت کی خوشبو آرہی ہے۔

آج اس جماعت میں سے ایک ہستی کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے' جن کا نام (حضرت عثمانؓ) ہے' اللہ قبول فرمائے۔

اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری جماعت کے بارے میں اعلان فرمایا کہ اے میرے کملی والے محبوب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی جماعت کا ہر فرد مجھے اتنا پیارا ہے' آپ کا ہر صحابی

میری نظر میں اتنے مقام والا ہے کہ ان کی نمازیں مجھے پسند' ان کے روزے مجھے پسند' ان کی سخاوت مجھے پسند' آپ کی جماعت کا چلنا پھرنا مجھے پسند' یا اللہ کتنا پسند ہے؟

فرمایا: رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَضُوْا عَنْہُ. یہ سارے کے سارے شان اور مقام والے ہیں اسی لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں آپ کی ساری جماعت پر راضی ہو گیا۔

مجھے یاد آیا کہ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہیں' صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجتماع ہے' سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس طرح تشریف فرما ہیں جس طرح چمکتے ہوئے ستاروں کی بھری محفل میں میرا ختم نبوت والا مکی مدنی چاند پورے جوبن اور بڑی سج دھج کے ساتھ چمک رہا ہے' میرا پیارا کملی والا محبوب صحابہ رضی اللہ عنہم کی محفل میں کتنا پیارا لگتا ہے' حالات کیا تھے' سخت گرمی تھی' قحط پڑا ہوا ہے' فصل پکی ہوئی ہے' غلہ بالکل ختم ہو چکا ہے' نئی فصل آئے گی تو پھر کچھ غلے کا انتظام ہوگا' ادھر سے جنگ تبوک کا اعلان ہو رہا ہے' بپھرے ہوئے عیسائیوں کے ساتھ لڑنے کی تیاری ہے' تبوک کا سفر بھی بڑا لمبا تھا اور سفر بھی گرمی میں کرنا ہے' جنگ بھی لڑنی ہے اور فصل بھی تیار ہے' جسے مسلمانوں نے کاشت کرنا ہے' بچوں کے لئے پورے سال کی روزی کا انتظام کرنا ہے' لیکن ادھر سے اسلام کے لئے لڑنے کا وقت آیا' امام الانبیاء' جناب مدنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر تشریف فرما ہیں' آقا نے چندے کا اعلان کیا' سرکار مدینہ نے فرمایا' میرے ساتھیو' اسلام کے لئے ایک بہت بڑا معرکہ پیش آ گیا ہے' بپھرے ہوئے عیسائیوں کے ساتھ لڑنا ہے' جنگ بڑی معرکہ آراء ہونے والی ہے اس لئے اپنی اپنی طاقت کے مطابق چندہ لے کر آؤ۔

کوئی تیر و تفنگ لے کر آیا ------------ کوئی زرہ' تلوار لے کر آیا
کوئی نیزہ' بھالا لے کر آیا------------ کوئی کلہاڑیاں لے کر آیا
کوئی سواریاں لے کر آیا------------ کوئی پیسے لے کر آیا
کوئی اپنا زیور لے کر آیا------------ کوئی کچھ لے کر آیا

مسلمان اپنی اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق قربانیاں کرنے لگے' امام کائنات نے اونچی

آواز سے اعلان کر دیا' اے مسلمانوں بڑی عظیم اور شدید جنگ ہے' یہ معاملہ تھوڑے چندے کے ساتھ حل ہونے والا نہیں ہے' جنگ بڑی ہے اس لئے چندہ بھی بڑا چاہیے' کوئی بڑا چندہ لے کر آؤ۔ میں قربان جاؤں! ایک شرم و حیاء اور سفید کپڑوں والا انسان بڑی شرافت کے ساتھ کھڑے ہو کر اعلان کرتا ہے (کوئی نخرے اور ریاء کاری والا انداز نہیں ہے) یا رسول اللہ' میری طرف سے ایک سو اونٹ بمعہ جنگی ساز و سامان کے قبول فرما لیجئے۔

یہ سخی' پیغمبر کا دوہرا داماد عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھا'

میرے پاک پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا! اے میرے ساتھیو' جنگ بھی بڑی ہے اس لئے فنڈ بھی ضروری ہے' اپنی اپنی طاقت کے مطابق اللہ کے دیئے ہوئے سے چندہ لاؤ' ہر بندہ اپنی اپنی طاقت کے مطابق چندہ لے کر آیا۔

میں صدقے جاؤں شرم وحیاء والا' جود وسخاء کا پیکر نوجوان پھر کھڑا ہوتا ہے' عرض کرتا ہے یا رسول اللہ ﷺ اگر اور چندے کی ضرورت ہے تو پھر میری طرف سے ایک سو اونٹ بمعہ جنگی ساز و سامان' اسلام کے لئے قبول فرما لیجئے اور میرے حق میں دعا کر دیجئے' آقا نے پھر دوبارہ اعلان کیا ہے' ہر اعلان پر یہ نوجوان کھڑا ہو کر چندے کا اعلان کرتا ہے' پھر کہتا ہے میرے نبی ستر گھوڑے بمعہ جنگی ساز و سامان کھڑا ہو کر چندے کا اعلان کرتا ہے' پھر کہتا ہے میرے نبی ستر گھوڑے بمعہ جنگی ساز و سامان دینے کو تیار ہوں' میرے آقا کے چہرے پر نور کی تجلیاں چمک اٹھیں' میرے آقا مسکرا اٹھے' اور خوشی سے لہلہا اٹھے۔

کون کملی والا! جس کا چہرہ دیکھ کر دکھیوں کے دکھ چلے جائیں' یہ کس کا چہرہ مسکرا رہا ہے۔ یہ کس کا مکھڑا خوشی سے ٹمٹما ہے۔

لوگو! یہ وہ چہرہ ہے جس چہرے کے لئے اعلان ہوتا ہے' وَالضُّحٰیO وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰیO مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰیO (الضحی:۱-۳)

یہ کس کا چہرہ ہے' جس کی عظمتیں عرش والا اعلان کر کے بیان کرتا ہے' فرمایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ. الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔

میرے سوہنے ہم نے آپ کے بوجھ اتار دیئے ہیں' وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ۔ اور آپ کی شان بلند کی ہے۔

لوگو! یہ اونچی شان والا نبی آج میرے عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت پر اتنا راضی ہوا کہ آقا کے چہرے پر خوشیوں کے آثار نظر آئے' جناب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بار بار کھڑے ہو کر چندے کا اعلان کرتے جا رہے ہیں' کچھ دیر گزری تو آقا نے فرمایا' کچھ نقدی اور پیسے بھی چاہئیں' ہو سکتا ہے کہیں فوری طور پر ضرورت پڑ جائے اس لئے کچھ سکے' اشرفیاں اور درہم و دینار بھی لے کر آؤ۔ جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ مجلس سے نکل کر چلے جاتے ہیں اور گھر جا کر ایک ہزار دینار کی تھیلی لا کر میرے کملی والے کی جھولی میں رکھ دیتے ہیں' قربان جاؤں' یہ ساری دنیا کا عظیم سخی' جس نے میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت حاصل کی۔

دوستو! ایسے ہی تو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دو مرتبہ اپنا داماد نہیں بنایا۔ جس کو بندہ ایک مرتبہ اپنی بیٹی دے دیتا ہے' بیٹی فوت ہو جاتی ہے' اگر داماد کا کردار اور رویہ اچھا نہ ہو تو اللہ پاک کی قسم ہے' کوئی بندہ اپنا دوسرا دل کا ٹکڑا ایسے ظالم کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا' جس کی بیٹی اپنے گھر میں تنگ ہوگی ہے' اس کا باپ کبھی اس کے حق میں دعائیں کرتا ہے اور کبھی لوگوں کے سامنے جا کر اس کے شکوے کرتا ہے' لوگوں کے سامنے جا کر منت سماجت کرتا ہے' کہتا ہے اس پاگل کو سمجھاؤ' میں نے کتنے چاؤ کے ساتھ اس کو بیٹا بنایا اور اس نے مجھ سے کیا سلوک کیا ہے' جس کی بیٹی تنگ ہو کوئی بیٹی والا اسے دوسری مرتبہ اپنا داماد نہیں بناتا۔ لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کا کردار میرے کملی والے کو اتنا پسند آیا' علماء کی جماعت اسی لئے دھوم مچا رہی ہے کہ لوگو' نبی کو عثمان رضی اللہ عنہ جیسا داماد نہ ملا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی جیسا سسر نہ ملا' یہ داماد بھی بے مثال ہے اور سسر بھی بے مثال ہے۔

توجہ فرمانا! جس وقت امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ پیارے عثمان رضی اللہ عنہ نے اتنا چندہ پیش کیا ہے کہ دیناروں سے میری جھولی بھر گئی ہے۔

میرے آقا جناب عثمان رضی اللہ عنہ کا چندہ ہاتھ میں پکڑ لیتے ہیں اور پیسوں والی تھیلی کو آقا

کبھی اس ہتھیلی پر رکھ لیتے اور کبھی اس ہتھیلی پر رکھ لیتے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سکوں کو الٹ پلٹ کرتے جا رہے ہیں' میرے آقا نے جب پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور قربانی دیکھی تو آپ مسکرا کر اعلان فرماتے ہیں' مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ.

اے لوگو! میرے عثمان رضی اللہ عنہ نے آج اتنی سخاوت کی ہے' اتنا چندہ پیش کیا ہے' میں اللہ پاک کا سچا نبی ہو کر' صاحب ختم نبوت اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد میرا پیارا عثمان رضی اللہ عنہ کوئی بھی ایسا عمل اور نہ قربانی نہ کرے' اللہ پاک نے میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت عطا کر ہی دینا ہے' میرا عثمان رضی اللہ عنہ تو جنت ہی جائے گا' آج کے بعد میرا عثمان رضی اللہ عنہ کوئی بھی نیکی نہ کرے میرا عثمان رضی اللہ عنہ پھر بھی جنت کا حقدار بن گیا ہے' آج عثمان رضی اللہ عنہ نے چندہ دے کر رب سے جنت خرید لیا ہے' یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار بھی ہے اور آپ کا جاں نثار بھی ہے' قدم قدم پر نبی سے پیار کرنے والا' لمحہ لمحہ نبی سے محبت رکھنے والا' جس کا نام ہے' پیارا عثمان رضی اللہ عنہ۔

جنگ بدر کے اعلان پر آقا علیہ السلام نے ساتھیوں کو تیار کیا' جماعت اتنی تھوڑی ہے کہ سب امیروں' غریبوں' چھوٹوں' بڑوں' سواریوں والے' پیدال چلنے والے' تلواروں والے اور خالی ہاتھ والوں کو جمع کیا تو تین سو تیرہ بنتے ہیں اور ادھر بپھرے ہوئے کافروں کی تعداد ہزار کے قریب ہو چکی ہے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ساتھیو' آج رب کے دین کے لئے لڑنا ہے' اللہ کے دین کی خاطر قربانیاں دینا ہے' آؤ آج میرے ساتھ وعدہ کرو' لڑو گے یا نہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت خصوصاً انصار نے اعلان کر دیا کہ سوہنیاء' ہم کوئی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں جیسے تو نہیں' جن کو موسیٰ علیہ السلام نے ایک معرکے کے لئے تیار کیا تو ان لوگوں نے کہا:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ○ (المائدة : ۲۴)

''تم مع اپنے خدا کے جاؤ اور لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے رہیں گے۔''

موسیٰ ہم سے تو لڑا نہیں جاتا' ہم تلواریں چلانے والے نہیں' ہم جہاد کرنے والے نہیں۔ ہم من وسلویٰ تو کھا سکتے ہیں' تیری پلیٹیں وغیرہ تو خالی کر سکتے ہیں لیکن یہ لڑائی والا کام ہم سے

نہیں ہوسکتا، لیکن جب امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معرکہ بدر کے لئے اپنی جماعت کو تیار کیا تو پیغمبر کے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت نے علی الاعلان کہہ دیا' سوہنیاء ہم موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں جیسے تو نہیں، ہم کو ذرا آزما کر تو دیکھو

وَلٰكِنْ نُّقَاتِلَ اَنْ يَّمِينِكَ وَاِنْ يُّسَارِقَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفِكَ.

اے مکی مدنی سرکار! ہم آپ کے دائیں طرف بھی لڑیں گے، آپ کے بائیں طرف بھی لڑیں گے، آگے پیچھے لڑیں گے، ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے مگر دشمن کے ناپاک ہاتھوں کو آپ کے وجود کے قریب نہیں آنے دیں گے۔

امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت اور لشکر تیار ہونے کے بعد فرمایا' ذرا میرے پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلاؤ' بتایا گیا اے عثمان رضی اللہ عنہ آقا آپ کو یاد فرما رہے ہیں' عثمان رضی اللہ عنہ دوڑے دوڑے آئے کہ میرے نبی نے مجھے یاد کیا ہے' عرض کی لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَ رُوْحِيْ وَ جَسَدِيْ وَ كُلُّ شَيْءٍ مَا عِنْدِيْ. آقا میرے ماں باپ اور ہر چیز آپ پر قربان' آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے۔

فرمایا! عثمان رضی اللہ عنہ یار تیرے ساتھ کام تھا اس لئے تجھے یاد کیا ہے' مسئلہ یہ ہے کہ ہم سب جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں' ہم نے معرکہ بدر کے لئے جانا ہے' عرض کیا سوہنیاء' دل تو میرا بھی چاہتا ہے' اس سعادت سے محروم نہ ہو جاؤں' یہ بدر والوں کو اللہ پاک نے جتنا اجر وثواب دینا ہے میں کہیں اس نیکی سے محروم نہ ہو جاؤں۔ آقا فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ میری بیٹی' میرے دل کا ٹکڑا' میرے دل کا سکون' چین اور قرار' رقیہ' جس کو میں نے تیری بیوی بنایا ہے وہ بڑی سخت بیمار ہے' عرض کیا سوہنیاء' یہ بیماری اللہ کی طرف سے اور شفاء بھی اللہ پاک ہی دیتا ہے' کیونکہ موت وحیات' صحت اور زندگی کا مالک وہ ہے۔

آقا فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ اس طرح نہیں' یہ بیٹی مجھے بڑی پیاری ہے' یہ بیٹی میرے دل کا ٹکڑا' چین اور قرار ہے' عرض کیا' یا رسول اللہ' پھر میں کیا کروں گا۔ یہ بدر والوں کو تو اللہ نے بڑا ثواب دینا ہے۔

یہ بدر والوں کو اللہ نے بڑے درجے عطا کرنے ہیں۔

آقا میں تو درجے سے محروم رہ گیا' فرمایا نہیں' تو میری بیٹی کی خدمت کرنا --- میری بیٹی کی بیمار پرسی کرنا --- میری بیٹی کا علاج معالجہ کرنا' عثمان رضی اللہ عنہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعلان کرتا ہوں' جتنا بدر کے غازیوں کو ثواب ملے گا' اللہ پاک تجھے گھر بیٹھے ہی اتنا ثواب عطا کر دے گا۔

لوگو! گھر میں بیٹھ کر بدر کی بہاریں لوٹنے والا عثمان رضی اللہ عنہ۔

شرم و حیاء والا نصب العین عثمانؓ پیارا ذوالنورین
بیعت ہے جس دی کیتی علیؓ ہر چمن چمن' ہر کلی کلی
صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

مومن آدمی جب صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ سنتا ہے تو اس کے دل کو سکون ملتا ہے اور جو ظالم ایمان سے خالی ہے وہ نبی پاک کے دیوانوں اور آپ کی آل پاک کا نام سن کر جل جاتا ہے۔

میں تو کہتا رہوں گا ؎

ایناں نال سی میرے نبی نوں پیار تائیوں ایں خالد تابعدار
اوہ تا سارے ای نے پھل گلاب کلی ہر نگر نگر' ہر کلی کلی
صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

میرے آقا ساتھیوں کو لے کر میدان بدر میں چلے جاتے ہیں' کافروں کے ساتھ معرکہ ہوتا رہا' میرے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے کے اندر سجدے میں پڑ گئے اور زار و قطار رو رہے ہیں' اور ساتھ دعائیں کرتے ہیں' اللہ میں اپنے خون پسینے کی کمائی لے کر بدر کی دھرتی پر آ گیا ہوں' یا اللہ ساری زندگی کوئی سرمایہ جمع نہیں کیا' یہ میں نے تین سو تیرہ کی جماعت بنائی ہے جو میں سارے ہی لے کر آ گیا ہوں' اگر آج میرے سارے ساتھی ذبح ہو گئے تو پھر اس دھرتی پر تیری پوجا کرنے والا کوئی نہیں رہے گا' پھر تجھے سجدہ کسی نے نہیں کرنا' پھر تجھے اللہ کسی نے نہیں کہنا' پھر در در کی پوجا کی جائے گی' ٹھاکروں کے نعرے مارے جائیں گے' اللہ مجھ محمد کی چادر کی لاج رکھ لینا۔

آواز آتی ہے میرے پیارے! غم نہ کرنا، تیری جماعت تین سو تیرہ ہے، میں نے ان کے ساتھ فرشتوں کی جماعتیں تیار کر دیں ہیں، میرے سوہنے کمانڈر انچیف تو ہوگا، آج تیری کمان میں میرے فرشتے بھی جنگ لڑیں گے، آج آپ دیکھیں تو سہی کہ کافروں کے چھکے چھوٹ جائیں گے، ان ظالموں کو آج لوہے کے چنے چبا دیئے جائیں گے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں قبول ہوگئیں، لیکن آپ پھر بھی دعائیں کئے جا رہے ہیں کہ اے اللہ طاقت اور جماعت یہ مان نہیں، کوئی نخرہ اور غرور لے کر نہیں آیا، میں محمد تین سو تیرہ کی جماعت کے ساتھ بدر کی دھرتی پر عاجزی اور مسکینی لے کر آیا ہوں۔

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ کی چادر مبارک زمین پر گری ہوئی ہے اور آپ دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں اور ساتھ دعائیں کر رہے ہیں، پیارے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آقا کی چادر مبارک کو اٹھا کر سرکار کے کندھوں پر رکھا اور ساتھ عرض کرتے ہیں، سوہنیا، اب سر اٹھا لو، آپ کا رونا بتاتا ہے کہ اللہ اب آپ کو کبھی مایوس نہیں کرے گا، رب آپ کے رونے کو دیکھ کر ضرور آپ کی مدد کا انتظام کرے گا۔

یہ معرکہ فتح ہوا، کافروں کو بڑی مار پڑی، ستر کافر مارے گئے، ستر قیدی بنا لئے گئے اور بڑے زخمی ہوئے، اللہ پاک نے کملی والے کی جماعت کی بڑی مدد کی ہے، جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو آقا نے جناب زید کو اپنی سواری دی اور فرمایا زید جلدی کر، میری سواری پر سوار ہو جا، سواری دوڑاتا جا، اور جا کر مدینے میں اعلان کر دے کہ اللہ پاک نے محمدؐ کی بڑی مدد کی ہے، آج اللہ پاک نے فتح عطا فرمائی ہے، آقا کا سفیر آقا کی سوار پر سوار ہے، ادھر عبداللہ بن ابی منافق نے یہاں آکر چہ میگوئیاں شروع کیں کہ آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھول جاؤ، آج اپنے رشتہ داروں کو بھول جاؤ، آج ابوجہل نے نہیں آنے دینا، ابوجہل کے ساتھ مقابلہ کرنا کوئی آسان کام ہے، یہ تین سو تیرہ بچے، کمزور اور بوڑھے ساتھ لے کر گیا ہے اور ابوجہل کے پاس ہزار کا لشکر جرار ہے، جوان فوج ہے، تلواریں اور نیزے ان کے پاس ہیں، آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت کو ختم کیا جائے گا، ادھر عبداللہ بن ابی منافق شور شرابہ برپا کر رہا ہے اور ادھر اللہ

پاک کی رحمتیں بھی جھک جھک کر میرے پیغمبر کی جماعت کے نظارے کر رہی ہیں' جب سفیر مدینے پہنچا تو عبداللہ بن ابی کہنے لگا' دیکھ لو' میں نے تم کو کہا تھا یا نہیں' سواری محمد ﷺ کی ہے اور اوپر غلام بیٹھا ہے' سمجھ لو' آج محمد (ﷺ) کو نعوذ باللہ ختم کر دیا ہے' اس ظالم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ تو سفیر رسول بن کر آ رہا ہے' زید رضی اللہ عنہ آگے آئے' فتح کا اعلان کیا کہ اللہ پاک نے بڑی مدد کی ہے' ہر گھر میں خوشی منائی جا رہی ہے۔

میں صدقے جاؤں! پیچھے سے آقا کی جماعت بھی روانہ ہوئی۔ امام الانبیاء کی یہ جماعت فاتح کی حیثیت سے ان کافروں کے پتے پانی کرنے اور کفر کا سر نیچا کرنے کے بعد رب کی تعریفیں کرتی آ رہی ہے۔ لوگو! ڈھول بجا کر نہیں آئے' طبلے سرنگیاں بجا کر جشن نہیں منائے' انہوں نے آ کر شرلی پٹاخے کے ساتھ جشن نہیں منائے کہ اللہ پاک نے ہم کو خوشیاں عطا کی ہیں۔

اللہ والو! اگر اللہ پاک خوشیاں عطا کرے تو خوشی سے دندناتے نہ پھرو' اپنے آپ سے بے قابو اور آپے سے باہر نہ ہوا کرو' اگر اللہ پاک خوشی عطا کرے تو شکریہ ادا کر کے راضی کیا کرو' اور اگر اللہ دکھوں میں مبتلا کر دے تو صبر کر کے اللہ کو منا لیا کرو۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی مدینے سے باہر ہی ہیں کہ مسلمانوں کا قبرستان نظر آیا' دیکھا کہ کچھ لوگ جمع ہیں' امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مدینے میں داخل ہوئے تو سرکار مدینے کے استقبال میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی آئے' بوڑھے ضعیف بھی آئے' آقا نے دیکھا کہ آج میرا پیارا عثمان رضی اللہ عنہ جس کو میں مدینے چھوڑ کر گیا' جس کی ذمہ داری میں نے اپنی بیٹی رقیہ پر لگائی' نظر نہیں آیا' عثمان رضی اللہ عنہ کو چاہیے تھا کہ آج محمد ﷺ کی خوشی میں استقبال کرتا' آج بڑی خوشی کے ساتھ آ کر مجھے ملتا' لیکن کیا پتہ تھا کہ یہاں رب کی تقدیر چل گئی ہے ؎

نئیں موت کسے نوں چھوڑ دی جے   چن چن کے کلیاں توڑی دی جے
مکھ پیاریاں دا ایہہ موڑ دی جے   کہو لا الٰہ الا

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھیں بے قرار ہیں' آقا دائیں بائیں نظر دوڑا کر تلاش

کرتے ہیں کہ میرا عثمان رضی اللہ عنہ نظر آ جائے‘ پتہ چلا کہ سوہنیا‘ ادھر اللہ پاک نے مدد فرمائی‘ جنگ فتح ہوئی‘ اور ادھر آج آپ کی بیٹی جنابہ رقیہؓ اللہ کو پیاری ہوگئی ہیں‘ عثمان غنیؓ قبر کا انتظام کر رہے ہیں‘ جنابہ رقیہؓ کے کفن و دفن کا انتظام کیا جا رہا ہے‘ جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر ملی کہ پیارے عثمانؓ سیدہ رقیہؓ کی تجہیز و تکفین کا انتظام کر رہے ہیں تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام غمگین ہوگئے‘ آخر آپ کی بیٹی ہے نا!

بیٹیوں والو! یہ بیٹیاں بھی اللہ پاک کی نعمت ہوا کرتی ہیں‘ کافروں والا عقیدہ نہ بنایا کر‘

اگر بیٹا پیدا ہو تو خوشیاں منائیں۔

اگر بیٹا پیدا ہو تو مبارکیں وصول کریں۔

اگر بیٹا پیدا ہو تو چہرے پہ خوشیوں کے آثار آ جاتے ہیں۔

اگر بے چاری بیٹی پیدا ہو جاتی ہے تو ماتھے پر بل ڈال لیتا ہے۔

وَإِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ۔(النحل : ۵۸)

بعض ایسے ظالم نامراد ہوتے ہیں کہ ایک بیٹی پیدا ہوئی‘ دوسری بیٹی پیدا ہوئی‘ جب دیکھا کہ مسلسل بیٹیاں پیدا ہو رہی ہیں تو بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں کہ اس سے بیٹا کیوں نہیں پیدا ہوتا۔ ظالم! کیا بیٹیاں بیٹے دینا بیوی کے اختیار میں تھوڑا ہے‘ بیٹیاں دینے والا بھی عرش پر رہتا ہے اور بیٹے دینے والا بھی عرش پر رہتا ہے۔ یہ بیٹیاں بیٹے عطا کرنا اللہ کا کام ہے‘ کیا تو دیکھتا نہیں‘ تیری عقل کام نہیں کرتی کہ تیری میری روحانی ماں طیبہ‘ طاہرہ‘ مقدسہ‘ مطہرہ عائشہ صدیقہؓ لوگو!

کون عائشہ رضی اللہ عنہا‘ مومنوں کی ماں عائشہ۔

کون عائشہ رضی اللہ عنہا میرے پیغمبر کی عزت‘ دستار اور پگڑی عائشہ۔

کون عائشہ رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس عائشہ۔

کون عائشہ رضی اللہ عنہا میرے نبی کی عزت اور آبرو عائشہ رضی اللہ عنہا۔

جب آپ بچوں کو کھیلتے اور ماں کی گود میں لاڈ کرتے ہوئے دیکھتیں تو آپ کی آنکھوں

میں آنسو آ جاتے، اللہ میں تیرے محمد ﷺ کی بیوی ہوں ہم کو بھی بیٹا عطا کر دے۔

دوستو! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ عائشہ صدیقہؓ صرف اللہ پاک کی ولیہ نہیں بلکہ اولیاء کی ماں ہے، اور خاوند کوئی دنیا کا عام آدمی نہیں بلکہ انبیاء کا امام ہے، ساری زندگی اولاد کے چہرے کو ترستے گزر گئی، ساری زندگی بیٹا ملا نہ بیٹی ملی، رب دنیا کو بتانا چاہتا تھا، لوگو! اگر میں جھولیاں خالی رکھنے پہ آؤں تو عائشہ رضی اللہ عنہا جیسی پاک بیویوں کی جھولیاں رکھ دوں، اور اگر بیٹیاں بیٹے عطا کرنے پہ آؤں تو کافروں کے گھر لائنیں لگا دوں، اختیار میرا چلتا ہے، حکومت میری چلتی ہے، بیٹی، بیٹیاں بیوی کے اختیار میں نہ خاوند کے اختیار میں، اور نہ دنیا کے کسی ولی کے اختیار میں ہے، اولاد اگر اختیار میں ہے تو عرش والے رب کے اختیار میں ہے، اس لئے بیٹے لینے کے لئے درباروں میں دھکے نہ کھایا کرو، بیٹے قبروں، مزاروں پر نہیں ملتے، بیٹے اگر ملتے ہیں تو رب کے آستانے سے ملتے ہیں۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ بڑی بے قراری کے ساتھ اپنی پیاری بیٹی رقیہؓ کی قبر پر پہنچ جاتے ہیں، سرکارِ مدینہ کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ یہ خوشیوں والا ماحول غمی میں تبدیل ہو گیا ہے۔ لوگو! اِنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى. ہنسانے والا بھی وہ اور رلانے والا بھی وہ ہے، خوشیاں دینے والا بھی وہ ہے اور غمی دینے والا بھی وہ ہے، رب کے بغیر نہ کوئی غم اور دکھ دے سکتا ہے اور نہ کوئی خوشیاں عطا کر سکتا ہے!

غم اور دکھ دے سکتا ہے اور نہ کوئی خوشیاں عطا کر سکتا ہے!

خوشیوں کا مالک بھی اللہ اور غمی کا مالک بھی اللہ ہے۔

اولاد دینے والا بھی اللہ اور اولاد روک لینے والا بھی اللہ ہے۔

امیری دینے والا بھی اللہ اور غریبی دینے والا بھی اللہ ہے ؎

وہ جو چاہے تو قطروں کو سمندر کر دے
وہ جو چاہے تو یتیموں کو پیغمبر کر دے

سرکارِ مدینہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، آپ کیا دیکھتے

ہیں کہ ایک طرف عثمان رضی اللہ عنہ بڑے غمگین اور پریشان کھڑے ہیں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام قبر کے دوسری جانب جا کر، عثمان رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر، عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں اور ساتھ فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ، غم نہ کر، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، موت اور زندگی میرے اختیار میں اور نہ تیرے اختیار میں ہے، زندگی اور موت دینے والی تو اللہ پاک کی ذات ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا. (الملک:۱- ۲)

لوگو! موت اور زندگی اللہ پاک کے اختیار میں ہے، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام، عثمان رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہیں، آقا فرماتے ہیں، یہ موت زندگی والا مسئلہ تیرے میرے اختیار میں نہیں، یہ تو اللہ پاک کا ذاتی معاملہ ہے، وہ جتنی دیر تک زندہ رکھے، بندہ زندہ رہتا ہے، جب اللہ پاک کو منظوری ہو جائے تو اللہ پاک اپنے پاس بلا لیتا ہے، یہ اس کی مرضی ہے!

مائیں روتی رہ جاتی ہیں، اللہ بچے چھین لیتا ہے۔

بچے روتے رہ جاتے ہیں، اللہ مائیں بلا لیتا ہے۔

اولادیں چیخیں مارتی رہ جاتی ہے، اللہ پاک باپ چھین لیتا ہے۔

باپ دھاڑیں مارتا رہ جاتا ہے، اللہ بیٹے چھین لیتا ہے۔

میرے پاک پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کو دلاسہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ غم نہ کر، پریشان نہ ہو، جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، آپ رو کر عرض کرتے ہیں، سوہنیاء میں غمگین نہ ہوں، مجھ سے رقیہ جدا ہو گئی ہے، رقیہ کی جدائی سے میرا بہت بڑا اعزاز چھن گیا، پہلے میں بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ میں محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ہوں، میرے سسر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میری بیوی امام الانبیاء علیہ السلام کی بیٹی ہے، میری بیوی کے باپ کے سینے پر اللہ پاک نے قرآن نازل کیا ہے، میں غمگین کیوں نہ ہوں، میرا اتنا بڑا اعزاز چھن گیا ہے۔

میرے دوستو! اللہ پاک نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کتنی شانیں عطا کی ہیں، آج کسی کا بیٹا فوت

ہو جائے --- کسی کی بیٹی فوت ہو جائے --- کسی کا بھائی جدا ہو جائے --- کسی کی بیوی جدائی دے جائے --- کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے' تو ماموں آ کر بغل میں لا کر تسلی دیں' چچے تسلی دیتے ہیں' دوست یار تسلی دیتے ہیں' رشتہ دار آ کر دلاسہ دیتے ہیں' لیکن عثمان رضی اللہ عنہ وہ نصیبوں والا جن کو سینے سے لگا کر تسلیاں میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں' میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا سینہ' جس سینے کو ساتھ لگا کر جبرائیل نے دبایا تھا اور ساتھ کہتا تھا!

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔

میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ' جس کے ساتھ جبرائیل نے سینہ لگایا۔

میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ' جس کے ساتھ ابوبکر کا سینہ ملا۔

میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ' جس سے خوشبوؤں والا پسینہ نکلتا ہے۔

میرے کملی والے کا برکتوں والا سینہ' جس کا قرآن تذکرہ کرتا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ.

عثمان رضی اللہ عنہ! تو کتنے مقدروں والا نکلا ہے' میں لاکھوں کروڑوں دفعہ تجھے سلام کہوں' اے جنت البقیع میں سونے والے مدینے کے مظلوم تیرا اکیس دن تک پانی بند رہا' تو بلک بلک کر دنیا سے گیا ہے' مگر سوہنیاء جاتے ہوئے پھر بھی کملی والے نے تجھے تسلیاں دی ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ غم نہ کرنا' میں حوض کوثر پر تیرا انتظار کروں گا۔

ایک دفعہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پاس بلایا اور بڑے پیار اور محبت سے فرماتے ہیں' عثمان رضی اللہ عنہ میرے پاس جبرائیل وحی لے کر آیا ہے' عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وحی لے کر آیا ہے؟

فرمایا! آج کی وحی کا تعلق تیرے ساتھ ہے' اللہ پاک نے جبرائیل کے ذریعے پیغام بھیجا ہے کہ ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دو' اس لئے کہ! اس جیسا دھرتی پر کوئی وفادار نہیں ہے۔ اس جیسا آپ کو پاکباز نوجوان نہیں ملے گا۔

اس جیسا آپ کو کوئی داماد نہیں ملے گا۔

عثمان رضی اللہ عنہ! میں تیری عزت اور وقار پر قربان، پیغمبر نے مسکرا کر فرمایا تھا کہ رب نے حکم دیا ہے، ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا جائے۔

عثمان رضی اللہ عنہ کا تو کردار بھی رب کو پسند آیا۔

عثمان رضی اللہ عنہ کی تو سیرت بھی رب کو پسند آئی۔

عثمان رضی اللہ عنہ کا تو قدم قدم رب کو پسند آیا۔

لوگو! جب عثمان غنیؓ نے دیکھا کہ مدینے کے لوگ آٹے کو ترس رہے ہیں، ہم تو بوریاں چھپا لیتے ہیں کہ ریٹ اور بڑھے گا تو پھر فروخت کریں گے، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ میں تیری سخاوت سے قربان جاؤں، ایک ہزار اونٹوں کی قطار آ رہی ہے، غلہ موجود ہے، آج منہ مانگا ریٹ لے سکتے تھے، منہ مانگے پیسے کما سکتے تھے۔ بولیاں لگانے والوں نے بولیاں لگائیں، تاجروں نے آ کر ایک دوسرے سے بڑھ کر منافع پیش کیا، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ہی بات کر کے مسئلہ ختم کر دیا، فرمایا اے تاجرو، تم نے مجھے کیا منافع دینا ہے، میرا سودا تم سے بڑے سخی کے ساتھ ہو گیا ہے، جو تم سے کئی گنا زیادہ منافع دے گا، وہ بڑے حیران ہوئے کہ اس منڈی میں ہم سے زیادہ منافع کوئی نہیں دے سکتا، کوئی تاجر ہم سے بڑھ جائے، یہ نہیں ہو سکتا، وہ بے چارے حیران و ششدر رہ گئے کہ کون سا اتنا بڑا تاجر آ گیا ہے جو اتنا منافع دے گا۔

آپ نے فرمایا! کیا اللہ پاک نے وعدہ نہیں فرمایا کہ جو بندہ میری راہ میں خرچ کرے گا، میں اس کو دس گنا، ثواب دنیا میں دوں گا اور ستر گنا قیامت کو دوں گا، کیا تم اتنا بڑا منافع دے سکتے ہو، میرا سودا تو عرش والے سخی کے ساتھ ہو گیا ہے، جاؤ مدینے میں اعلان کرو، کوئی بھوکا بیٹھا ہو، کوئی بیوہ آٹے کو ترس رہی ہو، کسی کے یتیم بچے بھوکے بیٹھے ہوں ان کو کہہ دو کہ آج عائشہ رضی اللہ عنہا کا روحانی بیٹیا اور پیغمبر کا داماد اعلان کرتا ہے کہ اگر کسی کو آٹے، پنیر اور کھجوروں کی ضرورت ہو تو اپنے بچوں کا خرچہ لے جاؤ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو دعائیں دیتے جاؤ۔

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز جا رہے ہیں، میں نے پوچھا سوہنیا، کس طرف کی تیاری ہے فرمایا آج عثمان رضی اللہ عنہ نے اتنی بڑی

سخاوت کر دی ہے کہ سارا مدینہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ کو دعائیں دے رہا ہے' اس کی سخاوت اللہ پاک کو اتنی پسند آئی ہے کہ آج رب نے جنت کی سب سے حسین و جمیل حور کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح کرنا ہے اور میں نے جا کر اس پروگرام میں شرکت کرنا ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ تو وہ نصیبوں والا ہے!

آج اگر کوئی عثمان رضی اللہ عنہ کا شکوہ کرے تو اس کو حیاء کرنا چاہیے۔

آج اگر کوئی عثمان رضی اللہ عنہ سے ناراض ہے تو اس کو غیرت کرنی چاہیے۔

آؤ میں ترمذی شریف کی ایک اور روایت سناؤں' امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ کو بلایا گیا کہ آ کر جنازہ پڑھائیں' امام کائنات نے صفیں درستیں کر لیں' جنازہ پڑھنے کی تیاری ہوگئی' جب جنازہ پڑھانے کا وقت آیا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میت کے چہرے سے کپڑا ہٹایا' پھر میت کے چہرے پر کپڑا دے کر فرمایا' ساتھیو! جاؤ خود ہی جنازہ پڑھ لو میں ایسے ظالم کا جنازہ پڑھنے کے لئے تیار ہوں اور نہ پڑھانے کے لئے تیار ہوں' عرض کیا' سوہنیاء کیا بات ہے؟

فرمایا! اِنَّهٗ يُبْغِضُ عُثْمَانَ. یہ تو میرے عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن اور گستاخ ہے' اس کے سینے میں میرے عثمان رضی اللہ عنہ کا بغض ہے' اس لئے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

دوستو! یہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عظمتیں ہیں' عبداللہ بن سباء یہودی ظالم نے دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ جگہ جگہ اسلام کے جھنڈے لہرا رہا ہے' دن بدن اس کا اقتدار بڑھتا جا رہا ہے' اس ظالم نے پروگرام تیار کر لیا' اس جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے لوگوں کو اکسانا شروع کر دیا کہ دیکھو اس نے اپنے رشتہ داروں کو ملازمتیں دلوائی ہیں' اس نے اپنے فلاں رشتہ دار کو فلاں عہدہ عطا کیا ہے' یہ لوگوں کے ذہن خراب کرتا جا رہا ہے' میرے پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے فضاء خراب کی جا رہی ہے' کرتے کرتے ایک ایسا وقت بھی آیا' صحابہ رضی اللہ عنہم آ کر کہنے لگے' سوہنیاء یہ آپ کے بارے پروپیگنڈہ کر رہا ہے' اگر اشارہ کرو تو ہم اس ظالم کا قلع قمع کر دیں اور اس کے ساتھیوں کو ملیا میٹ کر دیں' لیکن پیارے عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہی بات کرتے ہیں' فرماتے ہیں

دوستو! یہ میرے کملی والے کا شہر مدینہ ہے' میں نبی کے شہر میں خونریزی گوارہ نہیں کر سکتا' اس سے میرے پاک نبی کے شہر کی کہیں بے حرمتی اور بے ادبی نہ ہو جائے۔

ظالموں کا ظلم بڑھتا گیا' فضا خراب ہوتی جا رہی ہے' اس شریر کی شرارتوں کا اثر مصر کے علاقے تک پہنچ گیا' کہیں کوفے تک جا رہا ہے' کہیں بصرہ کی طرف جا رہا ہے' جگہ جگہ پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف محاذ کھڑا کر لیا' میرے پیارے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے طرح طرح کے فتنے پیدا کرتا جا رہا ہے' پھر ایک وہ وقت بھی آیا کہ جناب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ باغیوں کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے' کھڑے ہو کر کہنے لگے عثمان رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر جاؤ' ہم تیرا خطبہ سننے کے لئے تیار نہیں' تم نے اپنے رشتہ داروں کو نوکریاں دلوا دی ہیں اور ہمارے رشتہ داروں کو عہدہ نہیں ملا' اس لئے ہم تمہیں قطعی طور پر گوارا نہیں کر سکتے' یہ منبر بھی خالی کر دو اور خلافت والی کرسی بھی خالی کر دو۔

جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو! ابھی تک میں نے کسی غریب کے ساتھ ظلم نہیں کیا ---کسی کا حق نہیں کھایا---کسی کو ستایا نہیں---کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی' لیکن جتنی دیر تک اللہ پاک نے میرے نصیب میں اقتدار والا شان لکھا ہے' میں قطعی طور پر خلافت والا لباس نہیں اتاروں گا' میں اللہ پاک کی توحید کے جھنڈے لہراتا رہوں گا اور امام الانبیاء کی سنت کے پرچم بلند کرتا رہوں گا۔

انہوں نے کہا' یہ اس طرح باز نہیں آئے گا' اس پر پتھراؤ کرو' ظالموں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتھر مارنے شروع کئے' شرافت اور جود وسخاء کے پیکر کے وجود پر اتنے پتھر برسائے کہ جناب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ زخموں سے چور ہو کر خون میں لت پت ہو گئے' آپ اس حالت میں منبر سے نیچے گر پڑتے ہیں' بے ہوشی کا عالم طاری ہو گیا ہے' ساتھ آپ کو اٹھا کر دارالخلافت میں لے گئے منہ میں پانی ڈالنے کے کچھ دیر بعد آپ کو ہوش آیا' آپ کے ساتھیوں نے کہا سوہنیاء ہم کو اجازت دو' ہم جنگ کی تیاری کر لیں' ہم اسلحہ تیار کریں اور جو آپ کے گستاخ اور بے ادب آ گئے ہیں ان باغیوں کو مدینے سے باہر نکال دیں۔

پیارے عثمانؓ بار بار فرماتے ہیں، لوگو! یہ میرے پاک نبی کا شہر مدینہ ہے، میں اس کے اندر فساد نہیں دیکھنا چاہتا، میں اس کے اندر خونریزی گوارا نہیں کر سکتا، میری غیرت اور ایمان گوارا نہیں کرتا کہ میرے پاک نبی کے شہر میں میری وجہ سے فتنہ و فساد پیدا ہو جائے، میں اپنی جان دے دوں گا لیکن اپنے نبی کے شہر کی گستاخی گوارا نہیں کروں گا، واہ صمصام، اللہ تیری قبر جنت بنا دے، فرماتے ہیں ؎

مدینے توں میں صدقے جاں، مدینہ جان جند میری
ایہہ ہجرت گاہ محمدؐ دی، ایہہ دفنانہ محمدؐ دا

اور کہیں اللہ والا کہتا ہے ؎

جدوں کنداں دسن مدینے دیاں — تہواں ساریاں ٹھر دیاں سینے دیاں
دلوں حسد، بغض نالے کینے دیاں — واہ واہ خوب صفائیاں ہوندیاں نے
محبوب خدا دیاں گلیاں وچہ — جس وقت رسائیاں ہوندیاں نے
ہر پاپی دل دیاں دھو دھو کے — واہ واہ رگڑ مجائیاں ہوندیاں نے

یہ حاجیوں کا قافلہ بس میں سوار ہو کر جا رہا ہے، کسی نے کہا جی، مدینے کی حدیں شروع ہو گئی ہیں، حاجیوں نے منہ باہر نکال لئے، کوئی ادھر نظر دوڑاتا ہے، کوئی ادھر دیکھتا ہے کہ کہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے در و دیوار پر نگاہ پڑ جائے، اللہ کی قسم ہے یہ تو عجیب منظر بنا ہوتا ہے، حاجی لوگ ادھر ادھر بے قراری کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ کہیں نبی کا مدینہ نظر آ جائے۔ کیوں ؎

جدوں روضہ اطہر نظر پوے — اودوں دل بے صبرے نوں صبر پوے
بے نور اکھیاں نوں صبر پوے — یک دم روشنائیاں ہوندیاں نے

مدینے سے پیار کرنے والے پیارے عثمان رضی اللہ عنہ آج روکتے ہیں کہ اے ساتھیو! اگر میں شہید بھی کر دیا جاؤں تو میری وجہ سے مدینے میں خون نہ بہانا، ان ظالموں کا ظلم اتنا تیز ہو گیا، کہنے لگے عثمان رضی اللہ عنہ آج کے بعد تو مسجد میں آ کر جماعت بھی نہیں کروا سکتا۔

ہم تیرا جینا حرام کر دیں گے ورنہ کرسی خالی کر دے۔

امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو بشارت دی تھی کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ اللہ پاک تجھے خلافت والا لباس عطا کرے گا' ظالم تیرا لباس چھیننے کی کوشش کریں گے' ڈٹ جانا لیکن اپنے جسم سے خلافت والا لباس نہ اتارنا' باغیوں کے ظلم کی پرواہ نہ کرنا۔

اب یہ شرارتیں دن بدن تیز ہوتی گئیں' ایک دن پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر فرماتے ہیں اے لوگو' کوئی تمہارے اندر علی رضی اللہ عنہ موجود ہے' کہنے لگے علی رضی اللہ عنہ تو موجود نہیں ہے' فرمایا تم میں کوئی ایسا آدمی ہو جو میرا پیغام علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا دے' اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر عطا کرے گا' جا کر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہہ دینا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو یاد کرتا ہے' یہ خبر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچی' علی المرتضیٰ دوڑے آئے اور آ کر کہا' بھائی عثمان رضی اللہ عنہ میرے لائق کوئی خدمت ہو' پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں' فرمایا علی' رضی اللہ عنہ میں تجھے کیا سناؤں کہ ظالموں نے میرے ساتھ ظلم کی انتہا کر دی ہے' میں مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا' جماعت نہیں کروا سکتا' خلافت کی کرسی پر نہیں بیٹھ سکتا' اور آج ظالموں نے میرے گھر کا پانی بھی بند کر دیا ہے' اور پانی بھی کوئی عام کنوئیں کا پانی نہیں' ایک وہ وقت تھا کہ پاک نبی کے مدینے میں کوئی پانی کا کنواں نہیں تھا' صرف ایک ہی کنواں تھا' جس پر یہودی کا قبضہ تھا' آقا نے اعلان کیا' اے لوگو! جو شخص ان مدینے والوں کو اس کنویں کا پانی خرید کر دے گا' میں اس کو جنت الفردوس میں حوض کوثر پلاؤں گا۔

عثمان رضی اللہ عنہ وہ عثمان ہے' جس نے اپنی جیب سے پیسے ادا کر کے اڑتیس ہزار کا کنواں خریدا اور مسلمانوں کے نام وقف کیا' پہلے آدھا خریدا' ایک دن یہودی کی باری ہوتی اور دوسرے دن عثمان رضی اللہ عنہ کی باری ہوتی' یہودی پانی بیچتا تھا' عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا' اے غریبو' تم اس طرح کیا کرو کہ جس دن میری باری ہو' دوسرے دن کا بھی اکٹھا ہی بھر لیا کرو' یہودی سے نہ خریدا کرو' اس طرح یہودی کا کاروبار بند ہو گیا' اب یہودی کہتا ہے' عثمان رضی اللہ عنہ جو پیسے دیتا ہے دے اور تو سارا ہی خرید لے' تو نے تو لوگوں کو فی سبیل اللہ ہی پلانا ہے۔

لوگو! جس کنویں کے پیسے میرے عثمان رضی اللہ عنہ نے ادا کیے، آج اسی بیئر رومہ کا پانی بند ہے۔

جہاں نبی کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا پانی بھرنے کے لئے آیا کرتی تھی۔
جہاں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے پانی پیا۔
جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے پانی پیا۔
جس کی رقم میرے عثمان رضی اللہ عنہ نے ادا کی ہے۔

دوستو! عثمانؓ کتنا مظلوم ہے، ایسا مظلوم تجھے کہاں سے نظر آئے گا، ادھر پہرے لگ گئے۔

دیوے نہ کوئی پانی پہرے لگائے گئے سن
اٹھیا جدوں جنازہ پتھر وسائے گئے سن

لوگو! کوئی کسی شہر کا مظلوم ہے، کوئی کسی شہر کا مظلوم ہے، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نبی کے شہر مدینہ کا مظلوم ہے، کوئی کسی شہر کا شہید ہے، کوئی کسی میدان کا شہید ہے، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کتنے نصیبوں والا ہے، اللہ کی قسم ہے عثمان رضی اللہ عنہ تو قرآن کے پاروں کا شہید ہے۔

آؤ میں تجھے بتاؤں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کس طرح قرآن کے پاروں کا شہید ہے، وقت گزرتا گیا، ظالموں کا ظلم تیز ہوتا گیا، جناب علی المرتضیٰؓ اپنے بیٹوں کو بلا لیتے ہیں اور فرماتے ہیں اے میرے پیارے حسن وحسین، جلدی آؤ۔ اپنے خالو عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہرے دار بن جاؤ، باغی تمہاری لاشوں پر گزر کر آگے جائیں، لیکن اپنے خالو پر ظلم نہ ہونے دینا!

یہ جودوسخاء کا پیکر عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔
نبی کا دوہرا داماد عثمانؓ ہے۔
تمہارا خالو جان عثمانؓ ہے۔

یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر بھی ہے --- صحابہ کا ویر بھی ہے --- اور اسلام کا سفیر بھی ہے --- ان کے پاس ظالموں کو نہ آنے دینا، حسن وحسین رضی اللہ عنہما نے تلواریں پکڑی ہوئی

ہیں اور خالو جان کے دروازے پر پہرے دار بنے کھڑے ہیں۔

دوستو! ذرا غور کرنا' ایک رات عثمان غنیؓ آرام کر رہے ہیں کہ خواب میں سرکارِ مدینہ کی زیارت ہوتی ہے' عثمان غنیؓ کیا دیکھتے ہیں کہ امام الانبیاء کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں' عثمان رضی اللہ عنہ غم نہ کرنا' مجھے معلوم ہے کہ تو روزے رکھ رکھ کر اللہ پاک کو منا رہا ہے لیکن میں آج تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ آج کا روزہ تو نے میرے ساتھ حوض پر کھولنا ہے' آج اکٹھے افطاری کرنی ہے' آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے' جمعہ کا دن ہے' صبح کا وقت ہے' آپ جنابہ سیدہ نائلہ کو فرماتے ہیں نائلہ میرا وہ پاجامہ لے آنا' جو میں نے زندگی میں کبھی نہیں پہنا' آج میں نے وہ پہننا ہے' مجھے اس طرح لگتا ہے کہ ظالم میرے خون کے پیاسے بنے ہوئے ہیں' اور آج مجھے میرے خواب کی تعبیر بھی یہی بتاتی ہے کہ میرا دنیا سے ڈیرے کوچ کرنے کا ٹائم آ گیا ہے' آپ پاجامہ پہن کر چھت پر چڑھ جاتے ہیں اور لوگوں کو جمع کر کے کہتے ہیں' اے باغیو' میری ایک بات سننا' سب باغی خاموش ہیں کہنے لگے کیا بات کہنا چاہتا ہے؟

فرمایا' لوگو! کیا میں وہ عثمان رضی اللہ عنہ نہیں' جس کے گھر نبی کی دو بیٹیاں تھیں۔

کہتے ہیں' ہاں تو وہی عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔

کیا میں وہ عثمان رضی اللہ عنہ نہیں جس نے اپنی جیب سے پیسہ خرچ کر کے ان مدینے کے پیاسوں کے لئے کنواں خرید کر وقف کر دیا۔

کیا میں وہی عثمان رضی اللہ عنہ نہیں' جس نے امام الانبیاء ﷺ کی مسجد کی توسیع کے لئے پلاٹ خریدا' ظالموں کیا تمہیں حیاء نہیں آتا۔

کیا میں وہی عثمان رضی اللہ عنہ نہیں' جس کو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہید قرار دیا تھا۔

کیا میں وہی عثمان رضی اللہ عنہ نہیں' جس نے جنگ تبوک کے لئے ہزاروں اونٹوں کی لائنیں لگا دی تھیں' ظالموں' تم ابھی بھی میرے خون کے پیاسے ہو۔

آپ یہ خطبہ دینے کے بعد نیچے اتر آئے' اور نیچے آ کر قرآن کریم کھول لیتے ہیں' تلاوت کرتے کرتے' پہلا پارہ مکمل ہونے والا ہے' آخری صفحے پر پہنچے ہیں۔ **فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ**۔ آپ کے مکان کے پچھلی جانب سے دو باغی میرے عثمان رضی اللہ عنہ کی چھت پر چڑھ جاتے ہیں' اور زوردار سریا' یا نیزہ مار کر میرے عثمان رضی اللہ عنہ کا سر زخمی کر دیتے ہیں' عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سر سے خون کا فوارہ نکلا اور رب کے قرآن کے اوراق پر گرا۔

عثمان رضی اللہ عنہ! میں کروڑوں بار تجھے سلام کہوں' قیامت کے دن!

کسی شہید کی گواہی بدر کی دھرتی سے آئے گی۔

کسی شہید کی گواہی احد کے دامن دے گا۔

کسی شہید کی گواہی کشمیر کی مظلوم وادیاں دے رہی ہیں۔

کسی شہید کی گواہی کربلا کی دھرتی سے آ رہی ہے۔

مگر عثمان رضی اللہ عنہ تو وہ مقدروں والا شہید ہے' تیری گواہی رب کے قرآن سے آئے گی۔

یہ کتنا مظلوم عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔

عثمانؓ سوہنے وانگوں' مظلوم ہور کوئی نئیں
چالی دناں دا پیاسا' مظلوم ہور کوئی نئیں
ملیا نہ گھر دا پانی' ہے ظلم انتہا دا
عرش بریں تے چرچا' عثمانؓ با وفا دا
ثانی نہیں ہے کوئی' اس سخیاں دے بادشاہ دا

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.



حضرت علی رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۔ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَانُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۔ (الدھر :۸-۹)

واجب الاحترام بزرگو' بھائیوں' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت و احترام کے لائق معززات اسلامی' روحانی ماؤں اور بہنوں! دعا کرتا ہوں کہ جس عقیدت' محبت پیار اور ایمانی ولولے کے ساتھ ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں جمعۃ المبارک کا فریضہ ادا کرنے کی غرض سے جمع ہیں' اللہ پاک میری اور آپ سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اس کی برکت سے ہمیں حوض کوثر کا حقدار بنائے۔

آج گلستان نبوت کے مہکتے ہوئے پھولوں میں سے ایک عظیم ہستی کا تذکرہ کرنے کو دل چاہتا ہے' وہ آسمان نبوت کے درخشندہ ستارے' میرے محبوب کی آنکھوں کے تارے اور پوری امت کو پیارے جناب علی المرتضی ''رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

آج حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور آپ کے پیار کا تذکرہ کرنا ہے' چونکہ بندہ دن رات محنت کر کے کچھ بناتا ہے' کوئی اپنے بچوں کے لئے جائیداد بناتا ہے' کوٹھی بناتا ہے۔ بینک بیلنس بناتا ہے' ہر عقل' شعور اور علم والا اچھا انسان محنت کر کے کچھ نہ کچھ بنا جاتا ہے' اور اس دنیا میں کوئی نہ کوئی ایسی چیز چھوڑ کر جاتا ہے' جو پچھلوں کے کام آئے' ساری دنیا کے دانشور' فلاسفر' منطق پڑھے لکھے' علم اور شعور والے ایک طرف ہوں ساری دنیا کا علم عالم مل کر میرے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر دانشور اور شعور والی شخصیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے دن رات محنت کر کے کیا بنایا ہے' کیا چھوڑ کر گئے ہیں؟

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو شب زندہ دار تہجد گذار بن کر مصلے پر کھڑے ہیں میرے مدنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتنی لمبی رکعتیں' رات کی محنتیں اتنی سخت اور مشقت والی کہ عرش والا مہربان خود اعلان کرتا ہے۔

يَآاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ٥ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا٥ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا٥

میرے سوہنے اتنا لمبا قیام نہ کیا کرؤ اس لئے کہ آپ کے پیر مبارک سوجھ جاتے ہیں

میرے بھائیو! یہ تو رات کا قیام ہے' میرے کملی والے کی دن کی محنتوں پر ذرا غور فرمانا' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی کسی محلے میں' کبھی کسی گلی میں' کبھی کسی بازار میں' کبھی کسی منڈی میں جا جا کر لوگوں کو وعظ اور تبلیغ کرتے ہیں اور دنیا والوں کو حق کی راہیں بتاتے ہیں' جہنم سے بچا رہے ہیں اور جنت کی سڑک کی طرف لا رہے ہیں' میرے محبوب نے اتنی سخت محنتیں کی ہیں۔

لوگو! کوئی باپ اپنی اولاد کی خاطر اتنی محنتیں نہیں کرتا' کوئی والدین اپنی اولاد کی اتنی فکر نہیں کرتا جتنی میرے محبوب کو امت کی فکر ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام توحید کا وعظ فرماتے ہیں' جب آپ نے دیکھا کہ میں نے اس قدر وعظ کیا ہے لیکن اس شخص نے کلمہ نہیں پڑھا' میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنی فکر ہے کہ ہائے اللہ یہ بندہ جہنم چلا جائے گا' یہ جنت سے محروم ہو جائے گا۔ میرے آقا کے دل میں یہ بڑی لگن لگی ہوئی ہے کہ اللہ' ہر بندہ مومن بن جائے۔ ہر بندہ جنت کا حقدار بن جائے' جب کوئی بندہ کلمہ نہ پڑھتا تو میرے آقا غمگین اور پریشان ہو جاتے کہ یا اللہ اس نے کلمہ کیوں نہیں پڑھا اللہ اس کو ایمان کیوں نہیں ملا' آسمان سے آواز آتی ہے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا۔

مولا کریم نے فرمایا' سوہنیا یہ لوگ جو کلمہ نہیں پڑھتے' یہ لوگ جو ایمان قبول نہیں کرتے کیا آپ ان کے ایمان کی خاطر اپنی جان بھی کھپا دیں گے۔

غور فرمانا! میں اپنے موضوع کی طرف آ رہا ہوں' اللہ میرے محبوب کو تبلیغ پہ خراج تحسین

پیش کر رہا ہے' آواز آتی ہے: طٰهٰ۔ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى۔ اللہ فرماتے ہیں سوہنیاء یہ قرآن ہم نے اس لیے تو نازل نہیں کیا کہ تو مشقت میں پڑ جائے' اللہ پھر کس لیے نازل کیا ہے؟

فرمایا: اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى۔ میرے سوہنے' قرآن تو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے عبرت نامہ اور نصیحت نامہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔

جو بات میں بتانا چاہتا ہوں' ذرا غور فرمانا' میرے نبی نے دن بھی محنتیں کیں' رات بھی محنتیں کیں' اللہ کی قسم ہے' نہ کوٹھی بنائی ---- نہ بنگلہ بنایا---- نہ بینک بیلنس بنایا---- میرے آقا ﷺ نے بنائی تو صحابہ کی جماعت بنائی ہے' کیا یہ کوئی معمولی یادگار ہے؟

لوگ کہتے ہیں' یار! فلاں بابا مر گیا ہے' کیا چھوڑ گیا ہے کہا جاتا ہے جی وہ بیٹوں کے لئے اتنے پیسے چھوڑ گیا ہے' فلاں شخص مر گیا ہے تو کیا چھوڑ گیا ہے بتایا جاتا ہے کہ بیٹوں کو کوٹھی بنا کر دے گیا ہے۔

میں کہتا ہوں لوگو! میرے محبوب ایک ایسی جماعت تیار کر گئے ہیں جس جماعت نے اسلام کے پرچم کو پوری دنیا پر بلند کر دیا ہے۔ میرے نبی کے صحابہ میرے نبی کے خون پسینے کی کمائی ہے۔

میرے نبی کے صحابہ میرے نبی کی محنت کا نتیجہ ہیں۔

جو شخص نبی کی جماعت کی تعریفیں کرتا ہے' اللہ کی قسم وہ نبی کی محنت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور جو شخص نبی پاک ﷺ کے صحابہ کے ایمان پر شک کرتا ہے' میں پورے یقین سے علی الاعلان اور برملاء کہتا ہوں وہ نبی کے صحابہ کو تنقید کرنے والا اور صحابہ کے ایمان پر شک کرنے والا ہے' وہ ظالم صحابہ پر شک نہیں کرتا بلکہ نبی کی محنت پر پانی پھیرتا ہے' اللہ کی قسم ہے۔ نبی نے بتایا!

کہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پالش کی۔
کہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تیار کیا۔

کبھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سخاوت کے سبق سکھائے۔
کبھی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو جرأت کے سبق پڑھائے۔

کہنے والا کہتا ہے:

محبوب کل، سوہنا ختم الرسل جتھوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا
عبداللہ دا چن دکھیاں دا سجن کیویں دکھیاں دے دکھڑے ونڈاا اندا گیا
جیہڑے کول آگئے اوہ صحابہ بنے ٹکٹ جنت دے سوہنا ورتاندا گیا

اللہ پاک نے میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر پر ابھی نیا نیا ہی نبوت کا تاج رکھا ہے، مولا کریم نے فرمایا!

میرے والضحیٰ کے مکھڑے والے---- واللیل کی زلفوں والے---- مازاغ کے کاجل والے---- ماینطق عن الھوی کی زبان والے---- ومارمیت اذ رمیت کے سوہنے ہاتھوں والے نبی، ذرا اٹھو اللہ کیا کام ہے؟

فرمایا، وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ اپنی برادری کو جا کر وعظ کرو، قوم قبیلے کو جا کر تبلیغ کرو۔ میرے پیغمبر قریبی رشتہ داروں کو جا کر میرا پیغام سناؤ، اپنی رسالت کا تعارف بھی کرواور میری توحید کی پہچان بھی کراؤ۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اقرباء جمع کر لیے۔ برادری کو بلالیا، ساری برادری جمع کر کے، ان میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا بھی ہیں، ان میں میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے بڑے بڑے رئیس موجود ہیں۔ ان میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی بھی ہیں۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب نبوت کی پہچان کرائی، دین کا تعارف کروایا، اللہ کے پیغام پہنچائے تو ہر طرف سناٹا طاری ہوگیا، کوئی بھی نہیں بولتا، آقا فرماتے ہیں، یارو کلمہ کیوں نہیں پڑھتے، اسلام قبول کیوں نہیں کرتے، یہ سن کر ایک چھوٹی سی عمر کا بچہ کھڑا ہو جاتا ہے اس کا نام ''علی المرتضیٰ'' ''رضی اللہ عنہ'' ہے یہ کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ.

میرے سوہنے! یہ ساری برادری بیٹھی ہے کوئی آپ پر ایمان نہیں لا رہا۔ اگر انہوں نے کلمہ نہ پڑھا تو لوگ کیسے کلمہ پڑھیں گے' آپ میرے چچا زاد بھائی بھی ہیں' آپ کا اور میرا بڑا قریبی رشتہ بھی ہے۔ آپ میری چھوٹی عمر نہ دیکھنا' میرے ولولے اور جذبے بڑے جوان ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رب کا کوئی شریک نہیں اور آپ رب کے سچے نبی بن کر آئے ہیں۔ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی نے کلمہ نہ پڑھا' آقا نے ایک دن دوبارہ بلا کر پھر دعوت پیش کی۔ جناب علی رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوتے ہیں کہتے ہیں اے برادری والو! میرے بزرگو! یہ سچی جوانی والا' اس کا بچپن بھی بے داغ ہے۔ اس کا لڑکپن بھی بے داغ ہے۔ آپ کے سامنے جوانی بھی بے داغ ہے۔ اتنی سوہنی سیرت والا۔ آپ محبوب کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے۔ میں گواہی دیتا ہوں اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک طرف سے ایک بے ایمان کھڑا ہو جاتا ہے' کہتا ہے تبالك یا محمد الھذا جماعتنا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم' تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا ہے' نعوذ باللہ' جا تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ یہ میرے آقا کی گستاخی کرتا ہے۔ محبوب کی بے ادبی کرتا ہے' آسمان سے آواز آئی'

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ○

اے میرے محبوب کی گستاخی کرنے والے' میرے کملی والے کی بے ادبی کرنے والے' تو کہتا ہے کہ محمدؐ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ اے ظالم' تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں' تو اور تیری بیوی تباہ ہو جائے۔ اللہ پاک نے بڑے غصے والے انداز میں لعنت ڈال دی۔

بات دور نہ نکل جائے!

بچوں میں سب سے پہلے کلمہ پڑھا تو جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

جوانوں میں کلمہ تو میرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

عورتوں میں سب سے پہلا کلمہ پڑھا تو میری اور تمہاری روحانی مقدسہ مطہرہ ماں جناب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے پڑھا۔

غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا۔

یہ اپنی قسمت اور نصیب کی باتیں ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر صحابی شان والا' آپ کا ہر صحابی مقام والا' اللہ پاک نے سب کو مرتبے عطا فرمائے ہیں' سب کو اونچی عظمتیں عطا کی ہیں۔

کسی کو اللہ پاک نے صداقت کا تاج بخشا۔
کسی کو اللہ پاک نے عدالت کا شان بخشا۔
کسی کو اللہ پاک نے سخاوت اور حیاء نصیب کیا۔
کسی کو اللہ پاک نے جرأت و بہادری اور شجاعت و دلیری عطا کی۔
کسی کو اللہ پاک نے حسن و جمال دیا۔
کسی کو اللہ پاک نے علم کا کمال دیا۔
کسی کو اللہ پاک نے مفسر قرآن بنایا۔
کسی کو اللہ پاک نے مؤذن رسول بنایا۔

ہر صحابی کو شان ملی' ہر صحابی کو اللہ پاک نے بلند مرتبے عطا کیے' جیسے باغ کے اندر پھول ہوتے ہیں' ہر پھول کا رنگ اپنا اپنا' ہر پھول کی خوشبو اپنی اپنی' یہ صحابہ میرے نبی کا گلستان ہیں' ہر پھول کی اپنی اپنی مہک اور اپنی اپنی خوشبو ہے۔

مجھے یاد آیا۔ آقا نے اسی جماعت پر بڑی محنت کی' کوئی تاجر کلمہ پڑھ رہا ہے---- کوئی غلام کلمہ پڑھ رہا ہے---- کہیں عورتیں کلمہ پڑھ رہی ہیں آقا محنت فرما رہے ہیں' لوگ کلمہ پڑھتے آ رہے ہیں' جیسے جیسے جماعت بڑھتی آ رہی ہے' صحابہ ساتھ معاون بنتے جا رہے ہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ پر تبلیغ شروع کر کے جناب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو مسلمان کر لیا' جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محنتوں سے عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا۔

میرے بھائیو! توجہ فرمانا' اللہ پاک نے اس جماعت کو کتنی شانیں عطا کی ہیں' آج ان میں سے ایک مہکتے ہوئے پھول جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرنا ہے' دیکھئے!

کسی بچے کی تربیت اس کا باپ کرتا ہے۔
کسی بچے کی تربیت اس کے ماموں کرتے ہیں۔
کسی بچے کی تربیت اس کے چچا کرتے ہیں۔
کسی بچے کی تربیت اس کے ننھیال والے کرتے ہیں۔

لیکن میں صدقے قربان جاؤں، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ پاک نے اتنی شانیں عطا کی ہیں کہ آپ بچپن میں میرے کملی والے کے گھر تشریف لے آئے، میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تربیت فرمائی۔

جناب سردار ابوطالب نے پوری زندگی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دفاع کیا، آقا جوان ہوئے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی، اللہ پاک نے میرے کملی والے کو کافی سارا مال عطا فرمایا، سردار ابوطالب کہنے لگے، اے میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کاروبار کیا کریں، اللہ برکت فرمائے۔

فرمایا! چچا کاروبار بہت ہے اللہ نے سب کچھ دیا ہوا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ فرمانے لگے، آپ اس طرح کریں کہ آپ کا جسم نحیف اور کمزور ہو چکا ہے، آپ کے پاس اور بھی اولاد ہے، آپ میرے معاون بنے رہے ہیں، اب میں آپ کا معاون بن جاتا ہوں، علی مجھے دے دو، میں اس کی پرورش کروں گا، کہا بھتیجے اگر تو اس طرح راضی ہے تو اپنے بھائی کو ساتھ لے جا۔

فرمایا! چچا میں علی کو پالوں گا، سنبھالوں گا اور ساتھ اس کی تربیت کروں گا، اس طرح یہ ایک نیک بچہ بن جائے گا، اور پھر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھائی بنا کر رکھا---- شاگرد بھی بنا کر رکھا---- مرید بھی بنا کر رکھا، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ہر قسم کا پیار عطا کیا، آقا علی کے ساتھ بڑی کھلی بے تکلفی کی باتیں فرمالیتے، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا دل لگانے کے لیے کبھی ہنسا بھی لیتے اور کبھی وعظ فرماتے۔

مجھے یاد آیا، ایک دن کسی نے دعوت بلائی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سرکار آپ کی ہمارے

گھر دعوت ہوگی' آپ کے پیارے قدم مبارک ہمارے گھر آئیں گے' اللہ پاک ہمارے گھر برکتیں نازل کرے گا' آپ صاحب قرآن ہیں ---- آپ رحمۃ للعلمین ہیں ---- آپ شفیع المذنبین ہیں ---- آپ صاحب خلق عظیم ہیں ---- آپ کے سینے میں رب نے قرآن اتارا ہے' آقا ہمارے گھر میں ذرا دعوت کے لئے تشریف لاؤ' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعوت پیش کی تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ ساتھ لے کر دعوت کے لئے چلے جاتے ہیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام دائرے کی شکل میں بیٹھ گئے' کھجوروں اور دودھ کی دعوت ہے' آقا کھجوریں تناول فرما رہے ہیں' نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹھے بیٹھے سوچا کہ آج ذرا اپنے صحابہ میں بے تکلفی' دل لگی اور پیار کی باتیں کرلیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محفل کو تھوڑا سا ہنسانے کا پروگرام بنایا کہ خوش کرلیں' میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹھے بیٹھے ایک سکیم سوچ لی وہ سکیم کیا تھی کہ اپنے آگے سے کھجوروں کی گٹھلیاں اٹھائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے رکھ دیں' اس لیے کہ آپ سب سے چھوٹے تھے نا! حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ گئی کہ آقا نے گٹھلیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے رکھ دی ہیں' حضرت علی کو کوئی پتہ نہیں' پیارے صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی گٹھلیاں اٹھائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے' اُدھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے رکھ دیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ کھجوریں کھاتے گئے انہیں کوئی پتہ نہ چلا' دعوت سے فارغ ہوئے' نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے' یار کوئی حساب کتاب بھی کرلیں' ہم نے کھجوریں تو کھالی ہیں' پتہ کرو زیادہ کھجوریں کس نے کھائی ہیں۔

اب اندازہ یہیں سے ہونا تھا' جس کے سامنے گٹھلیاں زیادہ ہیں۔ ظاہر ہے اس نے زیادہ کھائی ہوں گی' سب نے اپنے اپنے سامنے نظر دوڑائی کہ میرے آگے کتنی گٹھلیاں ہیں جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے نظر دوڑائی تو گٹھلیوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے' آپ بڑے حیران ہوئے کہ میں نے اتنی کھائی تو نہیں' یہ گٹھلیاں کہاں سے آ گئیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کوئی گٹھلی نہیں' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے کوئی گٹھلی نہیں' جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے

سامنے کوئی گٹھلی نہیں' آقا بار بار پوچھتے ہیں اور ساتھ تبسم فرمارہے ہیں' سرکار کے چہرہ پرانوار سے نور کی تجلیاں نکل رہی ہیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہکتے مسکراتے ہوئے ہونٹوں سے رحمت ٹپک رہی ہے آقا پھر فرماتے ہیں' یار پتہ کرو' زیادہ کھجوریں کون کھا گیا ہے' صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ' ظاہر ہے جس کے سامنے گٹھلیاں زیادہ ہیں' وہی زیادہ کھا گیا ہے۔

صدقے قربان جاؤں! شیر خدا کو رب نے کس قدر شعور عطا فرمایا' کیسی ذہنیت عطا کی' مسکرا کر فرماتے ہیں' یارسول اللہ ﷺ زیادہ کھجوریں میں نہیں کھا گیا' زیادہ وہ کھا گیا ہے جو گٹھلیوں سمیت ہی کھاتے گئے ہیں' جو گٹھلیاں بھی ساتھ ہی کھا کر گئے ہیں' آپ کھجوریں گٹھلیوں سمیت ہی کھا گئے ہیں' آقا علیہ السلام مسکرائے' بہت خوش ہوئے کہ اے اللہ تو نے علی رضی اللہ عنہ کو کس قدر ذہن عقل اور شعور عطا کر کے حاضر دماغ بنایا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جوان ہوئے اللہ پاک نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چار بیٹیاں عطا کیں' سب سے بڑی بیٹی کا نام جنابہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' ہیں جو ابولعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں' دوسری بیٹی جنابہ رقیہ رضی اللہ عنہا' تیسری بیٹی جنابہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں یہ دونوں یکے بعد دیگرے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں' آخری سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی جنابہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا' جن کا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیارے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خود نکاح فرمایا' اور نکاح کس طرح کیا؟

جناب ابوبکر صدیق اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہم بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں کہ یارو پتہ تو کریں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار اشارہ فرماتے ہیں کہ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جوان ہے کوئی رشتے کا پروگرام بنائیں' ہم اس طرح کیوں نہ کرلیں۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' جوان بھی ہیں ---- آقا کے رشتہ دار بھی ہیں ---- نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا خون بھی ہے ---- نبی پاک ﷺ کے صحابی بھی ہیں ---- کلمہ گو مسلمان بھی ہیں ---- ہم کیوں نہ سفارشی بن کر حضور کی خدمت عالیہ میں گذارش کردیں کہ آقا آپ کی بیٹی وقت کی شہزادی ہے۔

ساری دنیا کے بادشاہوں کی بیٹیاں مل کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جوڑوں کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔
ساری دنیا کی مقدس خواتین مل کر زہراء کے دوپٹے کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

یہ وہ ''فاطمہ'' ہے جو رحمتہ للعالمین' شفیع المذنبین' احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیر بطحاء کی بیٹی ہے' میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے' جنابہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آتیں تو میرے آقا کھڑے ہو کر بیٹی کو سینے سے لگا کر ملتے' آقا اپنی بیٹی سے بڑا پیار کرتے ہیں۔ آقا دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ لوگو بیٹیاں زحمت بن کر نہیں آتیں' بیٹیاں اللہ کی رحمت کا پیغام بن کر آتی ہیں۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' آپ کی بیٹی فاطمہ بھی جوان ہے' اور علی آپ کا اپنا رشتہ دار ہے' آپ رشتہ کیوں نہیں فرما لیتے' آقا پہلے ہی سوچ رہے تھے کہ علی کوئی سوال کرے' آقا فرماتے ہیں' ٹھیک ہے میں مطمئن ہوں تم علی کو مطمئن کرلو' میری طرف سے انکار نہیں ہوگا' حالانکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مالی حالت بڑی کمزور ہے' صدقے جاؤں ایسے محبوب پر' یہ تو وہ نبی ہے جو مسکینی کی دعائیں کرنے والا ہے' جن کے بارے میں کسی نے خراج تحسین پیش کیا ہے کہ اے محبوب۔

تو سہناء تیرا مکھڑا بھی سوہناء' تیری اک اک اداء پیاری
تیرے قدماں تھلے تخت شاہانے' پھر بھی نال غریباں یاری

اتنی سادگی میرے محبوب میں' آقا نے اعلان فرمایا'

اے میرے ساتھیوں' اگر تمہیں میرے ساتھ کوئی کام ہو' میں مسجد میں موجود نہ ہوں تو میری بیویوں سے میرے حجروں سے پتہ کروالیا کرو' اگر میں اپنے گھر سے نہ ملوں' پھر میرا پتہ کرنا ہو تو غریبوں کی جھونپڑیوں سے پتہ کرلیا کرو میں کسی دکھی کا حال پوچھنے کے لئے گیا ہوا ہوں گا۔

جناب صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' پیارے علی رضی اللہ عنہ دیکھ' اللہ پاک نے تجھے کتنی شانیں عطا کی ہیں' تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رشتہ دار بھی ہے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی بھی ہے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے بارے میں رضا مند بھی ہیں' رشتہ طے ہو جاتا ہے'

وقت گذرتا گیا' پھر ایک دن وہ بھی آیا کہ شادی کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے' آپ دیکھتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سر جھکائے ہوئے ہے' آپ دیوار کی طرف منہ کرکے بیٹھی ہوئی ہیں اور آپ کے دائیں بائیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رشتہ دار عورتیں تشریف فرما ہیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر تشریف لائے' کیا دیکھتے ہیں کہ میری بیٹی بڑی غمگین ہے' آج میرے بیٹی کے چہرے پر پریشانیوں کے آثار نظر آرہے ہیں' آقا سر پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا!

غم نہ کرنا کہ علی رضی اللہ عنہ بڑا غریب ہے

غم نہ کرنا کہ علی رضی اللہ عنہ پاس کوئی اچھا مکان نہیں ہے۔

غم نہ کرنا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی لمبی چوڑی جائیداد نہیں ہے۔

میری بیٹی یہ روزی تو اللہ پاک نے نصیب میں لکھی ہے' دکھ دینے والا بھی اللہ ہے اور سکھ عطا کرنے والا بھی اللہ ہے' غریبی کا مالک بھی اللہ ہے اور امیری کا مالک بھی اللہ' وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ٥ (آل عمران ۲۶)

نہ ساری دنیا سوہنی ایں — نہ ساری دنیا کو جی اے
نہ ہر اک صورت رونی ایں — نہ سارے چہرے ہس دے نے
جس ڈھونی ایں اس ڈھونی ایں — ہنڈھ دکھاں دی سر تے جا
جو ہونی ایں سوہونی ایں — پیا بندہ بھانویں کجھ کرے
کئی خوشیاں دے وچہ اٹے نے — کتے غماں توں چھٹی مل دی نئیں
کیا سوہنے نقشے کٹے نے — واہ مولا توں اپنیاں قدرتاں دے
کجھ مٹھے نے کجھ کھٹے نے — ہے اکو ول انگوراں دی

دوستو! اماں حوا اور باباجی آدم علیہما السلام شاخ تو ایک ہی ہے لیکن اللہ پاک نے جتنی اولاد پیدا کی' سب ایک ماں باپ کی اولاد ہے' کوئی کسی قوم سے تعلق رکھتا ہے' کوئی کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہے' ایک باپ کے چار بیٹے ہیں' ایک سرمایہ دار اور جاگیردار ہے' اور

ایک بے چارے کے گھر میں روٹی کے لئے آٹا بھی کوئی نہیں اس لئے کہ تقسیم اللہ پاک کی ہے۔

ہتھ لایاں میلے ہوون کئی
کئی ہندے توے توں کالے نے
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
کئی بہتے ای کرماں والے نے
کتے لسی پین نوں مل دی نئیں
کئیاں کتے دودھیں پالے نے
کتے سونا ایں سونا سونا ایں
کتے کناں وچ نہ والے نے
کتے اگلے ڈنگ لئی جڑ دی نئیں
کئی دیندے پھر دے چھٹے نے
واہ مولا توں اپنیاں قدرتاں دے
کیا سوہنے نقشے کٹے نے
ہے اکو ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نے کجھ کھٹے نے

میرے بھائیو! آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' بیٹی دکھوں اور سکھوں کا مالک اللہ پاک ہے امیری غریبی تو اللہ کی طرف سے آتی ہے اس لیے علی کے غریب ہونے کا غم نہ کرنا اللہ پاک تجھے بڑے سکھ عطا فرمائے گا' اللہ کریم تجھے بڑی خوشیاں عطا فرمائے گا' اللہ تجھے بڑی عظمتیں عطا کرے گا' اُدھر دروازے کے پاس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی جنابہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تشریف فرما تھیں' عرض کرتی ہیں آقا' فاطمہ کو علی رضی اللہ عنہ کے غریب ہونے کا غم نہیں' مجھے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چہرہ دیکھ کر اس طرح محسوس کرتا ہے' جیسے آج فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی امی خدیجہؓ یاد آ گئی ہے۔

لوگو! جب غمی کا وقت ہو' تو اپنے بڑے یاد آیا ہی کرتے ہیں جب خوشیوں کا ٹائم ہو' بندہ عید پر خوبصورت کپڑے پہنتا ہے' جس ماں کا جوان بیٹا فوت ہوا ہو' اس ماں کی آہیں نکل جاتی ہیں کہ آج میرا لال زندہ ہوتا تو ان کے ساتھ خوبصورت کپڑے پہن کر باہر جاتا' کسی کا باپ فوت ہوا ہو تو عید کے دن اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں' کاش کہ آج میرے ابو جان بھی زندہ ہوتے تو میرے ابو میرے سر پر پیار دیتے۔ ابو جان مجھے سینے کے ساتھ لگا کر پیار کرتے۔

میرے دوستو! امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پیاری بیٹی فاطمہ کو تسلی دلا رہے ہیں'

وقت گزرتا گیا' بڑا اچھا وقت گزرا' ایک دن جنابہ سیدہ فاطمہؓ اور جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر کوئی معمولی سی بات ہوگئی جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' جنابہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے معمولی سی ناراضگی کا اظہار کر کے مسجد میں تشریف لے گئے اور جا کر ننگی زمین پر لیٹ جاتے' آقا تشریف لائے' فرمایا بیٹی فاطمہ' اَیْنَ ابْنُ عَمِّكَ تیرے چچا کا بیٹا علی کہاں ہے' عرض کیا ابو جی' صبح ہمارا کچھ معاملہ بنا' وہ معمولی سی بات سے ناراض ہو کر مسجد چلے گئے ہیں' وہ پہلے بھی جب فارغ ہوں تو مسجد چلے جاتے ہیں اور اب بھی مسجد میں ہی ہوں گے' نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جلدی سے مسجد پہنچ گئے' آگے دیکھا کہ خدا کا شیر ننگی زمین پر لیٹا ہوا ہے' آقا نے اپنے پیر مبارک سے تھوڑا سا چونکا' لگایا اور پھر کندھا ہلا کر فرمایا' قُمْ یَا اَبَا التُّرَابِ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی اس لیے آقا نے لاڈ کے ساتھ فرمایا) اے مٹی کے باپ اٹھ کھڑا ہو' چل گھر چلیں' سرکار جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر گھر تشریف لے جاتے ہیں اور گھر جا کر فرماتے ہیں' میری بیٹی فاطمہ' میری بات خبردار ہو کر سن لے' آج کے بعد اپنے سر کے تاج علی کو ناراض نہ کر بیٹھنا' اگر آج اسی حال میں تیری موت آجاتی کہ تیرے سر کا تاج علی رضی اللہ عنہ تجھ سے ناراض ہے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری شفاعت بھی نہیں کرنی تھی' اگر تو میری شفاعت چاہتی ہے تو

یہ نہ سمجھنا کہ میں رحمۃ للعلمین کی بیٹی ہوں۔
یہ نہ سمجھنا کہ میں امام الانبیاء کی بیٹی ہوں
یہ نہ سمجھنا کہ میں وقت کے سلطان کی بیٹی ہوں
یہ نہ سمجھنا کہ میرا باپ بڑی شانوں والا ہے

نہ' نہ' تجھے اللہ پاک کی عبادت بھی کرنا پڑے گی اور علی کی اطاعت بھی کرنا پڑے گی' علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کیا کر' اور اللہ کی عبادت کیا کر' اللہ کریم کی عبادت اور علی کی اطاعت سے اللہ پاک تجھے جنت کی عورتوں کی سرداری عطا فرمائے گا۔

جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آقا نے اتنی بات کی کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئندہ

علی رضی اللہ عنہ کو ناراض نہ کرنا' اس وقت میرے دل نے فیصلہ کرلیا کہ آج کے بعد میں کبھی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض نہیں ہوں گا' میرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دکھ اور پریشانی کبھی نہیں آئے گی' آج کے بعد میں کبھی غصے میں نہیں آؤں گا' فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ابوجان نے میرا کتنا احساس کیا ہے' مجھے کچھ نہیں کہا' بلکہ اپنی بیٹی کو جاکر جھڑکا ہے۔

لوگو! میں بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ نے حیدر کرار کو کس قدر مقام عطا کیا' اللہ نے علی رضی اللہ عنہ کو کتنی شانیں عطا کی ہیں' لیکن آج کتنے افسوس کی بات ہے کہ!

نمازی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہے

نمازی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہے

شرم وحیا والا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہے

اور وہ بھنگی چرسی جس کو وضو اور غسل کرنا بھی نہیں آتا' جو ظالم استنجاء کرنا بھی نہیں جانتا' جو ہر وقت بھنگ کے نشے میں رہتا ہے' وہ جب بھی نام لیتا ہے میرے پیارے علی رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہے' نعوذ باللہ!

کیا خیال ہے' میرا علی کوئی بھنگیوں کا امام ہے۔

کیا خیال ہے' کیا میرا علی ان نشئیوں اور جہازوں کا امام ہے۔

نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازیوں' غازیوں اور مجاہدوں کے امام ہیں' کہتا ہے جو بھنگی' چرسی'

علی ہم تو تیرے ہیں دوزخ کے لئے نمازی بہتیرے ہیں

اسی علی دے ملنگ آں تے خرچے توں بڑے تنگ آں

علی رضی اللہ عنہ نمازیوں' حجازیوں اور غازیوں کا امام ہے' علی منگتوں کا امام نہیں' علی سخیوں کا امام ہے' یہاں ملنگ گلے میں کشکول ڈال کر کہتا ہے۔

نذر اللہ' نیاز حسین آل نبی اولاد علی کے نام پر

لوگو! جب بھی صدقہ خیرات کرو تو اللہ کے نام کا کرو' اور نذر و نیاز بھی رب کے نام کی دو'

مخلوق کے نام کی نذر نیاز جائز نہیں ہے۔
توجہ کرو! علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے سر کا تاج ہیں پیارے حیدر کرار کے جوڑے، ہمارے سر کا تاج ہیں' اور آپ کے پیروں کی خاک ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے مگر مشکل کشاء نبی ہے نہ علی ہے' انبیاء کا بھی مشکل کشاء اللہ ہے' اولیاء کا مشکل کشاء بھی اللہ ہے' اور ساری کائنات کا مشکل کشاء اللہ ہے باقی پیارے علی کا مقام رہ گیا' کیا باتیں ہیں۔
ایک دن آقا جنگ تبوک کے لئے گئے' فرمایا علی رضی اللہ عنہ تو نے گھر رہنا ہے' عورتوں اور بچوں کی نگرانی کرو اور گھر کا خیال کرو' جناب علی عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تمام صحابہ ساتھ لے کر جارہے ہیں اَتَخْلُفِیْ فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ۔
اور مجھے عورتوں اور بچوں کے لئے چھوڑ کر جارہے ہیں' میں یہاں گھر رہوں' کیا تلوار چلانے کو میرا دل نہیں چاہتا!

آقا میرا دل بھی چاہتا ہے کہ جنگ لڑوں
آقا میرا بھی دل چاہتا ہے کہ نمازی بنوں
آقا میرا بھی دل چاہتا ہے کہ جام شہادت ملے

جب آقا نے یہ بات سنی تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی پیاری بات فرمائی' سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَتِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی پیارے علی رضی اللہ عنہ تو تو میرے لئے اس طرح ہے' جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ہارون تھا' جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائی ہارون اللہ پاک سے دعائیں مانگ کر لیا تھا!

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ۔وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَهُوْا قَوْلِی۔ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ۔ هٰرُوْنَ اَخِیْ ۔اشْدُدْبِهٖ اَزْرِیْ۔وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ۔ (طٰہٰ:۲۵-۲۸)

جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام طور کی چوٹیوں پر اللہ پاک سے ملاقات کے لیے گئے تو اپنی جگہ جناب ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ گئے' آقا فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ' جس طرح

موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو اپنے گھر چھوڑ کر گئے تھے' تیری مثال تو ہارون والی ہے اور میری مثال موسیٰ علیہ السلام والی ہے' ہارون' موسیٰ کا سگا بھائی اور تو میرا چچا زاد بھائی ہے' موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام' ہارون کو گھر چھوڑ کر گئے اور میں اپنے بھائی علی کو گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں' اس لیے کہ تیرا میرا تعلق اور رشتہ بڑا گہرا ہے۔

آقا مکہ معظّمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ چلے گئے' آپ نے وہاں جا کر ایک مہاجر اور ایک انصاری صحابی' دو کا جوڑا بنا دیا' انصار ان کو کہتے ہیں جو مدینے کے پہلے رہائشی تھے اور مہاجران کو کہتے ہیں جو مکے سے کافروں کے ستائے ہوئے گئے تھے۔

بعض لوگ ''جولاہوں'' کو انصار سمجھتے ہیں' اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنے انصار صحابہ تھے وہ نعوذ باللہ سب جولاہے تھے اس لیے یہ غلط فہمی دور کرو' انصار کا معنی مددگار۔ رب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو انصار کہا ہے۔ اس لیے کہ انہوں نے مہاجر صحابہ کی مدد کی تھی' جب مہاجر مدینے آئے تو آقا نے ان کے جوڑے جوڑے بنائے اور ڈیوٹی لگائی کہ کٹے پھٹے مہاجروں کو اپنی جائیداد میں شریک کرلو!

اگر کسی کے پاس دو سواریاں ہیں تو ایک مہاجر کو دو

اگر کسی کے پاس دو تلواریں ہیں تو ایک مہاجر کو دو

اگر کسی کے پاس دو بیویاں ہیں تو ایک کو طلاق دے کر عدت پوری ہونے کے بعد اپنے مہاجر بھائی سے اس کی شادی کر دو' یعنی ہر معاملے میں ان کو اپنے بھائی بنا کر اپنے ساتھ ملا لو۔ جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام صحابہ کی جوڑیاں بنا دیں۔ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دیکھتے ہیں کہ آقا نے میرا جوڑا کوئی نہیں بنایا' مجھے کسی کے ساتھ نہیں ملایا' فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنِہٖ جناب علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ آقا میرے رشتہ دار بھی ہیں' اور میرے ساتھ بڑا گہرا تعلق بھی ہے اور میں آپ کا داماد بھی ہوں' آپ نے تمام صحابہ کے جوڑے بنائے ہیں اور مجھے کسی کا بھائی بنا کر کسی کے ساتھ نہیں ملایا۔

جناب علی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ فَلَمْ تَاٰخُ

بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ۔ سوہنیاء آپ نے سب کے جوڑے بنا دیئے ہیں اور مجھے کسی کے ساتھ نہیں ملایا' جب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بڑا دکھ ہوا ہے' علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بڑے پریشان ہوئے کہ آقا نے ابھی تک میرا نام نہیں لیا' آقا نے جب اتنی پریشانی دیکھی تو جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کمر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا علی' یاد رکھ' انت اخی فی الدنیا والاخرۃ تو دنیا میں بھی میرا بھائی ہے اور جنت میں بھی میرا بھائی ہوگا۔

دوستو! اللہ پاک نے جناب علی رضی اللہ عنہ کو کس قدر شان بخشا ہے' لوگ کہتے ہیں جناب' فلاں جماعت جناب علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتی' فلاں لوگ جناب علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتے' وہ نعرہ حیدری نہیں لگاتے۔

میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اگر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ماننے کا تقاضا ہے کہ ان کو مشکل کشاء مانا جائے' پھر میرا یہ سوال ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشکل کشاء کیوں نہیں کہتے۔ جناب علی رضی اللہ عنہ' نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں' اگر صحابی ہونے کی وجہ سے آپ مشکل کشاء ہیں تو پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کیا قصور ہے' آپ مشکل کشاء کیوں نہیں' کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کام نہیں آئے؟

یارو! ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو وہ شخصیت ہیں' آقا نے آخری وقت فرمایا' لوگو! میں سب کے قرضے اتار چکا ہوں لیکن صدیق کے قرضے میرے کندھوں پر باقی ہیں ' میرا رب ابوبکر کے قرضے جنت میں ادا کرے گا۔

اگر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مشکل کشاء ہیں اس لیے کہ آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا ہے' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو آپ کی خاطر سب سے پہلے مار کھائی' آپ کو صحن کعبہ میں اس قدر مار پڑی کہ صدیق رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی' بتاؤ' پھر صدیق رضی اللہ عنہ مشکل کشاء کیوں نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں نمازیں چھپ کر پڑھتے تھے' کافر کھلے عام نماز پڑھنے سے روکتے تھے' ظلم کرتے تھے' سختیاں کرتے تھے' عمر

فاروق رضی اللہ عنہ آئے، عرض کی یارسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپ چھپ کر ہی نمازیں پڑھنی ہیں تو پھر میرے کلمہ پڑھنے کا کیا معنیٰ، مسلہ واضح ہوا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صحن کعبہ میں بڑھک مار کر کھلے عام نماز پڑھوائی ہے تو میرے عمر نے پڑھوائی ہے، پھر میرا سوال ہے عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مشکل حل کروائی، عمر مشکل کشاء کیوں نہیں، ان کا کیا قصور ہے؟

جنگ تبوک کی تیاری ہوئی تو سب سے زیادہ چندہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا مسجد نبوی میں نمازی زیادہ ہوگئے، مسجد چھوٹی ہے، مسجد وسیع کرنے کے لئے چندہ عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا۔ پورے مدینے میں میٹھا پانی نہیں ملتا، صرف ایک ہی کنواں ہے جس پر ایک یہودی کا قبضہ ہے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے عام کیا اس کی قیمت میرے عثمان رضی اللہ عنہ نے ادا کی، قدم قدم پر خرچہ عثمان رضی اللہ عنہ کرے، پھر میرا عثمان مشکل کشاء کیوں نہیں؟

میرا ایک ہی عقیدہ ہے جو عقیدہ میں ساری دنیا کو پیش کرتا ہوں، دیوبندیؤ بریلویو اور اہل حدیثو، میرا پیغام نوٹ کرو۔

ہمارا تمہارا خدا غوث اعظم   نہیں کوئی اس کے سوا غوث اعظم
ہم سب کا لوگو داتا خدا ہے   وہی سب کا بھائیوں مشکل کشاء ہے

لوگو! نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مشکلات آئیں تو حل اللہ پاک نے کیں۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر مشکل وقت آئے تو حل اللہ پاک نے کیے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مشکلات آئیں تو اللہ پاک نے ٹال دیں۔

اللہ پاک کی قسم ہے، تیری اور میری مشکلات بھی ٹلنی ہیں تو اللہ پاک کے حکم سے ٹلنی ہیں، رب نہ چاہے تو ایک ذرہ بھی حرکت نہیں کرسکتا، رب چاہے تو بارش برسادے، رب چاہے تو ساون بھی خشک گزاردے، اگر وہ چاہے تو فصلیں پکادے، اگر وہ چاہے تو پکی ہوئی جلادے، مرضی اس کی چلتی ہے کیوں اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وہ ہر چیز پر قدرتیں رکھنے والا قادر ہے۔

جو بات میں کہنا چاہتا ہوں!

میرا سوہناء علی رضی اللہ عنہ، صحابی رسول ہے

میرا پیارا علی رضی اللہ عنہ، شوہر بتول ہے

میرا پیارا علی رضی اللہ عنہ، صحابی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور شیر خدا ہے

میرا علی رضی اللہ عنہ، قاری قرآن اور عابد رحمٰن ہے

میرا علی رضی اللہ عنہ فاتح خیبر اور مجاہد بدر ہے

میرا پیارا علی رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سنگی بھی ہے---- ساتھی بھی ہے---- جاں نثار بھی ہے---- وفادار بھی ہے---- غمخوار بھی ہے---- نبی کا داماد بھی ہے---- اور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر بھی ہے

کون علی، بتول کا شوہر علی رضی اللہ عنہ

کون علی، رسول کا داماد علی رضی اللہ عنہ

کون علی، حسن وحسین کا بابا علی رضی اللہ عنہ

کون علی، مومنوں کا امام علی، رضی اللہ عنہ

لوگو! علی رضی اللہ عنہ کا تعلق نمازیوں کے ساتھ ہے، اللہ کی قسم، بھنگیوں کے ساتھ علی کا کوئی تعلق نہیں۔

مجھے ایک بات بتاؤ، اگر قیامت کا میدان ہو!

ایک طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے پیچھے نمازی جا رہے ہیں۔
ایک طرف عمر فاروق رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں اور آپ کے پیچھے پیچھے بچوں کا ٹولہ آ رہا ہے۔
ایک طرف عثمان غنی علیہ الصلوٰۃ والسلام آ رہے ہیں اور آپ کے پیچھے سخیوں کی جماعتیں آ رہی ہیں

صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے دیکھیں تو نمازی نظر آئیں۔
عمر رضی اللہ عنہ پیچھے دیکھیں تو نمازی نظر آئیں۔
عثمان رضی اللہ عنہ پیچھے دیکھیں تو سخی نظر آئیں
ابن مسعود رضی اللہ عنہ پیچھے دیکھیں تو قاری نظر آئیں

میرے پیارے حسین رضی اللہ عنہ دیکھیں تو شہداء کی جماعتیں نظر آئیں

جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پیچھے دیکھیں تو شہید نظر آئیں

اگر علی پیچھے دیکھیں تو سارے ہی جہاز اکٹھے ہوں، کیا آپ لاٹھیاں لے کر ان بے ایمانوں کے سر نہیں پھاڑ دیں گے کہ میرے لیے تم رکھے ہوئے تھے۔

صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوہنے چہروں والے

عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سخی اور نمازی

عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازی

اور میرے لیے یہ بھنگ پینے والے رکھے ہوئے تھے، آپ جوتی اتار لیں گے اور جوتیاں مار مار کر سر گنجے کر دیں گے کہ بے ایمانوں، پلیدو، کیا تم کو میں ہی نظر آیا تھا۔

کیا آپ کو میری بات سمجھ آ رہی ہے؟

علی رضی اللہ عنہ کا تعلق نمازیوں کے ساتھ

علی رضی اللہ عنہ کا تعلق نمازیوں غازیوں کے ساتھ

پیارے علی رضی اللہ عنہ کا تعلق نیکوکاروں کے ساتھ

پیارے علی رضی اللہ عنہ کا تعلق حیاء والوں کے ساتھ

پیارے علی رضی اللہ عنہ کا تعلق سخیوں کے ساتھ

قطب شہید رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بڑی بات لکھی ہے قرآن کی تفسیر نوٹ کی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مزدوری کے عوض صرف ایک ''ٹوپہ'' جو کا کمایا، آپ وہ لے کر گھر آئے اور فرمایا فاطمہ جلدی کرو، چکی میں پیس کر آٹا بناؤ اور آٹا گوندھ کر حسن وحسین رضی اللہ عنہم کے لئے روٹیاں پکاؤ، روٹی تیار کی، ابھی اتار کر نیچے رکھی کہ دروازے پر دستک ہوئی، سائل کہنے لگا، جی سخیوں کا دروازہ سمجھ کر آیا ہوں، پیٹ سے بھوکا ہوں، مسکین آدمی ہوں، آس اور امید لے کر آیا ہوں، کوئی اللہ کے نام کا غریب کو دو۔

فرمایا! بیٹے حسنؓ جاؤ، فقیر کو روٹی دے کر آؤ، پھر آواز دی فاطمہ جنابہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

عرض کیا جی میرے سر کے تاج، فرمایا جلدی دوبارہ آٹا گوندھو، فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، روٹی تو میں نے پکادی ہے، فرمایا پیچھے سوالی فقیر آ گیا ہے اور روٹی وہ لے گیا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر دوبارہ آٹا گوندھ کر روٹی پکاتی ہیں، روٹی تیار ہوئی، ابھی سامنے لاکر رکھی کہ پھر دروازہ کھٹکا آواز آئی یتیم ہوں، سر پر کمانے والا کوئی نہیں، بے سہارا، دکھی اور پریشان ہوں، آپ کا دروازہ سخیوں کا دروازہ ہے، پیٹ سے بھوکا ہوں، دعائیں دوں گا، کوئی اللہ واسطے روٹی عطا کردو۔

جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بیٹے حسین جاؤ۔ یتیم کو روٹیاں دے کر آؤ، جو یتیم ہوجائے جس کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے وہ بندہ بڑا دکھی اور پریشان ہوتا ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جو بندہ کسی یتیم کے سر پر شفقت اور محبت والا ہاتھ پھیرے گا، ہاتھ پھیرنے والے، جتنے تیرے ہاتھ کے نیچے یتیم کے بال آئیں گے، اتنے بالوں کے برابر رب تجھے نیکیاں عطا کردے گا۔

دوبارہ پھر روٹی تیار ہوئی، ابھی کھانی شروع نہیں کہ آواز آئی، میں قیدی ہوں، ابھی جیل سے نکل کر آیا ہوں، وطنوں بے وطن، مسافر، پردیسی اور غریب ہوں، پیٹ سے بھوکا ہوں، روٹی کھانی ہے، آپ کا دروازہ سخیوں کا سمجھ کر آ گیا ہوں، کوئی اللہ واسطے روٹی عطا کردو۔

جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیٹے جاؤ، یہ روٹی بھی دے آؤ، پھر فرمایا فاطمہ جلدی کرو، آٹا گوندھ کر روٹی پکاؤ، عرض کرتی ہیں علی جی، اب تو آٹا ہی ختم ہوگیا ہے، میرے کھانے کے لئے آپ کے کھانے کے لئے اور نہ بچوں کے کھانے کے لئے روٹی بچی، ہم نے سب روٹیاں تو اللہ واسطے تقسیم کردی ہیں۔

آپ فرماتے ہیں پھر اس طرح کرو کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو پانی پلادو اور ہم بھی اسی طرح اللہ اللہ کرکے سوجائیں گے، رات بھوکے رہ کر گزاردی، صبح ہوئی تو آقا رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، آقا فرماتے ہیں تم رات کو کتنا پیارا عمل کرکے سوئے ہو، آج عرش پر تمہاری تعریفیں کی جارہی ہیں۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا۔ (الدھر :۸)

جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ یتیموں، مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور جب کھانا کھلا دیتے ہیں تو احسان کر کے جتاتے نہیں، منہ پر نہیں مارتے، اگر وہ کسی کو کھانا کھلائیں، کسی پر نیکی کریں تو اس سے بدلے کی توقع نہیں رکھتے، بلکہ وہ کہتے ہیں،

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۔(الدھر :۹)

یا اللہ، صرف تیری رضاء کے لئے یہ کام کیا ہے، اللہ تیری رضاء کے لیے کھلایا ہے، اللہ تجھے راضی کرنے کے لئے پلایا ہے۔

میں کیا شانیں بتاؤں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، کیا عظمتیں بیان کروں پیارے علی کی، ایک دن آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو گود میں بٹھایا ہوا ہے اور ساتھ فرماتے ہیں، جو بندہ میرے ساتھ پیار کرے گا، وہ میرے ان نواسوں کے ساتھ پیار کرے گا، ان کے ابو اور امی کی عقیدت اور احترام کرے گا، یعنی جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ پیار کرے حسن وحسین کے ساتھ پیار کرے۔ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیار کرے، جنابہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا احترام کرتا ہے، قیامت کا دن ہوگا، اللہ پاک اس کو جنت میں میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔

یہ جناب حیدر کرار کی شانیں ہیں، یہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مقام ہے، اللہ پاک نے کتنی شانیں عطا کیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی قرار دیا ہے۔

دوستو! علی نمازی بھی ہے----علی غازی بھی ہے----علی مجاہد بھی ہے----علی سخاوت والا----علی قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا----علی بہادری کرنے والا----علی اسلام کے لیے لڑنے والا----علی اسلام کی راہ میں خرچ کرنے والا----علی کا تعلق نیکوکاروں کے ساتھ اور نیکوکاروں کا تعلق علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ، نہ بھنگیوں کا تعلق علی کے ساتھ اور نہ علی کا بھنگیوں کے ساتھ کوئی تعلق۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.



عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (الانفال:)

ترجمہ ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کے لئے گھر بار چھوڑ کر مہاجر بنے' اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا' اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی ان کی' یہی لوگ ہیں جو سچے' حق سچ کے مومن' ایمان لانے والے ہیں' ان کے لیے اللہ کی طرف سے عام معافی کا اعلان ہے اور ان کے لیے اللہ نے عزت والا رزق بھی تیار کیا ہے۔''

حمد وثناء اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس کے لیے' جس اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کر کے اشرف المخلوقات بنایا۔

بے شمار' ان گنت' لاتعداد اور بے حدو حساب صلوٰۃ و سلام' شبنم اور بارش کے قطرات --- ریگستانوں اور صحراؤں کے ذرات --- پھولوں کی پتیوں --- درختوں کے پتوں اور آسمان کے روشن ستاروں سے بھی زیادہ درود سلام' آقائے دو جہان پیغمبر آخرالزمان' صاحب قرآن' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے۔

بھائیو' واجب الاحترام بزرگو' عزت اور احترام کے لائق ماؤں اور بہنوں' اللہ پاک کے قرآن میں سے سورۃ الانفال کی آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے' اس آیت مقدسہ میں اللہ ذوالجلال والاکرام نے اپنے آخری پیغمبر' لاڈلے نبی اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں بھی میں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کے بارے میں عرض کیا تھا' اس خطبہ میں بھی اللہ کی توفیق سے نبی ﷺ کی جماعت ہی کا تذکرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں' کیونکہ پاکستان میں بہت سارے ایسے لوگ موجود ہیں' جو صحابہ کو اشاروں کنایوں میں تنقید کرنا اپنی زندگی کا مشن سمجھتے ہیں' لیکن میں تو اس پیغمبر کی پیاری جماعت کے جگہ جگہ تذکرے کرتا ہوں' ان کی مدح سرائی اور تعریف کرنا اپنا ایمان سمجھتا ہوں' جب تک اللہ ذوالجلال نے توفیق بخشی' قریہ قریہ' شہر شہر' بستی بستی' نگر نگر' چوک و بازار اور محراب و منبر میں اصحاب پیغمبر کے تذکرے کرتا رہوں گا۔

دنیا کی ایک مثال ہے کہ انسان پر صحبت اور مجلس کا اثر بڑی جلدی ہوتا ہے۔ کوئی آدمی شرابیوں کی مجلس میں بیٹھے تو وہ شرابی بن جائے گا۔

کوئی آدمی ہیروئن پینے والوں کا ساتھ بن جائے تو ان کی صحبت کا اثر ہو جائے گا۔

کوئی آدمی چوروں کا دوست بن جائے تو آہستہ آہستہ اس کے اندر بھی وہ حرکات پیدا ہو جائیں گی کوئی آدمی جھوٹوں کے ساتھ بیٹھنے کا عادی بن جائے تو وہ بھی آہستہ آہستہ جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ اگر بندہ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرے تو آہستہ آہستہ وہ بھی اچھا بن جاتا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے ایک حکایت لکھی ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن باغ میں گیا' میں نے باغ سے تھوڑی سی مٹی اٹھا کر ناک کے قریب کی تو اس مٹی سے خوشبو آ رہی تھی' میں تصورات کی دنیا میں اس مٹی سے سوال کرتا ہوں' آخر تجھ میں کیا کمال ہے کہ تجھ سے خوشبو آ رہی ہے؟

شیخ سعدیؒ حکایت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مٹی نے زبان حال سے مجھے بتایا کہ اے سعدیؒ' کیا تجھے بات سمجھ نہیں آئی' میں کسی نالی میں رہنے والی مٹی نہیں' میں باغ میں پھولوں کے ساتھ رہنے والی مٹی ہوں' بات یہ ہے کہ ایک پھول اپنی ٹہنی سے جدا ہو کر زمین پر گرا' چند دن وہ پھول میرے سینے پر رہا ہے' اب اس کی خوشبو میرے اندر اثر کر چکی ہے۔

دوستو! ایک پھول مٹی کی چند کنکریوں پر دو چار راتیں گزار جائے تو اپنی خوشبو چھوڑ جاتا

ہے' میں قربان جاؤں ان خوش نصیبوں پر جن کو میرے کملی والے پیغمبر کی صحبت اور مجلس نصیب ہوئی تو اللہ ذوالجلال نے اعلان فرمایا۔

اللہ پاک نے نبی پاک ﷺ کے صحابہ کا تذکرہ قرآن کریم میں فرمایا!

ان خوش قسمت لوگوں کا تذکرہ جن پر میرے کملی والے کی صحبت کا رنگ چڑھ گیا تھا۔

ان خوش بخت نفوس کا تذکرہ' جن پر کملی والے کی مجلس کا رنگ چڑھ گیا تھا۔

جنہوں نے شب وروز میرے کملی والے کی محفل میں گزارے۔

بھائیو! بات عرض کر چکا ہوں کہ اگر کوئی آدمی بروں کی مجلس میں بیٹھنے والا بن جائے تو بندہ آہستہ آہستہ برا بن جاتا ہے اور اگر بندہ اچھے لوگوں کا ساتھی بن جائے' نیکوکاروں کا دوست بن جائے' نیک اور شریف لوگوں کی مجلس اختیار کر لیتا ہے تو اس پر سوسائٹی کا اثر ہو جاتا ہے' اللہ پاک اس نیک لوگوں کی مجلس اختیار کرنے والے آدمی کو ایک دن نیک ہی بنا دیتا ہے' شریف لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والے کو اللہ تعالیٰ شرافت عطا کر دیتا ہے۔ سچے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والے کو اللہ پاک سچا بنا دیتا ہے۔

میرے بھائیو! جن لوگوں نے میرے نبی کی مجلس اختیار کی ہے!

ان لوگوں پر صداقت کا رنگ چڑھا

کسی پر عدالت کا رنگ چڑھا

کسی پر سخاوت کا رنگ چڑھا

حیدر کرار پر ولایت کا رنگ چڑھا

کسی پر عبادت' تلاوت اور ریاضت کا رنگ چڑھا

ان لوگوں کو اللہ ذوالجلال نے پھر اتنی عظمتیں عطا کیں کہ اللہ پاک فرماتے ہیں اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن لوگوں کے سینے کے اندر میں نے ایمان کو ''فٹ'' کر دیا ہے' اور ایمان اسی طرح ہی فٹ نہیں کیا' بلکہ وزینۂ ایمان کی خوبصورت نقش نگاری کر کے' سجا کر' میں نے صحابہ کے سینوں میں فٹ کر دیا ہے' وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ

وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ۔ اور میں نے ان لوگوں کے لئے گناہ اور فسق و فجور کو دور ہی کر دیا ہے۔

بھائیو! مجھے تو اس طرح محسوس ہوتا ہے، جس طرح
نمازی جنت کو تلاش کرتے ہیں
غازی جنت کو تلاش کرتے ہیں۔
تہجد گزار جنت کو تلاش کرتے ہیں
سخاوت کرنے والے جنت کو تلاش کرتے ہیں
ہر نیکی کرنے والا آدمی جنت کو تلاش کرتا ہے
لیکن جنت میرے نبی کے صحابہ کو تلاش کرتا ہے
ساری دنیا جنت کی راہیں دیکھتی ہے
ساری دنیا جنت کو ترس رہی ہے

لیکن جنت کی راہ میرے پیغمبر کے صحابہ کے قدموں کو ترس رہی ہے، اس لیے یہ معمولی ہستیاں نہیں، ان لوگوں سے عرش والے رحمان نے پیار کیا، صحابہ کے ساتھ میرے کملی والے محبوب نے پیار کیا۔

آؤ، ذرا ان پاک ہستیوں کا تذکرہ سننا، اللہ پاک نے ہر شخص کو روکا ہے کہ!
تم نے کفر کے نزدیک نہیں جانا
تم نے فس و فجور کے قریب نہیں جانا
تم نے نافرمانیوں کے قریب نہیں جانا

تم نے گناہ کے ''نیڑے'' نہیں جانا اور گناہ کو روکا کہ تم نے میرے محمد ﷺ کے صحابہ کے ''ویڑے'' (صحن) نہیں جانا، اللہ پاک کتنی عظمتیں عطا کر رہا ہے۔

کہیں صحابہ کے بارے اللہ پاک فرماتے ہیں، اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ. یہ لوگ حق کی سیدھی راہیں پا جانے والے ہیں۔

ایک جگہ اللہ پاک نے فرمایا! اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ. یہ لوگ کامیابیاں پانے والے

ہیں۔

کہیں اللہ پاک صحابہ کو اس طرح نواز رہے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہ حق سچ کے پکے مومن ہیں۔

ذرا قرآن کریم کے مفہوم پر غور کرو کہ!

قرآن کس طرح صحابہ کی نغمہ سرائی کر رہا ہے

قرآن کس طرح صحابہ کی وکالت کر رہا ہے

قرآن کس طرح صحابہ کی مدح و توصیف کر رہا ہے

اللہ پاک نے فرمایا! اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ

کہیں اللہ پاک صحابہ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ ہدایت والے ہیں

کہیں اللہ پاک صحابہ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ کامیابیوں والے ہیں

یہ ایمان والے ہیں' اور یہاں فرمایا لوگو' اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ سوہنے کملی والے جن کی آپ نے تربیتیں کردی ہیں' میں نے ان کو اپنی جماعت بنالیا ہے اس لیے صحابہ رب کی جماعت ہے۔

بھائیو! اگر تم اپنی جماعت کے خلاف کوئی لفظ سننا گوارا نہیں کرتے رب کی قسم ہے' اللہ پاک بھی اپنی جماعت (صحابہ) کے خلاف کوئی لفظ گوارہ نہیں کرتا' خواہ کوئی اشارے میں کرے یا کنایہ میں کرے' کوئی کسی انداز میں تنقید کرے' رب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شکوے کبھی بھی گوارہ نہیں کرتا' اس لیے کہ!

یہ صحابہ' میرے نبی کے خون پسینے کی کمائی ہے

یہ صحابہ' میرے نبی کی دن رات کی محنت کا نتیجہ ہے

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے آقا جھولیاں پھیلایا کرتے تھے

کدے منگدے دعاواں' بہہ کے یاراں دے وچ

کدے روندے کلے جاکے' غاراں دے وچ

کتنا احساس امت دا سی پیر نوں
ساری عمر رب نوں مناوندا رہیا

جو میرے کملی والے کے پاس آئے --- بدر الدجی کے پاس آئے --- شمس الضحیٰ کے قریب آئے --- خاتم النبیین کے قریب آئے --- رحمۃ للعلمین کی مجلس میں آئے --- اور میرے رؤف الرحیم کی صحبت اختیار کرلی۔

جیہڑے کول آگئے اوہ صحابہ بنے
ٹکٹ جنت دے سوہنا عطاندا رہیا

اللہ ذوالجلال نے ان کو جنت کے ٹکٹ کیوں عطا فرمائے' ان کے اندر کون کون سی خوبیاں ہیں' آؤ ذرا صحابہ کی موٹی موٹی خوبیاں بیان کروں۔

اللہ پاک نے فرمایا' وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ جن کی تربیت میرے مصطفیٰ ﷺ نے کی' اللہ پاک کو مشکل کشاء ماننے والے --- میرے مصطفیٰ ﷺ کو اپنا مقتداء اور پیشواء ماننے والے --- اپنا رہبر اور رہنماء تسلیم کرنے والے --- ایمان والے --- قبر' قیامت اور اللہ کی طرف سے آنے والی تقدیروں پر یقین رکھنے والے۔

وَهَاجَرُوْا اللہ پاک کے پیار میں گھر بار کی قربانیاں دے جانے والے ---- دیس سے پردیسی بن جانے والے --- وطن سے بے وطن ہو جانے والے --- اپنا ہنستا بستا صحن اللہ کے دین کی خاطر قربان کر دینے والے --- اپنے وطن اور علاقے کو چھوڑ جانے والے ---- اللہ کے پیار کی خاطر اپنے قوم قبیلے اور رشتہ داروں سے کٹ جانے والے --- ہجرتیں کرنے والے --- اپنا گھر بار چھوڑ جانے والے۔

بھائیو! اپنے اپنے مقدر اور نصیب کی بات ہے' بعض بدنصیبوں کو صحابہ تنقید نصیب ہوئی اور آپ اپنے نصیب پر خوش ہوا کریں' تجھے نبی ﷺ کی جماعت کے تذکرے سننے اور سنانے نصیب ہوئے' اللہ پاک قیامت کے دن ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔

یہ کون لوگ ہیں' صحابہ کی پہلی خوبی کہ صحابہ ایمان والے!

جو شخص ایمان والا ہو' وہ کبھی بے ایمانی نہیں کرتا

جو آدمی ایمان والا بن جائے' وہ کبھی بے نماز نہیں رہتا

جو بندہ ایمان والا بن جائے' وہ کبھی بھی حرام کی روزی کے قریب نہیں جاتا

جو بندہ ایمان والا بن جائے' وہ کبھی سودا اور جوئے کے قریب نہیں جاتا

وہ لوگ جو مومن اور ایمان والے بن گئے' جو لوگ رب رسول پر ایمان لائے' اللہ رسول پر یقین کر لیا۔

ایمان والا بندہ کسی کمزور پر ظلم نہیں کرتا۔

ایمان والا بندہ کسی کا حق نہیں کھاتا۔

ایمان والا بندہ اللہ پاک کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کا دل نرم کر دیتا ہے اس کی زبان اور ہاتھ سے کوئی بندہ دکھی نہیں ہوتا' اس کے ہاتھ اور زبان سے کوئی بندہ پریشان نہیں ہوتا۔

دوسری خوبی ایمان والوں (صحابہ) کی' وَهَاجَرُوْا ان لوگوں نے ہجرتیں اختیار کر لیں وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ان لوگوں نے اللہ پاک کے راستے میں جہاد کیا۔

پتہ چلا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ ہی مجاہد ہیں' ایک صحابہ بھی مجاور نہیں۔ ایک صحابی بھی بازوؤں میں ونگاں اور کڑے ڈالنے والا نہیں' تمام صحابہ ہاتھ میں تلوار پکڑ کر میدان کارزار میں جہاد کرنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک صحابی بھی لاٹھیوں پر ٹلیاں اور مختلف قسم کے دوپٹے باندھ کر' کتوں کی قطاریں اپنے پیچھے لگا کر بازاروں میں پیسہ پیسہ مانگنے والا نہیں۔

نبی کے سارے ہی صحابہ شرافت والے

نبی کے سارے ہی صحابہ صداقت والے

نبی کے سارہی صحابہ حیاؤں والے

نبی کے سارے ہی صحابہ ایمان والے

نبی کے سارے ہی صحابہ حلال کی روزی کھانے والے' بلکہ اللہ پاک کی کمزور مخلوق کا

سہارا بن جانے والے۔

خطبہ جمعہ کی نشست مختصر ہوتی ہے' اس لیے میں وقت کی نزاکت کے پیش نظر عرض کروں گا' ایک دن آقا علیہ السلام کے پاس مہمان آئے' نبی پاک علیہ السلام نے بلال کو بھیجا' بلال پتہ کر' حجرے میں کوئی کھانے کے لئے چیز پڑی ہو' بلال حبشی ﷺ نے پتہ کر کے عرض کیا' آقا پتہ کر کے آیا ہوں' گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان کیا' میرے ساتھیو' آج میرے مہمان آئے ہیں' ہے کوئی مدینے کا رہائشی' جو میرے مہمانوں کو روٹی کھلا دے' جو شخص آنے والے ان مسافروں کو آج کھانا کھلائے گا' قیامت کے دن اللہ پاک اس کو میرے حوض کا پانی عطا کر دے گا۔

حضرت ابوطلحہ انصار رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا ایک مہمان مجھے دے دو' حالانکہ گھر کی حالت نہیں دیکھی' پتہ نہیں جذبات میں آ گئے ہوں گے کہ حوض کوثر کا پانی پیئیں گے' صحابہ نے مہمان تقسیم کر لیے ہیں' ابوطلحہ انصاری کو جو مہمان ملا۔ وہ اسے خوش ہو کر گھر لے جاتے ہیں جا کر بیوی کو کہتے ہیں' اللہ والی ہمارے گھر کملی والے کا مہمان آیا ہے' اس کی خدمت کرنی ہے' اس لیے کہ آقا نے حوض کوثر کا وعدہ فرمالیا ہے' بی بی عرض کرتی ہے میرے سرتاج' ہم غریبوں کے گھر کیا ہے' یہ روٹی کے چار ٹکڑے پڑے ہوئے یہ بھی میں نے بچوں کے لیے تھوڑی سی روٹی رومال میں چھپا کر رکھی ہوئی ہے' چلو اس طرح کرتے ہیں سرکار کا مہمان ہے' اس طرح کے برکتوں والے مہمان روز روز تو تشریف نہیں لاتے' اس طرح کیہ برکتوں والے مہمان اللہ پاک روز روز تو نہیں بھیجتا' چلو' جی آیاں نوں قدم رنجہ مبارک' تشریف لے آئے ہیں۔ ہم نے بچوں کے لئے جو روٹی چھپائی ہے ہم یہ نبی پاک کے مہمان کو کھلا دیں' بچوں کو پانی پلا کر سلا دیں گے' بچے سو جائیں گے' نبی کا مہمان سیر ہو کر سو جائے گا' اللہ حوض کوثر کا حقدار کر دے گا' ان لوگوں کو حوض کوثر کا پانی پینے کا کتنا شوق ہے' اللہ پاک مجھے اور آپ سب کو نصیب فرمادے۔

عرب کا رواج تھا کہ مہمان اتنی دیر تک کھانا' کھانا شروع نہیں کرتا تھا' جب تک میزبان

ساتھ نہیں بیٹھتا تھا مہمان کہنے لگا' جی آپ بھی تشریف لائیں' میزبان کہنے لگا' جی آپ شروع کریں' میں آپ کے لئے پانی وغیرہ لے کر آؤں' یہ جا کر بیوی کو کہنے لگا' مہمان اس طرح روٹی نہیں کھائے گا' مجھے اس کے ساتھ بیٹھنا پڑے گا' اگر میں نے روٹی کھالی تو مہمان بھوکا رہ جائے گا' مہمان کی بھوک دور نہیں ہوگی' تو اس طرح کرنا کہ چراغ درست کرنے کے بہانے چراغ بجھا دینا' پھر چراغ ٹھیک کرتے کرتے تھوڑا سا وقت لگ جائے گا' ہم اندھیرے میں کھانا کھاتے رہیں گے' میں ویسے ہی اپنا منہ ہلاتا رہوں گا' مہمان کو اس طرح محسوس ہوگا جیسے میزبان بھی کھانا کھا رہا ہے۔ اس طرح نبی پاک ﷺ کا مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھا جائے گا' عرش والا مہربان راضی ہو جائے گا۔

اب انہوں نے ایسا ہی کیا' بیوی نے آ کر کپڑا ہلایا' چراغ گل ہو گیا' چراغ درست کرنے کے لئے کافی دیر لگی رہیں' اندھیرے میں دونوں ہی اللہ والے کھانا کھا رہے ہیں۔ کبھی کھانے تک ہاتھ لے جائیں' اور ایسے ہی منہ ہلاتے جائیں' کبھی پانی کا گھونٹ پی لیا اس طرح محسوس ہوا' جیسے کھانا کھا رہے ہیں: (کیسی صحابہ کی تربیت ہے' کتنا صحابہ کے اندر جاں نثاری کا جذبہ ہے' ان پر تنقید کرتے ہو) مہمان نے کھانا کھالیا' بستر کا انتظام کیا۔ صبح کی نماز کا وقت ہوا' نماز سے فارغ ہو کر آقا نے صحابہ کی مجلس بلائی' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی مجلس میرے محبوب کے سامنے آ کر بیٹھ جاتی ہے' سرکار مدینہ کا چہرہ خوشی سے ٹمٹما رہا ہے تاجدار مدینہ کا مکھڑا خوشی سے چمک رہا ہے' وہ تو سدا ہی چمکتا رہتا تھا' اللہ پاک نے میرے محبوب کا چہرہ اتنا سوہناء بنایا' رب کی قسم ہے سارے جگ جہان کا حسن اکٹھا کرو تو میرے محبوب کے حسن و جمال کی ایک جھلک بھی نہیں بن سکتی' جبرائیل ایسے ہی نہیں تڑپا' کہتا ہے' مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا لَمْ اَرَیٰ رَجُلًا اَفْضَلُ مِنْ مُّحَمَّدٍ' جبرائیل کہتا ہے سوہنا! میں رب کی ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے مشرق بھی گیا' میں مغرب بھی گیا' میں نے زمین کے چکر لگائے' ساری روئے زمین پر میں نے محمد ﷺ جیسا سوہنا دیکھا ہی نہیں۔

ایک دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آقا علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' صحابہ عرض کیا

سوہنیاء' یہ حسان آپ کی تعریفیں شعروں میں کرتا ہے' آ قا فرماتے ہیں' حسان' سنا ہے تو میرے بارے کچھ شعر لکھے ہیں' عرض کیا آ قا' محبت کا اظہار کیا تھا' اللہ پاک قبول کرے۔ آ قا فرماتے ہیں یار' تو میرے صحابہ کو سناتا ہے آج ہمیں بھی سنا دے' عرض کی سوہنیاء' میں حاضر ہوں آپ کو بھی سنا دیتا ہوں۔ حسان رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ کے پاس بیٹھ کر آ قا کے مکھڑے کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں۔

اَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدُ النِّسَآءَ
خَلَقْتُ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

سوہنیاء! میں نے دنیا میں بڑے بڑے حسن و جمال والے دیکھے' لیکن رب کی قسم ہے' میری آنکھوں نے آپ جیسا سوہناء جہاں میں دیکھا ہی نہیں' میری آنکھیں ایسا خوبصورت کیسے دیکھتیں رب نے آ: جیسا جمال والا پیدا ہی کوئی نہیں کیا!

کسی کی آنکھ میں عیب ہوتا ہے
کسی کے کانوں میں عیب ہوتا ہے
کسی کے ناک میں عیب ہوتا ہے
کسی کے دانتوں میں عیب ہوتا ہے
کسی کی پیشانی میں عیب ہوتا ہے
کسی کے رنگ میں روپ میں عیب ہوتا ہے

لیکن اللہ ذوالجلال نے آپ کو تمام عیوب سے مبرا پیدا کیا ہے جب آپ کی باری آئی تو اللہ پاک نے حسن کے دروازے ہی کھول دیئے کہ سوہنیاء جتنا تیرا دل چاہتا ہے' حسن و جمال لے جا۔

یہ تو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے' ایک اور ولی تڑپا' اس ولی کا نام سعید الفت رحمہ اللہ ہے' یہ فیصلہ آباد کی دھرتی پر ولی پیدا ہوا' وہ کہتا ہے۔

روشن چہرہ قد کاٹھ بنتر بناوٹ ختم ہوگئی اس سوہنے نے سجاوٹ

کسے ماں ایسا سوہنا نہیں جنیاں جیویں اپنی مرضی مطابق او بنیاں
مصور نے بس انتہا کرتی بڑی ریجھ دے نال تصویر کٹی
نزاکت، نفاست تے پھلاں دا سہرہ واہ سبحان اللہ میرے محمدؐ دا چہرہ
حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا محمدؐ بنا کے قلم توڑ دتا

اللہ پاک نے میرے محبوب کو اتنا سوہنیاء بنایا' ایک اور ولی اٹھا' اس نے کہا

میں صدقے سوہنیاء مکھڑا جگ ویکھنے دا پکھڑا
ویکھاں تے کٹ جائے دکھڑا من ہرا ہوجائے سکھڑا
کوئی چہرے نوں تلوار کہے کوئی تلوار دی وی دھار کہے
کوئی بجلی دا لشکار کہے کوئی بدر دا چمکار کہے
جے میں چند کہاں انصاف نئیں چند دا تے چہرہ صاف نئیں
چند آپ بکھا دید دا پج لا کے آوندا عید دا
ایتھے چند نوں پچھ دا کون ایں سورج دی نیویں دھون ایں
ایتھے یوسفاں دی واہ نئیں کوئی اچی لیندا ساہ نئیں
بجھ جا کے حبشی بلال نوں جس تکیا ای میرے لال نوں
اک وار جس نے تکیا مڑ کے نئیں اٹھ سکیا

اللہ پاک نے اتنا جمال عطا کیا' اتنے حسن کے جلوے عطا کیے' صحابہ ایسے ہی جانیں قربان نہیں کر گئے۔

عرض کر رہا تھا' سرکار نے صبح کی نماز پڑھائی' آقا کے چہرے پر خوشی کے آثار ہیں' تجلیات ٹمٹما رہی ہیں' آقا کا چہرہ مسکرا رہا ہے' آپ نے فرمایا'

اے میرے انصاری صحابی' ذرا بتا تو سہی' تو نے رات کون سا عمل کیا ہے؟

صحابی عرض کرنے لگا آقا' آپ سے نماز پڑھ کر گیا ہوں اور معمول کے مطابق وظیفے پڑھ کر سو گیا ہوں' فرمایا نہیں' تو نے رات کو زندگی کا ایسا تاریخی عمل کیا کہ رب نے تیرے عمل

کو قرآن بنا کر نازل کر دیا ہے' عرض کیا سو ہنیاء بات بڑی عجیب ہے' فرمایا' رب کے بتانے پر مجھے پتہ تو چل گیا ہے تو ذرا اپنی زبانی سنا' عرض کیا' سوہنیاء' میں خوشی خوشی آپ کا مہمان تو گھر لے گیا لیکن گھر میں آٹا ہی کوئی نہیں تھا' میری بیوی نے بچوں کے لئے تھوڑی سی روٹی سنبھال کر رکھی ہوئی تھی' میں نے سوچا کہ مہمان اکیلا نہیں کھائے گا' اس کے ساتھ بیٹھنا پڑے گا' اگر میں ساتھ بیٹھ گیا تو مہمان بھوکا رہ جائے گا' اگر مہمان بھوکا رہ گیا تو نبی سے کیا ہوا وعدہ خلاف ہو جائے گا' سوہنیاء پھر میں نے ایک ترکیب سوچی میں نے اپنی بیوی کو سبق پڑھایا کہ تو آ کر چراغ بجھا دینا' میری بیوی نے آ کر چراغ گل کر دیا' میں خالی ہاتھ روٹی تک اس طرح لے جاتا تھا' پھر منہ تک لاتا تھا' پھر پانی کا گھونٹ پیتا تھا' مہمان نے سمجھا کہ کھانا کھا رہا ہے' آقا میں نے اس انداز کے ساتھ اپنے مہمان کو کھانا کھلایا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں آجا' پھر اللہ ذوالجلال کا قرآن سن لے' یہ تیرے آنے سے پہلے آ گیا ہے' اللہ پاک نے فرمایا۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ و میرے ساتھ پیار کرنے والے اور میرے راستے میں دین کی خاطر تن من دھن کی بازی لگانے والے ہیں' ان کی جہاں باقی خوبیاں ہیں' ان خوبیوں کے اندر ایک یہ بھی خوبی ہے کہ وہ اپنی ضرورتوں پر اپنے بھائی کی ضرورتوں کو ترجیح دیتے ہیں' خود بے شک بھوکے ہیں' لیکن اپنے بھائی کو کھلا دیتے ہیں۔

فرمایا! میرے انصاری صحابی تیرا عمل میرے رب کو اتنا پسند آیا ہے کہ اللہ پاک نے تیرے آنے سے پہلے جبرائیل کے ذریعے تیرا رات کا کارنامہ مجھے بتا دیا ہے' یہ میرے کملی والے کی تربیت کا اثر ہے' یہ نبوت کی تجلیات کا رنگ چڑھا ہے۔

بھائیو! میرا نبی ''سراج منیر'' ہے' سراج سورج کو بھی کہتے ہیں' سراج چراغ کو بھی کہتے ہیں' میرا آقا کو دونوں ہی معنے سمجھتے ہیں' اگر نبی کو سورج کی جگہ کہیں کہ نبی ''سراج'' ہے اس لیے کہ میرا نبی اکیلا ہے لیکن سرکار کی نبوت کی روشنی پورے جہان میں پھیلی ہوئی ہے' جیسے سورج ساری زمین کے لئے اکیلا ہے۔ جہاں بھی جاؤ گے' اسی سورج کی روشنی آئے گی۔

مشرق میں جاؤ' اسی سورج کی چمک
مغرب میں جاؤ اسی سورج کی روشنی
شمال میں جاؤ' ایک سورج کی روشنی
جنوب میں جاؤ' اسی سورج کی روشنی

مکے جاؤ--- مدینے جاؤ--- امریکہ جاؤ--- روس جاؤ--- جاپان جاؤ--- نائیجیریا جاؤ---- سوڈان جاؤ---- جہاں جاؤ گے میرے مصطفی ﷺ کی نبوت چمکیں ملیں گی' اس لیے یہ نبی ''سراج منیر'' ہے۔

اگر معنی چراغ والا لو' ایک چراغ جل رہا ہو' اس چراغ کے ساتھ جس چراغ کی بتی لگاؤ گے وہ چراغ جل گیا' دوسرا چراغ لاؤ اور اس چراغ کی لائٹ کے قریب کرو' یہ چراغ بھی روشن' اگر اس طرح کی مثال لاؤ' اللہ کی قسم ہے جو بجھا ہوا چراغ بھی محبوب کے ساتھ مل گیا اللہ پاک نے اس کو بھی روشن کر دیا' صدیق رضی اللہ عنہ روشن---- فاروق رضی اللہ عنہ روشن---- عثمان رضی اللہ عنہ روشن---- حیدر کرار رضی اللہ عنہ روشن----- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روشن---- طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما روشن---- سعد و سعید رضی اللہ عنہما روشن-- میں کس کس صحابی کی بات کروں' ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کو روشنی عطا فرمائی' یہ نبی ﷺ کے صحابہ ہیں جو ایمان بھی لائے' ہجرت بھی کی' گھر بار بھی چھوڑ آ' جہاد بھی کیا' یہ سیرت کن لوگوں کی ہے۔

سنو! ایک نوجوان تھا' اس کا نام عبد العزیٰ تھا (عزیٰ ایک بت کا نام ہے' کے کافر بتوں کے نام پر اپنے بچوں کے رکھتے تھے۔ مثلاً عبد العزیٰ' عبد شمس اور عبد یغوث وغیرہ) یہ ابھی بچہ تھا کہ اس کا باپ فوت ہو گیا' یہ یتیم ہو گیا' اس کا چچا بڑا مالدار تھا' اس نے بھتیجے کے سر پر ہاتھ رکھا' کہتا ہے بیٹا گھبرانا نہیں' میں تیرا باپ بن کر رہوں گا' مال دیا' بکریاں' گائیں اور بھیڑیں دیں' اتنا کچھ عطا کیا کہ بچہ جوان ہوتے ہی بہت بڑا جاگیردار بن جائے' بڑا سرمایہ اکٹھا ہو گیا' ریوڑوں کے ریوڑ اور بیش بہا مال' ایک دن بیٹھے بیٹھے اس کے کان میں صدا پڑ جاتی ہے' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ جب یہ توحید کے نغمے کی صا

کان میں پڑی تو سوچ میں پڑ جاتا ہے، کہتا ہے اب مجھے اتنی دیر تک چین نہیں آئے گا، جب تک میں کلمہ نہ پڑھ لوں، دیکھا کہ۔

مشرق میں لوگ کلمہ پڑھ رہے ہیں
شمال میں لوگ کلمہ پڑھ رہے ہیں

جنوب میں کملی والے کی نبوت و رسالت کی دھوم پڑ رہی ہے، ہر طرف کملی والے کا دین پھیلتا جا رہا ہے، اس نوجوان کے دل میں خیال آیا، اللہ میرا چچا بھی کہیں مسلمان ہو جائے، تا کہ میرے لیے کلمہ پڑھنا آسان ہو جائے، جتنی دیر چچا کلمہ نہیں پڑھتا، اتنی دیر تک میرے لئے یہ مسئلہ مشکل ہے، ایک دن بیٹھے بیٹھے خیال آیا، اے عبد العزیٰ اگر موت آ گئی تو، تو کفر کی حالت میں دنیا سے جائے گا، اس دنیا کی دولت تو آنے جانے والی چیز ہے، چچا زیادہ سے زیادہ ظلم کرے گا، مال چھین لے گا لیکن تیرا ایمان تو بچ جائے گا نا! ان چیزوں کو چھوڑ دے، مال و دولت کی پرواہ نہ کر، کلمہ پڑھ لے، اس نے بیٹھے بیٹھے کلمہ پڑھ لیا اور وہاں بیٹھ کر اقرار کر لیتا ہے،

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اللہ والو! تم دو چار لاکھ روپیہ لگا کر مکان بنا لیتے ہو، اپنے بچوں کے لئے کمرے بنا لیتے ہو، کوٹھیاں کمرے بنا کر اوپر بڑا کر کے شعر لکھتے ہو کہ

پھلا پھولا رہے یا رب یہ چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

اللہ کی قسم ہے، نبی ﷺ نے کوٹھی نہیں بنائی ---- نبی ﷺ نے مربع نہیں خریدا ---- نبی ﷺ نے کار، پجارو نہیں بنائی ---- میرے پاک نبی نے گلشن بنایا تو صحابہ کا بنایا، نبی ﷺ کی کمائی اور محنت صحابہ ہیں، اگر نبی پاک ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں یہ بات کہیں کہ۔

جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

اللہ کی قسم ہے' اس بات کو چار چاند لگ جائے۔

یہ دولت خیرات میں نہیں پائی ہم نے
خون جگر دیا ہے تو بہار آئی ہے

لوگو! پیغمبر کی جماعت ایسے ہی نہیں بنی' اللہ کی قسم ہے ان لوگوں کی خاطر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نیندیں قربان کی ہیں' سنو' صحابہ کیسے بنے

اکیلا ہی چلا تھا' میں جانب منزل
لوگ ملتے گئے' کارواں بنتا گیا

ایک وہ وقت تھا کہ میرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا توحید کا اعلان کر رہا تھا' پھر ایک وہ وقت بھی آیا کہ ہزاروں کے لشکر میرے کملی والے کے دائیں بائیں اشارے کا انتظار کر رہے ہیں کہ سوہنیاء کب اشارہ کرے تو جانوں کی بازیاں لگا دیں۔ اس نوجوان نے کلمہ پڑھ لیا' چچا کو پتہ چلا تو کہتا ہے' چل چھٹی کر' یہ کہتا ہے چچا کیوں' چچا کہتا ہے' تو یتیم تھا' مال تیرا نہیں میں نے تجھے مال دیا' تو نے بغیر مشورے اور بغیر پوچھے کلمہ پڑھ کر باپ دادا کا دین چھوڑا ہے۔ اس نے مال چھین لیا' چچا نے سمجھا کہ جب مال چھینا گیا تو خود ہی کلمہ چھوڑ دے گا' جب چچا نے اس ایمان کے پہاڑ کی جرأت دیکھی تو اس نے سوچا' بات نہیں بنی' اب کہتا ہے کہ عبدالعزیٰ جلدی کر' تن سے کپڑے اتار دے' یہ تیری کمائی نہیں میری کمائی ہے' عبدالعزیٰ کانپ گیا' کہتا ہے چچا اتنا ظلم کر کے برہنہ نہ کر' چچا کہتا ہے اگر تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنا ہے تو کپڑے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لے' تو نے میرے باپ دادا کا دین چھوڑا ہے۔ اب مال و دولت کا کیا لگتا ہے' میری دولتیں چھوڑ دے' تن سے کپڑے اتار لیے گئے' یہ نوجوان پھولوں جیسی جوانی---- نزاکتوں میں پلنے والا---- شہزادوں جیسی زندگی گزارنے والا---- ریشمی حلے پہننے والا---- خوبصورت خوشبوئیں لگانے والا---- پیارے پیارے عطر اور سینٹ استعمال کرنے والا---- دیکھ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کا کس طرح اثر ہوا' آج بالکل

برہنہ کردیا گیا ہے' اب رات کے اندھیرے میں ماں کے دروازے پر جا کر دستک دی' ماں آ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرتی ہے' یہ نوجوان ڈگمگاتی آواز کے ساتھ کہتا ہے' اے اماں دروازہ نہ کھولنا بلکہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہو کر میری ایک بات سن لینا' ماں کہتی ہے بیٹا میں قربان جاؤں'

مائیں تو بیٹوں کی زیارتیں کرتی ہوئی سیر ہی نہیں ہوتیں
مائیں تو بیٹوں کا مکھڑا دیکھتے ہوئے سیر ہی نہیں ہوتیں

میں دروازے کے پیچھے کھڑی کس طرح بات کروں' بیٹا میں تیرا چہرہ کیوں نہ چوم لوں' کہتا ہے اماں' میرا جسم دیکھنے کے قابل نہیں' آج تیرا بیٹا ریشمی حلے پہن کر نہیں آیا' آج میرے چچا نے مجھ سے سارا مال بھی چھین لیا ہے اور تن سے کپڑے بھی اتار لیے ہیں' ماں کہتی ہے بیٹا اس نے اتنا ظلم کس بات پر کیا' بیٹا کہتا ہے اماں جی' میں نے کلمہ پڑھ لیا۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه۔

ہم نے تو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه۔ کو کھیل تماشہ بنالیا' اگر تو نہ لَا اِلٰـهَ۔ کی قیمت پوچھنی ہے تو ان سے پوچھ جن کے تن سے کپڑے اترے' تجھے لا الہ کی کیا قدر ہے۔

تو لَا اِلٰـهَ۔ بھی پڑھتا ہے' فراڈ بھی کرتا ہے
لَا اِلٰـهَ۔ بھی پڑھتا ہے' دھوکے بھی کرتا ہے
لَا اِلٰـهَ۔ بھی پڑھتا ہے' ظلم بھی کرتا ہے
لَا اِلٰـهَ۔ بھی پڑھتا ہے' سودی کاروبار بھی کرتا ہے
لَا اِلٰـهَ۔ بھی پڑھتا' ہوئے کی گیم بھی کرتا ہے
لَا اِلٰـهَ۔ بھی پڑھتا ہے' شراب بھی پیتا ہے

ابھی تیرے لَا اِلٰـهَ۔ میں فرق نہیں آیا' ان لوگوں سے لَا اِلٰـهَ۔ کی قیمتیں پوچھ جنہوں نے تن من دھن کی بازیاں لگا دی تھیں' تو لَا اِلٰـهَ۔ بھی کہتا ہے اور ساتھ سجدہ قبر پر جا کرتا ہے۔

حوصلہ جوان کر کے فقیر کی بات سن! کہتا ہے اماں میں نے کلمہ پڑھ لیا ہے' ماں بھی کافرہ

تھی، ماں کہتی ہے، بیٹا، تجھے کلمہ پڑھنے کی کیا مصیبت پڑی تھی، کیا تجھے باپ دادا کا دین اچھا نہیں لگا، کہتا ہے اماں، میں تیرے دروازے پر بحث کرنے کے لئے نہیں آیا، بلکہ ایک سوال لے کر آیا ہوں، اپنے جسم کا حساس علاقہ ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا توفیق ہے تو دے دے میں نے اپنی پیاس بجھانے کے لئے مصطفیٰ ﷺ کے دروازے پر آپ کی زیارت کرنے کے لئے جانا ہے، ماں کہتی ہے بیٹا اگر تو اب بھی کلمے سے پھر جائیں تو میں ریشمی جوڑوں کی لائنیں لگادوں، اور اگر تو نے کلمہ پڑھنا ہے تو تیرے لئے کوئی کپڑا نہیں، یہ جلدی جلدی جاتی ہے، ایک گندا سا ٹاٹ اور بوریا، لاکر دیتی ہے اور کہتی ہے بیٹا، اگر تو نے اسی مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ پڑھنا ہے تو اس ٹاٹ کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا، اور اگر کلمہ نہ چھوڑ کر باپ دادا کا دین قبول کرلے تو میں ریشمی حلے سلوا دوں گی، اس نوجوان نے ٹاٹ کا ٹکڑا پکڑ کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک کو چادر بنا کر اپنے پیٹ پر باندھ لیا ہے اور دوسرا کندھوں پر رکھا ہے۔

ذرا غور کرنا! ریشمی کپڑے پہننے والا، خوبصورت کاٹنیں استعمال کرنے والا آج بوری اور ٹاٹ کے اندر لپٹا ہوا میرے کملی والے کی زیارت کرنے کے لئے جارہا ہے، ادھر اللہ پاک کی رحمتیں بھی مسکرا کر اس کا نظارہ کررہی ہیں، یہ کلمہ پڑھنے کا مزہ آیا نا!

ہم کو تو گھر بیٹھے ہی کلمہ مل گیا ہے، ''کوٹھی بنائی مار کے ٹھگی'' اور اوپر موٹا سا لکھا یا ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ دیکھا یہ لَآ اِلٰـہَ۔ کا ٹھیکیدار بیٹھا ہے تو ظلم بھی کرے، غریبوں کا خون بھی چوسے، پھر بھی تو جنت کا ٹھیکیدار ہے، ان لوگوں سے جا کر لَآ اِلٰـہَ کی قیمتیں پوچھ جو لَآ اِلٰـہَ سے قربان ہوگئے!

بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھ، جس کی چربی کوئلوں پر پگھل گئی
خبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھ، جس کو سولی پر لٹکایا گیا
بی بی زنیرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ، جس کی آنکھیں نکال دی گئیں
بی بی سمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ، جس کا ایک پیر ایک اونٹ سے، دوسرا پیر دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھا، پھر دونوں کو جلا کر اس بی بی کو برہنہ کرکے دولخت کیا گیا

لَآ اِلٰـہَ۔ کا معنی نبی کے پروانوں سے پوچھ تجھے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ۔ کا کیا پتہ ہے' ہم نے گھر بیٹھے ہی مٹھے پہ منقہ ٹھاہ۔ اللہ کوئی تازی مرغی گل اللہ اسلام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب یہ نوجوان جارہا ہے' رات کی تاریکیوں کا سفر' سردی کی رات' سرکار کی مسجد کے دروازے پر پہنچا' ادھر صبح طلوع ہونے والی ہے' اور ادھر آفتاب نبوت بھی طلوع ہونے والا ہے' دروازے پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ کب سرکار آئیں تو میں اپنا ماجرا سناؤں اور کلمہ پڑھوں' ادھر سے فجر طلوع ہونے لگی' حجرے کا دروازہ کھلا آقا مسجد نبوی میں تشریف لائے' سرکار نے دیکھا کہ مدھم سا اندھیرا ہے' ایک آدمی دروازے پر بیٹھا ہوا ہے' آقا فرماتے ہیں اے جوان' تو کون ہے؟ اس نے کھڑے ہو کر تعارف کرایا اور اپنی ساری روداد سنائی کہ آقا کلمہ پڑھنے کے بعد مجھ پر کیا کیا اور کیسے کیسے گزری' آقا نے اپنے سینے سے لگایا' پیار کیا' محبت و شفقت کی صبح صحابہ جمع ہوئے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کراوایا' کپڑے پہنائے' کلمہ پڑھایا' بیعت کروائی' جس وقت یہ تیار ہوگیا' آقا فرماتے ہیں آج کے بعد میں نے تیرا نام ''عبداللہ'' رکھ دیا ہے۔

پچھلے دنوں میں نے اعلان کیا تھا کہ عیسائیوں کے ایک بہت بڑے پادری کو اللہ پاک نے اسلام کی دولت عطا فرمائی تو اس کا نام بھی عبداللہ رکھا گیا' جب اس نوجوان کی پہلی رات ملاقات ہوئی تو ایک ٹکڑا پیٹ پر باندھا ہوا ہے' اور دوسرا ٹکڑا کندھے پر رکھا ہوا ہے' سرکار کو ٹاٹ اور بوریئے کے دو ٹکڑے اتنے پسند آئے' تمام صحابہ اس کو عبداللہ کہتے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پیار' محبت اور لاڈ کے ساتھ اس کو ذوالبجادین کہتے ہیں' یعنی دو ٹکڑوں والا میرا صحابی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا چہرہ یہ ذوالبجادین لفظ سن کر خوش ہو جاتا۔

ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹھے بیٹھے عرض کرتے ہیں' آقا جی آپ کے صحابہ قرآن پڑھتے ہیں' میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی قرآن پڑھوں' مجھے قرآن پڑھادو' آقا علیہ السلام نے قرآن پڑھایا' اب یہ ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھے تلاوت کرتے ہیں اور بڑے پیار کی مستی میں قرآن کی تلاوت جاری ہے' بڑے پیارے لہجے میں پڑھ رہے ہیں'

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِo وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ o وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِo لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ.

یہ تلاوت کرر ہے ہیں‘ ادھر سے جناب عمر رضی اللہ عنہ آئے اور بڑے جلال کے ساتھ کہتے ہیں‘ اے عبد اللہ خبردار‘ قرآن اتنی اونچی آواز سے نہ پڑھا کر‘ آہستہ آواز سے پڑھا کر اس طرح ہماری نمازوں میں خلل پڑتا ہے‘ آقا علیہ السلام نے عمر رضی اللہ عنہ کی جلالی آواز کو سنا تو تیز قدموں سے آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کندھا پکڑ کر فرمایا‘ عمرؓ سب صحابہ سے اس طرح کی گرج اور رعب سے بات کرلیا کر‘ لیکن خبردار‘ میرے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح رعب سے بات نہ کرنا‘ عبد اللہؓ سے جب بھی بات کرنی ہے‘ پیار اور محبت کے لہجے میں کرنی ہے‘ عرض کیا آقا‘ اس کے اندر کیا خوبی ہے؟

فرمایا! میرے عمر رضی اللہ عنہ تجھے کیا پتہ ہے کہ یہ کتنی نزاکتیں قربان کر کے آیا ہے---- یہ شہزادوں جیسی زندگی قربان کر کے نمازی اور مجاہد بن کر آیا ہے---- ماں باپ قربان کر کے آیا ہے۔

ایک دن حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ پیار اور محبت میں کہتے ہیں آقا جی میرا شہید ہونے کو دل چاہتا ہے‘ دل تو آپ کا بھی چاہتا ہے کہ شہید ہو جائیں‘ اس نے کہا تھا۔

جی تو چاہتا ہے کہ ہم بھی راہ خدا میں شہید ہو جائیں
مگر سنا ہندو سالے جان سے مار دیتے ہیں

شہید ہونے کو دل تو چاہتا ہے لیکن ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہندو گولی نہ ماردیں یہ گھر بیٹھا ہی شہید ہے۔

بھائیو! نبی پاک رضی اللہ عنہ کے سارے ہی صحابہ مجاہد---- سارے ہی جہاد والے---- سارے ہی جذبات والے---- سارے ہی جرأت و استقلال والے---- عرض کی آقا شہید ہونے کو بڑا دل چاہتا ہے‘ اس لیے کہ

ایک راستہ نماز والا یہ بھی جنت کو جاتا ہے

ایک راستہ روزے والا' یہ بھی جنت کو جاتا ہے

ایک راستہ سخاوت والا' یہ بھی جنت کو جاتا ہے

اور بھی بڑی سڑکیں جنت کو جاتی ہیں' رب کی قسم ہے' اگر کوئی شارٹ کٹ (مختصر) جنت کا راستہ ہے تو شہادت کا راستہ ہے' پھر ہر راستے میں حساب و کتاب کے لئے چیک پوسٹ ہے' اعمال چیک کیے جائیں گے' لیکن یہ جنت کا مختصر ترین بائی پاس ہے اس میں کوئی چیک پوسٹ نہیں۔ رب تعالیٰ نے اعلان کر دیا کہ جو میرے دین پر گلا کٹا جائے اس سے کوئی پوچھ گچھ نہیں' وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں' میرا بھی شہید ہونے کو دل چاہتا ہے' ادھر سے جنگ کا اعلان ہو گیا' یہ بھی ساتھ تیار ہو گئے' آقا علیہ السلام نے فرمایا' عبد اللہ' کوئی چھلکا لے کر آپ کھجور کا چھلکا لائے' آقا نے اپنے ہاتھ سے چھلکا باندھا اور ساتھ دعا کی' اللہ یہ میرا عبد اللہ مجھے بڑا پیارا ہے' مولا یہ میرا لاڈلا سا صحابی ہے' اللہ میرے عبد اللہ کا خون کافروں پر حرام کر دے' حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' عرض کیا' سوہنیاء اگر میرا خون کافروں پر حرام ہے تو پھر شہادت کیسے ملے گی' میں تو شہادت چاہتا ہوں۔

فرمایا! عبد اللہ تیرے ساتھ ہم کو پیار ہی اتنا ہے' تیری موت جس حال میں بھی آئے گی اللہ پاک تجھے شہداء میں شامل کرے گا' میدان تبوک میں پہنچے تو آپ کو بخار چڑھ گیا' قدرتی اللہ کو پیارے ہو گئے' فرمایا میرے صدیق و عمر' تم جا کر میرے عبد اللہ کو غسل دو' صدیق و عمر نے غسل دیا' میت کی چارپائی لے کر آئے تو سرکار خود لحد کے اندر اترے' اپنے ہاتھوں سے عبد اللہ کو دفن کیا' آقا کی آنکھوں سے آنسو اور لبوں پر دعا جاری تھی فرماتے ہیں اللہ اس جوان پر میں بھی راضی ہوں' مولا تو بھی راضی ہو جا' آقا علیہ السلام اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ساتھ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں' ادھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ گئی' عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو' جس وقت میں نے!

عبد اللہ کے بارے آقا کی دعائیں سنیں

عبداللہ کی میت پر آقا کے آنسو گرتے دیکھے

عبداللہ کی یاد میں نبی پاک ﷺ کو روتے دیکھا

تو میرے دل سے چیخیں نکل گئیں میں نے کہا اے عبداللہ، تو کتنا بختوں اور نصیبوں والا ہے۔

کاش! آج تیری جگہ میں دنیا سے چلا جاتا

کاش! تیری جگہ مجھے موت آ جاتی

کاش! آج تیری جگہ کملی والا مجھے اپنے ہاتھوں سے دفن کرتا

کاش! آج کملی والا میرے حق میں دعائیں کرتا

عبداللہ، تو کتنے نصیبوں والا ہے، تیرے چہرے پر نبی پاک ﷺ کے آنسو گرے ہیں۔

یہ نبی ﷺ کے صحابہ ہیں جن کے بارے میں قرآن حکم دوہائی دے رہا ہے۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

راتیں تو بہت ہیں، ساری رات بیت جائے جمعہ کا سارا دن گزر جائے، اگلا جمعہ آ جائے، پھر اس سے اگلا جمعہ آ جائے، دن اور راتیں گزرتے جائیں، اللہ پاک نے اس جماعت کو اتنی عظمتیں عطا کی ہیں کہ ان کی شان کے تذکرے ختم نہیں ہوتے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.



فضائل درود شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○ (الاحزاب:۵۶)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ عَشۡرًا، اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِیۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَکۡثَرُہُمۡ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔

اتارا ہے مولا نے یہ قرآن جن پر ہوں لاکھوں درود سلام ان پر
وہ جا جا کے پیارا، جو غاروں میں رویا جو امت کی خاطر پریشان ہو یا
ہوجائے جاں میری قربان ان پر ہوں لاکھوں درود سلام ان پر
دو عالم کی رحمت جو بن کر ہے آیا اور ختم نبوت کا ہے تاج پایا
ہوگئی نبوت تمام جن پر ہوں لاکھوں درود سلام ان پر

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو، نہایت ہی عزت، ادب اور احترام کے لائق میری روحانی ماؤں اور بہنوں، تمام قسم کی حمد وثناء اور ہر قسم کی تعریف اللہ جل جلالہ کی ذات اقدس کے لئے، جس اللہ نے زمین بنائی آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے، جس اللہ نے مجھے اور آپ سب کو جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے اپنی بارگاہ میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے، دعا کرو اللہ پاک میری اور آپ سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

بے شمار، ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب، صحراؤں، ریگستانوں کے ذرات بارش اور شبنم کے قطرات، آسمان کے ستاروں، پوری روئے زمین کے درختوں کے پتوں اور پھولوں کی

پتیوں سے زیادہ درود و سلام، آقائے دو جہان --- پیغمبر آخر الزمان --- صاحب قرآن --- رحمۃ للعالمین --- سید الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک پر۔

میرے بھائیو اور معزز بہنو! آج کے اس خطبہ جمعۃ المبارک میں جس موضوع پر میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں، یہ موضوع بڑا ضروری، بڑا عظیم، بڑا اعلیٰ اور بڑا انرالا موضوع ہے۔ درد دل سے دعا کرنا کہ اللہ پاک مجھ طالب علم کو کھل کر حق سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درود پاک کے فضائل، اہمیت اور اس کی برکات کیا ہیں، آج انشاء اللہ میں یہ مسئلہ عرض کروں گا، نبی پاک ﷺ کی محبت بنیادی عقیدہ ہے، میں اکثر خطبات اور تقاریر میں یہ بات کھلے لفظوں میں کہا کرتا ہوں کہ جو شخص نبی دو عالم علیہ صلوٰۃ والسلام سے پیار اور محبت نہیں کرتا اللہ پاک اس کو کبھی بھی جنت کا حقدار نہیں بناتا، جو شخص نبی دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حب دار ہے وہی جنت کا حقدار ہے، جس کا سینہ اور دل نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں سرشار نہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ بدنصیب جنت کا حقدار ہی نہیں، بہشت کا حق دار صرف وہی ہے جو نبی دو عالم کا حب دار ہے، اور نبی دو عالم کا حب دار عقیدہ توحید رکھتا ہے، نبی پاک ﷺ سے پیار کرنے والے کا عمل اپنی مرضی اور باپ دادا کے عقیدے پر نہیں، بلکہ سنت کے مطابق ہوتا ہے، اسی لئے امام الانبیاء جناب مدنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا!

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

جو شخص مجھے دل و جان سے اپنے ماں باپ، اپنی اولاد، برادری، رشتہ داروں اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ مجھ محمد ﷺ کو پیارا نہیں جانتا، وہ بندہ جنت کا حقدار ہی نہیں، وہ شخص ایمان سے خالی ہے، وہ شخص مومن بن سکتا ہی نہیں، بندہ مومن اس وقت بنتا ہے جب نبی پاک ﷺ سے دل و جان سے پیار کرنے والا بن جائے، اور جو شخص نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کرنے والا ہوتا ہے وہ نبی پاک ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے، اور صلوٰۃ و سلام اپنی مرضی والا نہیں۔ بزرگوں اور مولویوں کا بنا ہوا نہیں صرف وہ درود و سلام پڑھنا چاہیے جو خود

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھایا ہے' اللہ پاک سے دعا کیا کر' اللہ جی بھر کر درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اے دنیا والو' قیامت کا دن بڑا سخت ہے' قیامت کا دن بڑا سنگین دن ہے' ایسا دن کہ جب ہر جان کو اپنی اپنی پڑی ہوگی' اور کون سا قیامت کا دن۔

جتھے عیسیٰ' موسیٰ تے آدم بھی ڈولے　　یوسف تے یونس لکن سارے اولے
ہر کوئی پیغمبر ایہو بول بولے　　آج بناں مصطفیٰ ﷺ دے چھٹکارا نئیں ہوناں
محمدؐ نوں چھڈیاں گزارہ نئیں ہوناں

کائنات کے لوگو! قیامت کی بڑی مشکل گھڑیاں ہیں' کوئی شخص کسی کی بات نہیں سنے گا میں اپنے پاس سے نہیں کہتا بلکہ رب کا قرآن کہتا ہے'

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ٥ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ٥ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ٥ (عبس: ۳۴-۳۶)

کہیں اللہ پاک نے فرمایا!

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰـكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ٥ (الحج: ۲)

ایسا دن کہ بندہ بندے سے دوڑے گا' بھائی' بھائی سے دوڑے گا ماں بیٹا ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے' کوئی کسی کی فریاد نہیں سنے گا' کوئی کسی کا حامی اور مددگار نہیں بنے گا' کوئی کسی کا حال پوچھنے کے لئے تیار نہیں' دعا کیا کر اللہ پاک قیامت کی سختیوں سے بچائے' یہ کیسا دن ہے۔ مولانا شیخوپوری اللہ زندگی دراز فرمائے' آپ فرماتے ہیں

بن دائیں وارو کوئی اوتھے جند نمانی دا　　لگی اے پیاس گھٹ مل دائیں پانی دا
حوض اک نظری آوے سوہنے نبی حقانی دا　　پر پتہ نئیں ساقی کوثر قیمت کی لائی آ
آ چٹھی آسمانوں احمد سرور نوں آئی آ

وہ نقشہ ذرا ذہن میں لاؤ' لوگ پیاسے ہیں' پیاس لگی ہوئی ہے' یہ سورج جو آج ہم کو کروڑوں میلوں سے تپش پہنچا رہا ہے' یہ بھی سوا نیزے پر آجائے گا' زمین تانبے جیسی بن جائے گی مولانا فرماتے ہیں۔

نس نس پے جاون لوکی طرف تالاب دے　　ادبوں جا کھڑے ہوون کول جناب دے
بھر بھر پلاوے سوہناء جام شراب دے　　پینیدیاں پینیدیاں رونق چہرے تے آئی آ
آ چٹھی آسمانوں احمد سرور نوں آئی آ

یہ قیامت کی گھڑیاں ہیں' آج کوئی کسی کا بازو پکڑنے کے لئے تیار نہیں ہے' رب کا قرآن کہتا ہے' ماں کے سامنے بچہ تڑپ رہا ہے لیکن ماں حال پوچھنے کی کوشش نہیں کرے گی' اور بیٹے کے سامنے ماں باپ تڑپ رہے ہیں لیکن بیٹے کو جرأت نہیں ہوگی کہ جاکر ماں باپ کا بازو پکڑلیں' ماں باپ کو اٹھا کر سینے سے لگالیں' کوئی کسی کی بات نہیں سنے گا۔

میں صدقے قربان جاؤں' میرے آقا نے بڑی پیاری بات کی ہے' آقا فرماتے ہیں'اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلٰوةً یامت کی سختیاں اور ہولناکیاں اپنی جگہ پر ہیں لیکن دنیا میں جو شخص مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھے گا قیامت کے دن وہ میرے قریب آجائے گا' میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا' جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھتا ہوگا' اللہ پاک ہم کو بھی درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعۃ المبارک کا دن آئے تو جی بھر کر نبی پاک ﷺ پر درود پڑھا کرو' اسی لئے میں نے اپنے نبی کی شان میں شعر لکھے تھے کہ۔

اتارا ہے مولا نے یہ قرآن جن پر　　ہوں لاکھوں درود سلام ان پر
وہ جا جا کے پیارا' جو غاروں میں رویا　　جو امت کی خاطر پریشان ہو یا
ہوجائے جاں میری قربان ان پر　　ہوں لاکھوں درود سلام ان پر

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساتھ یہ بھی فرمادیا' لوگو' تم نے دنیا میں بڑے بڑے بخیل اور کنجوس دیکھے ہوں گے' جن کا بخل اور کنجوسی اپنی برادری اور گلی محلے میں بڑی مشہور

ہوتی ہے لیکن جہانوں کے پیر نے فرمایا' یہ تو کوئی بخیلی نہیں' **اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ**' سب سے بڑا اور پہلے درجے کا بخیل وہ شخص ہے جو میرا نام سنتا ہے لیکن ظالم مجھ پر درود نہیں پڑھتا۔

آج مولوی درود پاک کے فضائل بیان نہیں کرتا' اس نے قوم کو انگلیاں چومنے پر لگا دیا' یہ چوں چوں کی آوازیں تو آ رہی ہیں' درود کی آوازیں کیوں نہیں آتیں' اگر اللہ پاک کی رحمتیں چاہتے ہو--- قیامت کے دن میرے محبوب کا ساتھ چاہتے ہو--- آقا کے قریب رہنا چاہتے ہو--- سرکار کی محبتیں چاہتے ہو--- پھر آقا کا نام چاہتے ہو تو نبی پاک ﷺ پر درود سلام پڑھا کرو محمد ﷺ کتنا پیارا اور میٹھا نام ہے' جو شخص ایک بار سرکار کا پیارا اور میٹھا سا نام سن کر ﷺ کہہ دیتا ہے (یہ کہنے میں کوئی زور تو نہیں لگتا' زبان کو ہلائیں' ہونٹوں کو حرکت دیں تو ہونٹ ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے ملتے ہیں' پیار کرتے ہیں) تو ایک بار ﷺ کہے گا' اللہ پاک کو اپنے محبوب کا درود سن کر اتنی خوشی ہو گی کہ اللہ پاک تمہارے نامہ اعمال میں دس رحمتیں لکھ دیں گے۔

اللہ پاک کو اپنے پیارے نبی سے کتنا پیار ہے' آج لوگوں نے یہ شور برپا کر دیا ہے کہ فلاں نبی کو نہیں مانتا' فلاں آپ کو بڑا بھائی مانتا ہے' ان جھگڑوں کو چھوڑو اور مجھ فقیر کی بات سنو کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں' میرے کملی والے کی باتیں سنو' میرے کملی والے کا نام بھی اعلیٰ اور شان بھی اعلیٰ' اسی لئے میں کہتا ہوں۔

سنا جس کسی نے کلام محمدؐ ہوا جان و دل سے غلام محمدؐ
ہوا ہے نہ ہوگا میسر کسی کو بلند اس قدر ہے مقام محمدؐ
سراور دل جھومتے ہیں خوشی سے لبوں پہ جب آتا ہے نام محمدؐ
ہے قرآن میں موجود فرماں خدا کا کہ کلام خدا ہے کلام محمدؐ

یہ میرے پاک نبی کی عظمتیں ہیں' جن پر آج میں درود پڑھنے کی فضیلتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

دوسری حدیث سنیں، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، جوشخص ایک بار درود پڑھے اللہ پاک دس رحمتیں نصیب فرمادیتے ہیں۔ وَيُحِطُّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ اور ساتھ اللہ پاک اس کے دس گناہ بھی مٹادیتے ہیں۔ وَرَفَعْتُ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ اور ایک بار درود پڑھنے سے رب اتنا راضی ہوتا ہے اللہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ مومن کے دس درجے بھی بلند کردیتا ہے۔

کاروبار کی پریشانی والو' اپنے گھر کی ناچاقی میں الجھے ہوئے میرے بھائیو اور بہنو' دنیا کی پریشانیوں اور الجھنوں میں گرے ہوئے لوگو' آؤ ذرا پیار سے میری بات پر غور کرنا' جی بھر کر نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھا کرو' اللہ سارے ہی دکھ دور کردے گا۔

سید عبدالرحیم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ دہلی والے' یہ وہ لوگ ہیں جن کے خاندان نے حدیث پاک کی خدمتیں کی ہیں' ایک بندہ' تین چار نہیں بلکہ پورے خاندان' نسل درنسل نے حدیث پاک کے خادم اور نبی دو عالم ﷺ کی تعلیم کے نوکر بن کر زندگیاں گزاریں' یہ سید عبدالرحیم شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں' اے لوگو' اللہ پاک نے ہمارے خاندان کو بڑی عزت اور شان عطا کی ہے لیکن یاد رکھنا کہ یہ شانیں کس طرح ملیں ہم خاندانی طور پر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث لکھتے بھی آرہے ہیں' پڑھاتے بھی آرہے ہیں' ہم جب بھی حدیث لکھتے ہیں' حدیث پڑھتے اور سناتے ہیں تو حدیث لکھتے ہوئے درود لکھتے ہیں اور حدیث پڑھتے بھی درود پڑھتے ہیں۔ ایک دن میں کئی کئی مرتبہ درود ہی پڑھتے رہتے ہیں' یہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنے کی برکتیں ہیں کہ اللہ پاک نے عظمتوں سے سرفراز کردیا ہے۔

ایک اللہ کا ولی تھا جو ساری زندگی نبی پاک ﷺ سے پیار کرتا رہا' درود پاک پڑھتا رہا' جب وہ فوت ہوگیا تو بعد میں بیٹے کو خواب آتی ہے باپ خواب میں ملتا ہے' جب باپ خواب میں ملا تو بیٹا پوچھتا ہے' ابا جی' آپ تو اپنی زندگی پوری کرکے دنیا سے چلے گئے ہیں' ذرا مجھے ایک بات تو سمجھاؤ جب آپ دنیا سے چلے گئے تو اللہ پاک نے آپ سے کیا معاملہ کیا ہے

--- رب نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے--- اللہ پاک نے آپ کو کیا صلہ عطا کیا ہے؟

اب دنیا سے جانے والا مومن باپ کیا جواب دیتا ہے۔ کہتا ہے' بیٹا میں جو دنیا میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درود پاک پڑھتا رہا ہوں' اس کی برکت سے اللہ پاک نے میرے سارے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنوں! اللہ پاک نے ایک فیصلہ موت کا بھی کیا ہے جو ہر کسی پر آنے والا ہے۔ سب بیماریوں کا علاج' بڑے بڑے حکیم اور ڈاکٹر دنیا میں موجود ہیں لیکن موت کا علاج نہ کوئی ڈاکٹر کر سکا ہے اور نہ کوئی حکیم کر سکا ہے بلکہ ڈاکٹروں اور حکیموں کے تو اپنے جنازے جا رہے ہیں' ذرا غور کرنا۔

نسیاں پجیاں جان نہ دیوے تے دارو موت نہ کوئی
نیکی کرو کماؤ تقویٰ تے بدلہ لیسو سوئی

رب کہتا ہے لوگو! نیکیاں کماؤ' میں تمہاری نیکیوں کی قیمت ڈال دوں گا' آقا فرماتے ہیں' لوگو نیک عمل کماؤ' اللہ پاک تمہاری قدردانی کرے گا' لیکن شیطان بے ایمان کو یہ بات گوارا نہیں!

شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی بندہ نیک عمل کرے
شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی بندہ تلاوت کرے
شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی بندہ نماز پڑھے
شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی بندہ قرآن پڑھے
شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی بندہ جمعہ پڑھنے کے لئے آئے وہ ازلی دشمن ہے
شیطان بے ایمان نہیں چاہتا کہ کوئی عورت پردہ کرے
شیطان بے ایمان نہیں چاہتا کہ کوئی وی' سی' آر سے دور رہے۔
شیطان بے ایمان نہیں چاہتا کہ کوئی جہاد کے لئے جائے

شیطان بے ایمان نہیں چاہتا کہ کوئی اپنا گلا کٹوائے

شیطان بے ایمان نہیں چاہتا کہ کوئی بندہ نیکیاں کرے

لیکن میرا رب کہتا ہے' اے لوگو' نیکیاں کرو' اور یہ بے ایمان کہتا ہے نیکیوں کے قریب نہ جانا' اسی لئے میرے حافظ محمد لکھوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

پر ہے شیطان بندے دا دشمن' پچھا مول نہ چھوڑے

جمن تھیں لا مردیاں تائیں' ایہہ ویری مکھ نہ موڑے

یہ بندے کو قدم قدم پر بے ایمان کرنے کی کوشش کرتا ہے' اگر بندے پر جوانی ہو تو کبھی بندے کو سینما کی دعوت دیتا ہے' کبھی اس کے دل میں فلموں کے شوق بٹھاتا ہے کبھی وی' سی' آر کی دعوت دیتا ہے' ادھر اذان ہو رہی ہے اور یہ اسے مشورہ دیتا ہے کہ اے پاگل' کیا اس طرح کا کوئی گاہک ملنا ہے' ایسا گاہک پھر نہیں آنا' جو پیسے اس نے تجھے دینے ہیں وہ کسی نے نہیں دینے' یہ تھپکیاں دیتا ہے تاکہ نماز گزر جائے' یہ کہیں مسجد نہ چلا جائے' صبح کی اذان ہو تو یہ آ کر تھپکیاں دے کر سلاتا ہے اور کہتا ہے' عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ پیارے سوجا' ابھی رات باقی ہے' یہ شیطان بندے کا اتنا بڑا دشمن ہے کہ عورتوں کو بے پردہ کر کے بازاروں میں پھرا رہا ہے' کبھی نوجوانوں کو ڈش اور وی' سی' آر پر مجبور کر رہا ہے۔

میرے بھائیو! اب فیصلہ کر لو کہ آپ نے رب رسول کی بات کو ماننا ہے' یا اپنے دشمن شیطان کی بات ماننا ہے!

اگر رب رسول کی بات کو ماننا ہے تو اپنے مکانوں کی چھتیں ڈش سے پاک کرنا ہوں گی۔

اگر رب رسول کی بات کو ماننا ہے تو وی' سی' آر کو گھر سے نکالنا پڑے گا۔

اگر رب رسول کی بات کو ماننا ہے تو پھر انڈیا کے گانے گھر سے نکالنا ہوں گے

اگر رب رسول سے واقعی پیار ہے' خالی دعویٰ نہیں' بلکہ سچی محبت ہے تو پھر قدم قدم پر نبی کی سنت سے پیار کرنا پڑے گا' ورنہ پھر کام تو چل رہا ہے' رسول کی محبت کے دعویٰ بھی چل رہے ہیں اور انڈیاء کی فلمیں بھی چل رہی ہیں۔

مولانا محمد عبد اللہ صاحب بورے والا والے فرمایا کرتے ہیں کہ میں ایک جگہ پر گیا تو انہوں نے ایک طرف پھٹے ہوئے سائبان لگائے' پھٹی ہوئی دریاں بچھائیں اور درس کے لڑکے سپارے پر سپارہ پڑھ رہے ہیں اور دوسری طرف بڑی خوبصورت دریاں' پیارے پیارے ٹینٹ' صوفے لگے ہوئے اور سامنے وی سی آر لگا ہوا' لوگوں نے پینٹیں شرٹیں پہنی ہوئی ہیں یہ اماں جی کا ایصال ثواب کھانے کے لئے آئے ہوئے ہیں' یہ بی بی کے چہلم پر چاول شریف کھانے کے لئے آئے ہوئے ہیں' وہ وی سی آر لگا کر بیٹھے ہوئے اور ادھر سپاروں پر زور دیا ہوا ہے' میں نے کہا کیا تم پاگل ہو' ادھر قرآن' ادھر وی سی آر کہنے لگے بے بے دونوں کاموں کا شوق رکھتی تھی۔

میں نماز پڑھانے لگا' مجھے کہنے لگی حافظ جی' نماز پڑھا کر ذرا میری بات سننا میں گھر گیا' میں نے سوچا کہ شاید کوئی خاص مسئلہ پوچھنا ہوگا' جب میں گیا تو ایک پرانا سا قرآن لا کر' جس کے اوپر پانچ' سات غلاف چڑھائے ہوئے' کہتی ہے لو بابا جی' یہ مسجد میں رکھ لینا' میں نے کہا' بی بی یہ کیا' کہتی ہے اللہ بخشے میاں جی ہوتے تھے تو وہ پڑھا کرتے تھے وہ چھوڑ کر گئے ہیں اب تم مسجد میں لے جاؤ۔

کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ نامراد اکیلا قرآن ہی چھوڑ کر گیا ہے کوئی بھینس گائے اور کوئی پیسہ نہیں چھوڑ کر گیا' کوئی روپیہ پیسہ اور بھینس گائے مسجد کو بھیج' یہ قرآن بے چارہ لاوارث ہے' یہ مسجد بھیج دیا' باقی پر خود قبضہ کر لیا۔

بھائیو! فیصلہ کرو' رب رسول کی بات ماننا ہے یا اپنے دشمن شیطان کی بات ماننا ہے' یہ شیطان چاہتا ہے کہ جو شخص بھی دنیا سے جائے وہ بے ایمان ہی جائے تاکہ جہنم میں میرے ساتھ ہو' جب رب نے اسے جنت سے نکالا تھا تو اس نے کہا'

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ۔ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔(صٓ)

اللہ پاک نے فرمایا! ظالم' فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌo وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِo میرے جنت کے باغوں سے نکل جا' دفع ہو جا' میری نظر رحمت سے دور ہو جا' کہنے

لگا اچھا چلا تو جاتا ہوں لیکن اللہ یاد رکھنا میں دوزخ میں تجھے اکیلا نظر نہیں آؤں گا' میں اپنی پوری پارٹی اور جماعت بنا کر لے جاؤں گا' میں ہر شخص کے دروازے پر جا جا کر اس کو گمراہ کروں گا' یا اللہ جس طرح میں نے تیرے سجدے سے انکار کیا' تو نے کہا آدم کو سجدہ کر' میں نے تو ایک کا انکار کیا' اب میں ایسی تبلیغ کروں گا کہ جو میرے کہنے پر لگنے والے ہوں گے وہ تجھے بھی سجدہ نہیں کریں گے' میں نے تو آدم کے سجدے کا انکار کیا' میں اتنی محنت کروں گا کہ ان کو تیرے سجدے سے بھی ہٹا دوں گا۔

رب کہتا ہے اچھا' پھر جو میرے مخلص ہوں گے وہ تیری چال میں آئیں گے ہی نہیں' جو میرے پیارے ہوں گے وہ تیرے ہتھے چڑھتے ہی نہیں۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔ لیکن تیرے مخلص بندوں پر میرا داؤ نہیں چلنا۔ وہ میرے قابو نہیں آئیں گے۔

میرے بھائیو! مومن یا کوئی عام بندہ جب فوت ہونے والا ہوتا ہے تو یہ شیطان بے ایمان آ جاتا ہے اور آ کر اس کے رشتہ دار کی شکل بن کر کہتا ہے' کیا تو نے مجھے پہچانا نہیں' میں تیرا فلاں رشتہ دار' جو تجھ سے پہلے مر چکا ہوں' یہ کہتا ہے ہاں ہاں' تو وہی لگتا ہے' وہ کہتا ہے میں تجھے ایک بات سنانے کے لئے آیا ہوں' کوئی جنت نہیں' کوئی دوزخ نہیں' کوئی کلمے کلام کی ضرورت نہیں' یہ تو مولویوں نے شور مچا دیا ہے' آخری وقت کوئی توبہ استغفار کی ضرورت نہیں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' لوگوں! عملوں کا دارومدار بندے کے آخری لفظوں پر ہے' نجات اور فیصلے کا دارومدار انسان کے آخری عملوں پر ہوگا' بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بندہ ساری زندگی نیکیاں ہی کرتا رہتا ہے' ساری عمر نیک اعمال کرتا ہے' لیکن آخری وقت جب موت قریب ہوتی ہے تو وہ کوئی ایسا جرم کر جاتا ہے کہ ساری زندگی کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور بندہ جہنم کا حقدار ہو جاتا ہے' اور بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ ساری زندگی گناہوں اور سیاہ کاریوں میں گزر گئی۔ آخری وقت اللہ پاک کی رحمت ہوگئی' بندہ کوئی ایسا بول' بول جاتا ہے' کوئی ایسا کام کر جاتا ہے کہ اللہ پاک سارے گناہ معاف کر کے اس کو جنتیوں میں شمار کر دیتا ہے۔

یہ شیطان آ کر کہتا ہے کہ کوئی جنت دوزخ نہیں' لوگوں نے ایسے ہی شور مچایا ہوا ہے کہ توبہ کرلو' لاالہ الا اللہ پڑھ لو' کچھ نہیں ہوتا' اس طرح بندے کو بے ایمان کر جاتا ہے' اور بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ جب بندہ فوت ہونے لگتا ہے تو بڑی سخت پیاس لگتی ہے' شیطان کہتا ہے یہ پانی کا پیالہ ہے' اس کی روح کہتی ہے پانی دے دے' مجھے بڑی پیاس لگی ہوئی ہے' شیطان کہتا ہے اس طرح نہیں' میں قیمتاً پانی دوں گا' بندہ پوچھتا ہے کتنی قیمت ہے' شیطان کہتا ہے مجھے سجدہ کر دے تو میں تجھے پانی پلا دوں گا' جو شخص ایمان کا کچا ہوتا ہے---جس شخص پر اللہ راضی نہیں---جس کے سینے میں عقیدہ توحید نہیں----جس کا عمل سنت والا نہیں---جو رب رسول کا فرمانبردار نہیں---اس کی روح سجدہ کر دیتی ہے۔

اب آخری وقت نظریاتی طور پر یہ کافر' بے دین اور مشرک ہو گیا' اور شیطان بھی اس کو کافر کر کے خود بھاگ جاتا ہے' اور یہ بندہ اس طرح دنیا سے بے ایمانی کی حالت میں مر جاتا ہے لیکن آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جان کندن کی سختیوں اور آخری وقت اس شیطان کے حربوں سے بچنے کا ایک نسخہ بتایا ہے جو بڑا ہی پیارا عمل ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّاتٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ اِلَی الْجَنَّۃِo جو شخص ایک دن میں مجھ پر ہزار دفعہ درود پڑھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یا اسے بندہ مختصر کر کے بھی پڑھ سکتا ہے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّم۔

اور مختصر بھی کیا جا سکتا ہے' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ' یہ بھی درود سلام ہے اتنی دیر تک اس کو موت نہیں آئے گی جتنی دیر تک وہ اپنی آنکھوں سے جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے گا۔

جنت کس طرح نظر آتی ہے آؤ قرآن کریم سے ایک مثال سناؤں' فرعون کی بی بی آسیہ

کا ایمان سے پیار ہوگیا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھ لیا' فرعون کو پتہ چل گیا کہ میری بیوی نے موسیٰ کا کلمہ پڑھ لیا ہے' یہ جلادوں کو بلا کر کہتا ہے' اس کو تختے پر لٹادو' اس کے ہاتھوں پیروں میں میخیں ٹھونک دو' یہ جتنی دیر تک موسیٰ کا دین نہ چھوڑے اس کو اسی طرح تکلیفیں پہنچاتے رہنا۔

بی بی آسیہ میں تیری جرأتوں اور تیرے ایمان پر قربان جاؤں' آپ نے ایسی جرأت کا مظاہرہ کیا کہ ساری دنیا کو سبق دے گئیں کہ لوگو جان جاتی ہے تو چلی جائے لیکن ایمان نہیں جانا چاہیے۔

شرک نہیں کیتا میخاں' جرلیاں جان تے جند قربان کرگئی رب رحمٰن تے
مار اڈاری پہنچی' جنت مکان تے چھوڑ گئی دنیا فانی تائیں

جس وقت فرعون اتنی مار دیتا ہے ایک دعا کرتی ہے' فرماتی ہیں!

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ. (التحریم:۱۱)

قرآن کی اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے ہمارے ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

آسیہ کہندی ربا سن لے دعاء توں اس فرعون لعین کولوں مینوں چھڑا توں
اپنے کول میری جگہ بنا توں ہن دنیا دی لوڑ مینوں نائیں

دعا کی اللہ' میرا جنت میں گھر بنادے' اب دنیا میں رہنے کو میرا دل نہیں چاہتا' دنیا والوں نے مجھے بڑا ہی تنگ کیا ہے۔ میرے خاوند نے مجھے بڑا ہی پریشان کیا ہے۔

میرے بھائیو! کوئی مشکل اور پریشانی آجائے تو رب کو پکارو' رب کہتا ہے لوگو' میرے دروازے پر تمہارے آنے میں دیر ہے لیکن میرے ماننے اور عطا کرنے میں دیر نہیں' میرے دروازے پر آکر تو دیکھو--- سر کو جھکا کر تو دیکھو--- میرے ساتھ پیار ڈال کر تو دیکھو--- محبتیں لگا کر تو دیکھو--- میرے جیسا دنیا میں وفادار بھی کوئی نہیں ملے گا اور میرے جیسا بخشن ہار بھی کوئی نہیں ملے گا' بندہ پاپ اور گناہ کر کے ایک دفعہ سچے دل سے کہہ دے' اللہ

مجھے معاف کردے، رب کہتا ہے لوگو! مجھے شرم آتی ہے کہ میں سوالی کو اپنے دروازے سے خالی لوٹا دوں۔

بی بی آسیہ کے ہاتھوں پیروں میں میخیں لگی ہوئی ہیں، تختے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے تاکہ حرکت نہ کر سکے، ظالم نے جسم کے انگ انگ میں کیل ٹھونک دیئے ہیں ہر طرف سے دشمنوں نے گھیرا ڈالا ہوا ہے اور ساتھ کہتے ہیں نہیں چھوڑیں گے، حَتّٰی تَکْفُرَ یہاں تک کہ تو کفر کر جائے، اگر اب بھی کلمہ چھوڑ جائے تو تیری جان بچ جائے گی۔

حضرت آسیہ نے جب دعا کی تو اللہ پاک نے سارا ہی جنت لا کر بی بی آسیہ کی آنکھوں کے سامنے کر دیا ہے، روحانی طور پر بی بی آسیہ اپنا جنت دیکھتی ہیں اور ساتھ مسکرا پڑتی ہیں، جسم سے خون نکل رہا ہے، میخیں بھی لگی ہوئی ہیں، فرعون کہنے لگا، دیکھو یہ ہماری سزاؤں سے پاگل ہوگئی ہے، اب تو پاگل ہوگئی ہے اگر کلمہ چھوڑ دیتی تو اچھی رہتی، اس نے سمجھا کہ شاید دماغ خراب ہوگیا ہے، مار پڑنے سے دماغ ہل گیا ہے، کہنے لگا اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذِهِ الْمَجْنُوْنَةِ اس مجنونہ کو دیکھو، ارے پاگل کو دیکھو، مار پڑی پاگل ہوگئی اللہ پاک نے فرمایا لوگو یہ پاگل نہیں ہوئی، یہ تو میرے جنتوں کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہے کہ آخری وقت اللہ کے جنتوں کا دیدار ہو جائے، مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّاتٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ اس کو اتنی دیر تک موت نہیں آئے گی جب تک جنت کا دروازہ نہیں دیکھ لے گا، مرتے وقت اللہ جنت کی خوشبوئیں نصیب کرے گا۔

ایک صحابی رسول ہے، اس کا نام ابی بن کعب ہے، ایک دن آ کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ درود شریف پڑھنے کو میرا بڑا دل چاہتا ہے یہ اپنا اپنا شوق ہے، کسی کو نماز کا شوق، کسی کو قرآن کا شوق، کسی کو وی سی آر کا شوق کسی کو گولڈ لیف کا شوق، اپنا اپنا شوق ہوتا ہے نا! دعا کریں اللہ ہم کو بھی دس طرح کے اچھے اچھے شوق نصیب کرے، ماں باپ کی خدمت کا شوق ---- ماں کے قدموں میں بیٹھ کر اس سے دعائیں لینے کا شوق--- بزرگوں کی

خدمت کر کے ان سے دعائیں لینے کا شوق ---غریبوں کی خدمت کر کے ان سے دعائیں لینے کا شوق--- اس طرح کے پیارے پیارے شوق رکھا کر۔

اب شوق کیا ہے' دو پارٹیاں ہیں' ادھر باجا بجانے والے' ایک پارٹی ادھر کھڑی ہے' ایک ادھر کھڑی ہے یہ چاہتا ہے کہ وہ ''بیلیں'' دینے میں بڑھ نہ جائیں' وہ کہتا ہے یہ نہ بڑھ جائیں' رب بھی کہتا ہے بے ایمان' تم نے جھوٹ بول بول کر کمایا' اب تمہاری پلید کمائی میراثی کھائیں گے میری مسجد میں نہیں لگے گی' اس طرح کی کمائی اسی راستے جاتی ہے۔

لوگو! غور کرو اپنے شوق بدلو' نظریات کو بدلو اپنی ذہنیت کو تبدیل کرو' میرے محمد مصطفیٰ ﷺ سے پیار کرو دین کے تابعدار بن جاؤ' رب آپ کو جنت کا حقدار بنا دے گا۔

صحابی کہتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے درود شریف پڑھنے کا بڑا شوق ہے' مجھے بتائیں کہ جب دعا مانگوں تو کتنا درود پڑھوں؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' مَا شِئْتَ جتنا تیرا جی چاہے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں دعا کے چار حصے کروں گا' تین حصے دعا اور ایک حصہ درود ٹھیک ہے؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَا شِئْتَ جتنا تیرا جی چاہے' ہاں فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ اگر اس سے بھی زیادہ درود پڑھے تو وہ تیرے لئے بہتر ہوگا عرض کی' النصف میں پھر ایسا کرتا ہوں کہ دعا کے دو حصے کروں گا' ایک حصے دعا اور دوسرا حصہ سارا درود۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مَا شِئْتَ جس طرح تو چاہے ٹھیک ہے لیکن اگر تو اس سے بھی زیادہ درود پڑھے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں دعا کے تین حصے کروں گا دو حصے درود اور تیسرا حصہ دعا کروں گا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مَا شِئْتَ' جیسا تیرا جی چاہے فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ اگر اور زیادہ درود پڑھے گا تو اللہ پاک تیرے لئے بہتر کر دے گا۔ عرض کی پیارے میں دعا مانگتا ہی نہیں' سارا وقت درود پر ہی لگا دوں گا۔

نبی پاک ﷺ نے ابی بن کعب سے جب اتنی بات سنی' میرے پیغمبر کا چہرہ انور ٹمٹما رہا ہے' نبی دو عالم کے ہونٹ پھول کی کلیوں کی طرح خوشبو نچھاور کر رہے ہیں اور میرے پیغمبر کے چہرے سے ایمان کے نور کی کرنیں نکل رہی تھیں' رحمت عالم ﷺ نے مسکرا کر فرمایا' اے دعائیں چھوڑ کر میرے لیے درود پڑھنے والے' جامیں گارنٹی دے کر کہتا ہوں کہ جتنا وقت تو نے درود پر لگا دیا' جو تو نے مانگنا تھا' رب تجھے بن مانگے ہی عطا کر دے گا۔

اللہ پاک دلوں کے بھید جانتا ہے' اللہ کریم تیری ضروریات کو جانتا ہے وہ عالم الغیب ہے' رب کو پتہ ہے کہ تجھے کیا ضرورت ہے اللہ کو پتہ ہے کہ تو نے دعا میں کیا مانگنا تھا تو نے میرے درود کے لئے سب کو چھوڑ دیا ہے میرے درود کے لیے مانگنا چھوڑ دیا' کوٹھی نہیں مانگی' بنگلہ نہیں مانگا' مکان نہیں مانگا' تو نے دنیا کی عزت اور جاہ وجلال نہیں مانگا' تو درود پڑھتا رہا۔ اللہ پاک درود کی برکت سے جو تجھے مانگنے پر دینا تھا وہ بن مانگے عطا کرے گا۔ دعا کریں اللہ پاک ہمیں ان خوش نصیبوں میں شمار کرے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا' اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْ شَیْئٍ حَتّٰی تُصَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ جب کوئی بندہ دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا زمین و آسمان کے درمیان لٹکتی رہ جاتی ہے' جب تک درود نہیں پڑھے گا اس کی دعا عرش پر نہیں جائے گی' نبی پر درود پڑھ تا کہ تیری دعا تیز رفتاری سے اللہ پاک کے پاس پہنچ جائے' اگر تجھے اللہ کے نبی کے ساتھ پیار ہے تو نبی پر درود پڑھ۔

ایک صحابی تھا' کہتا ہے میں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا' میں نے نماز پڑھی پھر اللہ پاک کی تعریف کی' پھر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھا' درود شریف پڑھنے کے بعد پھر میں نے دعا مانگی میرے پاک نبی نے جب میرا درود سنا تو فرمانے لگے' مانگ' مانگ اللہ سے کیا مانگتا ہے میں نے سن لیا' تو نے درود پڑھا ہے' اب تو جو مانگے گا' میرا اللہ تجھے عطا کرے گا۔

ایک اور حدیث پاک سنیں' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص اذان کہے گا' جہاں تک اذان کی آواز جائے گی وہاں تک کا ہر ذرہ اور پتہ موذن کے حق میں گواہی دے گا

کہ اس نے تیرے دین کے لئے بلایا تھا' اللہ تیری عبادت کے لیے بلایا تھا' اب صحابہ کرام میں دوڑ لگ گئی' وہ کہتا ہے میں کہوں' وہ کہتا ہے میں کہوں' قرعہ اندازی تک نوبت پہنچ گئی' اب غریب کمزور امام الانبیاء کے پاس آئے اور عرض کیا پیارے' نوجوان تو اذان کہہ کر ثواب لے جاتے ہیں' ہم کمزور ہیں' ہم کیا کریں؟

فرمایا تم ایسا کیا کرو کہ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ اذان کہنے والا اذان کہتا رہے' تم سن کر جواب دیتے رہو' جب اذان پوری ہو جائے تو صلوٰۃ علی پھر تم مجھ پر درود پڑھو' پھر میرے لیے وسیلے کی دعا کرو' اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ فائدہ کیا ہوگا' اذان کا جتنا ثواب موذن کو ملے گا اللہ پاک اتنا تمہیں بھی عطا کرے گا اور جب قیامت کی گھڑی آئے گی اللہ پاک میری ذات پر درود پڑھنے کی برکت سے میری شفاعت کا حق دار بنا دے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



شانِ اولیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔(یونس:۶۲)

سامعین محترم، واجب الاحترام بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو، نہایت ہی عزت و احترام کے لائق معززات اسلامی روحانی پردہ نشین ماؤں اور بہنو، دعا ہے اللہ جل جلالہٗ اپنی بارگاہ میں میری اور آپ کی حاضری کو قبول فرمائے، جس محبت، عقیدت، ایمان، جذبے اور ولولے کے ساتھ ہم اللہ کی بارگاہ میں جمع ہوئے ہیں، اللہ ہمارے قدم قدم کو قبول فرمائے اور اس حاضری کی برکت سے ہم سب کو جنت الفردوس کے باغوں کا حقدار بنائے۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اور تعریف اللہ جل جلالہٗ کی ذات اقدس کے لئے جو اللہ موت و حیات کا مالک، جن و بشر کا خالق ہے، زیر و زبر اور حجر و شجر کا مالک ہے جس نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے۔

بے شمار درود و سلام، ان گنت، لا تعداد، بے حد و حساب صلوٰۃ و السلام سرور کونین --- فخر دو عالم رحمۃ للعلمین --- سید الاولین والاخرین --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے، جس پیغمبر نے دن رات محنت کر کے --- خون پسینہ ایک کر کے --- دور دراز کے سفر کر کے سکون چین اور آرام قربان کر کے --- اللہ کے دین اور پیارے قرآن کو ہم تک پہنچایا ہے، اللہ پاک ہمارے محبوب پیغمبر کے روضہ پاک پر کروڑوں رحمتیں برسا!

میں آج اللہ ذوالجلال کے پیارے اولیاء کا تذکرہ کروں گا، کیونکہ جو دین ہم تک پہنچا ہے، اس میں بنیادی کوششیں نبی پاک ﷺ کی اور اس کی بنیاد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں اور خون ہے، اور پھر خصوصاً برِّصغیر میں ہم تک پہنچانے کے لیے بڑے بڑے شیوخ

الحدیث، بڑے بڑے غازی سید اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ جیسے رب کے ولی، سید عبد المنان رحمہ اللہ جیسی شخصیات، سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ جیسے رب کے ولی، سید عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ جیسے اولیاء اور پھر بغداد کے ولی پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ میں کس کس ولی کا نام لوں، دین پھیلانے میں ان بزرگوں کا کردار اور خون پسینہ شامل ہے۔

اولیاء اللہ کا معنی ہے، اللہ کے دوست اللہ کے دوست وہ ہوتے ہیں جو عبادت کرکے اللہ کریم کو خوش کر دیتے ہیں، جب کوئی بندہ بندگی کا حق ادا کر کے، اللہ کے سامنے جھک کر، اللہ پاک کی دن رات عبادت کر کے اللہ کو خوش کر دیتا ہے، پھر اللہ خوشی میں آ کر اس شخص کو اپنا ولی بنالیتا ہے وہ بے شک قوم کا کمہار ہو---- بے شک قوم کا لوہار ہو---- بے شک قوم کا موچی ہو--- بے شک قوم کا ملک ہو--- بے شک قوم کا جولاہا ہو--- بے شک قوم کا چیمہ ہو--- بے شک قوم کا بٹ ہو--- بے شک قوم کا ارائیں اور بھٹی ہو---- کسی برادری سے تعلق ہو، جب دن رات بندگی کرے گا، اللہ اس کی قوم اور ذات نہیں دیکھتا، رب پیار سے اسے اپنا ولی بنالیتا ہے، پھر!

ضروری نہیں کہ وہ کالا چولہ پہنے اور گلے میں تسبیح ڈالے

ضروری نہیں کہ اس کے پاس عورتوں کے جھوں کے جھتے آ رہے ہوں، جیسے مردار پر عقابیں آتی ہیں، ضروری نہیں اس کے پاس ہٹو بچو کہنے والے پندرہ، بیس آدمی ہوں، کندھے پر ''متیر'' ہو اور پیچھے کتوں کی قطار ہو۔

عبات کرنے والا ---- تہجد پڑھنے والا ---- نمازوں کی پابندی کرنے والا ---- حلال روزی کھانے والا ---- زبان سے سچ بولنے والا ---- آنکھوں میں شرم و حیاء اور غیرت کا سرمہ ڈالنے والا ---- اللہ کی دکھی مخلوق کے کام آنے والا ---- دکھیوں کو کما کر کھلانے والا ---- در، در سے مانگتا نہیں بلکہ اللہ کی مخلوق کو دینے والا، پھر ایسا پاک کردار ادا کرتے ہیں کہ اللہ ذوالجلال ان کو اپنا ولی بنالیتے ہیں۔

ان الفاظ پر ذرا غور کرنا! بندہ عبادت کر کے رب کا ولی بن جاتا ہے، بندہ سخاوت، عبادت

اور نیکیاں کر کے اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے، لیکن ایک بات یاد رکھنا' بندہ جتنی مرضی عبادت کرلے' رب کے اختیارات میں مداخلت نہیں ہوسکتی' اللہ ذوالجلال کی ملکیت اور حکومت میں حصے دار نہیں بن سکتا!

اولاد دینا کس کا کام ہے؟

آسمان سے بارش نازل کرنا کس کا کام ہے؟

روزی دینا کس کا کام ہے؟

یہ سارے اختیارات اللہ پاک اپنے پاس رکھتا ہے' مگر عبادت کرنے والوں کو اللہ اپنا پیارا بنالیتا ہے۔

امام الانبیاء ---- صاحب صدق و صفاء ---- منبع جودو سخاء ---- زینت کعبہ ---- شمس الضحیٰ ---- بدر الدجی ------ نور الھدی ---- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے دیوانوں' ختم نبوت اور شمع رسالت کے پروانوں حبیب کبریاء کے ساتھ پیار کرنے والے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کے بارے دو چار پیار کی باتیں کہہ جاؤں' تاکہ مجلس میں برکتیں ہی برکتیں اور رحمتیں ہی رحمتیں ہوجائیں' کیونکہ میرا اور میرے اسلاف کا عقیدہ ہے کہ

جہاں تذکرہ رسول ہوتا ہے وہاں رحمت کا نزول ہوتا ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں

اتارا ہے اللہ نے قرآن جن پر ہوں لاکھوں کروڑوں سلام ان پر

وہ جا جا کے پیارا جو غاروں میں رویا جو امت کی خاطر پریشان ہویا

ہوجائے جاں میری قربان ان پر ہوں لاکھوں درود و سلام ان پر

میرے آقا جناب محمد رسول ﷺ نے فرمایا (حدیث قدسی رب ذوالجلال کا فرمان ہے) من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب' جو شخص رب کے اولیاء سے بغض رکھتا ہے جو بدنصیب اللہ پاک کے اولیاء سے دشمنی رکھتا ہے' جو نصیبوں اور قسمتوں کا مارا اللہ پاک کے اولیاء سے عداوت رکھتا ہے' اللہ پاک نے فرمایا اس بندے کو میرا چیلنج ہے وہ رب سے لڑائی

کے لئے تیار ہو جائے' اللہ پاک فرماتے ہیں وہ ظالم مجھے لڑائیوں کا چیلنج کرتا ہے۔

میرے بھائی! رب ذوالجلال کے اولیاء سے پیار کیا کر' اللہ پاک کے پیاروں سے محبت کیا کر' جب تو رب کے پیاروں کی تعظیم کرے گا تو اللہ کریم تجھ پر مہربان ہو جائے گا' اور رب کے اولیاء سے پیار اور محبت کس بات کا نام ہے؟

میرے بھائی! رب کے ولی سے پیار کا معنی ولی کا میلہ نہیں' ولی کی قبر پر چادر چڑھانا نہیں' اللہ پاک کی قسم ہے' اگر یہ معنی بنتا تو صحابہ کرام' آقا کی قبر پر چادریں ضرور چڑھا دیتے' اللہ کی قسم ہے' سچے کی قسم ہے' جھوٹے کا منہ کالا' کسی صحابی نے پوری زندگی نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر چادر نہیں چڑھائی' اس سے پکی بات تمہیں دنیا میں نہیں ملے گی۔

ولی سے پیار کا معنی یہ ہے کہ ولی جیسی خوبیاں آپ میں پیدا کر' ولی نمازی' تو بھی نمازی بن' یہ نہ ہو کہ ولی نمازی اور اولیاء سے پیار کرنے والا ''چٹا'' بے نماز' ولی حج کرنے والا' ولی تہجد پڑھنے والا اور ولی کا عاشق رات کو خراٹے مارنے والا ولی کی راتیں مصلے پر قیام میں گزرتی ہیں اگر تجھے اولیاء سے پیار ہے تو تو بھی اولیاء کے نقش قدم پر چل کر راتیں تہجد اور نفل و نوافل میں گزارا کر۔

میرے بھائی! کسی ولی نے نہ قوالیوں سے پیار کیا اور نہ دنیا کو سبق دیا' اللہ پاک کے ولی قرآن اور آقا علیہ السلام کے سچے سچے اور اونچے فرمان سے پیار کرتے ہیں!

رب کے اولیاء نے آقا کی سنتوں سے پیار کیا ہے

اللہ پاک کے اولیاء نے اللہ کے قرآن سے پیار کیا ہے

اسی لیے خالق کائنات نے اپنے اولیاء کی ادائیں قرآن کریم میں بیان فرمائیں' اپنے پیاروں کا کردار قرآن میں ذکر فرمایا۔

لوگو! رب کا ولی کبھی غیر محرم عورتوں کے چہرے نہیں دیکھتا' ولی رات کو کہیں بھنگ کی محفلیں نہیں لگاتا' جو رب کا ولی ہے' وہ محفل لگاتا ہے تو لوگوں کو جہنم سے ڈراتا ہے' اولیاء کی محافل سے کیا ملتا ہے' رب کا ولی قبر قیامت کی فکر پیدا کر دیتا ہے' جو رب کا ولی ہے وہ محتاجوں

اور بھوکوں کو جا کر کھانا کھلاتا ہے' بکرے' چھترے' ماہانے اور سالانے وصول نہیں کرتا۔

ایک گھر میں باپ کے چار بیٹے ہوں' باپ شہر سے کوئی اچھی سے چیز لائے تو کہتا ہے خبردار! اس کو کوئی بھی ہاتھ نہ لگائے' یہ میرے بیٹے کی ہے' حالانکہ باقی بھی تو اس کے ہی ہیں نا! لیکن وہ کچھ پیارا تھا اس کے لئے سپیشل کھلونا لایا' کہتا ہے یہ میرے بیٹے کا ہے' اس سے محبت انوکھی ہے۔

بھائیو! غور کرو ہیں تو ہم سب رب کے مگر جو رب کی بندگی زیادہ کرتے ہیں' اللہ پاک سے زیادہ پیار کرتے ہیں' اللہ پاک نے ان کے بارے فرمایا وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ' کچھ اللہ کے پیارے بندے' اللہ ان کی کیا خوبیاں ہیں؟

خالق کائنات نے فرمایا' الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ رحمٰن کے بندے جو اللہ پاک کی زمین پر بڑی آہستگی کے ساتھ چلتے ہیں' بڑی دھیمی دھیمی اور بڑی عاجزی مسکینی والی چال چلتے ہیں وہ لمبی ''دابیں'' چھوڑ کر مونچھوں کو تاؤ دے کر' حقارت کی فرعونی اور قارونی چالیں نہیں چلتے۔

اللہ پاک نے فرمایا' جو میرے پیارے بندے ہیں' جب وہ میری زمین پر چلتے ہیں تو میری زمین کو محسوس نہیں ہونے دیتے وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ وہ خالی فارغ بحثوں میں وقت ضائع نہیں کرتے اگر ان کا کسی جاہل سے واسطہ پڑ جائے تو اس کو کہتے ہیں اے دوست سلام ہو' میرے پاس اتنی مغز ماری کا ٹائم نہیں' ولی قرآن اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان والی باتیں کرتا ہے۔

لوگو! ولی' قوالی' طبلے' سارنگی اور موسیقی سے پیار نہیں کرتے' ولی رب کے قرآن سے پیار کرتے ہیں' یہاں آگے مریدوں کی ٹولیاں بیٹھی ہوئی ہیں کوئی گھٹنوں میں سر رکھ کر بیٹھا ہوا ہے اور کوئی پیروں میں سر دے کر بیٹھا ہوا ہے' قوالی کرنے والے کو 5 روپے کا نوٹ دیتا ہے تو پہلے پیر کے گھٹنوں میں سر دیا۔

میرے بھائی! یہ ولی کی شان کے لائق نہیں' بلکہ جو رب کا ولی ہے'

وہ رب کی مخلوق کو رب کے سامنے جھکنے کی دعوت دیتا ہے

ولی کہتا ہے اس کے سامنے جھک' جس نے تجھے پیدا کیا ہے

ولی کہتا ہے اس کے سامنے جھکو' جس نے تمہیں اولاد دی

ولی دعوت دیتا ہے اس کے سامنے سجدہ کر جس نے تجھے انسان بنایا

اللہ کی قسم ہے وہ ولی نہیں جو اپنے سامنے جھکائے' اپنے گھٹنوں میں گرائے' ولی ہوتا ہی وہ ہے جو رب کا ولی ہو' اور رب کی مخلوق کو رب کے سامنے جھکائے۔

ایک ولی شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ نے ایک دن سوچا کہ میں نے ادھر دعوت دی' ادھر دعوت دی چوکوں' مسجدوں اور بازاروں میں دعوت دی' آج کیوں نہ بدکار عورتوں کے محلے پیغام لے کر جاؤں' آپ پیغام لے کر گئے تو پتہ چلا کہ ان کی سب سے بڑی سردار کے گھر آج محفل موسیقی اور مجرہ ہو رہا ہے' آج سب وہاں اکٹھی ہوئی ہیں' رب کے ولی نے جا کر اس دروازے پر دستک دی تو نوکرانی باہر آئی کہنے لگی بابا کیا کام ہے؟

آپ فرمانے لگے' جو آپ کی سب سے بڑی سردارہ ہے میں اس سے ملاقات کرنی ہے' وہ کہنے لگی' آج وہ بہت زیادہ مصروف ہے اس لیے آج ملاقات کا ٹائم نہیں ملنا' آپ فرمانے لگے میرا پیغام دو' کوئی مسئلہ نہیں' میں ایک بہت بڑا پیغام لے کر آیا ہوں' جب آپ نے فرمایا کہ میں بہت بڑا پیغام لے کر آیا ہوں تو اس نے سمجھا کہ یہ کوئی کسی علاقے کا ''وڈیرا'' ہوگا' نوٹوں والی کوئی ہستی ہوگی' چلو بابا جی کی بات سنیں' بابا جی کو اندر بلالیا کہ بابا جی آ جاؤ' حضرت اندر تشریف لے گئے' سب نے ڈھول ڈھمکے' طبلے اور مجرے بند کیے کہ بابا جی کی بات سنو' پتہ نہیں بابا کس کا کوئی پیغام لایا ہے۔

رب کا ولی کہنے لگا' میں تمہیں پیغام سناؤں گا' پیغام سن کر خوش ہوں' میں بہت بڑی ہستی کا پیغام لے کر آیا ہوں' ایسی ہستی کا پیغام لے کر آیا ہوں جس کے پاس دولتیں ہی دولتیں ہیں' اس جیسا کوئی دولت والا اور مالدار ہی نہیں' یہ بات سن کر وہ تمام خوش ہوئیں کہ چلو دہاڑی تو بنے گی نا! بابا جی کی بات سنو' بابا جی کہتے ہیں کہ آپ نے میری بات کو سننا ہے آپ کو پتہ ہے

میں جیسا بھی ہوں لیکن پیغام بہت بڑے کا لے کر آیا ہوں' اگر تم نے میرا پیغام سننا ہے تو پہلے وضو کر کے آؤ' وہ بڑا حیران ہوئیں کہ یہ کیسا پیغام ہے چلو ہمیں کیا' پیسے ملنے ہیں کمائی کرنی ہے ہمارا کاروبار ہے' وضو کر کے کہتی ہیں' سنا بابا۔ بابا جی فرمانے لگے پیغام سن لو' اللہ کے ولی کس کا پیغام سنا رہے ہیں!

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ. (الشوریٰ :۴۹)

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(آل عمران ۲۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ.

یہ رب کا ولی جھوم جھوم کر اللہ کا قرآن پڑھ رہا ہے بڑے سوز وگداز سے اللہ پاک کے قرآن کی تلاوت کرنے کے بعد پھر اللہ پاک کے قرآن کا وعظ کرنا شروع کر دیا' اے بیبیو' اللہ پاک نے کتنی پیاری صورتیں عطا کی ہیں' اللہ پاک نے بندے کا نقشہ کتنا خوبصورت اور پیارا بنایا ہے' اس کی کاریگری دیکھو بندہ فیکٹری' کارخانے میں کام کرے' بجلی چلی جائے تو بڑے بڑے انجینئر اور کاریگر ہاتھ چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں' کہتے ہیں جی لائٹ چلی گئی ہے اب کام نہیں ہوسکتا' بندے اللہ پاک نے تیری پیاری صورت وہاں بنائی جہاں لائٹ نہیں' بلب اور ٹیوبوں کی روشنی نہیں' ماں کے پیٹ کے اندھیروں میں اللہ پاک نے تیری پیاری صورت بنادی ہے' ایک ماں کے پیٹ کا اندھیرا ایک جھلی کا اندھیرا' ایک رحم کا اندھیرا' ان تین اندھیروں میں اللہ پاک نے تیری صورت بنائی' اس کی کاریگری دیکھ' اللہ کا ہاتھ ''تھڑکا'' نہیں' رب بھولا نہیں' یہ نہیں کہ ناک کی جگہ کان اور کانوں کی جگہ ناک' اللہ فرماتے ہیں' میں نے

اندھیروں میں تیری کتنی پیاری صورت بنا دی ہے' پھر بنا کر اللہ پاک نے چار قسمیں اٹھائیں

اللہ پاک فرماتے ہیں!

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِo وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ o وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِo لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

اللہ کریم کی بنائی ہوئی چیز خراب ہو جائے تو اس کے متبادل مصنوعی بن تو جاتی ہے لیکن وہ بات نہیں بنتی' دانت ٹوٹ جائے' عارضی لگ جائے گا لیکن دانتوں کا وہ مزہ نہیں رہے گا' آنکھوں میں ''ڈیلے'' تو پڑ جائیں گے مگر وہ بہاریں نہیں رہیں گی' بندہ کان کو آلہ سماعت لگا کر سن تو لیتا ہے لیکن وہ بہاریں نہیں رہتیں' رب کی بنائی ہوئی چیز کو دوبارہ اس جیسی نہیں بنا سکتا۔

یہ آپ کے پاس شیلروں والے بیٹھے ہیں' ان سے پوچھو کہ اگر چاول کا چھلکا ایک دفعہ اتر جائے پھر دنیا کی کوئی طاقت ہے جو چاول پر چھلکا چڑھا سکے۔

جاؤ! پوری دنیا سے انجینئر ڈھونڈ کر لاؤ' کوئی ماں نے لال جنا ہے' جو چاول کا چھلکا رب نے چڑھایا ہے' اگر ایک دفعہ اتر جائے تو دوبارہ نہیں چڑھ سکتا' کیا چاول کا ایک دانہ پانچ سات ''من'' کا ہے' وہ تو چڑیا کی چونچ سے بھی چھوٹا ہے' اگر اس کا چھلکا اتر جائے تو دوبارہ نہیں چڑھتا' رب کہتا ہے پوری دنیا کی مخلوق اکٹھی کر لو' اس میں تہجد گزار بھی آ جائیں --- نیکوکار بھی آ جائیں --- خطاء کار بھی آ جائیں ---- بڑے بڑے فلاسفر' انجینئر اور ٹیکنالوجی کے ماہر آ جائیں --- بڑے بڑے پلانٹوں اور فیکٹریوں کے مالک آ جائیں' چاول پر جو چھلکا میں نے چڑھا دیا ہے' ایک دفعہ اتارنے کے بعد دوبارہ اس جیسا چڑھا کر دکھاؤ' یہ ساری کاریگری کس کی ہے؟ اللہ پاک نے چار قسمیں اٹھا کر فرمایا!

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِo وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ o وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِo لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

مجھے تین کی قسم ---- زیتون کی قسم --- طور سینہ کی وہ پاک چوٹیاں جہاں میرے کلیم نے میرے ساتھ باتیں کی ہیں' اور اس بلد امین کی قسم۔

لوگو! یہ کون سا امن والا شہر ہے جہاں آج تیرا سابقہ وزیر اعظم امن لینے کے لئے چلا ہے' اللہ کی قسم ہے' جتنا مکے میں امن ہے پوری دھرتی پر اتنا امن کہیں نہیں!

دکھیوں کو پناہ ملتی ہے تو مکے ملتی ہے

گناہ گاروں کو پناہ ملتی ہے تو مکے ملتی ہے

پاکستان سے بھگوڑا بھاگا اور لندن میں جا چھپا' جس کا نام مرزا طاہر قادیانی ہے' میں پنجابی میں کہا کرتا ہوں کہ

جتھوں دی کھوتی' اوتھے جا کھلوتی

جہاں کا مال تھا وہاں پہنچ گیا' دعا کر اللہ ہمیں مکے مدینے کا پیار نصیب فرمائے' دنیا میں بڑے بڑے شہر ہیں لیکن نہ مکے کی مثال ہے اور نہ مدینے کی مثال ہے۔

اللہ پاک نے آخری قسم امن والے شہر کی اٹھائی ہے' کون سا امن والا شہر! جہاں لوگ گناہوں کی گٹھڑیاں لے کر جاتے ہیں اور رحمت کے خزانے لے کر آتے ہیں۔

جہاں میرا کملی والا محبوب پیدا ہوا' جس کے بارے میں گلی گلی کہتا ہوں' میں اللہ پاک کے سامنے اپیلیں ہی کرتا پھرتا ہوں' اللہ

تیرا مکہ شہر نرالا اے جتھے جمیاں کملی والا اے

جی کردا اے زمزم پینے نوں

اللہ پاک کی قسم ہے' نہ لاہور کا پانی تبرک---- نہ جھنگ کا پانی تبرک--- نہ اس سے اگلے شہر کا پانی تبرک---- دنیا میں سب سے مقدس اگر پانی تو زمزم کا پانی ہے' جس کو پیار سے میرے مصطفیٰ ﷺ نے پیا۔

جس کو صحابہ نے اپنے چہروں اور سینوں پر ملا۔

اگلی بات پر ذرا غور کر! اللہ ہم سب کا دل چاہتا ہے' مجھ مسافر کی دعاء قبول کر لے!

رمضان دا پاک مہینہ ہووے پہلے مکہ تے پھیر مدینہ ہووے

جی کردا اے اوتھے جینے نوں اللہ روشن کر ساڈے سینے نوں

سانوں لے چل مکے تے مدینے نوں

جنہوں نے رمضان مکے یا چند روزے مدینے میں رکھے ہیں' ان کو پتہ ہے' اللہ جانتا ہے سحری کا وقت ہو یا افطاری کا ٹائم ہو' مدینہ پاک کا صحن ہو یا حرم پاک کا صحن ہو' اس طرح بہار لگی ہوئی ہے' اس طرح لگتا ہے جیسے جنت الفردوس کی گلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

آگے سنیں

جنوں ولیاں نال پیار نئیں اوہدے کلمے دا اعتبار نئیں
لکھ لعنت اوس کمینے نوں اللہ روشن کرے میرے سینے نوں
سانوں لے چل مکے تے مدینے نوں

اللہ کا ولی ان بدکار طوائفوں کے سامنے قرآن پڑھ رہا ہے جس وقت اللہ کے ولی نے قرآن کی آیات پڑھ پڑھ کر وعظ فرمایا' جو بدکاریوں کی دلدادہ بن چکی تھیں انہوں نے رب کے ولی کا وعظ سنا تو انہوں نے ڈھولکیاں ڈھمکے سب چھپائے' کسی نے اپنا طبلہ اپنے گھٹنوں کے نیچے چھپایا' کسی نے اپنا آلہ دور پھینکا' اور سر نیچے کیے ہوئے رب کے ولی کی باتیں سن کر زاروقطار رو رہی ہیں' اب رب کا ولی کہتا ہے' اللہ' ان کے سر میں نے جھکا دیئے' ان کے دل تو پھیر دے اللہ ان کے دلوں میں اپنا ڈر پیدا کر دے۔

میرے بھائی! رب کے اولیاء کا کردار دیکھ لے' ولی کسی کو اپنے سامنے نہیں جھکاتا' بلکہ ولی کہتا ہے' لوگو' اللہ نے پیدا کیا اس کے سامنے جھکا کرو!

جس نے انبیاء کو نبوت عطا فرمائی
جس نے رسولوں کو رسالت عطا فرمائی
جس نے اولیاء کو ولایت عطا فرمائی
جس نے بزرگوں کو بزرگی عطا فرمائی
جس نے عالم کو علم عطا فرمایا
جس نے اتقیاء کو تقویٰ عطا فرمایا

جس نے زاہدین کو زہد عطا فرمایا

جس نے ساجدین کو سجدے کی توفیق عطا فرمائی

اس اللہ پاک کے سامنے جھکا کرو اس لیے کہ اللہ پاک کا اعلان ہے!

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا' لوگو! تم سب ہی میرے فقیر ہو!

سب کو عطا کرنے والا کون؟

سب کی جھولیاں بھرنے والا کون؟

سب کو بیٹے دینے والا کون؟

اولیاء کو ولائیت کی دستاریں دینے والا کون؟

نیکوں کو نیکی کی توفیق دینے والا کون؟

اللہ اور ہے بھی اکیلا' یہی تو مغالطہ ہے' ہم اللہ تو اب تک مانتے رہے ہیں' لیکن اگلی بات کہ ہے بھی اکیلا!

اولاد اللہ دیتا ہے مگر اکیلا

شفاء اللہ دیتا ہے مگر اکیلا

یہی تو مسئلہ ہے کہ ہے بھی اللہ اور ہے بھی اکیلا۔

ہمارا حال کیا ہے' اگر گندم اچھی آئی تو مونچھوں کو تاؤ دے کر کہتا ہے بادشاہو' ڈی اے پی کا کمال ہے اور اگر دریائے چناب بہا کر لے گیا تو پھر ڈھیلا سا منہ کر کے کہتا ہے' رب کو منظور ہی ایسے تھا۔

اگر کپاس اچھی آئے' ریٹ اچھا لگا' جٹ نے سیزن دبا کر کمایا تو مونچھوں کو تاؤ دے کر کہتا ہے ''سونی سیڈن'' کی سپرے' ہم نے ٹی' ایم کراتے ڈالے ہم نے بڑی بڑی ٹاپ کی سپرے کی' اور اگر ''تیلا'' پڑ گیا' فصل برباد ہوگئی پھر کہتا ہے' جی رب کو منظور ہی اس طرح تھا۔

ٹھیک ہوگیا تو کہتا ہے' حکیم صاحب کی پڑیوں کا کمال ہے' ڈاکٹر کے انجکشن کا کمال ہے'

یہ جناب ایلو پیتھک دوائیوں کا کمال ہے' اور اگر بے چارہ قبر میں چلا گیا تو کہتا ہے رب کو منظور ہی اس طرح تھا۔

اگر بیٹا پیدا ہوا تو کہتا ہے لاہور سے ملا ہے' کوئی کہتا ہے کہ پاکپتن شریف سے ملا ہے' کوئی کہتا ہے جناب آستانہ عالیہ سے خیر پڑگئی' کسی نے کسی کی طرف نسبت کی' کسی نے کسی کا نام لیا' اور اگر بیٹی پیدا ہوگئی تو پھر کسی نے بھی نہیں کہا کہ جناب یہ فلاں بابا جی نے کرم کیا ہے' کہتا ہے رب کو منظور ہی ایسے تھا' لڑکا پیدا ہوا تو مرشد کا کمال' اور لڑکی پیدا ہو تو رب کو منظور ہی ایسے تھا' عرش سے آواز آئی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اے والضحیٰ کے مکھڑے والے --- واللیل کی زلفوں والے --- مازاغ کے کاجل والے --- ان لوگوں نے رب کی قدر نہیں کی' جس طرح قدر کرنے کا حق بنتا ہے۔

اس رب نے اس کو بندہ بنایا
اس رب نے اس کو صورت عطا فرمائی
اس رب نے اتنی نعمتیں عطا کیں

اب یہ گھاٹے رب کے کھاتے میں ڈال دیتا ہے اور منافع محکموں کے کھاتے میں ڈال دیتا ہے' لڑکا پیدا ہو تو بابا جی کے کھاتے اور بیٹی پیدا ہو تو رب کے کھاتے' اس طرح نہ کیا کر' میری یہی باتیں ہیں جو میرے بھائیوں کو کڑوی لگتی ہیں' وہ کون بے ایمان ہے جو کسی ولی کو ادنیٰ کہہ کر اس سے بغض رکھے' کیا کسی نے ولی سے عداوت رکھ کر جہنم کو جانا ہے۔

سنو! اللہ کے ولیوں کا کردار قرآن بتاتا ہے' اور میں یہ قرآن والا کردار پیش کرنے کا عادی ہوں۔

کئی برس پہلے کی بات ہے ابھی میں خطیب نہیں بنا تھا یوں سمجھیں کہ ابھی میں پوزیشن سنبھال رہا تھا' ایک جگہ پر میرا ایک دوست مجھے لے گیا' کہتا ہے جمعہ میں تم نے تقریر کرنی ہے' میں نے کہا چلو' انہوں نے نیا خطیب مقرر کرنا تھا' اس لیے وہاں خطباء کی ٹیسٹنگ ہورہی تھی' انہوں نے ابھی ایک نیا نیا خطیب رکھا لیکن ابھی ٹیسٹنگ کا سلسلہ جاری تھا' جب میں گیا

تو ایک مولوی گھبرا گیا' کہنے لگا یہ تو کام خراب ہو گیا ہے' اگر یہ پسند آ گیا تو میری چھٹی' میرے ساتھ والے نے کہا' چابی دینا' ذرا اعلان کرنا ہے کہ حضرت صاحب تقریر کریں گے' اس نے چابی اٹھا کر زمین پر دے ماری' اور کہنے لگا مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ تم نے مجھے نہیں رکھنا' یہ لے چابی۔

میں نے اس کو کہا خدا کے بندے غصہ نہ کر' میں تو مہمان ہوں' میں نے ابھی چلے جانا ہے' اس نے کہا اچھا' کیا آپ خطیب رہنے کے لیے نہیں آئے' میں نے کہا نہیں' اللہ کے بندے میں تو طالب علم ہوں' پھر جلدی سے کہنے لگا' چابی لاؤ' میں خود اعلان کروں' حضرت قبلہ علامہ مخدوم پتہ نہیں' اس نے میرا اتنا لمبا نام لے کر اعلان کیا' میں نے تقریر کی' اس کے بعد اس حضرت صاحب نے ٹائم لیا کہتا ہے حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بارات جا رہی تھی وہ لڑکی ''بیاہ'' کر لائے تو ایک بابا فقیری روپ میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے بارات کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا' اس نے ایک جگہ بارات روک لی کہ ٹھہر جاؤ' وہ سارے اولیاء کے ماننے والے تھے' انہوں نے کہا' ہاں جی حضور سرکار فرماؤ' حکم' اس نے کہا مجھے بھوک لگی ہوئی ہے' کوئی چیز لاؤ انہوں نے کہا جی ہمارے پاس تو کچھ نہیں ہم تو بارات لے کر واپس آ رہے ہیں' اس نے کہا چاولوں کی ''پنیاں'' لا کر دو' انہوں نے جا کر بے چاری ڈولی والی کو ہلایا جلایا کہ تیرے پاس کھانے کو کوئی چیز ہے اس نے کہا چاولوں کی ''پنی'' ہے وہ لے جاؤ۔

اس نے پوچھا پنی کہاں سے لائے ہو' انہوں نے کہا ڈولی سے اس نے کہا ڈولی لاؤ اور ساتھ پانچ منٹ کے بعد کہے کہ حدیث پاک میں آتا ہے۔

ارے پاگل! حدیث پاک میں اس طرح کی باتیں نہیں آتیں حدیث بڑی مہذب ہوتی ہے' اللہ کی قسم ہے' پھولوں' کلیوں اور موتیوں سے زیادہ قیمتی چیز کا نام حدیث ہے' اگر میری بات جھوٹی ہو تو جھوٹے پر خدا کی لعنت کلمہ نصیب نہ ہو۔

کہتا ہے جی ڈولی بھی لاؤ' وہ ڈولی لے آئے اور کہا لو جی وہ بندہ بڑا ولیوں کا عاشق تھا اس نے کہا تو لے جا عیش کر وہ لے گیا' جب وہ فقیر بوڑھی کو لے کر چلا گیا تو پیچھے پیچھے دولہا

بھی چل پڑا' اس (فقیر) نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پوچھا تو کدھر؟

کہتا ہے حضور میں وہاں سے راستہ بدلوں گا' آپ جائیں' چلتے گئے ایک درخت آ گیا تو وہاں سو گئے' دولہا بھی آہستہ آہستہ وہاں آ گیا' اس نے دیکھا کہ دونوں سوئے ہوئے ہیں' اس نے آہستہ آہستہ سا کپڑا اٹھا کر بیوی کو جگانے کی کوشش کی دیکھا تو وہ مری ہوئی ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس نے ولی کو جگایا کہ اے فقیر' یہ تیرے کام رہی نہ میرے کام رہی' یہ مرگئی ہے' فقیر اٹھ کر کہتا ہے' پاگل میں نے تجھے منع کیا تھا تو پھر آ گیا ہے اگر مری ہے تو میری مری ہے تو جا' گھر دفع ہو۔

اس نے کہا' حضور اس طرح نہ کرو اور اپنا تعارف کرواؤ' اس نے کہا پاگل کیا تو نے پہچانا نہیں' خضر ہوں' عام فقیر نہیں ہوں آگے حدیث پاک میں آتا ہے جاتی دفعہ اس نے کہا تو کیا یاد کرے گا' مجھ سے ایک پھول لے جا' وہ پھول لے کر اپنے علاقے میں گیا تو بادشاہ نے دیکھا کہ پھول بڑا قیمتی ہے بادشاہ بے ایمان ہوگیا۔ بادشاہ نے کہا' آدھی بادشاہی لے لو اور پھول دے دو' اس نے سودا کر کے آدھی بادشاہی لے لی اور پھول بادشاہ کو دے دیا' اب یہ شخص وہاں گیا جہاں خضر سے جدا ہوا تھا' وہاں دریا تھا' اس نے وہاں دریا میں چھلانگ لگا دی کہ خضر کو تلاش کرنا ہے وہ جناب گیا پانی میں دیکھا تو شیشے کے محل میں حضرت خضر قرآن پڑھ رہے ہیں۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس نے دستک دی تو حضرت خضر نے دروازہ کھول کر اندر داخل کرلیا اور پوچھا کیا بات ہے' وہ کہنے لگا حضور میں وہی ہوں اس نے تعارف کروایا اور پوچھا اب آپ نے پہچان لیا ہے' انہوں نے کہا ہاں ہاں ٹھیک ہے' آپ نے جناب ایک پھول دیا تھا اور میں بادشاہ کو دے بیٹھا ہوں اور آدھی بادشاہی لے لی ہے' اب آپ نسر کرم کریں ایک اور پھول دیں۔

اس نے کہا' اے پاپی' تو نے اتنا سستا سودا کرلیا ہے' آدھی بادشاہی پھول پیچھے' پھول بڑا قیمتی تھا' اس نے کہا حضور اب ایک اور دو' اس نے کہا اب میں تجھے کہاں سے دوں' وہ تو مجھے

غوث پاک نے تحفہ دیا تھا۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ وہ ساتھ چل پڑے اور غوث پاک کے پاس چلے گئے جا کر ان کی منت سماجت کی کہ حضور آپ نے مجھے پھول دیا تھا اور میں اس کو دے بیٹھا ہوں' یہ لالچی نکلا ہے اور آدھی بادشاہی لے بیٹھا ہے۔

حضور غوث پاک فرمانے لگے' اے کملے تو نے اس کو کیوں دیا اس کو تو پھول کی قدر نہیں تھی مجھے تو مولا حسین نے دیا تھا' اب تو اس طرح کر میری جگہ پر بیٹھ اور بندہ میرے ساتھ بھیج میں اسے مولا حسین کے دروازے پر لے جاتا ہوں اور وہاں سے پھول لے کر دیتا ہوں۔

اللہ کی قسم ہے یہ اس کے لفظ ہیں' کہتا ہے ایک بوڑھی دی اور دیکھ کہاں کہاں سیریں ہو رہی ہیں۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

خضر' غوث پاک کی ''گدی'' پر بیٹھ گئے' غوث پاک نے بندہ ساتھ لیا' اور مولا حسین کی طرف چل پڑے' مولا حسین کے دروازے پر جا کر دستک دی' اور عرض کیا جی میں حضور غوث جیلانی ہوں' آپ نے مجھے پھول دیا' میں دے بیٹھا خضر کو' خضر دے بیٹھا اس کو اور یہ آگے دے بیٹھا ہے' ایک پھول اور چاہیے۔

مولا حسین فرمانے لگے' مجھے تو وہ حضور نانا جی نے دیا تھا' اب تو یہاں میری جگہ پر بیٹھ' میں جاتا ہوں اور نانا جی سے پھول لا کر دے دیتا ہوں' مولا حسین چل پڑے' مدینے پہنچ گئے' نانا جی سلام ہو' آپ نے پھول دیا' میں نے دیا غوث پاک کو' انہوں نے دیا خضر کو' اور خضر نے دیا اس کو' اور یہ آگے دے کر سودا کر بیٹھا ہے حضور ایک پھول چاہیے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے' بیٹا تجھ جیسے نواسے خالی نہیں لوٹائے جاتے' میرے پاس بھی ایک ہی پھول تھا جو مجھے جبرائیل نے تحفہ دیا تھا' عرض کی نانا جی پھول چاہیے پیچھے بڑی سفارشیں ہیں' نبی کریم نے اشارہ کیا اے جبرائیل لبیک یا حضور' فرمایا ایک اور پھول لا۔

جبرائیل نے کہا وہ میرے پاس بھی ایک ہی تھا' فرمایا تو نے کہاں سے لیا تھا' جبرائیل کہتا ہے مجھے جنت کی حور نے دیا تھا' آپ نے فرمایا مجھے نہیں پتہ' بندہ ساتھ لے جا' ایک پھول چاہیے۔

نبی پاک مدینہ شریف بیٹھے ہوئے ہیں' بندہ جبرائیل کے ساتھ بھیجا جبرائیل اس کے ساتھ باتیں کرتا جنت کی طرف جا رہا ہے' جب جنت کے دروازے پر گئے تو وہ حور بیٹھی ہوئی تھی' اس کے آگے میز پر پھولوں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں' اس جیسے کیا اس سے بھی ٹاپ کے پھول پڑے ہوئے تھے' جبرائیل نے جا کر حور کو سلام کیا حور کہنے لگے جبرائیل کیسے آنا ہوا؟

جبرائیل کہنے لگا تو نے مجھے پھول دیا' میں نے نبی پاک کو دیا' آپ نے اپنے نواسے کو دیا' انہوں نے حضور غوث پاک کو دیا' انہوں نے خضر کو دیا اور خضر نے اس کو دیا اور یہ پاپی آگے دے بیٹھا ہے' اس لیے اس کو ایک اور پھول چاہیے' اس لیے کہ پیچھے بڑی سفارشیں ہیں۔

حور کہنے لگی جبرائیل' تو مجھے یہ بتا کہ کیا پھول تجھے چاہیے یا اسے چاہیے' جبرائیل نے کہا مجھے تو نبی پاک نے بھیجا ہے' اس کو چاہیے۔

یہ تقریر خطبہ جمعہ ہے جو میں اپنے گناہ گار کانوں سے سنا ہے' جھوٹے پر خدا کی لعنت' لوگ یہ سن کر بڑا عش عش کرتے ہیں اور بڑے خوش بیٹھے ہیں اور نعرے پر نعرہ لگ رہا ہے کہ اس طرح کا واقعہ آج تک کہیں نہیں سنا' پتہ نہیں یہ کس ایجنسی سے گپ بنا کر لایا ہے' میڈ ان فیصل آباد ہے یا میڈ ان ڈسکہ ہے اس نے سنانے کی کمال کر دی۔

اس حور نے یہاں ہاتھ رکھا اور اس شخص کی طرف جو ساتھ گیا تھا' کی طرف دیکھتی جائے' پھر کہتی ہے ادھر آ۔ اس شخص نے اس طرح ہاتھ کیا تو حور نے اس کا گھٹنا پکڑ لیا اور جھٹکا دے کر جنت میں پھینکا کہ پاپی کیا تو مجھے پہچان نہیں رہا' جو تو بیاہ کر لایا تھا اور فقیر کو دی تھی' وہی تو میں ہوں بے ایمان جبرائیل کو ساتھ کیوں لے کر آیا' اکیلا آ جاتا' یہ بات کہہ کر میاں صاحب نے کان پر ہاتھ رکھ لیا ہے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بھائیو! یہ اولیاء کا شان نہیں، اللہ پاک نے اپنے پیاروں کا شان اس طرح بیان کیا، غور کرو آواز آتی ہے اللہ پاک نے فرمایا! تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ۔ جو میرے ولی ہیں، ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں یعنی

راتوں کو جاگ جاگ کر میری بندگی کرتے ہیں

راتوں کو جاگ جاگ کر مجھ سے معافی مانگتے ہیں

راتوں کو جاگ جاگ کر میرے سامنے سجدے کرتے ہیں

وہ اللہ پاک کے سامنے آس لگا دیتے اور چیخ و پکار کر کے کہتے ہیں

اللہ الصمد اچھی شان والیا

تو کردے کرم دو جہاں والیا

خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ ان کو جہنم کا خوف ہے اور جنت کا طمع ہے، بس اسی خاطر وہ اللہ پاک کا ذکر ہی کرتے رہتے ہیں، اور اگر کچھ گھر میں پڑا ہے، وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. انہوں نے گائیں، بکرے، چھترے اور گندم کے دانے اکٹھے کرنے کے لیے مریدوں کے ہاں سالانہ دورے نہیں رکھے بلکہ وہ اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، اللہ کریم کی غریب مخلوق کو اپنے پاس سے دیتے ہیں اس لیے کہ ولی دیتا ہے، لیتا نہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک نے فرمایا! رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. یہ بات یاد رکھو کہ ولی صرف وہی نہیں جو "چولہ" پہن کر حجرے میں بیٹھ کر عورتوں کو دیکھ کر دم کرتا جائے، بلکہ ولی تاجر بھی ہوسکتا ہے ولی افیسر اور فوج کا کمانڈر بھی ہوسکتا ہے، اللہ کی قسم ہے!

سکول کا ٹیچر ولی ہوسکتا ہے

کسی دفتر کا کلرک ولی ہوسکتا!

ہم نے سمجھا کہ ولایت کے لئے ایک مخصوص لباس ہے

اس کا شاہ صاحب کہلوانا ضروری ہے

اس کا باپ گدی نشین ہونا ضروری ہے

ان کا گھر کا دربار ہونا ضروری ہے

ان کا سالانہ میلہ، عرس اور سالانہ قوالی ہونا ضروری ہے

اس طرح یہ نسل درنسل ولی چلتے آرہے ہیں

بھائیو! رب کی قسم ہے، بھٹے پر اینٹیں بنانے والا قوم کا مصلی ہے، حلال رزق کھارہا ہے، زبان سے سچ بول رہا ہے، عبادت پابندی سے کررہا ہے، صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے، اس کی حجامت سنت کی، لباس سنت والا، تہجد پڑھنے والا ہے، اللہ کی قسم وہ رب کا ولی ہے۔

ہم نے سمجھا کہ سبز چولہ ہو، سالانہ عرس لگتا ہو، نصرت فتح علی خان کی قوالی ہوتی ہو، لگی ایرانی سرکس لگتی ہو، اس کو کروڑوں کی آمدن آرہی ہو، اور یہ سلسلہ درسلسلہ ہو، اس کے پاس شجرہ نسب ہو پھر ولی بنتا ہے۔

میرے بھائی! ولایت کے لئے رب خاندان اور قبیلے نہیں دیکھتا رب مسترد کرنے پر آئے تو نوح پیغمبر کا بیٹا مسترد کردے، اور رب قبول کرنے پہ آئے تو حبشہ کا بلال قبول کرلیتا ہے، رد کرنے پر آئے تو ابوجہل ابولہب پیغمبر کے رشتہ دار ہیں، رب قبول نہ کرے، اندر کوڑھ تھا، اس لیے قبول نہ کیا اور اگر رب قبول کرنے پر آیا تو فارس کا سلمان اور روم کا صہیب قبول کرلیا، جو اس کے بن جاتے ہیں وہ ان کا بن جاتا ہے، اسی لیے تو میں گلی گلی کہتا پھرتا ہوں

جیہڑے جیہڑے آقا دے غلام ہوگئے
اللہ دی سوں وقت دے امام ہوگئے

لوگو! آقا کی سچی غلامی اور تابعداری جو کملی والے کا سچا غلام بن جائے، اللہ اس کو ولی بنالیتا ہے!

آقا کا غلام کبھی شرک نہیں کرتا

نبی پاک کا تابعدار کبھی حرام کی روزی نہیں کھاتا

کملی والے کا فداء کار ڈرامہ بازی نہیں کرتا، بہروپیا پن اختیار نہیں کرتا

جیہڑے جیہڑے آقا دے غلام ہو گئے
جنتاں دے اونا لئی اعلان ہو گئے

ابوبکر پیارے گھر بار لٹایا اے
عمرؓ نے آقا دا چا مان ودھایا اے
عثمانؓ تے علیؓ وی' قربان ہو گئے
جنتاں دے اوناں لئی اعلان ہو گئے

عمارؓ تے خبیبؓ دیاں' ویکھو قربانیاں
دین اتوں واریاں جناں نے جوانیاں
راضی اوناں اتے رب رحمان ہو گئے
اللہ دی سوں وقت دے امام ہو گئے

آقا دی دیوانیاں نے جاناں کیویں واریاں
چمڑی لواء لئی پر ہمتاں نئیں ہاریاں
کافر وی ویکھ کے حیران ہو گئے
جنتاں دے اوناں لئی اعلان ہو گئے

میرے علاقے میں ایک آستانہ ہے' وہاں اس اسی بات پر کلاشنکوفیں چلتی ہیں وہ کہتے ہیں ہم اصل گدی نشین ہیں اور وہ کہتے ہیں ہم اصل گدی نشین ہیں یہ خبر اخبار میں بھی آئی ہے۔

لوگو! سن لو جن پر میرے مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کا رنگ چڑھا' وہ سچے اور جینئن ولی

آپس اندر پھلاں دی بہار بن گئے
کافراں لئی ننگی تلوار بن گئے

چھپی ایں سپارے چ اعلان ہو گئے
جنّاں دے اوناں لئی اعلان ہو گئے

ولی کے ہاتھ چمٹا نہیں سجتا' ولی کے ہاتھ میں جہاد دی تلوار سجتی ہے۔

ولی کے ہاتھ میں گنگرو والا ڈنڈا نہیں سجتا' ولی کے ہاتھ میں جہاد کی کلاشنکوف سجتی ہے۔

اس لیے کہ اللہ پاک کا قرآن اولیاء کے بارے کہہ رہا ہے آواز آئی!

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا o فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا o فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا o فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا o فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا o

اللہ پاک نے ان گھوڑوں کے ٹاپوں کی قسمیں اٹھائیں' جن گھوڑوں پر مجاہد سوار ہوتا ہے یہ ولی ہے۔

کہتے ہیں نہیں جی' مجاہد اور ہوتا ہے' ولی اور ہوتا ہے شریعت اور ہے طریقت اور معرفت اور ہے۔

لوگو! سب سے بڑی معرفت رب کے قرآن اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان میں ہے' اور سب سے بڑا رب کا ولی وہ ہے جو رب کے دین کے لئے قربانیاں دیتا ہے' وقت صحت اور راتوں کی نیند قربان کرتا ہے' اور اگر وقت آئے تو اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے۔

اب میں نہیں کہتا کہ فلاں جماعت نے زیادہ خون دیا ہے' خود ہی گھر میں بیٹھ کر سوچا کرو کہ اس دنیا کے خطے پر کون سی قسم ہے' جس نے دین کے لئے سب سے زیادہ خون دیا ہے حجروں میں بیٹھ کر روسٹ مرغے اور سٹیم رانیں کھانے والا کون ہے اور کشمیر میں ہندو کے سامنے سینہ تان کر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ڈنکے کی چوٹ کلمہ حق کہنے والا کون ہے' موت کو للکارنے والا کون ہے۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میدان مگر جھکی تو نہیں

یہ ولی ہے

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقاء کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا' اسے جینا بھی نہیں آتا

حجرے میں تو ہر کوئی جی لیتا ہے' مزہ تو سب ہے کہ کافر کی کلاشن کے سامنے جی' اس کے پاس مرید بیٹھے مٹھیاں بھرتے' عورتیں بیٹھی ہاتھ چومتی' اس طرح تو ہر کوئی جی لے گا میرے سامنے چھبیس ایسی اور عورتیں بٹھاؤ' جو مٹھیاں بھریں کندھے دبائیں' کوئی پیر چوم رہا ہے' ٹھاٹھ کی زندگی گھر میں عیش بہار لگی ہوئی ہے' اللہ کی قسم ہے یہی جنت بنا ہوا ہے ولی کی ولایت کا مزہ تو تب ہے' ہندو ظالم نے سامنے گن ''فٹ'' کی ہو اور یہ موت کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہے' وہاں جا کر للکار کر کہہ دے کہ ہم رسول پاک ﷺ کی سنت کی خاطر مٹنا جانتے ہیں' مرنا جانتے ہیں' مگر اے ہندو ظالم ہم غیر خدا کے سامنے جھکنا نہیں جانتے۔

پتہ چلے کہ کوئی ولی کھڑا ہے' حجرے میں بیٹھ کر تو ہر کوئی خدمت کروالیتا ہے' یہ تو آسان کام ہے کسی نے کہا تھا کہ ہمارا تو کھاتا ہی نہیں' اس نے کہا کیا کھاتا ہے' کہتا ہے کھاتا ہی نہیں' وہ کہتا ہے کچھ نہ کچھ تو کھاتا ہی ہوگا اس نے کہا صبح دیسی گھی میں دیسی مرغا بھون کر دیتے ہیں' ایک جگ لسی اور ایک پیالہ دہی کا ہوتا ہے اور باقی پلاؤ میں تھوڑا سا شوربا ڈال دیتے ہیں وہ کھاتا ہی کچھ نہیں' بس دو چار پراٹھے ہوتے ہیں۔

میں نے پوچھا دوپہر کے وقت کہتا ہے صبح کا بچا ہوا شوربا پلاؤ میں ڈال دیتے ہیں اور ساتھ تمہاری بھابی کسٹرڈ بنا دیتی ہے' درجن کیلے' کلو سیب اور ساتھ دو چار روٹیاں ہوتی ہیں' بابا جی کھاتے ہی کچھ نہیں' اور اتنی سی خوراک شام کو' میں نے کہا' اتنی خوراک سات دن بچھڑے کو دیں تو اس کے چہرے پر نور آ جاتا ہے۔

آ' میں تجھے بتاؤں کہ ولایت کیا ہے' تجھے ولی اور پیارے علی رضی اللہ عنہ کا تعارف کرواؤں' بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' ایک دن گھر آٹا ختم ہوگیا' بچے بھوکے تھے' پیارے علیؓ فوری ایک یہودی کے کنویں پر گئے اور اسے چلا چلا کر پانی نکالا تو ڈھائی کلو جو لائے' اس ڈھائی کلو جوؤں کو میں نے پیسا' آٹا گوندھا' روٹی پکائی' ابھی کھانے کا وقت نہیں آیا تھا کہ دروازے سے آواز

آتی ہے، میں مسکین ہوں، پیٹ سے بھوکا ہوں، آپ سے روٹی مانگتا ہوں۔

فرمایا! پیارے حسن جاؤ، یہ سوالی کو دے آؤ، پھر آٹا گوندھ کر دوسری روٹی پکائی، پھر دروازے سے آواز آئی، میں یتیم ہوں، کمانے والا کوئی نہیں۔

فرمایا، پیارے حسین، جاؤ یہ دے آؤ، اب تیسری روٹی پکائی تو وہ بھی قیدی لے گیا، یہ آٹا پیس کہ روٹیاں پکانے والی پکاتی رہ گئی، کمائی کر کے لانے والا پیغمبر زادی اور نبی کے نواسے بھوکے ہیں۔

سکی روٹی جیڑا کھاوے، اڑاوے کوٹ خیبر دے
کٹے مرحب جیہاں دے سر، شجاعت ایہو جئی ہووے

اللہ پاک کا قرآن مجاہدوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی قسمیں کھا رہا ہے!

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا.

مجاہد کا گھوڑا دوڑا، اس نے زور سے ٹاپ ماری تو چنگاریاں نکلیں، رب کہتا ہے، اے گھوڑے تیرے پیروں کی چنگاریوں کی قسم ہے، اس لیے کہ تیری کمر پر میرا ولی سوار ہے۔ جو جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ کارزار کی طرف جا رہا ہے، رب کہتا ہے اے مجاہد، تیرا گھوڑا خاک اڑائے، مجھے اس خاک کی بھی قسم ہے۔ یہ ہے ولایت، ولایت حجرے میں نہیں ولایت میدانِ کارزار میں پڑی ہے دعا کر اللہ ولایت کا مفہوم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بندہ بندگی کر کے رب کا ولی بن جاتا ہے لیکن مشکل کشاء نہیں بنتا
بندہ بندگی کر کے رب کا ولی بن جاتا ہے لیکن غوث داتا نہیں بنتا
بندہ بندگی کر کے رب کا ولی بن جاتا ہے مگر روزی رساں نہیں بنتا

وہ اولاد دینے پر قادر نہیں اس لیے کہ یہ سارے اختیارات میرے اللہ کے پاس ہیں، یہ سارے کام کرتا ہے تو اللہ کرتا ہے، رب کی قسم ہے وہ اکیلا کرتا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

السلام علیکم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا. (النسآء:٨٦)

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

حمد وثناء خالق ارض وسماءُ اللہ رحیم وکریم کی ذات اقدس کے لئے‘ جس اللہ نے زمین بنائی‘ آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے‘ وہ اللہ جو سب کو کھلانے والا‘ پلانے والا اور سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔

بے شمار‘ ان گنت‘ لاتعداد‘ بے حدوحساب‘ صحراؤں‘ ریگستانوں کے ذرات‘ بارش اور شبنم کے قطرات سے بھی زیادہ درود وسلام آقائے دو جہان --- پیغمبر آخر الزمان --- صاحب قرآن --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لئے۔

اسلام میرے اور آپ سب کے لئے اللہ ذوالجلال کا ایک بہت بڑا انعام ہے‘ کہ اللہ نے ہم کو دین اسلام عطا فرمایا ہے‘ دین اسلام محبت اور پیار کا دین ہے‘ محبت و پیار کا اتنا درس کوئی اور دین نہیں دیتا‘ جتنا دین اسلام دیتا ہے‘ اگر ہم اسلام کو سمجھیں تو دین اسلام اہل ایمان واہل اسلام کے لئے ایک تحفہ خداوندی ہے‘ اللہ ذوالجلال نے اپنی پاکیزہ کتاب قرآن پاک میں اسلام کے پہلے کے حالات بیان فرمائے ہیں کہ!

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا.

(ال عمران:١٠٣)

اے لوگو! اسلام سے پہلے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے' تمہاری سوچ اور دل اس قدر تنگ اور اس قدر تنگ ظرفی کا مظاہرہ کہ چھوٹی چھوٹی بات پر لڑ پڑتے تھے۔ اور پھر بڑی دور تک پہنچ جاتے۔ (یہ دور جاہلیت کی طرف اللہ ذوالجلال نے اشارہ فرمایا ہے) تم کو کسی بات کا پتہ ہی نہیں تھا' پھر اسلام آیا' جس نے آ کر تم کو الفت کا درس دیا ہے جس نے محبت کا سبق دیا ہے' اسلام کی نعمت اور اللہ کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے' اللہ ذوالجلال نے اسلام کے رشتے میں پرو کر تمہارا آپس میں اخوت کا رشتہ جوڑ کر تم کو بھائی بھائی بنا دیا ہے۔

اسلام نے محبت بڑھانے اور نفرت مٹانے کے لئے کچھ ضابطے' کلیے اور قاعدے بیان کئے ہیں' اسلام نفرت اور کدورت کو پسند نہیں کرتا' اسلام محبت و اخوت کو پسند کرتا ہے' کیونکہ یہ دین ہی محبت و اخوت اور پیار والا ہے۔

مجھے یاد آیا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ کو بڑا لاجواب خطاب فرمایا' اس لئے کہ!

جتنا خطیب اعلیٰ ہے' اتنا خطیب کا خطاب بھی اعلیٰ ہے۔
جتنا خطیب لاجواب ہے' اتنا خطیب کا خطاب بھی لاجواب ہے۔
اس میٹھے خطیب کا ایک میٹھا سا خطاب سنیں۔

صحابی رسول --- نبی پاک کے چہیتے شاگرد --- آپ کا دیوانہ --- شمع رسالت کا پروانہ --- ہر وقت نبی پاک کے دروازے پر بیٹھ کر نبی ﷺ کی احادیث یاد کرنے والا --- آقا کے فرمودات اپنے سینے میں سمانے والا جناب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو! نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطاب فرمایا' آؤ میں تمہیں نبی پاک کا خطاب سناؤں' آقا کا وعظ مبارک سناؤں۔

نبی پاک ؐ نے فرمایا: **لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ.** تم ہرگز ہرگز جنت میں نہیں جا سکتے' اللہ پاک کے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے' **حَتّٰی تُؤْمِنُوْا.** حتی کہ تم کامل مومن نہ بن جاؤ' پورے پورے ایمان اور اسلام والے نہ بن جاؤ' **وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا.** یاد رکھنا' تم مومن بن

ہی نہیں سکتے، جتنی دیر تک آپس میں محبت والے نہ بن جاؤ، دلوں سے کدورت بغض اور کینہ نہ نکال دو، جتنی دیر تک اپنے دلوں سے ایک دوسری کی محبت اور جذبہ احساس پیدا نہ کرو اتنی دیر تک تم مومن نہیں بن سکتے، جب تک مومن نہیں بنو گے، جنت نہیں جا سکو گے، جنت جانے کے لئے مومن بننا ضروری ہے اور مومن بننے کے لئے آپس میں محبت ضروری ہے۔

یہ الفاظ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں، یہ حدیث پاک نہ ہو تو میں مجرم، میں تمہیں اس خطیب کا خطبہ سنا رہا ہوں جس کو اللہ پاک نے سوا لاکھ انبیاء کا امام بنایا ہے، میں!

کسی شہر کے خطیب کی بات نہیں کر رہا۔ کسی محلے کے خطیب کی بات نہیں کر رہا۔

کسی دیہات کے خطیب کی بات نہیں کر رہا۔ میں عرب و عجم کے تاجدار کی بات کر رہا ہوں۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ. تم جنت میں داخل ہو ہی نہیں سکتے، حَتّٰى تُؤْمِنُوْا. حتی کہ کامل مومن نہ بن جاؤ، لا تومنوا. تم مومن نہیں بن سکتے، حَتّٰى تَحَابُّوْا حتی کہ آپس میں پیار محبت اور ایک دوسرے کا احساس کرنے والے نہ بن جاؤ۔

نبی پاکؐ نے فرمایا: اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اے میرے امتیو! کیا میں تم کو ایک ایسا پیارا عمل نہ بتا دو، کوئی ایسا عمل نہ سمجھا دوں، جس پر عمل کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے والے بن جاؤ گے۔ تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کا پیار پیدا ہو جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ! ایسا نسخہ اور فارمولہ ہمیں ضرور ارشاد فرمائیں، جس سے ہماری محبت بڑھ جائے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اگر نفرت مٹانا چاہتے ہو، محبت پھیلانا چاہتے ہو، کامل ایمان والے بن کر جنت کو جانا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا کرو، اور یہ ضروری نہیں کہ پیسے والا انتظار کرے کہ یہ مزدور اور

غریب مجھے سلام کہے۔

نبی پاک ﷺ کی حدیث پاک سننا' آپ نے فرمایا ایسا بدنصیب شخص جو اس انتظار میں رہتا ہے کہ لوگ پہلے مجھے سلام کریں' مجھے پہلے سلام نہ کہنا پڑے' خود سلام نہیں کہتا!

اس کے دل کو تکبر کا مرض لگا ہوا ہے۔اس کے دل کو غرور کی بیماری نے کھالیا ہے۔

یہ اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ مجھے مزدور سلام کہے--- مجھے غریب سلام کہے--- محلے کا مولوی مجھے سلام کہے--- خود سلام میں پہل نہیں کرتا' اس کا دل بیمار ہوگیا ہے اور جو سلام میں پہلے کرے' جو کوشش کرے کہ یہ نیکی پہلے میں حاصل کروں اس کے لئے میرے پیارے آقا کا کیا فرمان ہے۔

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَاَھُمْ بِالسَّلَامِ.

اے لوگو! قیامت کے دن سب سے زیادہ اللہ پاک کا قرب اس کو ملے گا جو سلام زیادہ کہے گا' کیونکہ اس کے دل میں غرور اور تکبر نہیں--- اس کے دل میں شکایت نہیں--- اس کے دل میں کدورت نہیں--- اس کے دل میں کسی دولت کا مان نہیں--- اس کے دل میں کوئی نخرہ نہیں--- یہ مٹا ہوا عاجز بندہ ہے!

اللہ کی بارگاہ میں بھی آتا ہے تو مسکین بن کر آتا ہے۔

بازار میں بھی جاتا ہے تو عاجز بن کر جاتا ہے۔

اپنے گھر میں بھی جاتا ہے تو بے ضرر بن کر جاتا ہے۔

اللہ کے پاک نبی ﷺ نے فرمایا! اس کو اللہ ذوالجلال اپنا قرب عطا کرے گا' تکبر اور غرور کا مارا ہوا شخص لوگوں کے سلام کا انتظار کرتا ہے' اگر کسی نے سلام نہیں کیا تو اس کے ساتھ گلہ رکھے گا کہ یہ تو سلام ہی نہیں لیتا' بندہ پوچھے' تیری زبان کو کیا ہوا ہے' تو سلام کہہ لے' اس کے نصیب میں نیکی نہیں ہوئی تو تو حاصل کرلے' کیا تجھے نیکی کی ضرورت نہیں--- کیا تجھے جنت نہیں چاہیے--- کیا تجھے اجر اور ثواب نہیں چاہیے--- تو پہل کرلے' وہ شرمندہ ہو جائے گا کہ مجھے پہلے کہنا چاہیے تھا' گلہ کس بات کا ہے' ناراضگی اور خفگی کس بات کی ہے' جی وہ

آیا ہے اس نے مجھے سلام نہیں کہا۔

آج کی گفتگو ''السلام علیکم'' پر عرض کروں گا کہ یہ کیسا تحفہ ہے' اللہ ذوالجلال نے ہمیں یہ کیسی نعمت عطا فرمائی ہے' انگریز کی طرف دیکھو وہ اس نعمت سے محروم ہے' اور بعض آج انگریز کی نقل کرنے والے' انگریزوں کے ٹاؤٹ' پٹھو اور نمائندے انگریزوں کے چیلے چانٹے بھی سلام سے محروم پینٹ شرٹ پہن کر کہتے ہیں ''گڈ مارننگ'' کیا تیرے نبی نے گڈ مارننگ سکھایا تھا۔

کیا تیرے نبی نے گڈ نون سکھایا ہے۔ کیا تیرے پیغمبر کی تعلیم گڈ ایوننگ ہے۔

کیا تیرے نبی کی تعلیم گڈ نائٹ ہے۔

تیرے نبی کی تعلیم گڈ مارننگ نہیں' بلکہ تیرے نبی کی تعلیم ''السلام علیکم'' ہے' اس کا معنی ہے تم پر سلامتی ہو' اصل میں سلام اللہ کا نام ہے۔

اللہ پاک نے قران کریم میں فرمایا: **هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ** . یہ سلام میرے اللہ پاک کا نام ہے' جو شخص السلام علیکم کہتا ہے کہ تجھ پر سلامتی ہو' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کے لئے سلامتی کی دعائیں کرتا ہے کہ اے میرے بھائی!

اللہ تجھے سلامت رکھے --- اللہ تجھے ہر دکھ اور بیماری سے محفوظ رکھے --- اللہ پاک تجھے ہر پریشانی اور آنے والی آفتوں سے بچا کر رکھے۔

اس کا معنی یہ بنتا ہے کہ یہ شخص اپنے بھائی کو سلامتی' امن اور سکون کی دعائیں دیتا ہے۔

اللہ پاک کے گھر آئے تو پھر بھی السلام علیکم۔ اپنے گھر جائے تو پھر بھی السلام علیکم۔

جناب سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اور پیارے انس رضی اللہ عنہ وہ ہیں' جن کی اماں ام سلیم رضی اللہ عنہا انہیں بچپن میں نبی پاک ﷺ کے پاس لے کر آئیں اور عرض کیا آقا' میرا دل چاہتا ہے کہ میرا بیٹا اور کوئی کام نہ کرے صرف آپ کی خدمت ہی کیا کرے!

آپ وضو فرمائیں تو لوٹا میرا انس اٹھایا کرے۔

آپ قضائے حاجت کے لئے جائیں تو پانی کا لوٹا میرا بیٹا اٹھا کر لے جایا کرے۔
آپ سفر پر جائیں تو آپ کے کپڑے اور لاٹھی مبارک میرا بیٹا اٹھایا کرے۔
میں یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھوں تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں کہ میرا بیٹا پیغمبر کی خدمت کر رہا ہے' اس کے ساتھ آقا آپ میرے بیٹے کے لئے دعا بھی کریں۔

جب سیدنا جناب انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا تو آقا نے دعا فرمائی' اے اللہ میرے انس کے اہل میں بھی برکت فرما' اور اس کے مال میں بھی برکت فرما' پھر اللہ پاک نے سو کے قریب اولاد عطا فرمائی' جن میں ایک بھی نافرمان نہیں' ساری فرمانبردار ہے' اور مال و دولت اللہ پاک نے اتنا عطا فرمایا کہ بعض حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پتہ بھی نہیں ہوتا تھا کہ مال کہاں کہاں چرتا پھرتا ہے' اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور خدمت سے برکت ہی برکت کر دی' بہاریں ہی بہاریں لگا دیں'

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا بُنَیَّ اے میرے پیارے بیٹے' آ میں تجھے ایک نسخہ سمجھاؤں' آ میں تجھے ایک عمل بتاؤں' اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِكَ فَسَلِّمْ. اے میرے انس جب تو گھر جایا کرے۔ تو اپنے گھر جا کر سب سے پہلے السلام علیکم کہا کر' اس کا فائدہ کیا ہوگا' یَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ عَلٰی اَھْلِ بَيْتِكَ. جب تو اپنے گھر جا کر السلام علیکم کہے گا تو اللہ پاک تیرے گھر بھی برکتیں کرے گا اور تیرے اہل میں بھی برکتیں کرے گا۔

فرمایا: جب بھی گھر جائے تو السلام علیکم کہا کر یہ نہیں کہ جاتے ہی کہہ دیں' روٹی پکائی ہے' جوتی پالش کی ہے' پہلا کام سلام قَبْلَ الْكَلَامِ کوئی کلام کرنی ہے تو پہلے سلام کہا کر۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آنے والا شمع رسالت کا پروانہ آیا' اس نے آ کر عرض کیا' اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا جواب ارشاد فرمایا' فَجَلَسَ وہ بیٹھ گیا' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرٌ امام الانبیاء نے فرمایا کہ اس آنے والے نے السلام علیکم کہا ہے' اللہ پاک نے اس کو دس نیکیوں کا مالک بنا دیا ہے۔

یہ نبی پاک ﷺ کے غلاموں کا سلام ہے' پاکستان والوں نے تو سلام کا طریقہ ہی بدل دیا ہے' یہ روحانی پیشوا تشریف لائے ہیں' یہاں السلام علیکم کے چکر ہی ختم ہو گئے ہیں' سرکار اپنا اتنا سا پنجہ آگے کرتے ہیں اور آگے سارا محکمہ مٹھی میں لے کر چومتا چاٹتا پھرتا ہے۔

میرے بھائی! کبھی غور کیا کر' تحقیق کیا کر کہ کیا نبی ﷺ کے غلام بھی اس طرح کیا کرتے تھے' کیا نبی پاک بھی اس طرح مٹھی میں تھوڑا تھوڑا ہاتھ رکھتے کہ لو بھائی چومتے چاٹتے جاؤ۔

آ' میرے پاک نبی کے سلام پر غور کیا کر ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ. پھر ایک اور شخص آیا' فَقَالَ اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ. اور ساتھ کہا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ آپ نے اس کا جواب بھی ارشاد فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ' فَجَلَسَ جب وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' عِشْرُوْنَ. اس شخص نے اللہ پاک سے بیس نیکیاں حاصل کر لی ہیں' پھر تھوڑی دیر گزری' ایک اور آنے والا آیا یہ آ کر کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

آپ پر اللہ پاک کی سلامتی ہو۔آپ پر اللہ پاک کی رحمتیں ہوں۔

آپ پر اللہ پاک کی برکتیں نازل ہوں۔

جب اس نے تین مرتبہ فرمایا تو نبی ﷺ نے جواب دیا' جب یہ شخص بیٹھ گیا تو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' ثَلَاثُوْنَ اس خوش نصیب نے تیس نیکیاں حاصل کر لی ہیں!

اللہ پاک نے اسے تیس نیکیوں کا مالک بنا دیا ہے۔

اللہ پاک نے اسے تیس نیکیوں کا خزانہ عطا کر دیا ہے۔

میرے بھائی! دیکھ لے کیسا دین اسلام ہے' اسلام کی تعلیم کیسی ہے۔ پیار اور محبت کی تعلیم اسلام کی ہے۔ اسلام کدورت' بغض اور تنگ نظری کا سبق نہیں دیتا' اسلام سینے بند کرنے کا سبق نہیں دیتا' اسلام تو کہتا ہے کہ کھلے کھلے حوصلے بناؤ' بڑے بڑے دل بناؤ' چھوٹے چھوٹے دل نہ رکھا کرو' بڑے بڑے حوصلے بنایا کرو' ہم اس نبی کے امتی ہیں جس نبی پر لوگ کوڑا

کرکٹ بھی پھینک جاتے تو آپ مسکرا کر' ہدایت کی دعائیں کر کے گزر جاتے تھے۔

حضرات! نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عرض کر رہا ہوں۔ ایک نبی پاک ﷺ کا پروانہ ہے' ان کا نام عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہے' یہ بہت بڑے عالم' تورات اور انجیل کے حافظ تھے۔ اللہ پاک نے بڑا علم اور شعور عطا فرمایا تھا' تورات اور انجیل کی پوری تعلیم ان کے پاس ہے' سنتے رہتے تھے۔ کہ آخر الزمان نبی کا ظہور ہو چکا ہے' ایک نبی مکے میں آیا ہے' جو یتیم پیدا ہوا ہے۔ اس نے نبوت کا اعلان کیا ہے۔

وہ کہتا ہے' لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ. اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا کرو۔

وہ کہتا ہے اُعْبُدُوا اللّٰهَ. ایک اللہ کی عبادت کیا کرو۔

وہ کہتا ہے' زناء کے قریب نہ جاؤ' چوری کے قریب نہ جاؤ' جھوٹ نہ بولا کرو' حرام نہ کھایا کرو' حلال روزی کمایا کرو۔

وہ نبی دیکھنا ہے کہ وہ کتنا خوبصورت ہے' اس کی صورت کیسی ہے اس پیارے کی سیرت کیسی ہے؟

جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ' اس انتظار میں رہے کہ اس آخر الزمان نبی کی زیارت کرنی ہے۔

اس آخر الزمان پیغمبر کا دیدار کرنا ہے۔

جس کی تورات اور انجیل میں!

اللہ پاک نے اس آنے والے نبی کے اوصاف بیان فرمائے۔

اللہ پاک نے آنے والے نبی کی خوبیاں بیان فرمائیں۔

اللہ پاک نے آنے والے پیغمبر کی مہر نبوت کا تذکرہ فرمایا۔

اللہ پاک نے آنے والے نبی کے چہرے کا تذکرہ فرمایا۔

اللہ پاک نے آنے والے نبی کے حوصلے کا تذکرہ فرمایا۔

جناب عبداللہ یہ ساری خوبیاں تورات اور انجیل میں پڑھتے رہے' آپ کی ساری خوبیاں

ان کے ذہن میں ہیں' اب یہ سوچتے ہیں کہ آمنہ کے لال کب تشریف لائیں۔ میں اس نبی کا درشن اور دیدار کروں' جب آقا تشریف لائے تو انہوں نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا چہرہ دیکھا' نبی پاک ﷺ کا مکھڑا دیکھا تو فوراً سمجھ گئے کہ یہ نبی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اس نبی کے چہرے کے آثار بتاتے ہیں' آخری نبی کی جو خوبیاں اللہ پاک نے تورات' انجیل اور زبور میں بیان کیں' وہ ساری خوبیاں! اس کملی والے آقا میں پائی جاتی ہیں۔

اس والضحیٰ کے مکھڑے والے نبی کے چہرہ پاک میں پائی جاتی ہیں۔

اس والیل زلفوں والے محبوب کے چہرے میں پائی جاتی ہیں۔

میرے نبی کا کتنا صاف چہرہ ہے' اللہ پاک نے آپ کو کتنا پیارا بنایا ہے' ایک اللہ والا کہتا ہے ؎

روشن چہرہ قد کاٹھ بنتر بناوٹ — ختم ہوگئی میرے سوہنے تے سجاوٹ
کسے ماں نے ایسا سوہناء نئیں جنیاں — جیویں اپنی مرضیٰ مطابق اوہ بنیاں
مصور نے بس انتہا کر ستی — بڑی ریجھ دے نال تصویر کٹی
سوہنی نفاست تے پھلاں دا سہرہ — واہ سبحان اللہ میرے محمدؐ دا چہرہ
حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا — محمدؐ بنا کے قلم توڑ دتا

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پروانوں' ذرا غور فرماؤ!

اللہ پاک نے جس طرح صورت پیاری بنائی' اس طرح سیرت پیاری بنائی۔

اللہ پاک نے جس طرح نام خوبصورت دیا اس طرح شان بھی سوہناء دیا۔

اللہ پاک نے جس طرح کردار پیارا دیا' اس طرح رخسار پیارے دیئے۔

اللہ ذوالجلال نے ہر خوبی میں سب سے اونچا بنایا تو پیارے محمد عربی ﷺ کو بنایا ہے۔

حضرات! توجہ فرمائیں' میں بتا رہا تھا کہ اللہ پاک نے میرے محبوب کو اتنا پیارا بنایا کہ جب یہودیوں کے عالم عبداللہ بن سلام نے رخ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا تو چہرہ انور دیکھتے ہی نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پروانے بن گئے۔

فرماتے ہیں لوگو! مجھے ایک تو نبی پاک کے چہرے نے بڑا متاثر کیا اور دوسرا ایک خطبہ سنا' آقا کی ایک تقریر سنی' نبی پاک کا ایک بیان سنا' نبی پاک ﷺ کا ایک وعظ مبارک سنا' تو بس آپ کی وہ باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں' ان باتوں نے مجھے کملی والے کا دیوانہ بنا دیا ہے۔

آؤ اب غور کرو! وہ الفاظ کیا ہیں وہ تقریر کون سی ہے۔ وہ خطبہ اور بیان کون سا ہے' جس نے عبداللہ بن سلام کو میرے مصطفیٰ ﷺ کا دیوانہ بنا دیا۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آقا مدینہ آئے' جب آقا نے مدینے کی دھرتی پر پیارا' مبارک اور برکتوں والا قدم رکھا تو سب سے پہلے طیبہ کی دھرتی پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خطبہ ارشاد فرمایا' آقا نے سب سے پہلا جو وعظ فرمایا' وہ بڑا پیارا اور دلوں میں گھر کر جانے والا خطبہ ہے۔

عبداللہ بن سلام بیان فرماتے ہیں جس نے مجھے نبی پاک کا دیوانہ بنا دیا' وہ خطبہ کیا ہے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو جمع فرمایا' آقا وعظ فرماتے ہیں اَفْشُوا السَّلَامَ. لوگو! سلام کو عام کر دو' سلام کو پھیلاؤ' یہ نبی پاک ﷺ کا پہلا خطبہ ہے' جو آپ نے مدینے آ کر مدینے کی سرزمین پر ارشاد فرمایا' اور یہ خطبہ ایسا ہے کہ جب جنتیوں نمازیوں' روزے داروں' خوش اخلاق لوگوں' حاجیوں' زکوٰۃ دینے والوں اور اللہ کے پیاروں نے جنت کو جانا ہے تو سب سے پہلے فرشتوں نے جنتیوں کو سلام ہی کہنا ہے' یہ کہاں لکھا ہے؟

چوبیسواں پارہ سورۃ الزمر آخری آیات' اللہ پاک نے فرمایا'

حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ. (الزمر:)

جب میرے جنتی جنت کو جائیں گے تو دروازے کھل جائیں گے' جس وقت یہ جنت کے دروازے میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے جو پیغام ملے گا' اللہ پاک کے نورانی فرشتے' جنت کے گارڈ اور سیکورٹی کہے گی' سَلَامٌ عَلَیْکُمْ' اے اللہ پاک کے مہمانوں تمہیں سلام ہو۔

اللہ ہم کو بھی اس جنتی قافلے میں شمار فرما!

اللہ اگر ہم گناہوں کی وجہ سے اس قابل نہیں' مولا اپنی رحمت سے ہم کو اس قابل فرما کہ ہم تیرے جنت کو جائیں تو فرشتے سلام کہیں۔

توجہ فرمائیں! اللہ پاک نے فرمایا تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ. جب جنتی جنت چلے جائیں گے تو جنتی وہاں جا کر ایک دوسرے کو سلام کے تحفے تحائف دیں گے' اے میرے جنتی بھائی سلام ہو' اور اللہ پاک کے فرشتے بھی کہیں گے۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ.

ایک وقت آئے گا کہ جنتیوں کو کہا جائے گا۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. صبر کرنے والوں پر سلام کا تحفہ آئے گا' اے صبر کرنے والے تیرے صبر کرنے کی وجہ سے اللہ پاک کی طرف سے تجھ پر سلام ہے' پھر ایک وقت آئے گا' جنتیوں کو اللہ پاک کا سلام آئے گا' اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے' سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ. اے جنتیو تمہیں رب رحیم کا سلام ہو۔

نبی پاک ﷺ کا مدینہ پاک میں پہلا خطبہ اور بیان کیا ہے' اَفْشُوا السَّلَامَ اے لوگو! سلام کو عام کرو' اور دوسرا بیان کیا ہے' وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ. ایک دوسرے کو کھانا کھلایا کرو' مسافروں' راہبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' وَصِلُو الْاَرْحَامَ. رشتہ داریاں اور تعلق جوڑا کرو' توڑا نہ کرو' معمولی معمولی باتوں سے قطع تعلقی نہ کرلیا کرو' کسی بھائی پر غریبی آگئی' کسی بہن پر غربت آگئی تو اس کی غربت کی وجہ سے اس سے تعلق ہی نہ توڑ دیا کرو' اس پر مشکل دن آنے کی وجہ سے آنکھیں نہ پھیرا کرو۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ. جب دنیا خراٹے مار رہی ہو' میٹھی نیند سوئی ہوئی ہو تو تم اٹھ کر اللہ پاک کو سجدہ کیا کرو' اللہ کے سامنے رکوع و قیام کیا کرو' رات کو اٹھ کر نماز پڑھا کرو' جب تم یہ عمل کرلو گے تو نتیجہ کیا نکلے گا' تَدْخُلُوْا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ. تم سلامتی سے اللہ پاک کے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرات! میں نے یہ فرمان پیغمبر اور حدیث رسول عرض کی ہے، جس میں نبی پاک ﷺ نے امت کو سلام کا سبق دیا ہے۔

ہمارے پاکستان میں ایک نیا طریقہ ہے، ویسے ہے تو انگریز کی ایجاد لیکن وہ ہمارے اندر بھی آ گیا ہے، اسلامی طریقہ یہ ہے کہ آنے والا آ کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہے اور سننے والے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، کہیں اور انگریز کا طریقہ یہ ہے کہ آنے والا آئے تو سب Stand-up کھڑے ہو جاؤ، بے شک سکول ہو، بے شک روحانی اجتماع ہو، آنے والا بے شک کتنے بھی خوبصورت سوٹ لے کر آئے، ہاتھ میں تسبیح اور چھری لے کر آئے، انگریز کا قانون یہ ہے کہ سب کھڑے ہو جائیں، یہ پہلے تو سکولوں، کالجوں میں تھا کہ استاد کلاس روم میں آئے تو سب کھڑے ہو جائیں، اب تو بادشاہو روحانی اجتماع میں باباجی تشریف لائے تو سب کھڑے ہو گئے۔

اسلام اس کے خلاف ہے، میرے پیارے آقا کملی والے محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے خلاف ہیں، آقا علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا ہے کہ قیام صرف اللہ کی ذات کے لئے ہے، رکوع اللہ کے لئے --- سجدہ اللہ کے لئے --- جھکنا اللہ کے لئے --- اسلامی طریقہ ہے، السلام علیکم!

آگے سے جواب آئے، وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ حضرت سعد کے لئے نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا، کھڑے ہو جاؤ، معلوم ہوا کہ پھر باباجی کے لئے بھی کھڑا ہونا چاہیے، استاد کے لئے بھی کھڑا ہونا چاہیے۔

سنو! بنو قریظہ کے وہ لوگ جو قلعے میں بند تھے، ان کو کہا جناب حضرت سعد رضی اللہ عنہ جو فیصلہ کریں گے، ہم وہ فیصلہ قبول کریں گے، حضرت سعد! اگر ہمارے قتل کا فیصلہ دیں تو ہم کو وہ بھی قبول ہے۔

اگر ہمارے قتل کا فیصلہ دیں تو ہم کو وہ بھی قبول ہے۔

اگر دیت کا فیصلہ دیں تو ہم کو وہ بھی قبول ہے۔

اگر ہماری قید کا فیصلہ کریں تو ہم کو وہ بھی قبول ہے۔

نبی پاک ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا' حضرت سعد قریب ہی رہتے تھے' آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر آئے' آپ غزوۂ خندق میں شدید زخمی ہو چکے تھے' آپ کے زخموں سے خون رِس رہا تھا' جب آپ گدھے پر چڑھ کر آئے تو آپؐ نے فرمایا قُوْمُوْا اِلٰی اَخِیْکُمْ سَیِّدَکُمْ. اپنے سردار کی طرف اٹھو۔

مطلب کیا کہ آپ زخمی ہیں' عزت کے ساتھ ان کو بازوؤں کا سہارا دے کر لاؤ' اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ تعظیم کرو' یہ نہیں' بلکہ آپ زخمی تھے اس لئے نبی پاک ﷺ نے فرمایا قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدَکُمْ. اپنے سردار کی طرف اٹھو اگر نبی پاکؐ نے تعظیم اور استقبال کے لئے کھڑا کیا ہوتا تو آپ نے فرمانا تھا' قُوْمُوْا لِسَیِّدَکُمْ. اپنے آقا اور سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

مطلب یہ ہے کہ ذرا آگے چل کر جاؤ اور ان کو پکڑ کر لاؤ۔

معلوم ہوا قیام اللہ کے لئے --- رکوع اللہ کے لئے --- سجدہ اللہ کے لئے --- اسلامی طریقہ یہ ہے۔ السلام علیکم

نبی پاک ﷺ کے مصافحے کی جو تعریف حدیث پاک میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی صحابی سے مصافحہ کرتے تو ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے اور مصافحے کے بعد آپ ہاتھ پہلے نہیں چھوڑتے تھے۔ دوسرا شخص پہلے چھوڑتا تھا تو آقا بعد میں چھوڑتے تھے' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہاتھ کو پکڑ کر رکھتے تاکہ محبت و پیار اور بڑھ جائے۔

آج لوگوں نے مختلف سلام نکال لئے' طرح طرح کے من مرضی کے طریقے اختیار کیے' نبی پاک ﷺ کے صحابہ سے بڑا ادب والا کون ہو سکتا ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کون کر سکتا ہے' سب سے زیادہ ادب اور تعظیم والی اگر کوئی جماعت ہے تو وہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی جماعت ہے۔

یہ نبی پاک ﷺ کا مصافحہ تھا' اب تو ماشاء اللہ وہ آگے کر دیتے ہیں اور لوگ اس کو

چومتے چاٹتے ہیں، لیکن آپ زور سے ہاتھ پکڑ لیتے، پھر پاکستان میں سلام کی جو تعظیم ہے اس میں غریب کا اور ہے، امیر کا اور ہے، اگر کوئی غریب آ جائے تو کہتا ہے، ادھر بیٹھ جا اور وہاں بیٹھ کر انتظار کر، ابھی وقت نہیں ہے، اور اگر کوئی ''لینڈ کروزر'' پر آئے تو کہتا ہے ان کی جیب میں مال ہوگا، ان کو آگے آنے دو۔

دوستو! اگر رہبر، رہنما، مقتداء پیشواء پیر کامل، مرشد اعظم، سب سے بڑے اخلاق والے سب سے بڑی تہذیب وتمدن والے دنیا میں کوئی انسان آئے ہیں تو ان کا نام ہے ''محمد ﷺ''

اللہ ذوالجلال اس محبوب کی سچی غلامی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور کے نقش قدم پر چلائے، آپ کی پیاری پیاری سنتوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.



تقویٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُو اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَo
وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرٰانِ الْمَجِیْد وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْد اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ.

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعینِ محترم، واجب الاحترام بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو، پردے میں بیٹھ کر سماعت فرمانے والی میری پردہ نشین اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنے کے لئے میرا اور آپ سب کا مل کر بیٹھنا اور جمع ہونا مولا کریم ہم سب کی بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے، جس طرح جمعہ پڑھنے کے لئے ہم جمع ہیں، مولا کریم اس حاضری کی برکت سے روز محشر اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوض کوثر پر حاضری نصیب فرمائے، اللہ ہم سب کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں بائیں جمع ہونا نصیب فرمائے اور آپ کے ہاتھوں سے پانی نصیب فرمائے۔

حضرات! رمضان کے روزے کی فرضیت اللہ پاک نے جو قرآن کریم میں بیان فرمائی تو پھر روزے کا فلسفہ اور مقصد بھی مالک نے قرآن پاک میں بیان فرمایا، روزے کا مقصد وہی ہے جو ہر عبادت کا مقصد ہے، لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ. کیا روزے تمہیں بھوکا مارنے کے لئے فرض

کئے‘ اگر رب کا منشور تمہیں بھوکا ہی رکھنا ہوتا تو پھر انسان کے لئے اتنے پھل کیوں پیدا کئے۔ مشروب اور اتنی نعمتیں کیوں بنائیں‘ خود ہی تو فرمایا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا. کھاؤ اور پیو‘ اور خود قرآن کریم میں اعلان کیا کہ اے انسان‘ میں نے یہ سب کچھ تیرے لئے مسخر اور تیرے تابع فرمان کر دیا ہے‘ پھر حلال چیزوں پر پابندی ہے کہ حلال چیزوں کے قریب نہیں جانا‘ کیا مقصد ہے‘ اس روکنے کا آخر کوئی مقصد ہے کہ حلال چیزوں کے قریب ہی نہیں جانا‘ کیا مقصد ہے‘ اسے روکنے کا آخر کوئی مقصد بھی تو ہے نا! کہ خود ہی تو چیزیں پیدا فرمائیں اور خود ہی روک رہا ہے۔

فرمایا: گیارہ مہینے کھاؤ‘ صرف ایک مہینہ صبح سے شام تک ٹریننگ‘ پریکٹس اور تربیت کے طور پر ان حلال چیزوں کے قریب نہیں جانا‘ یا اللہ کیوں‘ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. نہ تو تمہیں بھوکا رکھنا مقصد ہے--- نہ تمہیں کمزور کرنا مقصد ہے--- بلکہ اس سے تمہاری طبیعت میں صرف تقویٰ پیدا کرنا مقصد ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔

تقویٰ کے دو معنے ہیں‘ ایک معنی ہے گناہ‘ اللہ پاک کی نافرمانی‘ اس کے عذاب‘ حرام اور جرائم سے بچنا‘ اور تقویٰ کا دوسرا معنی یہ ہے کہ پرہیزگاری اختیار کرنا‘ اللہ سے ڈرنا‘ اے مولا ہمیں اپنا ڈر نصیب فرما‘ اور ہمارے دلوں میں اپنی خشیت پیدا فرما۔

آج کی گفتگو میں انشاء اللہ میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ روزے کا مقصد تقویٰ ہے‘ تقویٰ کیا ہے‘ اور تقویٰ اختیار کرنے والے متقین کا انجام کیا ہے‘ آج کی پوری گفتگو انشاء اللہ قرآن وسنت کی روشنی میں اسی مسئلے پر کروں گا‘ مولا کریم مجھے شرح صدر کے ساتھ حق سچ بیان کرنے کی اور آپ حضرات کو محبت و پیار اور پوری توجہ کے ساتھ سماعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر یہ اوصاف جو قران بیان کر رہا ہے‘ اللہ پاک یہ تمام اوصاف ہمیں عطا فرمائے

مالک کائنات نے فرمایا: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو‘ اِتَّقُوا اللّٰهَ اللہ سے ڈر جاؤ‘ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر کے پرہیزگار بن جاؤ‘ حَقَّ تُقٰتِهٖ اس طرح اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے‘ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. اور نہ مرو کہ اس سے پہلے

مسلمان بن جاؤ' جب موت آئے تو صحیح معنوں میں کامل مسلمان ہو کر دنیا سے جاؤ۔

یہ ایک دو جگہ پر نہیں' بلکہ جا بجا اللہ پاک نے قرآن کریم میں فرمایا: اِتَّقُوا اللّٰہَ' اِتَّقُوا رَبَّکُمْ. اے لوگو! ڈر جاؤ' پرہیز گار' تقویٰ اختیار کرنے' گناہوں اور اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچنے والے بن جاؤ۔

کہیں اللہ پاک نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُو اللّٰہَ. اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ' تقویٰ اختیار کرو' وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ. چاہیے کہ ہر جان غور وفکر کرلے' سوچے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے' کل قیامت کے لئے اس نے آگے کیا بھیجا ہے' واتقوا اللہ. لوگو! ڈر جاؤ' اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ.

آج میں قرآن پاک کی جتنی آیات پڑھوں گا' ان سب میں اللہ پاک سے ڈرنے' تقویٰ اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے کا حکم ملے گا' آؤ اللہ پاک کا قرآن سنو' ایک جگہ اللہ پاک نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُو اللّٰہَ اے مومنو! اللہ سے ڈر جاؤ' وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا. اور سیدھی سیدھی' سچی سچی بات کیا کرو' جھوٹ' لغویات اور غلط نہ بولا کرو' صحیح صحیح اور حق حق بات کیا کرو۔

کہیں مالک کائنات نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ. اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ اور اپنے رب کی نافرمانیاں کرنے سے بچو' اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ. اور شک والی بات نہیں' پکی بات ہے' بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔

کہیں میرے مالک نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ. اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو' الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ. جس نے تم سب کو ایک جان یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا فرمایا: وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا. اور اسی میں سے اس کی بیوی کو پیدا فرمایا: وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً. پھر اللہ پاک نے آدم وحوا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا جوڑا بنا کر کتنے انسان دنیا میں پھیلا دیئے' کتنے مرد اور عورتیں پیدا کئے' پھر فرمایا: وَاتَّقُو اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ. لوگو! اس رب سے ڈرو' جس رب کے نام پر ایک دوسرے سے سوال

کرتے ہوئ اللہ پاک کی نافرمانی اور رشتہ داریاں توڑنے اور پامل کرنے سے بھی بچو۔

میرا مالک جگہ جگہ ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دیتے ہیں' جا بجا مالک کائنات لوگوں کو پرہیز گاری کا سبق دے رہے ہیں کہ

پرہیز گار بنو---تقویٰ اختیار کرنے والے بنو--- رب سے ڈرنے والے بنو--- نافرمانیوں سے بچنے والے بنو۔

آؤ ذرا توجہ فرمانا' رمضان کے روزے کی فرضیت کی باری آئی تو مالک کائنات نے فرمایا: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے تاکہ تم متقی' پرہیز گار اور اللہ سے ڈرنے والے بن جاؤ' حیوانیت چھوڑ دو--- درندگی چھوڑ دو---ظلم وستم چھوڑ دو---شرک کرنا چھوڑ دو--- اللہ پاک کی مخلوق کا حق کھانا چھوڑ دو---متقی اور پرہیز گار بنو' تمہارے انگ انگ میں اللہ کا ڈر رچ جائے' اللہ کریم سے اتنے ڈرو کہ تمہارے رگ وریشہ میں اللہ کا خوف ہو' تمہارے دل میں خشیت الٰہی ہو' جب دل میں اللہ کا ڈر اور پرہیز گاری ہوگی تو پھر!

کوئی انسان کسی کمزور پر ظلم وستم نہیں کرے گا۔

کوئی بہن بھائی' بیٹی بیٹے کا حق نہیں کھائے گا۔

کوئی کسی کو زیادتی کا نشانہ نہیں بنائے گا۔

مالک کائنات نے فرمایا کہ روزے فرض کرنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ تمہاری طبیعت میں تقویٰ' شرافت' پرہیز گاری اور خوف خدا آجائے۔

آیئے ذرا پہلے پارے سورۂ بقرہ کی طرف رجوع کرتے ہیں' اللہ ذوالجلال نے فرمایا: يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ. اے لوگو! اپنے اللہ کی بندگی کرو' اپنے خالق کی عبادت کرو' اپنے پیدا کرنے والے رب کی پرستش کرو' الَّذِىْ خَلَقَكُمْ. جس رب نے تمہیں پیدا فرمایا' وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ. اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا فرمایا' آگے اللہ پاک نے عبادت کا مقصد بیان فرمایا: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. اپنے رب کی عبادت اس لئے کرو تاکہ تم متقی اور پرہیز گار بن جاؤ۔

معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ' پرہیز گاری اور ڈرنا رب کو بڑا پسند ہے' دیکھئے دنیا نے کریمیں' پاؤڈر' لوشن اور پتہ نہیں میک اپ کا کیا کچھ سامان بنایا' یہ سارا سامان صرف صورت کے نکھار اور زیبائش کے لئے ہے' لیکن لوگو سیرت کے نکھار کے لئے اللہ پاک نے تقویٰ بنایا ہے' تقویٰ اور پرہیز گاری وہ چیز ہے' جس سے انسان کی سیرت پر نکھار آ جاتا ہے' انسان کی سیرت اس کی زیب و زینت ہوتی ہے' اور جس پر تقوے کا رنگ چڑھ جائے' اللہ پاک کو وہ بندہ بڑا ہی پیارا لگتا ہے' جن پر بھی سیرت اور تقوے کا رنگ چڑھا ہے' اللہ پاک ان کی قرآن کریم میں تعریفیں کرتا ہے۔

آؤ ذرا اللہ پاک کا قرآن سناؤں' سورۂ حجرات ہے' (میں بڑی محنت سے آپ کے لئے یہ پھول اور کلیاں چن کر لایا ہوں' ضائع نہ کر بیٹھنا' ان مہکتے ہوئے پھولوں اور کلیوں کو اپنے دلوں کے گلدستے میں سجا کر لے جانا' انشاء اللہ یہ پھولوں اور کلیوں کے گلدستے قبر اور میدان حشر میں کام آئیں گے) اللہ پاک نے ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا' جن لوگوں کے دلوں میں تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔ یہ میرے مصطفیٰؐ کے وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں' جن لوگوں نے میرے آقا کی شاگردیاں اختیار کی ہیں' جن کی سیرتیں تقوے سے نکھر گئیں' اللہ پاک نے فرمایا: اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ. بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں پست' نیچی اور دبا دبا کر رکھتے ہیں' عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ. میرے پیارے رسول کے قریب بیٹھ کر اپنی آوازیں نیچی رکھنے والے کہ ہماری آواز کہیں مصطفیٰ کی پیاری آواز سے بلند نہ ہو جائے' ہماری آوازیں نبی پاک ﷺ کی آواز سے اونچی نہ ہو جائیں۔

اللہ پاک نے فرمایا: لوگو! ان ڈر ڈر اور بچ بچ کر رہنے والوں کی کیا شانیں ہیں' یہ نبی پاک کے صحابہ کا تذکرہ ہے--- سرکار مدینہ کی آنکھوں کے تاروں اور میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاروں کا تذکرہ ہے' وہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ!

جن کو قرآن نے مومن کہا
جن کو قرآن نے جنتی کہا

جن کو قرآن نے رَاشِدُوْنَ کہا

جن کو قرآن نے فَائِزُوْنَ کہا

جن کو قرآن نے اَلصَّادِقُوْنَ کہا

جن کو قرآن نے مُتَّقِیْنَ کہا

مالک کائنات نے فرمایا کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے دلوں کے اندر کیسی دولتیں ہیں، لِلتَّقْوٰی میرے نبی کے صحابہ کے دل تقوے سے روشن، میرے مصطفےٰ کے صحابہ کے دلوں کے اندر تقوے کی نعمتیں اور خوشبوئیں۔

لوگو! اللہ پاک ہم کو روزے رکھوا کر ہم میں تقوے کی خوشبو پیدا کرنا چاہتا ہے، آج میں نے اس موضوع کا انتخاب کیوں کیا ہے، میں نے اپنے آپ پر غور کرنا ہے اور تم نے اپنے آپ پر غور کرنا ہے کہ کیا ہم میں تقویٰ آ گیا ہے یا!

اسی طرح ڈنڈی مار رہے ہیں۔

اسی طرح ناپ تول میں کمی جاری ہے۔

اسی طرح جھوٹ چل رہا ہے۔

اسی طرح کمی بیشی ہو رہی ہے۔

اسی طرح فراڈ اور چکر چل رہا ہے۔

اسی طرح دو نمبر مال بیچا جا رہا ہے۔

کیا کوئی رنگ بھی چڑھا، کیا کوئی فرق بھی پڑا ہے یا نہیں، یا اس میراثن کے بندے جیسا حال ہے، جو ''توے'' کے ساتھ تیمّم کر کے پوچھتا ہے، دیکھنا نور چڑھا ہے یا نہیں، وہ کہنے لگی کہ اگر نور سفید ہے، پھر تو کچھ بھی نہیں آیا اور اگر نور کالا ہے تو سارے گاؤں کا نور تیرے چہرے پر ہی آ گیا ہے۔

آج ہم نے دیکھنا ہے کہ ہم پر تقویٰ کا کوئی نور بھی آیا ہے یا نہیں آیا، ہماری سیرت میں کوئی تبدیلی آئی یا ہم نے اپنا ''ڈگر'' وہی رکھا، روزے بھی رکھ لئے مگر ہم نے اپنے آپ میں

تبدیلی پیدا نہ کی۔

میرے بھائیو اور بہنوں! اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرو' پتہ چلے کہ اللہ پاک کا مہمان آیا تھا جو ان کی زندگیاں' کردار اور سیرتیں بدل گیا ہے' جو گاڑی ورکشاپ جائے اور ایک مہینہ ورکشاپ میں لگا کر جب واپس آئے تو اسی طرح اس کو ڈینٹ پڑے ہوئے ہوں --- اسی طرح دھکا سٹارٹ ہو --- اسی طرح اس کی لائٹیں ٹوٹی ہوئی ہوں --- اسی طرح اس کا انجن خراب ہو --- اسی طرح دھواں پھینکے --- اسی طرح اس کا سلنسر آواز دے --- کیا اس کو کوئی شخص کہے گا کہ یہ ورکشاپ سے ہو کر آئی ہے' اس نے تو کہنا ہے کہ یہ کسی نے ایسے ہی سڑک کے کنارے کھڑی رکھی۔

یار! تو نے ایک مہینہ ٹریننگ لی' ایک مہینہ پریکٹس لی' تقوے کی ایک مہینہ تربیت لی' اگر تو نے بے ایمانی نہ چھوڑی --- جھوٹ نہ چھوڑا --- دو نمبر کام نہ چھوڑا' پھر بتا تجھ پر تقوے کا اثر کیا ہوا۔

مالک کائنات نے فرمایا: **لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ**. لوگو! روزے رکھوانے کا مقصد تو تقویٰ ہے' دل میں اللہ پاک کا ڈر آ جائے' مالک کائنات کا دل میں خوف آ جائے' اور خشیت الٰہی کا جذبہ پیدا ہو جائے' ایک دو مثالیں عرض کر کے بات آگے چلانا چاہتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (جن کے تقوے کا قرآن نے ذکر کیا) بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا غلام آیا' اس نے آپ کو ایک دودھ کا پیالہ پیش کیا' کہتا ہے حضرت نوش فرماؤ' میرے پیارے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دودھ کا پیالہ پکڑ کر نوش فرمایا' جب آپ نے سارا دودھ پی لیا تو غلام بول کر کہتا ہے' جناب کیا آپ کو پتہ ہے کہ میں یہ دودھ کہاں سے اور کن پیسوں سے لایا ہوں؟

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے تو پتہ نہیں' غلام کہتا ہے جناب میں دور جہالت میں جب کہانت (کاہن' نجومیوں والا) کا کام کرتا تھا' لوگوں کے ہاتھ دیکھ کر بتایا کرتا تھا کہ اس طرح ہو جائے گا' اس طرح ہو جائے گا' ایک گاہک کے پاس میری کہانت کی فیس رہتی

تھی، میں نے اس کے ہاتھ کی لکیریں دیکھی تھیں، مجھے وہ فیس کے پیسے آج ملے ہیں، میں ان پیسوں کا دودھ لا کر کچھ خود پیا ہے اور کچھ آپ کو پلایا ہے۔

میرے پیارے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ دیکھیں، جس کے دل کی گواہیاں عرش والے رحمٰن نے دی ہیں۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى. اللہ پاک نے جن کے دلوں کے تقوے کی گواہیاں خود ارشاد فرمائیں، جن لوگوں کے تقوے کا اللہ پاک نے قرآن کریم میں تذکرہ فرمایا:

میرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس وقت اپنے غلام کی یہ بات سنی کہ یہ کہانت کے پیسوں کا دودھ لایا ہے، اللہ پاک کی قسم ہے میرے ابوبکرؓ کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، فرمانے لگے، تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں، تو نے مجھے حرام کا دودھ پلا دیا ہے، آپ نے اپنی انگلی اپنے منہ میں داخل فرمائی اور قے کرنا شروع کر دی، جتنی دیر تک آخری قطرہ باہر نہیں نکلا میرے ابوبکرؓ سکون سے نہیں بیٹھے۔

فرماتے ہیں یار! اگر میری جان بھی چلی جاتی، مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں، لیکن میں یہ بات کسی صورت بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ حرام کے دودھ کا ایک قطرہ بھی میرے جسم میں باقی رہ جائے، جان چلی جاتی ہے تو بے شک چلی جائے، مرنا گوارہ کرلوں گا مگر حرام دودھ کا قطرہ اپنے جسم میں گوارہ نہیں کروں گا۔

اب تو بادشاہو! حرام روسٹ مرغوں کے مرغے ہی ہڑپ، حرام سیبوں کی پیٹیاں ہڑپ، پتہ بھی ہے کہ رشوت کا مال ہے پھر بھی سب کچھ ہڑپ کر رہا ہے، اس لئے کہ دل میں تقوے کا نور اور روشنی کوئی نہیں، دل میں تو اندھیرا ہوگیا ہے، اس کو حرام اور رشوت کی پیٹیاں، کیلوں کے لُنگر اور روسٹ کئے ہوئے مرغے پیارے لگتے ہیں، کہ جناب یہ تمہارے بچوں کی مٹھائی ہے، میں یہ تمہارے بچوں کی عید لے کر آیا ہوں۔

حضرات! متقی اور پرہیزگار آدمی اپنے لقمے لقمے پر غور کرتا ہے کہ کیا میرا لقمہ حلال ہے یا حرام ہے، میرے پیٹ میں کہیں لقمہ حرام نہ چلا جائے، اور میری عبادت کہیں ضائع نہ ہو جائے۔

حضرات! غور کرو کہ تقویٰ کیا چیز ہے، متقی آدمی رب کو کتنا پسند ہے، یہ متقی لوگوں کی مثالیں دیکھیں، جن پر محنتیں ہوئیں، جن پر رنگ چڑھا،

آؤ میں آپ کو معلم کائنات کی بات سناؤں۔

آؤ میں آپ کو رحمت عالم کی بات سناؤں۔

آؤ پوری کائنات کے رہبر کی بات سناؤں۔

آؤ پوری کائنات کے مرشد اعظم کی بات سناؤں۔

آؤ ساری کائنات سے اعلیٰ دانشور کی بات سناؤں۔

آؤ ساری کائنات سے اونچے اور سچے کردار والے انسان کی بات سناؤں۔

جن کا نام ہے ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم

اتنی شان اور عظمت والا نبی، جن کی شان کی پوری کائنات میں اللہ پاک نے دھوم مچا دی، جن کے بارے میں پیار کی بولی میں کہا کرتا ہوں ؎

اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا
بس قولی نئیوں اظہار ہونا چاہی دا

کس نبی سے پیار ہونا ہے ؎

صورت تے سیرت جیہدی، جگ نالوں اعلیٰ اے
شان تے مقام جیہدا، سب نالوں بالا اے
ایسے سوہنے دے غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا
اللہ دے رسول نال پیار ہونا چاہی دا

ایک اور جملہ سنو ؎

دعوے دار ہوویں جو محبت رسول دا
پڑھیں قرآن منے حکم رسول دا

اپنی مرضی، آباؤ اجداد کی رسمیں، برادری قوم قبیلے اور علاقے کے رواج کو ترجیح نہ دے،

محبوب کردگار کا فرمان دیکھ' آقا کی عظمتیں دیکھ' جب تو نبی پاک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان مانے گا تو پھر پتہ چلے گا کہ رسمیں کیا ہیں اور سنتیں کیا ہیں' رسموں کے پیچھے نہ جایا کر' نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کمایا کر' جنت نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کمانے سے ملنا ہے' رسموں رواجوں پر نہیں ملنا' اگر رسموں رواجوں پر عمل کریں گا تو پھلیاں مخانے ملیں گے --- بھنے ہوئے چنے ملیں گے --- رنگ برنگے چاول ملیں گے۔ --- مرغا ملے گا --- سالن ملے گا --- فروٹ ملے گا --- سوٹ ملے گا --- سب کچھ ملے گا لیکن جنت ملے گا تو میرے مصطفیٰؐ کی سنت پر عمل کرنے سے ملے گا' اس لئے میں عرض کر رہا تھا کہ ؎

پڑھیں قرآن منے حکم رسول دا
توحید دا بھی اوہدے تے نکھار ہونا چاہی دا
شرک دا نئیں بندے نوں بخار ہونا چاہی دا
اللہ دے محبوب نال پیار ہونا چاہی دا
خالی گلیں باتیں نئیوں عملی اظہار ہونا چاہی دا

میرے پیارے محبوب سے محبت کر' آؤ اس پاک نبی کی باتیں سناؤں اس معلم کائنات کی بات سناؤں' جس کو اللہ پاک نے ساری کائنات سے اونچی شانیں عطا کر کے بھیجا جس کی صورت بھی اعلیٰ --- جس کی سیرت بھی اعلیٰ --- جس کا شان بھی اعلیٰ --- جس کا مقام بھی اعلیٰ --- میرے پیارے محبوب جناب محمد ﷺ کے پاس آپ کے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' وہ حسن جس کو کبھی کبھی لاڈ میں آ کر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کندھوں پر اٹھا لیتے' اور جھولے دیتے' کاشانہ نبوت کے جھولے جھولنے والا' نانا جان کی زلفوں کی مہاریں بنا کر آپ کے کندھوں پر جھولے لینے حسن ایک دن بُراق کے شہسوار --- بی بی آمنہ کے منٹھار --- دکھیوں کے غم خوار --- اور ساری کائنات کے سردار نبی کندھوں پر جھولے لے رہا ہے' یہ پیار اور محبت کے انداز ہیں' سواری وہ تھی جس کے لئے اللہ ذوالجلال

آسمان سے براق کی سواری بھیجتا ہے' میرے پیارے آقا اپنے نواسے حسن کے لئے سواری بنے' جن کے لئے اللہ پاک نے جنت کی سواری بھیج کر اعلان فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا.

ایک صحابی کی نظر پڑ گئی وہ دیکھ کر کہنے لگے نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ. اے زہراء کے لال' علی کی آنکھوں کے نور' تو کتنی قسمت والا ہے' تجھے رب نے سواری کیسی پیاری دی ہے' تیری سواری کتنی شان والی ہے۔

سرکار مدینہ نے مسکراتے ہوئے اپنے نواسے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا' وَنِعْمَ الرَّاکِبُ. لوگو! سواری شان والی ہے تو سوار بھی کم شان والا نہیں' اگر سواری بننے والا دنیا کا سردار ہے تو میرا یہ نواسہ بھی تو سردار بننے والا ہے۔

میرے مصطفیٰؐ نے کتنی پیاری تربیت کی' صرف خالی جھولے ہی جھلا جھلا کر لاڈ پیار میں تربیت بگاڑی نہیں' آج بچے کو تھوڑا سا لاڈ اور پیار مل جائے' وہ گالیاں نکالے' نقصان کرے' وہ جو مرضی کرے' باپ اس کو روکتا نہیں لیکن میں قربان جاؤں میرے محبوب نے اپنے نواسوں سے پیار بھی کیا ہے مگر تربیت بھی کی ہے صدقے کی کھجوریں پڑی ہوئی تھیں' حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بچہ ہونے کی وجہ سے کھجور اٹھائی اور منہ میں ڈال لی نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر پڑ گئی کہ میرے نواسے نے صدقے کی کھجور منہ میں ڈالی ہے آپ ﷺ نے فوراً منہ میں انگلی داخل فرمائی' کھجور باہر نکالی' اور فرمایا: بیٹا' میری آل پر صدقہ حرام ہے' تو نواسہ رسول ہے --- تو جگر گوشہ زہرا بتول ہے --- تو علیؓ کی آنکھوں کا نور ہے --- تو آمنہ کے لال کے دل کا سرور ہے --- تو تو پوری کائنات کے سردار کا نواسہ ہے' نبی کی آل صدقہ نہیں کھاتی' اور آج ماشاء اللہ سب کچھ ہڑپ' جو ہاتھ آ جائے' آنا چاہیے۔

حضرات! توجہ فرمائیں! امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے نواسے کے منہ میں انگلی داخل فرمائی' فوراً کھجور کو باہر نکالا اور سبق دیا' پیارے یہ صدقے کا مال غریبوں' مسکینوں اور بیوہ عورتوں کا ہے' اللہ پاک کے راستے کا مال میری اولاد کے لئے جائز نہیں ہے۔

میرے بھائی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقویٰ اور پرہیز گاری کس بات کا نام ہے' آ ؤ ایک اور مثال عرض کر کے بات آگے چلاؤں' اللہ کے پاک نبی نے تقوے کی کیسی تربیتیں کیں' اپی جماعت کی کیسی ذہن سازی کی۔

خاندان فاروقی کے چشم و چراغ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ایک دن دفتر میں بیٹھ کر بیت المال کا حساب کر رہے تھے' رات کا وقت ہے' چراغ جلا کر دفتر کا کام کر رہے ہیں کہ اچانک مہمان آیا' مہمان نے آ کر السلام علیکم کہا اور پاس بیٹھ گیا' عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ مہمان کون ہے' جب مہمان پہچان لیا تو اس سے آنے کا مقصد پوچھا' معلوم ہوا کہ مہمان میرا ذاتی ہے اور اپنے ذاتی کام کے لئے میرے پاس آیا ہے' اس کے آنے کا تعلق بیت المال سے نہیں' عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اس کے بیٹھنے پر چراغ کو فوراً پھونک ماری اور چراغ بجھا دیا' مہمان بڑا حیران ہو کر کہتا ہے' حضرت لوگوں کے مہمان آئیں تو لوگ ان کے لئے لائٹنگ کریں' اچھے اچھے چراغ جلائیں' اچھی روشنی کا انتظام کریں' حضرت آپ اتنی بڑی شخصیت ہیں' آپ نے میرا کیا احترام کیا ہے' میں اتنی دور سے آپ کا سرکاری مہمان بن کر آیا ہوں' آپ نے پہلا چراغ بھی گل کر دیا ہے۔

آپ نے فرمایا! اللہ کے بندے' ناراض نہ ہو' تو میرا ذاتی مہمان ہے' تو نے مجھے جو کام بتایا ہے' اس کا تعلق بیت المال سے نہیں بلکہ میری ذات سے ہے' یہ چراغ کے اندر جو تیل جل رہا ہے' یہ قوم کے خزانے کا تیل ہے' میں نے چراغ اس لئے بجھا دیا ہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں مجھ سے سوال ہو جائے کہ قوم کا تیل جل رہا تھا' بیت المال کا چراغ جل رہا تھا اور تو اپنے مہمان کو قوم کے تیل پر ''ڈیل'' کرتا رہا' مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے' اب میں اپنے پیسوں سے تیل چراغ میں ڈال کر اس کو جلاؤں گا اور پھر تجھ سے بات چیت کروں گا۔

حضرات! اس کا نام تقویٰ ہے' مالک کائنات نے فرمایا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ. بہترین انجام متقی اور پرہیز گاروں کا ہے۔

ایک اور جگہ پر اللہ پاک نے فرمایا: وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ. اللہ ذوالجلال متقی لوگوں کو پسند کرتے ہیں' اللہ کریم پرہیزگاروں سے پیار کرتے ہیں' جن کا لباس بھی پاک ہے--- جن کا وجود بھی پاک ہے--- جن کی سوچ بھی پاک ہے--- اور جن کے نظریات بھی پاک ہیں۔

ایک اور مقام' چھٹا پارہ سورۃ مائدہ' جس وقت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا معاملہ ہے' قابیل جس کی قربانی قبول نہیں ہوئی تھی' ہابیل کو کہتا ہے' میں تجھے معاف نہیں کروں گا۔ تیری قربانی قبول ہوئی ہے' میری کیوں نہیں ہوئی؟

اب ہابیل نے کیا جواب دیا' وہ جواب اللہ پاک نے قرآن کریم میں بیان فرمایا: قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ. میرے بھائی قربانی تو نے بھی کی ہے اور قربانی میں نے بھی کی ہے' میری رب نے قبول کر لی اور تیری رب نے مسترد کر دی ہے' اس میں میرا کیا قصور ہے' اپنے کردار' سیرت اور نیت پر غور کر' اللہ پاک تو متقی لوگوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہیں۔

آؤ ذرا آگے چلیں' اللہ پاک کا فرمان سناؤں ایک جگہ اللہ پاک نے پھر ان قربانیوں کا تذکرہ فرمایا یہ جو ہم قربانیاں کرتے ہیں' مالک ارض وسماء نے فرمایا: لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا. نہ تو تمہارا گوشت مجھ تک پہنچتا ہے اور نہ تمہاری قربانیوں کا خون ہی پہنچتا ہے' یا اللہ پھر یہ جو ہم نے قربانیوں کی اتنی لائنیں لگا دیں' اگر گوشت بھی نہیں پہنچتا اور خون بھی نہیں پہنچتا تو پھر آپ تک کیا پہنچتا ہے؟

مالک کائنات نے فرمایا: وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ. قربانیوں کا گوشت تم کھا جاتے ہو' قربانیوں کا خون تمہاری زمین پی جاتی ہے' مجھے نہ ران پہنچتی ہے--- نہ لیگ پیس پہنچتے ہیں--- نہ چانپ پہنچتی ہے--- نہ پوٹ کلیجی پہنچتی ہے اور نہ اوجھری پہنچتی ہے' یہ سارا مال تم اور تمہاری برادریاں کھا جاتی ہیں' مجھ تک تو صرف تمہارے دلوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔

اللہ ہمیں تقویٰ کا نور عطا فرما!

اللہ ہمیں پرہیزگاری کی خوشبو عطا فرما!

مولا روزِ محشر ہمارے پاس تقوے کی دولت ہو!

وہاں عزت اس کی ہوگی، جس کے پاس تقویٰ اور ایمان ہے، یہاں عزت اس کی ہے جس کے پاس پیسہ، ڈالر، ریال، جائیداد، کوٹھی، بنگلہ اور پجارو ہے، اس کا ہر کوئی رشتہ دار بنتا ہے، ہر کوئی اس کے قریب آتا ہے ؎

وہ جو چاہے تو قطروں کو سمندر کر دے
وہ جو چاہے تو یتیموں کو پیغمبر کر دے
کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک در در کی
میرے اللہ تیری مرضی جدھر چاہے ادھر کر دے

کسی کی غربت پر تماشہ نہ دیکھا کرو، کسی کی غیربی اور تنگدستی کا مذاق نہ اڑایا کرو، اگر اللہ نے تجھے مال و دولت دیا ہے تو گھمنڈ اور غرور نہ کر بیٹھنا، اس کی لاٹھی بے آواز ہے اور اگر غربت آ گئی تو پھر صبر کا دامن نہ چھوڑنا، اللہ دن پھیرنے پر قادر ہے،

وہ ریڑھیاں لگانے والے کو آڑھت پر بٹھا سکتا ہے۔
وہ ریڑھیاں لگانے والے کو ملیں اور فیکٹریاں عطا کر سکتا ہے۔
اور بڑے بڑے جاگیرداروں کی جاگیریں خاک میں ملا سکتا ہے۔
اس لئے اس کے عذاب سے ڈرا کر، اس کے فیصلے کا انتظار کیا کر۔

حضرات! یہ بات دور نہ چلی جائے، عبادت کا مقصد بھی تقویٰ --- قربانی کا مقصد بھی تقویٰ --- روزوں کا مقصد بھی تقویٰ --- حج رہ گیا، اب حج کی بات بھی انشاء اللہ قرآن کریم سے کریں گے۔

مالک کائنات نے فرمایا، وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ. جو شَعَآئِرَ اللّٰهِ (حج کے مناسک وارکان) کی تعظیم کرتا ہے، فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ. شعائر اللہ کا احترام کرنا بھی دلوں کے تقوے میں سے ہے، اللہ کے کعبے سے پیار کرنا --- حجر اسود سے پیار کرنا --طواف سے پیار کرنا --- ملتزم سے پیار کرنا --- زمزم سے پیار کرنا --- یہ سب کچھ دلوں کے تقوے

میں سے ہے۔

لوگو! اسی لئے تو جن کے دلوں میں تقویٰ اور شعائر اللہ کا پیار ہے' وہ تو بے تاب اور بے قرار ہو کر کہتے ہیں' آؤ آپ کو حرمین کی بے تابی اور بے قراری سناؤں ؎

جدوں یاد کعبے دی آوندی اے
دل میرا ڈب ڈب جاندا اے
اگ ہجر فراق چے جل جل کر
مینوں رہ رہ کے تڑپاندا اے
پانویں کھڑا ہاں پاکستان اندر
اوہ تھانواں نے سب دھیان اندر

کیسے حجر اسود کو چوما --- کیسے ملتزم پر چمٹ چمٹ کر دعائیں کیں --- کیسے پیاسے ہو کر زم زم کے نظارے لوٹے --- کیسے جا کر رکن یمانی سے مس کیا ؎

پانویں کھڑا ہاں پاکستان اندر
کیویں سمّیں آن بیان اندر
میرا لوں لوں ٹھردا جاندا اے
جدوں یاد کعبے دی آوندی اے

ایک اور ذوق والا جملہ ؎

جتھے وانگ دیوانیاں نچ نچ کے
گھر رب دا تکیا رج رج کے
دھکے کھا کھا کے نالے بچ بچ کے
کناں مزہ طواف چے آوندا اے

اللہ جتنے بھی آئے حج نصیب فرما! رمضان کا عمرہ نصیب فرما!

حج بھی عبادت اور اس کا مقصد تقویٰ۔

قربانی بھی عبادت' اس کا مقصد تقویٰ۔

روزہ عبادت' اس کا مقصد تقویٰ۔

کفر کے وڈیروں کو لوہے کے چنے چبوانا' اللہ ذوالجلال کے دشمنوں سے اسلام کی سرحدیں آزاد کرانا' اللہ پاک کے دین کے لئے جہاد کرنا' قرآن پاک نے اس کا مقصد بھی تقویٰ بتایا۔

اللہ پاک نے فرمایا! ان ساری عبادتوں کے ذریعے میں تمہیں متقی اور پرہیزگار بنانا چاہتا ہوں تاکہ تم سے تقوے اور پرہیزگاری کی خوشبوئیں آئیں۔

اب میں نے بھی سوچنا ہے اور آپ نے بھی سوچنا ہے کہ ہم نے الحمد اللہ روزے رکھے' کیا ہم میں تقویٰ آیا ہے یا نہیں' اگر گاہک کے آنے پر دل میں فوری خیال آیا کہ آج اس کو ایسا ہاتھ پھیرنا ہے کہ کیا یاد کرے گا' آج ساری دہاڑی اسی سے پوری کر لینی ہے گاہک نہیں یا پھر آپ نہیں یہ ساری راہ سوچتا جائے گا' کہ آج کسی اچھے حاجی کے ہاتھ چڑھا ہوں' کیا تقویٰ آ گیا ہے؟

دفتر میں بیٹھا ہے' اس نے دیکھا کہ میرے پاس کیس تو آ ہی گیا ہے' اب اس کو ایسی قلم کی مار دو کہ نئی موٹر سائیکل کے پیسے اسی سے پورے کرو' کیا یہ تقویٰ ہے؟

کیا فائدہ ہوا روزے رکھنے کا' اگر دل سے بے ایمانی ہی نہیں گئی۔

کیا فائدہ ہوا روزے رکھنے کا' اگر دل میں رب کا ڈر ہی نہیں آیا۔

کیا فائدہ ہوا روزے رکھنے کا' اگر دل سے شیطان کے اثرات ہی نہیں گئے۔

روزہ رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ دل کی دنیا بدل جائے۔

اللہ ذوالجلال سے دعا ہے کہ مولا کریم ہمیں تقوے کی نعمت عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حقوق والدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ (بنی اسرائیل: ۲۳)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً۔

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو' عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت واحترام کے لائق میری معززات' مکرمات' اسلامی' روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے اللہ جل جلالہ میری اور آپ سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیاں ہیں' رحمت اور بخشش والا مہینہ بڑی تیزی کے ساتھ ہم سے جدا ہو رہا ہے۔ آئندہ سال تک نہ جانے کس کس نے دنیا میں زندہ رہنا اور کون قبر میں ڈیرے لگائے گا' اس لیے یہ لمحات اور اور گھڑ یاں ہمارے لیے باعث سعادت ہیں' یہ دعاؤں اور آنسوؤں کی گھڑیاں ہیں' اللہ پاک کو منانے کی گھڑیاں ہیں' ابھی وقت ہے اللہ کریم کو منالو اللہ پاک سے اپنی لو لگا کر اسے خوش کر کے اپنے آپ کو جنتی بنالو۔

اللہ کی توفیق اور اس کے فضل وکرم سے اپنے احباب کے محبت بھرے تقاضے کے ساتھ میں یہ عنوان منتخب کیا کرتا ہوں' تا کہ نوجوان بچوں اور بچیوں کو ماں باپ کے ادب وآداب سکھائے جائیں' معاشرہ کچھ ایسا بن چکا ہے کہ جونہی بچی اور بچہ ہوش سنبھالتا ہے تو پھر وہ ماں باپ کی پرواہ ان کی عزت اور ادب کرنا چھوڑ دیتا ہے' دوستوں اور بیوی سے محبت' مگر جس نے پالا اس کی ذراسی بات بھی برداشت نہیں کرتا' اپنے آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔

حالات کو سامنے رکھتے ہوئے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ رمضان میں حاضری عام دنوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اس لیے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو ان ہستیوں کا تقدس اور عظمت سمجھاؤں جن کا مقام اور مرتبہ اللہ پاک نے اپنے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔

یہ پندرھویں پارے کی سورۃ بنی اسرائیل ہے' آیت ایک ہے اور حکم دو ہیں' ایک ذات ہے پیدا کرنے والی اور دوسری ذات ہے پالنے والی' کمائی کر کے کھلانے والی پیدا کرنے والا اللہ' اور پھر اس پر اپنی جان نچھاور کرنے والے ماں باپ ہیں' اللہ پاک نے ایک آیت میں دو حکم جمع کر دیئے تا کہ قرآن مجید میں پڑھنے والے کو پتہ چلے کہ ماں باپ کی عظمت کیا ہے' اللہ پاک نے ایسے ہی اپنے ساتھ ملا کر بیان نہیں کیا۔

فرمایا! میری ذات' صفات اور عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا اور ماں باپ کی محبت میں بھی کسی کو شریک نہ کرنا' حالانکہ اولاد سے محبت' بھائیوں اور بہنوں سے محبت' بیوی سے محبت' دوستوں سے محبت' مگر سب کی محبت کا اپنا اپنا ایک انداز اور معیار ہے' دنیا میں ان ساری محبتوں سے اعلیٰ محبت ماں باپ کی محبت ہے۔

میں تو عرض کیا کرتا ہوں کہ لوگو! ماں باپ گھر میں ایسے پھول ہیں' جب یہ پھول مرجھا جائیں تو سارا گلشن ہی ویران ہو جاتا ہے گھر کی رونقیں ہی ختم ہو جاتی ہیں' ماں باپ کو اللہ پاک نے کس قدر شان سے نوازا ہے' قرآن مجید میں اللہ پاک نے تیرے جنم کے مرحلے بیان کر کے فرمایا کہ بندے ذرا سوچ!

جب تو پیدا ہوا تو تیری ماں نے کتنے دکھ اٹھائے
جب تو پیدا ہوا تو تیری ماں کو کتنے صدمے پہنچے
جب تو پیدا ہوا تو تیری ماں کو کتنی تکلیفیں اٹھانا پڑیں

پھر تیرے خرچے' تعلیم اور یونیفارم کے لئے تیرے باپ نے اپنا گھر چھوڑا' کبھی ریڑھی لگاتا ہے' کبھی دکان پر جاتا ہے' کبھی بے چارہ کچھ کرتا ہے اولاد کی خوشحالی اور اس کے خرچے بنانے کے لئے اگر یہاں کہیں ہاتھ نہیں پڑتا تو بیرون ملک جاتا ہے' خالق کائنات نے ایک

آیت میں دو مسئلے بیان کر کے ان کی عظمت کو بیان کیا۔

آ و سنو! اللہ پاک پہلے ان کی عظمت اور آداب بیان کرتے ہیں، خالق کائنات نے فرمایا، وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ۔ اے لوگو، ہم نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ پاک ہی کی عبادت کرنا ہے، اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کی نہیں، صرف اللہ پاک کے سامنے سجدہ، اللہ پاک سے دعائیں، اللہ پاک کے سامنے جبین نیاز جھکاؤ، اللہ پاک سے اولاد اور رزق کا سوال کرو، ذکر واذکار، ورد وظیفہ بھی اللہ پاک کے نام کا، نذر و نیاز بھی اللہ پاک کے نام کی!

جس اللہ پاک نے تمہیں محبت کے ساتھ پیدا فرمایا۔

جس اللہ پاک نے مٹی سے پیدا کر کے شان والا بنایا

جس اللہ پاک نے پانی کے ایک حقیر قطرے سے پیدا کر کے اتنی عظمتوں والا بنایا

وہ اللہ اعلان کر رہا ہے، اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ جس مولا مہربان نے مہربانیاں فرمائیں، عبادت اور بندگی اسی اللہ پاک کی کرنی ہے، جھکنا ہے تو اس اللہ پاک کے سامنے۔

جہاں اللہ پاک نے اپنی توحید اور کبریائی کو بیان فرمایا، اسی آیت کے دوسرے حصے میں اللہ پاک نے فرمایا، وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ پہلے اللہ کریم نے اپنی عبادت کا حکم فرمایا، پھر ماں باپ کی اطاعت کا حکم فرمایا، ایک آیت میں دو حکم آئے کہ لوگو اللہ پاک کی عبادت سے منہ نہ پھیرنا، اور ماں باپ کی اطاعت سے بھی منہ نہ موڑنا، اللہ پاک کی عبادت اور ماں باپ کی خدمت میں کمی نہ آئے، یہ اللہ پاک نے ایسے پھول بنائے کہ اگر یہ مرجھا گئے تو گھر میں ویرانیاں آ جائیں گی۔

اے لوگو! جس گھر میں ماں باپ ہے اس گھر میں تو دعاؤں کا چشمہ چل رہا ہے میرے اور آپ کے آقا مکی مدنی تاجدار جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے کسی نے آ کر عرض کیا سوہنیاء ہم کو ماں باپ کے حق بتائیں، ہم پر ماں باپ کا حق کیا ہے، ہم کس طرح ماں باپ کا حق دے سکتے ہیں، آقا ماں باپ کی خدمتیں کیسے کرنی ہیں، ماں باپ کا کیا شان اور مقام ہے؟

نبی پاک ﷺ نے کوئی لمبی چوڑی تقریر اور لمبا خطبہ نہیں فرمایا بلکہ ایک ہی جملے میں نبی

پاک ﷺ نے ان انمول موتیوں کی شان سمجھا دی' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' اے ماں باپ کے بارے میں پوچھنے والے کہ ماں باپ کی عظمتیں کیا ہیں' ماں باپ کے حق کیا ہیں آ' میں تجھے بتاؤں' ماں باپ کی شانیں کیا ہیں' هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ' تیرا جنت بھی یہ اور تیرا دوزخ بھی یہ ہیں۔

مطلب کیا کہ اگر تو ماں باپ کی خدمت کرے گا تو جنت تیرے نام لگ جائے گا اور اگر ان کا دل جلائے گا۔ ان کو پریشان رکھے گا' ان کو ذلیل کرے گا' ماں باپ کا منہ پھٹکارے گا-- والدین کو گالیاں نکالے گا --- ماں باپ کی نافرمانیاں کرے گا --- تو پھر ظالم اسی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی بن جائے گا' دوزخ کا ایندھن بن جائے ا۔

اے لوگو! دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ!

جن کو ماں باپ کی دعائیں ملیں' اللہ پاک نے ان کے بخت بلند کر دیئے

جن کو ماں باپ کی دعائیں ملیں اللہ پاک نے ستارے روشن کر دیئے

جن کو ماں باپ کی دعائیں ملیں' اللہ پاک نے عزت اور وقار عطا فرمائے

جنہوں نے ماں باپ کی دعائیں لیں' اللہ پاک نے دنیا سے سلام کرا دیا

جن ظالموں کے نصیبوں میں ماں کی بددعائیں جن ظالموں کو باپ نے بددعائیں دے دیں' وہ لوگ دنیا میں ذلیل ہوتے دیکھے' اس لیے ماں باپ کی دعائیں انسان کو مقام ثریا کی بلندی تک لے جاتی ہیں اور والدین کی بددعائیں انسان کو تحت الثریٰ بلکہ اس سے بھی نیچے لے جا کر ذلیل وخوار کر دیتی ہیں۔

حضرات! یہ رمضان المبارک کی پاکیزہ گھڑیاں ہیں' آج فیصلہ کر کے جائیں کہ زندگی میں زبان سے کوئی ایسا جملہ نہیں بولیں گے' جس سے ماں باپ کا دل دکھ جائے' ایسا نہ ہو کہ ساری زندگی ماں کو ستائے رکھا' باپ کو ساری زندگی پریشان کر کے رکھا' جب مر گیا تو پھر دیگیں پکاتا ہے' کیا یہ ماں باپ کو ثواب پہنچا رہا ہے' نہیں بلکہ یہ ظالم تو برادری میں اپنا ناک رکھنے کے لئے سب کچھ کرتا ہے' برادری میں اپنی ''بلے بلے'' کرانا چاہتا ہے' حالانکہ اس کے

ماں باپ پریشان گئے تو نے سو دو سو پر اپنے ماں باپ کو خوش نہ کیا' اب ہزاروں دیگیں پکا کر برادری راضی کر رہا ہے' ظالم ماں باپ کو راضی کرنا تھا' والدین کو خوش کرنا تھا' اس لیے میں نے اصلاح کے لیے رمضان میں یہ عنوان منتخب کیا ہے۔

ایک دن میرے آقا' مکی مدنی تاجدار جناب محمد رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے منبر پر تشریف لائے' منبر پاک کی تین سیڑھیاں تھیں' آپ ایک ایک قدم اٹھاتے گئے اور ''آمین'' فرماتے گئے (یہ حدیث پاک بڑی مشہور ہے' آپ سنتے رہتے ہیں لیکن چونکہ میرے عنوان سے ملتی ہے اس لیے عرض کرنا چاہتا ہوں) آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین مرتبہ آمین فرمائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین حیران ہوگئے کہ آپ نے کوئی جملہ نہیں بولا' کوئی دعاء نہیں مانگی' صرف تین مرتبہ آمین فرمائی ہے' صحابہ نے عرض کیا' پیارے جب پہلے آپ تشریف لاتے تھے تو ہم آپ کو دیکھتے رہتے تھے لیکن آج کا معاملہ اور منظر ہماری آنکھوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا' ہمارے کانوں نے پہلے کبھی نہیں سنا' آپ نے تین مرتبہ آمین فرمائی' آقا ذرا ہمیں بھی بتلا دیں کہ اس میں راز کیا ہے' یہ آمین کہنے کا مطلب کیا ہے' آپ نے ''آمین'' کس مقصد کے لئے فرمائی؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جس وقت میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا' جبرائیل علیہ السلام ایک طرف سے تین قسم کے بدنصیبوں کے لیے بددعائیں کر رہا تھا اور میں اس پر ''امین'' کہہ رہا تھا' اس لیے کہ جبرائیل کے جملے مجھے اچھے لگے' مجھے اس کی باتیں پسند آئیں۔

جبرائیل کہتا ہے اے اللہ' میں جبرائیل عرض کرتا ہوں کہ!
جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا
جس کی حیاتی میں یہ برکتوں والا مہینہ آیا
جس کی زندگی میں یہ رونقوں والا مہینہ آیا
جس کی زندگی میں یہ بہاروں والا مہینہ آیا

پھر اس نے رمضان میں تیری عبادت کر کے تجھے راضی اور خوش نہیں کر لیا' اللہ جو رمضان کی عزت نہیں کرتا--- رمضان کے روزے نہیں رکھتا--- رمضان سے پیار نہیں کرتا--- رمضان میں اللہ پاک کی عبادت نہیں کرتا--- ایسے ظالم کو اپنی جنت سے دور کر دے۔ اللہ ایسے بدنصیب کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' جبرائیل کی باتیں مجھے اتنی اچھی لگیں' میں نے بھی سوچا کہ وہ شخص واقعی اسی قابل ہے' جو روزہ رکھ سکتا ہے اور اس پر روزہ فرض بھی ہے' اس کے باوجود اللہ پاک کے مہمان کی عزت نہیں کرتا' اللہ میری بھی بددعا ہے کہ اس بے ایمان کو اپنی جنت اور رحمت سے دور کر دے۔

بھائیو! آج اللہ پاک نے کتنے شیر جوانوں کو بڑی بڑی جسامتیں اور قد کاٹھ عطا فرمائے' خوبصورت جوانیاں ہیں' ڈھائی ڈھائی' تین تین من کی لاشیں ہیں' سردی کا موسم ہے' لیکن ظالم روزہ نہیں رکھتا' اس کو روزہ رکھنا نصیب نہیں ہے' کہتا ہے بھوکا مر جاؤں گا' جان نکل جائے گی' نہ نماز پڑھتا ہے' نہ روزہ رکھتا ہے' جس کو اس موسم کا روزہ رکھنا بھی نصیب نہیں' وہ ظالم اللہ پاک کو جا کر منہ کیا دکھائے گا' سات سال کا بچہ روزہ رکھے' اس کو بھوک اور پیاس نہیں لگتی' لیکن اسے پرواہ ہی کوئی نہیں' اللہ جانتا ہے مفت کا ثواب ہے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا! اگر ابن آدم کو پتہ چل جائے کہ رمضان کی شان اور مقام کیا ہے' روزے کی قدر کیا ہے' رمضان میں مولا کس کس طرح رحمتیں تقسیم کرتا ہے تو یقیناً ہر شخص تمنا کرے کہ یا اللہ سارا سال ہی رمضان بنا دے۔

دیکھئے! بازاروں میں ''سیلیں'' لگی ہوئی ہیں۔ سیل' سیل پرانا اور کٹ پرائس مال لوگوں نے دوکان سے باہر لا کر رکھا ہوا ہے اور ریٹ سستے کر دیئے ہیں اللہ فرماتے ہیں' ہماری ''سیلیں'' بھی دیکھو' یہ ٹوٹا ہوا پرانا مال اور ریٹ سستے' لیکن ہم نے جینیئن مال کے ریٹ سستے کیے' یا اللہ کس طرح؟

فرمایا' ہم نے نیکیوں کی سیلیں لگائیں کہ نفل پڑھتے جاؤ اور فرضوں کا ثواب لیتے جاؤ' یہ

اللہ پاک نے رحمت کی کیسی سیل لگا دی، برکت والی راتیں آ گئیں، پھر مجھے کہہ لینے دو۔

واہ واہ برکتاں ماہ رمضان دیاں سوہنے اللہ دے مہمان دیاں
دل موماں دے پُر نور ہوئے وچہ خوشیاں دے مسرور ہوئے
سن سن کے آیتاں قرآن دیاں واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں

ایہہ تے رحمتاں والا مہینہ جے نالے بخشش دا ایہہ خزینہ جے
راتاں آ گیاں رب نوں منان دیاں واہ واہ برکتاں ماہ رمضان دیاں

اعتکاف والو! اللہ اعتکاف قبول فرمائے، ایک اور جملہ سن لینا،

لگا جاندا اے رب دا پرونا جی پھر قسمتاں دے نال آؤ ناں جی
کیا زندگیاں نے انسان دیاں واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں

آ قا فرماتے ہیں جبرائیل نے یہ بدعائیں کیں، اے اللہ جو رمضان کی عزت اور قدر نہیں کرتا، جو شخص رمضان میں تیری بندگی اور عبادت کر کے اپنے گناہ نہیں بخشواہ لیتا، اپنے آپ کو جنتی نہیں بنالیتا، وہ تیری رحمت اور جنت سے دور ہو جائے۔

آ قا فرماتے ہیں ''امین'' ہاں عرش والے، میں محمد ﷺ کی بھی وہ بدعا ہے اور آگے جبرائیل علیہ السلام کیا کہہ رہے ہیں اے اللہ سوہنیاء جس کے سامنے تیرے سوہنے نبی کا نام پاک ''محمد ﷺ '' آ جائے، پھر جو تیرے کملی والے محبوب کا پیارا پیارا نام سن کر لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دورد پاک نہیں پڑھتا، (یہ نہیں فرمایا کہ جو اپنے انگوٹھے نہیں چومتا) وہ تیری رحمت اور تیری پیاری جنت سے دور ہو جائے۔

میرے بھائی! میں تیرا دل نہیں دکھانا چاہتا، بلکہ تجھے حق حق اور سچ سنانا چاہتا ہوں، نبی پاک ؐ نے فرمایا، جبرائیل ؑ نے اس کے لئے بدعا کی جو آ قا کا نام سنتا ہے لیکن دورد نہیں پڑھتا۔

آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے کہہ دیا ''امین'' اللہ ہماری بھی یہی التجا ہے کہ ایسے

بدنصیب کو جنت سے دور ہی رہنا چاہیے۔

اب جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں' حبیب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' جبرائیل نے یہ بھی بددعا کی' مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا ' اے اللہ جو شخص اپنی زندگی اور حیاتی میں اپنے بوڑھے ماں باپ کو پالیتا ہے' اس کی زندگی میں اس کے ماں باپ زندہ ہیں یا دونوں میں سے کوئی ایک ماں زندہ ہے یا باپ زندہ ہے یا قسمت سے دونوں ہی زندہ ہیں' اگر وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرکے' ماں باپ کو خوش کرکے' والدین کی دعائیں لے کر اپنے آپ کو جنتی نہیں بنالیتا وہ تیرے جنت اور تیری رحمت سے دور ہو جائے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میں نے کہہ دیا ''آمین'' یہ ماں باپ کا گستاخ اور بے ادب اللہ کے جنت سے دور ہی رہنا چاہیے' ایسے بدبخت اور ظالم کو اللہ کریم کی رحمت سے دور ہی رہنا چاہیے' اسی لیے کسی صاحب دل نے بڑی اچھی بات کی ہے ؎

ہندے دنیا دے وچ لکھاں ساک یارو
پر نئیں ساک کوئی ماں دے ساک ورگا
پتر زمانے دا بھانویں ولی ہووے
نئیں نیک ماں دے پیراں دی خاک ورگا
ہندے جگ تے بندے دے لکھاں سائے نے
پر نئیں سایہ کوئی جگ تے باپ ورگا

اللہ پاک نے ماں باپ کی بڑی ٹھنڈی چھائیں بنائیں' اللہ پاک نے جو سکون ماں باپ کی آغوش میں رکھا' اللہ کریم نے جو سکھ ماں باپ کے سینے اور چھاتی میں رکھا ہے' اللہ سچے کی قسم ہے' دنیا کی کسی جگہ پر ایسا سکون نہیں ملتا جو سکون والدین کے سینے سے ملتا ہے' مگر اس کی قدر نصیبوں قسمتوں اور حیاؤں والے ہی کرتے ہیں' بڑے بڑے بدنصیب دیکھے' ماں کے سامنے بھڑا بھڑا کر بولنا' باپ کے سامنے منہ پھاڑ کر بولنا' ماں باپ کی بات کو برداشت نہیں کرتا' بیوی اونچا بولے تو مونچھیں نیچی کرکے ٹھہر جاتا ہے' اگر ماں بے چاری بولتی ہے تو آگے

گریبان کو پھاڑتا ہے' باپ کو گالیاں نکالتا ہے' برے بول بولتا ہے' گندے بکواسات کرتا ہے۔

میرے بھائی! اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا نہ بنا' اگر تو قبر اور حشر کا سکون چاہتا ہے تو والدین کی دعائیں لیا کر' ماں باپ کی دعاؤں سے اللہ پاک طوفانوں کے رخ موڑ دیتا ہے۔

حبیب کبریاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **ثلا ثة لا یدخلون الجنة** اے لوگو' قیامت کے دن تین قسم کے بدنصیب ایسے آئیں گے کہ اللہ پاک نے ان تین قسم کے طبقوں کو جنت میں داخل نہیں ہونے دینا' اللہ کریم نے ان کو دور ہی کھڑے کر دینا ہے کہ چلو پیچھے دفع ہو جاؤ' تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑی سخت پابندی لگا دینی ہے کہ تم میری جنت میں نہیں آسکتے۔

آقا نے فرمایا' سب سے پہلا طبقہ جن کو جنت سے دور کر دیا جائے گا دھکے دے دیئے جائیں گے کہ تم جنت کے قریب بھی نہیں آسکتے۔ **اَلْحَاقُ لِوَالِدَیْہِ**.

وہ ماں باپ کے بے ادب ہیں' ماں باپ کے آگے بولنے والے' ماں باپ کی بے عزتی اور گستاخی کرنے والے ماں باپ کو ذلیل کرنے والے ماں باپ کو پریشان کرنے والے' ماں باپ کی نافرمانیاں کرنے والے ماں باپ کے گستاخوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کا داخلہ بند کر دیا ہے۔

دوسرا وقتل۔ اور جانیں قتل کرنے والے اور تیسرا جھوٹ بولنے والا' جھوٹ بول کر کاروبار کرنے والا' عدالتوں میں جا کر جھوٹی گواہیاں دینے والا ہے۔

حضرات! غور فرماؤ خوش نصیب وہ شخص ہے جو ماں باپ سے دعائیں لیتا ہے' میں نے کئی بار عرض کیا میں نے ایک فوجی آدمی کے بارے اخبار میں خبر پڑھی تھی' میرا دل چاہتا ہے کہ پاکستان کے بچے بچے کو سناؤں' یہ فوجی چھٹی پر آیا' باپ کہتا ہے بیٹا' تیری خالہ میرے پاس آکر رو پڑی' وہ کہتی تھی میری بیٹی نابینی ہے میں اس بیٹی کو کہاں بٹھاؤں' دھکے کھائے گی۔ ذلیل وخوار ہو کر مر جائے گی' اس لیے تو اپنے بیٹے کے لیے رشتہ لے لے' بیٹا میرے دل نے

فیصلہ کرلیا ہے کہ اس نابینا بچی کو اپنی بہو بنالوں' اگر تو میری بات مان جائے تو میں تیرے حق میں دعائیں کروں گا' اللہ تجھے ترقی عطا کرے گا۔

بیٹا بڑا نیک تھا' کہتا ہے ابا جی مجھے آپ کی دعا کی ضرورت ہے آپ جیسے چاہیں کریں بس میرے حق میں دعا کریں۔ اس نے باپ کا حکم مانا اور ایک نابینا بچی سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوگیا اللہ پاک نے اس نابینا بیوی سے جب پہلا خوبرو بیٹا دیا تو ساتھ ہی آنکھوں کی بینائی واپس کردی یہ باپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ کو امی کی دعاؤں سے آنکھیں ملیں' آپ کو بچپن میں بخار ہوگیا اور بخار کی وجہ سے آنکھوں کا نور چلا گیا' یہ بچہ نابینا ہو جاتا ہے' ماں دیکھ کر بڑی پریشان ہوگئی' ماں رات بھی روتی ہے' دن بھی روتی ہے' رات کو مصلیٰ بچھا کر اللہ ذوالجلال سے کال ملالیتی او رو کر بیٹے کے لیے دعائیں کرتی' کہتی ہے یا اللہ اگر تو میرے بیٹے کی آنکھیں لے جاسکتا ہے' تیرے لیے کوئی مشکل نہیں تو میرے بیٹے کی آنکھوں کا نور لوٹا بھی سکتا ہے' اللہ میرے بیٹے کو آنکھوں کا نور عطا فرما!

ماں یقین کامل کے ساتھ دعائیں کرتی رہی ایک رات سو رہی ہے کہ پیارے ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوتی ہے' اللہ کے خلیل فرماتے ہیں بی بی نہ رویا کر' کہنے لگی حضرت روؤں کیوں نہ میرا بیٹا نابینا ہوگیا ہے اب وہ بے چارہ در'در کے دھکے کھائے گا۔

جناب ابراہیم علیہ السلام بشارت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے کے حق میں تیرا رونا اور تیری سسکیاں قبول کر کے تیرے بیٹے کی آنکھوں کا نور لوٹا دیا ہے' رات کو یہ خواب آیا' تہجد کا وقت ہوا تو دل میں خیال آیا کہ جاکر اپنے بیٹے کا چہرہ ہی دیکھ لوں ماں جاکر کپڑا اٹھا کر بیٹے کا چہرا دیکھتی ہے اور بیٹا ماں کی طرف دیکھ رہا ہے' ماں کی دعا کو معمولی نہ سمجھا کر' اللہ پاک نے ماں کی دعاؤں سے اس نابینا بیٹے کو نور عطا فرمایا۔

تاریخ اسلام کو ذرا پڑھ تو سہی' کس کس طرح اللہ پاک نے ماں باپ کی دعاؤں سے کلوں و ... گ لگائے' کس طرح اللہ پاک نے سوئی ہوئی قسمتیں جگادیں' تو تو جان بوجھ کر

اپنی قسمت رلا رہا ہے۔

بھائیو! غور کرو، اگر ماں باپ بددعا دے دیں تو بڑے بڑے ولی بھی خوار ہو جاتے ہیں، حدیث پاک کا واقعہ آتا ہے ادھر ادھر کا واقعہ نہیں ہے جریج نام کا ایک ولی جو اللہ پاک کی بڑی عبادت اور بندگی کرتا تھا بڑے سجدے کرتا تھا، ایک دن اپنے حجرے اور عبادت خانے میں نفل پڑھ رہا تھا، دو رکعتیں پڑھ لیں تو اور شروع کر دیں، یہ نفل پڑھتا جا رہا ہے ماں کو اچانک ضرورت پڑگئی، ماں آوازیں دیتی ہے اے میرے جریج ذرا قریب آ، میری بات سن، دو تین بار ماں نے آوازیں دیں، ماں کو پتہ بھی ہے کہ میرا بیٹا نفل پڑھ رہا ہے، ماں کو کوئی ضروری کام تھا، اس نے ماں کی آواز پر کان نہ دھرا، اور اپنے نوافل میں مصروف رہا، ماں کو غصہ آ گیا ماں کہتی ہے، جا بیٹا تو کسی گندی اور بدکار عورت کا منہ دیکھ کر مرے ماں یہ جملہ کہہ کر چلی گئی، اللہ میری توبہ اللہ کسی کو ماں کی بددعاء نہ لگ جائے اللہ ماں باپ کی دعائیں لینے کی توفیق عطا فرما!

جریج نامی ولی نفل پڑھ رہا تھا ماں نے بدعاء کر دی پھر ہوا کیا کہ کسی فاحشہ عورت نے ایک ناجائز بچہ جنا، لوگوں نے آ کر پوچھا کہ یہ بچہ کس کا ہے، اس کا باپ کون ہے، یہ کہاں سے لے کر آئی ہے، اس ظالم بدکارہ نے اس بکریوں کے چرواہے جو اس کا باپ تھا، اس فاسق، فاجر اور زانی کا نام لینے کی بجائے اس اللہ کے ولی کا نام لے دیا، کہتی ہے وہ حجرے میں اللہ اللہ کرنے اور نفل پڑھنے والے کا بچہ ہے، سارا گاؤں اس کے گلے پڑ گیا انہوں نے آ کر اسے پوچھا نہ بتایا اور نہ تحقیق کی، ان سب نے آ کر کہا کہ اس صوفی صاحب کو پکڑ لو، یہ کس طرح کا نکلا ہے، حالانکہ اللہ کے اس بندے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا بھی نہیں لیکن ماں کی بددعائیں لگ گئیں، سارے گاؤں کے لوگوں نے آ کر مارنا شروع کیا کوئی پتھر مارتا ہے، کوئی اینٹیں مارتا ہے، کوئی تھپڑ مارتا ہے، کوئی پاؤں سے ٹھوکریں مارتا ہے، اور کسی نے پیر سے جوتیاں اتار لی ہیں اور اس اللہ کے ولی کو مار رہا ہے، مار مار کر تھک گئے تو اللہ کا ولی کہتا ہے، یار میری کوئی بات تو سنو۔

ایک دانا آدمی کہتا ہے' یار اس صوفی کی بات تو سنو کیا کہنا چاہتا ہے' معاملہ کیا بتانا چاہتا ہے جب سب نے ہاتھ پیچھے ہٹائے تو اس کو سانس لینے کا موقع ملا' کہتا ہے تمہارا بھی بس نہیں ہے اور میرا بھی بس نہیں ہے' آج قسمتیں ہار گئیں۔ نصیبوں والے بازیاں ہار گئے ہیں' آج میری ماں کی بددعائیں مل گئی ہیں' ایک دن امی نے آوازیں دیں تھیں' میں نے ماں کی بات کی پرواہ نہ کی' نفل ہی پڑھتا رہا' پتہ نہیں میری ماں کو کتنا ضروری کام تھا' میری ماں کے منہ سے جملہ نکل گیا' آج اس جملے کی بددعا کی سزائیں مل رہی ہیں۔

جس وقت انہوں نے اس عورت کو بلایا تو اس عورت کی گود میں ایک چھوٹا سا ناجائز بچہ ہے جو بول کر کہتا ہے لوگو' اس اللہ کے ولی کو کیوں مارتے ہو' اس اللہ کے ولی سے نفرت کیوں کرتے ہو' آؤ میں تجھے بتاؤں کہ میرا باپ کون ہے۔ فلاں بکریاں چرانے والا چرواہا میرا باپ ہے۔

یہ سن کر سارے علاقے کے لوگ شرمندہ ہو گئے' انہوں نے پیسے جمع کر کے اس کے لیے بڑا خوبصورت عبادت خانہ بنایا اور ساتھ معافیاں مانگتے ہیں' اے جریج' تو اللہ کا نیک بندہ ہے' یار ہم کو پتہ نہیں چلا' اس گندی بدکارہ کے کہنے پر ہم تجھے مار بیٹھے' رب کا واسطہ ہے' تجھے ماں کی بددعائیں لگیں' اب کہیں تیری بددعائیں ہمارا ہی بیڑہ غرق نہ کر دیں' ہمیں معاف کر دے' ہمارے حق میں رب سے دعا کر دے کہ اللہ ہماری غلطی ہم کو معاف کر دے' کہیں تجھ پر ظلم کرنے کی وجہ سے ہمارا ستیا ناس نہ ہو جائے' یہ اللہ کا ولی رو رہا ہے' کہتا ہے لوگو' ماں کی بددعاؤں نے مجھے اس نتیجے پر پہنچا دیا ہے' اس نے جا کر ماں کی منت سماجت کر کے ماں سے معافی مانگی۔

لوگو! ماں کی بددعاء بڑے بڑے پارسا لوگوں کو اس طرح ذلیل کرا دیتی ہے اور اگر دعائیں مل جائیں تو اللہ پاک امام بخاری بنا دیتا ہے۔

وہ اللہ کے ولی جن کی ماں رات مصلے پر بیٹھ کر دعائیں کرتی تھی کہ اللہ میرے بیٹے کو قرآن کا حافظ بنا دے' اس لیے کہ اس نے مسجد کے خادم سے سنا تھا کہ جماعت نماز تراویح

کے لیے جو قاری صاحب لائی ہے' ان کا نام ابراہیم ہے' ماں کو یہ نام سن کر بڑا شوق محسوس ہوا' جذبہ اٹھا کہ اللہ میرا بیٹا بھی تو ابراہیم ہے' وہ وقت کب آئے گا' جب میرا بیٹا ابراہیم بھی مصلے پر کھڑا ہو کر نماز تراویح پڑھائے گا' گھر جا کر بیٹے کو بلایا' بیٹے ابراہیم' عرض کیا جی امی جان۔

فرمایا! بیٹے دوڑ کر آؤ' ضروری کام ہے' بیٹا دوڑا ہوا آیا اور آ کر پیار اور محبت سے ماں کی گود میں بیٹھ گیا' ماں کے گلے لگ گیا اور کہتا ہے جی امی جی' ماں نے بیٹے کا چہرہ چوما اور کہتی ہے بیٹا' اپنی مسجد میں جس نے نماز تراویح پڑھانی ہے' اس کا نام حافظ ابراہیم ہے اور میں نے تیرا نام بھی ''ابراہیم'' رکھا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ تو بھی حافظ قرآن ہو۔

بیٹا بڑا نیک تھا کہتا ہے امی جی آپ اس طرح کریں کہ آپ اللہ سے دعاء کریں اور میں قرآن کریم یاد کرتا ہوں' قرآن پکڑ کر مسجد چلے گئے' رمضان میں ایک دن باقی ہے' صبح روزہ ہے' اس اللہ کے بندے نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا' چند سالوں کا چھوٹا سا بچہ ہے' اللہ پاک کے قرآن کی تلاوتیں کر رہا ہے' پہلا پارہ حفظ کر رہا ہے' جس وقت شام ہوئی یہ بچہ پیار محبت سے ماں کی گود میں آ کر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے امی جی مبارک ہو میں نے پہلا پارہ سارا ہی یاد کر لیا ہے۔

ماں کہتی ہے بیٹا' جب سے تو گھر سے گیا ہوا ہے' میں اس وقت سے اللہ پاک سے دعائیں ہی مانگ رہی ہوں' یا اللہ میرے بیٹے کا حافظہ اور سینہ کھول دے' میرے بیٹے کو قرآن کا حافظ بنا دے' سوہنیاء' اللہ پاک نے میری دعائیں قبول کیں' دوسرا دن آیا' دوسرا پارہ--- تیسرا دن آیا' تیسرا پارہ---- چوتھا دن آیا' چوتھا پارہ---- ادھر عید کا چاند چڑھا' سارے پاکستان میں لوگ خوشیاں منا رہے ہیں کہ صبح عید منائی جائے گی' مسجدوں میں اعلان ہو رہے ہیں کہ حضرات' نماز عید آٹھ بجے پڑھی جائے گی' کوئی کہتا ہے جناب ساڑھے سات بجے عید پڑھیں گے سارے شہر میں خوشیوں کا سماں ہے' لیکن میرے ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ کی والدہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بڑی خوشیاں عطا فرمائیں' اس ماں کو ڈبل خوشیاں ملیں' ایک بیٹے کے حافظ قرآن ہونے کی خوشی اور دوسری عید کے آنے کی خوشی' ماں کی دعائیں رنگ لائیں' ایک

مہینے میں قرآن پاک حفظ کیا یہ ماں کی دعا کی برکت ہے۔

اگر تیرا کاروبار نہیں چلتا تو پریشان ہے' کوئی کیس پڑ گیا ہے' تو رات کو جا کر ماں کے پیر اور کندھے دبا' اس سے پیار کر' بچوں کے لیے گولڈن اور کالا کلوسیب' سب سے ٹاپ کا چتری والا کیلا لے کر جاتا ہے' اچھے سے اچھا اور اعلیٰ سے اعلیٰ فروٹ لے کر جاتا ہے' ماں بے چاری دوائی کے لیے دس روپے مانگ لے تو ماتھے پر بل ڈال کر دیکھتا ہے۔

اس طرح قسمت نہیں جاگتی' ماں کے لئے بھی اچھی چیزیں لے کر جایا کر' ماں کے لئے خوبصورت سوٹ اور فروٹ لے کر جا' ماں جب تیری محبتیں اور فرمانبرداریاں دیکھے' تیری محبت و پیار کے نرالے انداز دیکھے' اللہ کی قسم ہے ماں کے دل کی گہرائیوں سے تیرے حق میں دعا نکلے گی تو اللہ تیری الجھنیں دور کر دے گا۔

کسی نے پوچھا جی' ماں فوت ہوگئی ہے اور گئی بھی ناراض ہے اس وقت جاہل تھا' بڑا ستایا' پتہ ہی نہیں تھا' اب کیا کروں؟

اب اس کا حل اور بھی ہے کہ فوت شدہ ماں باپ کے لیے دعائیں کیا کر' اللہ پاک تیری دعا کی برکت سے تجھے نیکوکاروں میں شامل کر دے گا' مگر اپنے گناہ پر شرمندہ ہو' اپنی غلطی کو غلطی مان' اور سچے دل کے ساتھ اللہ سے توبہ کر اور نماز پڑھ کر دعاء مانگا کر' رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا اللہ سوہنیاء میں چند دنوں کا بچہ تھا' میری ماں مجھ پر قربان ہوتی' میرا باپ مجھ پر صدقے جاتا' میں بستر پر پیشاب بھی کر دیتا' نہ امی نے ماتھے پر بل ڈالا اور نہ ابوجان نے کبھی ماتھے پر شکنیں ڈالیں' اباجان نے بھی مجھے کبھی گھور کر نہیں دیکھا تھا' جس طرح یہ مجھ پر رحم اور شفقت کیا کرتے' جس طرح یہ مجھ پر مہربانیاں ترس اور پیار کرتے رہے' اے اللہ اسی طرح آج میرے ماں باپ پر تو رحم فرما' اللہ میری محبت کا صلہ اور اجر و ثواب عطا فرما' جب تو دعائیں مانگے گا تو اللہ پاک تجھے ماں باپ کے فرمانبرداروں میں شامل کر دے گا۔

ایک اور طریقہ بھی ہے بعض میرے بھائی مسجد میں نہیں آتے' نماز نہیں پڑھتے' اور اگر پڑھی تو صرف رمضان کی' اس طرح اللہ پاک سے بے وفائی نہ کیا کر' جو رب بارہ مہینے رزق

دیتا ہے اس کی ایک مہینہ بندگی کر کے گیارہ مہینے بے وفائی کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

ایمانداری سے بتائیں کہ رب روزی سارا سال دیتا ہے یا ایک مہینہ؟ کیا یہ انصاف ہے کہ عبادت ایک مہینہ کریں۔ نمازی بن جاؤ' پھر نماز کے فائدے دیکھو' ایک تو نماز فرض ہے' ہمارے سر پر اللہ کا قرض ہے' یہ تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے' جو شخص نماز پڑھتا ہے اس کو کتنے فائدے ہیں' ایک تو اس کا اللہ کریم سے رابطہ قائم رہتا ہے۔

ہمارے پاکستانی کہتے ہیں' افسروں سے کام لینا ہو تو ان کے پاس آتے جاتے رہنا چاہیے' جا کر ڈیرے پر بیٹھے کچھ دیر گپ شپ لگائی' تعارف ہو جائے تا کہ کام لینے کے لیے آئیں تو پہچان لے کہ یہی ہمارے نعرے لگانے والا ہمارا چیلا ہے۔

یار! ایک امیدوار ہو' ایک ایم۔ پی۔ اے یا ایم۔ این۔ اے ہو' بندہ اس کے پاس آتا جاتا رہے' اس کو اپنی پہچان کراتا ہے کہ کہیں مشکل وقت میں کام آئے گا' کیا خیال ہے اگر رب کی بارگاہ میں آتا جاتا رہے گا تو تیرا رب سے پیار نہ پڑ جائے گا' جب تیرا رب سے پیار پڑ جائے گا تو جہنم سے بچالے گا۔ اس لیے اس کی بارگاہ میں آیا جایا کر' اس سے بڑی کوئی ذات نہیں' اس سے اونچی کوئی ہستی نہیں۔

اب نماز کے فائدے سنو' ایک تو اللہ پاک سے رابطہ رہے گا اور دوسرا نبی پاک ﷺ کی محبت اجاگر ہوگی' فرض' سنتیں اور نفل پڑھیں تو آخر میں درود شریف پڑھتے ہیں' اور تیسرا جب التحیات میں بیٹھا دعائیں پڑھتا ہے' مسنون دعائیں تو اور بھی بہت سی ہیں' مثلاً!

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ٥

اللہ میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا مجھ پر رحم فرما' میرے گناہ معاف فرما' اس لیے کہ تو معاف کرنے والا ہے۔

اس طرح بندہ اللہ پاک سے تازہ معافیاں مانگتا رہتا ہے' اگر اور کوئی دعاء نہیں آتی تو ہم آسانی سے یہ دعاء پڑھتے رہتے ہیں۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ اے اللہ مجھے اور میرے ماں

باپ کو معاف کردے، نہ دیگیں پکانا پڑیں، نہ مدرسوں کے بچے بلانا پڑے، نہ پارے پڑھانے پڑھے، خود ہی نماز پڑھی، نفل، سنتیں اور فرض پڑھے، ماں باپ کے لئے دعائیں ہورہی ہیں رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ، اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو معاف کردے۔

اے لوگو!

بندہ نمازی بن جائے تو نبی پاک ﷺ سے محبت کا اظہار بھی ہوجاتا ہے

بندہ نمازی بن جائے تو اللہ پاک سے پیار بھی ہوجاتا ہے

بندہ نمازی ہوجائے تو ماں باپ کا فرمانبردار بھی ہوجاتا ہے

بندہ والدین کے لیے دعائیں بھی کرلیتا ہے، ایک نماز کے کتنے فائدے ہیں کہ ماں باپ کے لئے دعائیں ہوتی رہتی ہیں۔

عرض کررہا تھا کہ مکی مدنی تاجدار جناب محمد ﷺ مدینہ پاک کے سفر پر آرہے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قافلہ ساتھ ہے، چلتے چلتے ایک جگہ ایسی بھی آئی، حبیب کبریاء نے دیکھا کہ چند قبریں ہیں، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں ساتھیو ٹھہر جاؤ، میں ابھی آپ کے پاس آجاتا ہوں، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قبر پر جاکر کھڑے ہوجاتے ہیں، اللہ پاک کی قسم ہے میرے پاک نبی کی آنکھوں سے موتیوں سے زیادہ قیمتی آنسو جاری ہوجاتے ہیں، نبی پاک ﷺ رونا شروع کردیتے ہیں، صحابہ کرام کی نظریں پڑگئیں کہ دیکھو نبی پاک رورہے ہیں، صحابہؓ نے آکر گھیرا ڈال لیا، صحابہ نے جب آمنہ کے لال علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روتے ہوئے دیکھا تو کوئی صحابی بھی اپنے آپ پر کنٹرول نہ کرسکا، صحابہؓ کی چیخیں نکل گئیں، صحابہ کرامؓ بھی زاروقطار رونا شروع کردیتے ہیں، روتے روتے ایک صحابی آنسو صاف کرکے عرض کرتا ہے، آقا ہمیں بتائیں کہ یہ کون نصیبوں والی شخصیت ہے یہ کون مقدروں والا ہے!

جس کی قبر پر آمنہ کا لال رورہا ہے

جس کی قبر پر نبیوں کا سلطان رورہا ہے

جس کی قبر پر امام الانبیاء رورہے ہیں

نبی پاک ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، سسکیاں بھرتے بھرتے آقا کے ہونٹوں پر کپکپی کا عالم طاری ہے، آقا اپنے آپ کو بڑی مشکل سنبھالا دے کر فرماتے ہیں، لوگو یہ میری ماں آمنہ کی قبر ہے، جس کی چھاتی کا میں دودھ پیتا رہا ہوں، جس کے شکم سے اللہ نے مجھے پیدا فرمایا۔

اللہ پاک نے ان ہستیوں کو کتنا شان عطا فرمایا ہے، اس لیے ان کے سامنے اونچی نہ بولا کر، برے بول نہ کہا کر، ماں باپ کی نافرمانیاں نہ کیا کر، اگر تو ماں باپ کو ناراض کرے گا تو عرش والا ناراض ہو جائے گا، هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ، تیرا جنت بھی وہ اور تیرا دوزخ بھی وہ۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جو شخص ایک مرتبہ امی اور ابو خوش ہو کر دیکھ لیتا ہے، اللہ پاک اس کو قبول شدہ حج کا ثواب دیتا ہے، نہ پیسہ لگانا پڑا، نہ پاسپورٹ بنوانا پڑا، نہ ٹکٹ لینا پڑی، نہ جہاز پر سوار ہونا پڑا، صرف ایک دفعہ خوش ہو کر ماں باپ کو دیکھا، اللہ پاک نے لکھ دیا، اے بندے، تیرے نصیب میں حج کا ثواب ہے۔

ایک پروانہ جذبات میں آ کر عرض کرتا ہے، سوہنیاء میں تو بار بار گھر جاتا ہوں، میرے تو ستر، ستر چکر گھر لگتے ہیں، آقا کیا ہر چکر میں؟

فرمایا! تیرا رب بڑا اونچا ہے، تیرے رب کی ذات بڑی اعلیٰ ہے، تو آتا جاتا تھک جائے گا لیکن رب ثواب دیتا نہیں تھکتا۔

ماں باپ کو بھی چاہیے کہ بچوں کی گردن پر چھری نہ پھیریں، وراثت تقسیم کی باری آئی تو وہاں ''ڈنڈی'' مار گئے، وہاں غداری کر گئے کسی کو کم، کسی کو زیادہ اس طرح نہ کیا کرو، ان سب کے ساتھ برابر کا سلوک کیا کرو، ان کے ساتھ عدل وانصاف کیا کرو۔

اب کیا ہوتا ہے، عورتیں آئیں گی، کہتی ہیں حضرت جی ایسا اللہ کر کے دو ہمیں ہمارے بچے کی سمجھ نہیں آتی، جب سے اس کی شادی کی ہے وہ ہماری بات ہی نہیں سنتا، بیوی کی سنتا ہے اور خیر سے میرا داماد بڑا اچھا ہے، جو میری بیٹی کے پیروں پر پیر رکھتا ہے، میری بیٹی جیسے کہتی ہے، اسی طرح کرتا ہے اور بیٹا بڑا گندہ ہے، وہ میرے کہنے پر نہیں لگتا، بیوی کے کہنے

پر لگتا ہے کیا آپ میری بات سمجھے ہیں؟

اس کملی بی بی کو کوئی پوچھے کہ جو تیری بیٹی کی غلامی کرتا ہے' تیری بیٹی نے اسے اپنے ہاتھوں پر ڈال کر ماں باپ سے توڑ لیا' آخر وہ بھی تو کسی کے جگر کا جگر ہے نا! اس ماں باپ کا لال توڑ کر اپنا بنا لیا' اگر تیرا بیٹا اپنی بیوی کا بنا ہے تو اب تجھے بڑا دکھ اور درد آیا ہے کہ بیٹا بات نہیں سنتا' اور داماد بڑا اچھا ہے' وہ اپنے ماں باپ کی نہیں سنتا' میری بیٹی کی سنتا ہے۔

بھائیو! اگر اپنے بیٹوں کو اپنا فرمانبردار دیکھنا چاہتے ہو' اگر چاہتے ہو کہ ہمارے جگر کا ٹکڑا ہمیں نہ چھوڑے' ہم سے جدا نہ ہو' ہم سے پیار رکھے تو پھر کسی کے بیٹے کو بھی اس کے ماں باپ سے توڑنے کی کوشش نہ کیا کرو۔

کہتے ہیں کوئی ایسا تعویذ کر کے دو کہ بس اس کو پلائیں تو وہ ہمارا ہی ہو جائے' وہ جہاں ہم کہیں وہاں ہی پیر رکھے' ہر شخص ہی یہ چاہتا ہے کہ ہمارا بیٹا بیوی کا غلام نہ بنے' اور ہماری بیٹی کا شوہر (ہمارا داماد) ہمارا غلام بن جائے' اس طرح بے انصافی نہ کیا کرو' ہر ماں باپ کو اپنے بیٹے کی محبت کی ضرورت ہے' ہر ماں چاہتی ہے کہ میرا بیٹا میرا فرمانبردار رہے' میرا بیٹا میری بات مانے' میرے اشارے پر چلے' اس لیے مت جا کر فرمائشیں کیا کرو کہ اس طرح کا تعویذ بنا کر دو ایسی اللہ اللہ کر کے دو کہ بس وہ ماں باپ کی نہ مانے۔

اب بیبیاں آئیں گی' کہتی ہیں ہم بہت تنگ ہوئے پڑے ہیں' کہ بس وہ صرف ماں کی مانتا ہے' ظالموں اگر وہ ماں کی نہ مانے تو پھر تیری مانے جنا ماں نے تکالیف برداشت ماں نے کیں-- پریشان ماں ہوئی --- دکھ ماں نے اٹھائے --- جس بے چاری ماں نے جان جوکھوں میں ڈال کر جنا' وہ ماں کی نہ مانے تو پھر کس کی مانے؟

میں کہتا ہوں' وہ نصیبوں والا ہے' جو ماں کی مانتا ہے لیکن ماؤں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بہوؤں پر ظلم نہ کیا کریں' ویسے ہی نہ باتیں کرتی رہیں کہ دیکھ ابھی کل سوٹ بنایا ہے' آج پھر سوٹ اٹھا لیا' اس کا سوٹوں سے بھی کچھ نہیں بنتا' پہلی جوتی ابھی اچھی بھلی پڑی ہے اور تو پھر نئی جوتی اٹھا لایا ہے' اور اپنی بیٹی کے لئے بڑا دل چاہتا ہے کہ میرا داماد نئے سوٹ اور جوتیاں

لاکر دے' اس کو روزانہ پیسے دے' اور اگر اپنے بیٹے نے بیوی کو چار آنے دے دیئے تو وہ دکھنے لگے ہیں۔

ماں باپ کو بھی چاہیے کہ وہ عدل و انصاف سے کام لیں' اللہ سے ڈریں' اپنی بیٹی کو خوشحال دیکھنا چاہتی ہے' اور بہو کو تنگدست دیکھنا چاہتی ہے' یہ چاہتی ہے کہ میری بیٹی خوشحال ہو اور میری بہو کو میرا بیٹا سارا دن مارتا پیٹتا رہے' اگر اس نے اچھے کپڑے پہن لئے تو بیٹے سے لڑائی شروع کردی عقلمند' نیک اور اچھی مائیں بنو' ایسا کردار پیش کرو کہ بیٹیاں بھی تمہارے حق دعائیں کریں اور بیٹے بھی تمہارے حق میں دعائیں کریں۔

حضرات! جمعہ المبارک کے اجتماع کو غنیمت جانتے ہوئے چار باتیں اصلاح معاشرے کے لئے عرض کی ہیں' معاشرہ میں اس طرح کی چیزیں بہت پیش آتی ہیں۔

اللہ پاک سے دعاء ہے کہ اللہ ذوالجلال میری اور آپ کی حاضری اور محبت قبول فرمائے اللہ ذوالجلال اسی رمضان کی بابرکت گھڑیوں میں مجھے اور آپ سب کو اپنی رحمت نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حقوق العباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـيٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔(ال عمران:١٠٢)

جب محشر کا دن بپا ہوگا
نہ باپ اس دن بیٹے کا' نہ بیٹا باپ کا ہوگا
نہ بیوی ہوگی شوہر کی' نہ ہمشیرہ اپنے بھائی کی
وہ اک ایسا روز ہوگا کہ بھائی اپنے بھائی سے جدا ہوگا
عزیزو نفسی نفسی' سب پکاریں گے وہاں
فقط بخشوانے کو اک میرا مصطفیٰ ہوگا

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو اور عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو' نہایت ہی عزت' ادب اور احترام کے لائق پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں بہنوں' دعاء ہے اللہ جل جلالہ' اپنی بارگاہ میں میری اور آپ سب کی حاضری قبول فرمائے اور اللہ اس حاضری کی برکت سے قیامت کے دن نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوض کا پانی نصیب فرمائے۔

ہر قسم کی حمد وثناء میرے اور آپ سب کے خالق و مالک اللہ رب رحمٰن ذوالجلال والاکرام کی ذات اقدس کے لئے' جس اللہ نے زمین بنائی' آسمان بنایا اور سارا جہاں بسایا ہے۔

بے شمار' ان گنت' لاتعداد اور بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام سرور کونین---فخر دو عالم---رحمۃ اللعالمین---شفیع المذنبین---صاحب خلق عظیم---جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے۔

ساتھیو' معززات ماؤں اور بہنوں! آج ایک بڑا ہی اہم عنوان ''مسئلہ حقوق العباد'' عرض

کرنے کا ارادہ ہے' قیامت کے دن اللہ ذوالجلال نے اپنے بندوں کے حقوق کے بارے سوال کرنا ہے' جب تک حق والا معاف نہیں کرے گا' اس وقت تک خالق کائنات کی رحمت اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت کی امید نہیں ہو سکتی' نبی کریم ﷺ نے اس مسلے پر بڑا ہی زور دیا ہے کہ بندہ دنیا سے جائے تو اس حال میں جائے کہ اس کے سر پر کسی کا حق نہ ہو' اور اپنی طاقت' اسلحہ جوانی' برادری اور اپروچ کی وجہ سے کسی پر ظلم کر کے نہ جائے وگرنہ جس جس پر ظلم کیا ہے یا حق کھایا ہے' بددیانتی اور دھوکہ کر کے ملاوٹ کے ذریعے اس کا مال ضبط کیا ہے۔ خالق کائنات قیامت کے دن ایک ایک چیز پوچھے گا اور اس دور میں ان چیزوں کی بڑی اشد ضرورت ہے۔ دو بھائی آپس میں کاروباری شراکت کر لیتے ہیں۔ ایک ذرا نماز پڑھنے کے لئے یا کسی معاملات میں چلا گیا۔ اب دوسرا شخص کوشش کرتا ہے کہ اس کے آنے سے پہلے پہلے میں کوئی ہاتھ کی صفائی کر جاؤں۔

میرے بھائی! بے شک تیرا ساتھی تو نہیں دیکھ رہا مگر عرش والا رب ذوالجلال تو دیکھ رہا ہے۔ تو اپنے بھائی کی نظروں سے اوجھل ہو کر یہ حرام کا مال' دنیا کے چند ٹکے تو جمع کر لے گا۔ لیکن سوچ قیامت کے دن اپنے خالق و مالک کو کیا جواب دے گا۔

آپ کو یاد ہوگا' ایک دفعہ جناب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رات کو اسی شہر مدینہ کی ایک بستی کا گشت فرما کر حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ آپ ایک دروازے کے آگے سے گزرے تو ایک گھر سے گفتگو کی آواز آئی' پیارے فاروق نے اس دروازے کی طرف کان لگایا کہ پتہ تو کروں' کیا باتیں ہو رہی ہیں' کہنے والی کہتی ہے' بیٹی جلدی کر' دودھ میں پانی ملا' کہیں کوئی دودھ لینے والا دیکھ نہ لے۔ ماں تاکید کرتی ہے جلدی کر' دودھ میں پانی ملا دے۔ اللہ ذوالجلال سے ڈرنے والی بیٹی جواب دیتی ہے' اے اماں دودھ میں پانی نہیں ڈالنا چاہیے' کیا آپ کو پتہ نہیں کہ اللہ پاک نے منع فرمایا ہے' کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ فاروق اعظم کی خلافت کا دور ہے۔ یہ ظلم و ستم اور ناانصافیاں کرنے والوں کو میرا فاروق کبھی پسند نہیں کرتا۔

ماں کہتی ہے' بیٹی باتیں نہ کر' یہاں ہمیں کونسا عمر رضی اللہ عنہ دیکھ رہا ہے' اس ماں نے دوبارہ

تاکید کی کہ بیٹی جلدی کر' آنے والے کے آنے سے پہلے دودھ میں پانی ملادے' بیٹی کہتی ہے' اے اماں' اگر وقت کا امیر اور سلطان نہیں دیکھ رہا' امیر المومنین کی نظریں تو ہمیں نہیں دیکھ رہیں' امیر المومنین کا رب تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو آپ کو اس بچی کے یہ الفاظ بڑے پیارے لگے' صبح ہوئی تو میرے پیارے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے رفقاء واحباب کو ساتھ لے کر اس دروازے پر آجاتے ہیں۔ آکر دروازے کو دستک دی' تو اس بچی کا باپ دروازے سے باہر آیا' آپ اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ یہ بچی کا باپ بڑا حیران و پریشان ہوا کہ!

اتنا بڑا امیر المومنین ہے جس سے قیصر وکسریٰ کے بادشاہ کانپتے ہیں۔

اتنا بڑا امیر المومنین ہے' جس کی عظمتیں کملی والے نے بیان کی ہیں۔

لوگو! جن گلیوں میں میرا پیارا فاروق رضی اللہ عنہ آجائے۔ شیطان وہ گلیاں چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ اتنی عظمتوں والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جن کے بارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ. لوگو! اگر میرے بعد اللہ پاک یہ نبوت والی پگڑی کسی کے سر پر رکھتا تو خطاب کے بیٹے عمر رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھ دیتا' اللہ کریم نے اگر میرے بعد نبی بنانا ہوتا تو میرے پیارے فاروق کو نبی بنانا تھا' لیکن اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ. میں سب سے آخری نبی ہوں۔

امام الانبیاء بن کر آیا ہوں۔ خاتم المرسلین بن کر آیا ہوں۔

خاتم النبیین بن کر آیا ہوں۔ آخری پیغمبر بن کر آیا ہوں۔

اللہ پاک نے میرے بعد نبوت کا سلسلہ بند کر دیا ہے' اسی لئے نبی کا دیوانہ کہتا ہے ؎

ختم نبوت دا سالار آیا نبوت دے بوہے نوں ہے مار آیا

ہن نواں نبی جگ تے آ کوئی نئیں سکدا جہاناں دی رحمت کہا کوئی نئیں سکدا

میرے آقا دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا

یہ بیٹی کا باپ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ یہ اتنا بڑا امیر المومنین ہے' اتنی عظمتوں والا ---

اتنے جلال والا --- اتنے وقار والا --- اتنی بڑی سج دھج والا --- جس کو اللہ پاک نے اتنی بڑی شانیں عطا کی ہیں' یہ وہ فاروق رضی اللہ عنہ ہے' جس کو آمنہ کے لال نے اللہ پاک سے تہجد کے وقت مانگ کر لیا ہے!

صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو نبی کے دروازے چل کر آئے۔

عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو نبی کے دروازے چل کر آئے۔

علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی آئے' سعد و سعید بھی آئے' طلحہ و زبیر بھی آئے' پر آنے والا آیا تو آمنہ کے لال کے درواز پر چاہت لے کر آیا' لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وہ نصیبوں والا ہے' جس کو میرے کملی والے نے چاہت کر کر کے مانگا ہے' اللہ پاک سے جھولیاں پھیلا پھیلا کر مانگا۔ یہ بچی کا باپ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ اتنے شان اور وقار والا شخص اتنی سج دھج والا آدمی! جس کا نام سن کر قیصر و کسریٰ کے سلطان کانپ رہے ہیں۔

جس کے نام نے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا ہے۔

اتنا بڑا امیر المومنین ہم غریبوں کے گھر آیا ہے' خیر ہو' اللہ پاک نے اس کو تو شانیں ہی اتنی عطا کی ہیں یہ کوئی غلام بھیج کر ہم کو اپنے ڈیرے اپنے پاس منگوا لیتے' لیکن یہ خود ہی چل کر ہمارے دروازے پر آئے ہیں' بچی کے والدین حیران ہیں کہ ہم کمزور اور غریب آدمی اور یہ وقت کا سلطان امیر المومنین اور جانشین پیغمبر' آمنہ کے لال کی مسند پر بیٹھنے والا فاروق آج ہمارے دروازے پر آیا ہے۔

عرض کیا امیر المومنین آپ کا آنا مبارک' آپ کی تشریف آوری مبارک' ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کوئی غلام بھیج کر ہمیں طلب فرما لیتے۔ لیکن آپ خود ہی تشریف لے آئے ہیں' خیر تو ہے؟

جناب امیر المومنین فرماتے ہیں' ایک بڑے ضروری کام کے لئے تمہارے دروازے پر آیا ہوں' اللہ پاک نے جو نیک بیٹی تمہیں عطا کی ہے' میں اپنے بیٹے کے لئے سوالی بن کر آیا ہوں' اتنی خدا خوفی اور زہد و تقویٰ والی بیٹی اللہ پاک کسی کسی کو نصیب کرتا ہے۔

میرے بھائی! اللہ پاک نے یہ اولاد بڑا میٹھا میوہ بنایا ہے‘ جب اللہ پاک نے اولاد کا تذکرہ فرمایا تو اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. لوگو! زمین وآسمان پر اللہ کی بادشاہی ہے‘ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ. رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا. وہ رب جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے۔وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ. (الشوریٰ :۴۹) اور جس کو چاہتا ہے‘ بیٹوں کی نعمت عطا کرتا ہے۔

اللہ پاک نے یہاں اولاد کا سلسلہ بیان کیا تو پہلے بیٹیوں کا تذکرہ فرمایا اور بعد میں اللہ کریم نے بیٹوں کا تذکرہ فرمایا‘ اگر بیٹیاں پیدا ہوں تو ماتھے پر بل نہ ڈالا کر‘ بیٹی کے پیدا ہونے پر اللہ کا شکوہ نہ کیا کر‘ تو نے بیٹوں کے پیسے تو جمع نہیں کرائے‘ یہ تو اس کی مرضی ہے‘ وہ چاہے تو بیٹیاں عطا کرے چاہے تو بیٹے عطا فرمائے۔

بعض ایسے نامراد ہیں کہ اگر بیٹی پیدا ہو تو بیوی کو طلاق لکھ دیتے ہیں یا وارننگ کر دیتے ہیں کہ آئندہ بیٹی پیدا ہوئی تو تجھے طلاق ہے۔

اے ظالم! کیا اس بے چاری نے اپنی مرضی سے بیٹیاں پیدا کی ہیں۔ بیٹیاں بیٹے دینے والا عرش پر رہتا ہے‘ بندہ جس سے پیدا ہو‘ آخر وہ ماں بھی کسی کی بیٹی ہے‘ جس نے بیوی بن کر تیرے دروازے پر آنا ہے‘ وہ بھی تو آخر کسی کی بیٹی ہے۔

میرے بھائی! یہ اللہ ذوالجلال کی مرضی ہے‘ وہ چاہے بیٹیاں عطا کرلے وہ چاہے بیٹے عطا کرے‘ مگر اس کی تقسیم پر ماتھے بل نہ ڈالا کر‘ اس کے فیصلے کو خوش ہو کر تسلیم کیا کر‘ ان بیٹیوں کی برکت سے ہی اللہ ذوالجلال بڑی برکتیں عطا کر دیتا ہے‘ تجھے کیا پتہ ہے‘ ہوسکتا ہے اللہ نے تجھے رزق ہی ان بیٹیوں کی برکت سے عطا کیا ہو۔

مجھے ایک بیٹی کی بات یاد آئی‘ ایک بڑا چوہدری قسم کا آدمی جس کی جوانی بڑی عجیب اور دنیادارانہ ماحول میں گزری‘ ہم نے اسے پوچھا کہ تو پکا نمازی کیسے بن گیا‘ اس نے کہا کہ بس میری بیٹی کی ایک ہی بات نے مجھے نماز بنا دیا ہے۔ہم نے پوچھا وہ کیسے؟

کہتا ہے ایک دفعہ رات کا وقت تھا‘ میری بیٹی وضو کر کے نماز پڑھنے لگی‘ اتنی دیر میں میں

نے سونا تھا' میں نے کہا بیٹی جلدی کر دودھ لا' بیٹی کہنے لگی' ابا جی مجھے نماز پڑھ لینے دو' نماز پڑھ کر دودھ پلاتی ہوں' وہ کہنے لگا تو جلدی کر' دودھ لا' میں نے سونا ہے' وہ بچی جلدی سے گئی' اس نے فریج سے دودھ نکالا' دودھ لا کر اپنے باپ کو پکڑایا' کہنے لگا میری بیٹی نے مجھے دودھ پکڑایا اور ساتھ کہتی ہے ابو جی اگر قیامت کے دن اللہ پاک نے پوچھ لیا کہ!

تیرا دودھ زیادہ قیمتی تھا یا میری نماز قیمتی تھی۔

یہ دودھ پینا ضروری تھا یا نماز ضروری تھی۔

ابو آپ کیا جواب دیں گے؟

کہتا ہے بس میری بیٹی نے ایک ہی جملہ بولا تو میں نے زندگی بھر کے لئے فیصلہ کر لیا کہ آج کے بعد نماز نہیں چھوڑوں گا' دعا کر اللہ اس طرح کی اولاد نصیب فرمائے جو ماں باپ کی زندگی کا رخ موڑ کر رکھ دے۔

عرض کر رہا تھا کہ جناب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' آج میں تیرے دروازے پر یہ نیک کردار والی --- اللہ ذوالجلال سے ڈرنے والی --- حلال حرام کی تمیز کرنے والی --- ہر وقت خالق مالک کا خیال کرنے والی --- اللہ پاک کے عذابوں سے ڈرنے والی --- اللہ پاک کی مخلوق کے حقوق کا خیال کرنے والی بیٹی کا اپنے بیٹے کے لئے سوالی بن کر آیا ہوں' میرا دل چاہتا ہے کہ ایسی نیک بیٹی زندگی گزارے تو امیر المومنین کے بیٹے کے ساتھ گزارے' میں نے تیری ذات پات اور مالی حالت نہیں دیکھی' صرف تیری بیٹی کا کردار اس قدر پسند آیا' میرا دل چاہتا ہے کہ ایسی نیک بیٹی کی شادی کسی نیک گھر میں ہونی چاہیے۔ عرض کرنا چاہتا ہوں' اللہ ذوالجلال نے قیامت کے دن ایک ایک پیسے اور ایک ایک لقمے کا حساب و کتاب لینا ہے' اگر مخلوق کے ساتھ دھوکہ کر کے پیسہ کما لیا تو! یہ نہ سمجھنا میں نے ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے۔

یہ نہ سمجھنا کہ یہ میری چالاکی کا نتیجہ ہے۔

بلکہ سمجھ' تیری بدقسمتی ہے کہ تیرے نصیب میں حلال کا پیسہ نہیں' حرام کا پیسہ آیا ہے' اس

لئے یہ بڑا عجیب وغریب مرحلہ ہے۔

بھائیو! ان حالات میں کاروباری شراکت ہوتو یہاں حلال حرام کی تمیز کرنا بڑی مشکل بن جاتی ہے۔ شیطان بڑے ہی مشورے دیتا ہے کہ وہ کون سا تیرے سامنے بیٹھا ہے' وہ تو نماز پڑھنے کے لئے چلا گیا ہے' وہ تو گھر چلا گیا ہے' تو اس کے جانے کے بعد اپنا حساب کتاب لگا لے۔

بعض ظالموں نے اپنے کاروباری شراکت والے ساتھی کا ستیاناس کر کے رکھ دیا' اس بے چارے کو جب بھی دکھایا' گھاٹا اور خسارہ ہی دکھایا اور اپنے گھر سوٹ اور مختلف قسم کے کھانے پکائے' اس نے سمجھا کہ یہ میری ہوشیاری چالاکی ہے۔ ظالم' تو یہ روسٹ کئے ہوئے مرغ بھی اپنی اولاد کے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھر رہا ہے۔

میرے بھائی! جو بات اب میں سنانے لگا ہوں' یہ اس کملی والے نے سنائی' جن کے بارے رب کا قرآن کہتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىo بخاری شریف میں موجود ہے' امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے واقعہ بیان کیا کہ ایک بڑے ایمان والے کو پیسوں کی ضرورت پڑ جاتی ہے' اس نے کسی دوسرے مسلمان بھائی سے قرضہ طلب کیا' وہ اسے کہتا ہے یار' مجھ پر بڑا مشکل وقت آیا ہے' مجھے پیسوں کی بڑی ضرورت ہے' مجھے پیسے ادھار دے دے۔

اب تو کوئی ادھار دینے کے لئے تیار ہی نہیں' کیونکہ اعتماد اٹھ گیا ہے اور اعتماد کیوں نہ اٹھتا' جو لے لیتا ہے وہ دوبارہ دینے کا نام ہی نہیں لیتا' ہر شخص کہتا ہے' ادہار سے بچو' ادہار محبت کی قینچی ہے' کہتا ہے' نقد بڑے شوق سے' ادہار اگلے چوک سے' اور بعض لوگوں نے لکھ کر لگایا ہے کہ کشمیر کی آزادی تک ادھار بند ہے' کہ نہ کشمیر آزاد ہو اور نہ ہم ادہار دیں۔ دعا کر اللہ کریم ان مظلوموں کو آزادی نصیب فرمائے۔

یہ جملہ لکھنے کا معنی ہی یہ ہے کہ کشمیر نے آزاد نہیں ہونا لہٰذا ہم نے ادہار نہیں دینا' اتنی مایوسی اور اللہ کی رحمت سے ناامیدی والا جملہ دوکان پر نہ لکھا کر بلکہ ان مظلوموں کے حق میں اللہ پاک سے دعا کیا کر' اے اللہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو آزادی عطا فرما۔

عرض کر رہا تھا کہ کوئی شخص کسی کو ادھار پیسے دینے کے لئے تیار نہیں' اس لئے کہ واپس نہیں ملتے' جو وعدہ کرے گا' وعدہ خلافی کرے گا' حالانکہ آمنہ کے لال علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر خطبے میں یہ بیان فرمایا کرتے' **لا دین له لمن لا عهد له.** لوگو! جو وعدے کا پکا نہیں اس کا دین اور ایمان ہی کوئی نہیں۔

اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا. لوگو! اللہ ذوالجلال نے قیامت کے دن وعدے کے بارے سوال کر لینا ہے' اس لئے وعدہ پورا کیا کرو' تو نے بھائی کے ساتھ جو وعدہ کرلیا ہے کہ فلاں تاریخ کو تیری فلاں چیز واپس کروں گا' وہ وعدہ پورا کیا کرو' اپنے دروازے پر اپنے کلمہ گو بھائی کو چکر نہ لگوایا کر' اتنا پریشان نہ کیا کر' تو نے آخر اللہ پاک کی بارگاہ میں جانا ہے' کیا جواب دے گا؟

یہ آدمی کہنے لگا' یار' مجھے پیسوں کی بڑی ضرورت ہے' مجھے اللہ ذوالجلال کے لئے قرضہ دے دے' میں تیرا قرضہ فلاں تاریخ کو واپس کر دوں گا یہ کہتا ہے' یار میں دے دوں گا لیکن کوئی ضامن لا یہ کہنے لگا' اور تو میرا کوئی واقف کار نہیں' جو میرا ضامن بن جائے' چل میں اللہ پاک کو ضامن بنالیتا ہوں' اللہ پاک میرا ضامن ہے' وہ کہتا ہے' ٹھیک ہے' اتنا سچا اور سُچا ضامن ہے کہاں سے ملے گا' اللہ ضامن ہے' چل پیسے لے جا' جب وہ تاریخ آئی' جو پیسے واپس کرنے کا دن تھا' وعدہ تھا کہ فلاں جگہ پر میں تجھے پیسے واپس کر دوں گا' پیسے لینے والا اس دن اس جگہ پر پہنچ گیا' راستے میں دریا حائل تھا' دریا پانی سے اتنا بھر گیا کہ کشتی کا چلنا مشکل ہو گیا' یہ (مقروض) بندہ پیسے لے کر اس تاریخ پر پہنچ جاتا ہے' اس نے دریا پر آ کر دیکھا کہ پانی بڑے زور شور سے چل رہا ہے' دریا پار نہیں ہو سکتا' اب میں پیسے کس طرح پہنچاؤں' وعدہ بھی آج کا ہی ہے' یہ بے چارہ بڑا حیران و پریشان ہے کہ پیسے لینے والا میرے انتظار میں بیٹھا ہوگا' شام پڑ جائے گی' اس نے میرا انتظار کرتے رہنا ہے' جب میں نہ پہنچا تو پتہ نہیں وہ میرے بارے کیا کیا جملے بولے گا' کیا کیا الفاظ اس کی زبان پر آئیں گے۔ اب اس نے بیٹھے بیٹھے ایک ترکیب سوچی' یہ ایک لکڑی پکڑ کر اس کے اندر ایک سوراخ کر لیتا ہے' وہ پیسے

(جتنے دینے تھے) لکڑی کے سوراخ میں بند کئے' اور ساتھ ایک رقعہ لکھا کہ اے میرے بھائی اگر تجھے کسی طریقے سے میرے پیسے مل جائیں تو مجھے اللہ کے لئے معاف کر دینا میں پہنچ نہیں سکا' میں نے بڑی کوشش کی ہے مگر پانی بہت زیادہ تھا' یہ پیسے بھیج دیتا ہوں' اللہ جب ضامن تجھے بنایا تو پھر میں تیری سپرد داری میں اپنے بھائی کے پیسے بھیج رہا ہوں۔ اللہ تو مجھ پر مہربانی کر کے میرے بھائی کا قرضہ میرے بھائی کے دروازے پر پہنچا! اس نے اللہ کے حوالے کیا' وہ بھی بے چارہ شام تک انتظار کرتا رہا' کہتا ہے' یار' اس نے اچھا وعدہ کیا ہے کہ پیسے ہی نہیں بھیجے' اب جب یہ شام کو واپس جانے لگا' اس نے دیکھا کہ دریا میں ایک لکڑی بہتی آ رہی ہے' اس نے سوچا کہ خالی کیا جانا ہے' چلو ایندھن ہی سہی' اٹھاؤ اور اس کو کندھے پر رکھو' اس نے وہ لکڑی نکالی کندھے پر رکھی اور گھر کی طرف چل پڑا' گھر جا کر ایک دو دن اس کو خشک کیا' اب ایک دن اس کا ایندھن بنانے کے لئے اس کو پھاڑنے لگا' جب اس سوراخ پر آیا تو جتنے اس نے اس سے پیسے لینے تھے' اتنے ہی پیسے نکل آئے' اور ساتھ وہ رقعہ بھی نکل آیا' یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا' پھر اس نے سوچا کہ اس نے ضامن بھی تو اللہ ہی کو بنایا تھا اور اللہ نے خود ہی انتظام کر دیا ہے' دریا اپنی روانی میں چلتا رہا' جب دریا کا پانی کم ہوا تو وہ شخص دوبارہ اتنے ہی پیسے لے کر پھر آ گیا کہ شاید اس کو پیسے نہ ملے ہوں اگر لکڑی کسی اور کے ہاتھ آ گئی ہو تو پیسے دوبارہ اس کے دروازے پر جا کر دوں گا' اس کا حق بنتا ہے۔

اللہ معاف فرمائے' اگر ہم کسی سے لے لیں تو جب تک چھ مہینے' سال دو سال اس کو چکر لگوا لگوا کر پریشان نہ کریں' جتنے پیسے اس کے دینے ہیں۔ اتنے کرایوں میں لگوا دیتے ہیں اور جب سال دو سال بے چارہ دھکے کھا کھا کر تھک جاتا ہے۔ پھر اس کو کہتے ہیں اچھا' تجھ سے جو ہوتا ہے کر لے' پیسے کوئی نہیں ملیں گے' وہ پوچھتا ہے کیوں نہیں دینے؟

یہ کہتا ہے' تو نے میرا دروازہ اکھاڑ ڈالا ہے' تیرے میں نے پیسے کیا دینے ہیں' تو نے تو ت ڈال دی ہے' ساری برادری میں مجھے گندا کر دیا ہے' چل کوئی پیسہ نہیں آخر میں ے کو اس طرح مایوس کر کے واپس بھیجا۔

وہ پیسے لے کر اس کے گھر پہنچا اور کہتا ہے یار میں نے تیرے پیسے دینے تھے' اس وقت دریا بڑی طغیانی میں تھا' میرا آنا مشکل تھا' میں نے ایک حیلہ تو کیا تھا' شاید تجھے ملے ہیں یا نہیں ملے۔ بہر حال میں پیسے لے کر پھر آ گیا ہوں۔

وہ کہتا ہے تو نے جس کی سپرد کیا ہے اس پر تجھے اتنا اعتبار نہیں' جس خالق اور مالک کو تو نے اپنا ضامن بنایا' اس رب نے تیری رقم میرے دروازے پر پہنچا دی ہے۔

آج بھی ہو اگر ابراہیمؑ جیسا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

اپنے آپ کو کچھ بنا تو سہی' لیکن ہماری ہر وقت سوچ بنی ہوئی ہے کہ بس پیسہ آ جائے' حلال طریقے سے آئے' حرام سے آئے' کسی کا حق مار کر آئے۔ کسی کا خون نچوڑ کر آئے' اگر کوئی دفتر میں بیٹھا ہوا ہے تو سوچ یہ ہے کہ پیسہ آنا چاہیے۔

اگر کوئی صاحب اقتدار ہے تو اس کو بھی ایک ہی سوچ ہے کہ رقم آنی چاہیے۔

اگر کاروباری لین دین ہے تو ایک چکر ہے کہ پیسہ آنا چاہیے۔

میرے بھائی! اللہ پاک نے قیامت کے دن ایک ایک لقمے کے بارے سوال کرنا ہے' کہ بتا یہ حرام طریقے سے کمایا' یا حلال طریقے سے کمایا' اس سے دعا کیا کر مولا بے شک گزارے مطابق دے مگر لقمہ حلال نصیب فرما۔

اللہ کی قسم ہے' حرام کے روسٹ کیے ہوئے مرغ سے حلال کی دال روٹی کھانا بہتر ہے' تو عقیدہ اور ایمان تو بنا' یہ ذہن بنا کہ مولا میں کسی بھائی کا حق نہ کھاوں' دنیا سے کسی کا قرض لے کر نہ جاؤں' ایسا نہ ہو کہ نمازیں بھی پڑھیں' روزے بھی رکھے۔ حج بھی کیا' عمرے بھی کیے' زکوٰتیں بھی دیں' لیکن اس کے باوجود ساری زندگی کی عبادتیں حقوق العباد کی نذر ہو گئیں' اس لئے یہ مسئلہ بڑا ہی دھیان سے یاد رکھنے والا ہے' اللہ توفیق عطا فرمائے۔

ایک قوم کو اللہ ذوالجلال نے تباہ و برباد کیا ہے' جناب شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام جا کر لوگوں کو وعظ کرتے ہیں' فرماتے ہیں!

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔ (الشعرآء: ۱۸۳)

ان لوگوں کی عادت بن گئی' یہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں' گاہک کو چکر دیتے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں' اللہ ذوالجلال نے اس برائی کو مٹانے اور شرک کو ختم کرنے کے لئے سپیشل ایک نبی' پیارے شعیبؑ کو بھیجا ہے کہ جاؤ میرے پیارے شعیبؑ' ان لوگوں کو جا کر سمجھا دو کہ دنیا میں چکر چلا چلا کر یہ مال و منال تو جمع کر لو گے' ظالموں قیامت کے دن اللہ پاک کو کیا جواب دو گے۔

ایک اور قوم کا اللہ پاک نے تذکرہ فرمایا' یہ جناب لوط علیہ السلام کی قوم ہیں' یہ ان کے دور کے لوگ ہیں' ان کا کام کیا تھا کہ کسی کی ساری زمین لے لی' اس پر قبضہ کر لیا' کسی کی دوکان ہتھے چڑھ گئی تو قبضہ کر لیا' مکان آ گیا تو قبضہ کر لیا' اور اگر لینے والا کہتا تو یہ کہتے' مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً.

ہم سے زیادہ طاقت ور کون ہے --- ہم سے بڑا ''جگا'' کون ہے۔

ہم سے بڑا چوہدری کون ہے --- ہم سے زیادہ طاقت والا کون ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا اپنی طاقتوں پر مان کرنے والو --- اپنی جوانی پر ناز کرنے والو --- اپنے اسلحے پر غرور کرنے والو --- اپنی چوہدراہٹوں پر فخر کرنے والو --- اپنی چوہدراہٹ اور اسلحے کے بل بوتے پر غریبوں مظلوموں پر ظلم کرنے والو' عدل و انصاف کی ایک گھڑی آنے والی ہے کہ اللہ پاک مظلوموں اور کمزوروں کو بلا لیں گے' اللہ پاک فرمائیں گے' آؤ میرے مظلوم اور کمزور بندو' ان قوم کے ظالم مگرمچھوں سے آج تمہیں گن گن کر بدلہ دیا جائے گا' اسی لئے خالق کائنات نے فرمایا: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ. اللہ سے ڈر جاؤ۔

ایک جگہ پر نہیں' کئی مقامات پر اللہ نے تقویٰ اور خدا خوفی کا سبق دیا ہے' جتنا عوام ہماری فوج سے ڈرتی ہے' اللہ کی قسم ہے' اگر اتنا اللہ سے ڈرنے لگیں تو پھر کوئی شخص بے نماز نہ رہے' اور کوئی شخص کسی کا حق نہ کھائے' لیکن یہ فوج سے ڈریں گے --- پولیس والوں سے

ڈریں گے--- کمیٹی گھر والوں سے ڈریں گے، یہ ظالم نہیں ڈرتا تو عرش والے سے نہیں ڈرتا۔

تو رب سے کب ڈرے گا، جب رب تیرے سامنے عذاب لے کر آئے گا، اس کی قدرت کے اثار دیکھ اس نے دنیا میں قوم کی غیرت کے لئے ایسے ایسے نمونے پیدا کئے ہیں۔ عقل مند شخص دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ کہ رب کی پکڑی بڑی سخت اور زبردست ہے، وہ رب ''لاکھ پتیوں کو ککھ پتی بنا دیتا ہے، تخت پر بیٹھنے والوں کو تختے پہ ڈال دیتا ہے، اس کے پاس یہ ساری طاقتیں موجود ہیں۔

کیا تو دیکھتا نہیں کہ ایک ہی گلی اور محلے میں ادھر شادی پر شہنائیاں اور بینڈ باجا بج رہا ہے اور دوسری طرف بہنیں بھائی کی میت پر رو رہی ہیں، ایک ہی گلی محلے میں ادھر بھائی کے ہاتھوں پر بہنیں مہندی لگا رہی ہیں۔ اور ادھر بھائی کے کفن کا اہتمام کر رہی ہیں، یہ اللہ ذوالجلال کا نظام ہے، اللہ پاک یہ سمجھانا اور بتانا چاہتے ہیں کہ میرے لئے کوئی کام مشکل نہیں، اسی لئے ایک اللہ والا کہتا ہے۔

کِتے جمن تے خوشیاں ہوریاں نے — کِتے اٹھ جنازے جا رہے نے
ایدھر مہندیاں تیل پیئے لک دے نے — اودھر میت نوں نہلا رہے نے
اتھے سہرے گانے کوئی بھن رہے نے — اوہ قبراں وچ دفنا رہے نے
کئی کرسیاں تے چڑھ بیٹھے نے — کئی کدے دے چڑھ گئے پھٹے نے
واہ مولا تو اپنیاں قدرتاں دے — کیا سوہنے نقشے کٹے نے
حوا و آدم ہے اکو ول انگوراں دی — کجھ مٹھے نے کجھ کھٹے نے

بعض کردار کے بڑے اچھے اور بعض ایسے نامراد ہیں، وہ اسی داؤ میں رہتے ہیں کہ کسی کا پیسہ ہاتھ آئے سہی، پھر دوبارہ جاتا نہیں، دعا کر!

اللہ جس طرح ہماری شکلیں پیاری بنائی ہیں، اسی طرح سیرتیں بھی اچھی بنا۔

اللہ! جس طرح ہماری شکلیں پیاری بنائی ہیں، اسی طرح ہماری عقل بھی پیاری بنا۔

اللہ! جس طرح ہمارے چہرے اچھے بنائے، اسی طرح ہماری سوچ بھی اچھی بنا۔

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ.

جس شخص نے دنیا میں کسی کی زمین' مکان اور دوکان پر قبضہ کرلیا' اپنی طاقت کے بل بوتے پر اس کی ایک بالشت جگہ پر قبضہ کر لیا' پلاٹوں کا قبضہ تو دور کی بات ہے' مکان کا قبضہ تو بڑی بات ہے۔

بعض ظالموں' بدبختوں نے اسلحے اور اپنی برادری کے زور پر یہ کاروبار ہی شروع کر لیا ہے کہ دو چار نوکروں کو مکان کرائے پر لے کر دیا' پھر اسی مکان پر قبضہ کر لیا' کوئی دوکان کرائے پر لے لی پھر اس پر قبضہ کر لیا' ان کا نام قبضہ گروپ بن گیا' دعا کر اللہ ذوالجلال خدا خوفی نصیب فرمائے' اللہ کریم اپنے عذابوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: جس نے اپنے بھائی کی ایک بالشت جگہ پر ظلماً قبضہ کیا' قیامت کے دن ساتوں زمینیں اکٹھی کر کے اس کے گلے میں طوق پہنا کر' مجرم بنا کر اللہ اپنی عدالت میں کھڑا کر دے گا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو اسی لئے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن اپنے آپ کو پاک کر کے آنا' یہ نہ ہو کہ کسی کی گردن میں کچھ لٹک رہا ہے' کسی کو اللہ نے بکریوں کا ''پٹھو'' لگا دیا' کسی کے گلے میں نوٹوں کے طوق پہنا دیئے اس کو وہاں مجرم بنا کر کھڑا کیا جائے گا' دنیا میں جو جو حرام ہڑپ کیا ہے اللہ اس کے گلے میں لٹکا کر' طوق بنا کر پیش کرے گا کہ دیکھو اس بدبخت نے اس چیز پر قبضہ کیا' اس کی خاطر ایمان کا بیڑا غرق کیا!

یہ شخص نوٹوں کی خاطر مرا--- یہ شخص زمین کی خاطر مرا۔

بخاری شریف میں ایک واقعہ آتا ہے' فرمایا دو آدمیوں نے زمین کا سودا کیا' ایک نے فروخت کی اور دوسرے نے پیسے دے کر زمین خرید لی اور قبضہ کر لیا' اب ایک دن وہ ہل جوتنے کے لئے گیا' اس نے ہل چلایا تو زمین سے ایک بہت بڑا مٹکا نکل آیا جو سارا اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا' اس نے اس کو گنا' تو جتنے کی زمین لی تھی اس سے کئی گنا زیادہ اشرفیاں اس

کے اندر ہیں۔ اس نے اسی طرح اٹھایا اور اس کے دروازے پر پہنچ گیا دعا کر اللہ اس طرح کا ایمان دے۔

کہتا ہے یار! میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی' اتنے کی زمین نہیں۔ جتنا یہ اس کے اندر سے خزانہ نکل آیا ہے' یہ اپنا خزانہ سنبھال' کہیں قیامت کے دن مجھے حساب نہ دینا پڑ جائے۔

وہ پوچھتا ہے کیا یہ زمین سے نکلا ہے' کہتا ہے ہاں وہ کہنے لگا اسی کا مطلب ہے کہ تو اپنی جان چھڑا کر اب مجھے پھنسانا چاہتا ہے' اگر قیامت کے دن اللہ پاک نے مجھے پوچھ لیا کہ تو نے زمین بیچی' تو خزانے کا کیا لگتا تھا' میں کیا جواب دوں گا' جواب مجھے بتا دے خزانہ میں لے لیتا ہوں' وہ کہتا ہے بھائی' یہ پڑا ہے اس کو سنبھال' ہم نے نہیں لینا' اس طرح ہم قیامت کو مجرم بنیں گے۔

وہ کہتا ہے' نہ اس کو سنبھال' اپنے قبضے میں کر کیا تو قیامت کے دن مجھے پھنسانا چاہتا ہے' وہاں شور ہے' تیرا ہے' تیرا ہے اور ہمارا شور ہے کہ ہمارا ہے' یہاں تیرے میرے کا شور ہے اور وہاں تیرے تیرے کا شور ہے۔

بابا جی شیخوپوری' اللہ کریم ان کی زندگی میں برکت فرمائے' فرماتے ہیں' ماں باپ کے دو سگے بھائی تھے' انہوں نے ایک دوسرے کا گریبان پکڑا' اور گھونسوں سے ایک دوسرے کو مار رہے ہیں' ایک کہتا ہے یہ ہموار زمین میں نے رکھنی ہے' اور فلاں دب والی تیرے کھاتے آئے گی' وہ کہتا ہے وہ بنجر تیرے کھاتے آئے گی' مولانا شیخوپوری نے اپنا تخیل اور تصور بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے ہیں' وہ کہتا ہے۔

تیرے نے ٹوٹے ایہہ آ میری دھرتی پدھر

اس زمین سے آواز آتی ہے' زمین کہتی ہے اے بندے' تجھے بات کی سمجھ نہیں آئی۔

نہ میں اوہدی آں' نہ اوہدی آں ایہہ تے بندے ای دونویں میرے نے

آج معمولی معمولی بات سے لڑائی کر رہا ہے' دیوار کی اینٹ رکھنے سے لڑائیاں کرتا ہے' انچ انچ سے لڑ پڑتا ہے' اور پھر اسلحہ نکالنے پر آ جاتا ہے۔

اے پاگل، تجھے کیا پتہ ہے تیری زندگی کے سانس کتنے باقی ہیں، تو انچ انچ کے پیچھے لڑ رہا ہے، کوشش کیا کر میرے بھائی کی طرف میری جگہ چلی جائے لیکن اس کی میری طرف نہ آئے۔ یہاں تو گزارہ ہو ہی جائے گا، لیکن اگلا حساب کتاب بڑا مشکل ہے، اللہ جانتا ہے ایک اینٹ رکھنے سے لڑ پڑتا ہے، کہتا ہے تو نے اینٹ ادھر کیوں کی ہے، کیا تجھے پتہ نہیں کہ میرے دو انچ ادھر بنتے ہیں۔

پاگل، تو انچ کے پیچھے لڑ رہا ہے، دنیا میں تیری اصل جاگیر جو دنیا میں تیرے نام لگی ہے اور تو نے قیامت تک اس کے اندر رہنا ہے، وہ تو پانچ چھ فٹ کا ٹکڑا تجھے ملنا ہے، یہ مربعے پچھلوں نے تقسیم کر لینے ہیں، اس کی خاطر نہ مرا کر، اس کی خاطر اللہ کو ناراض نہ کیا کر، تو اس کی خاطر حقیقی بھائی کو بندوق نکال کر دکھاتا ہے، اس زمین کی خاطر اپنے سگے بھائی سے لڑائیاں کرتا ہے، اتنا پاگل پن چھوڑ دے، دانا اور قرآن والا بن۔

ایک کہتا ہے خزانہ تیرا ہے، دوسرا کہتا ہے نہیں وہ کہتا ہے قیامت کے دن میں کیا جواب دوں گا، اور وہ کہتا ہے، میں کیا جواب دوں گا، وہ جھگڑا کر رہے تھے کہ ایک مومن آدمی پاس سے گزرا، وہ کہتا ہے یار صورت سے دونوں بھلے مانس اور شریف ہو کیوں جھگڑ رہے ہو، کیا بات ہے؟

ایک کہتا ہے یار دیکھنا، تو دانا آدمی ہے فیصلہ کر، جب میں نے زمین فروخت کی ہے، اب اس کے اندر درخت ہے تو وہ بھی اس کا ہے، گھاس ہے تو وہ بھی اس کی ہے، اس میں خزانہ نکلے تو وہ بھی اس کا ہے، یہ اشرفیوں کا مٹکا اس سے نکل آیا ہے، یہ اٹھا کر میرے پاس آ گیا ہے اور مجھے کہتا ہے اس کو سنبھال اور مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ میں قیامت کے دن کیا جواب دوں گا۔

دوسرا کہتا ہے یار دیکھ میں نے اس سے پچاس ہزار کی زمین لی ہے اور اس میں ایک لاکھ اشرفیاں نکل آئی ہیں، اتنے کی زمین نہیں جتنے کا سامان ہے، میں قیامت کے دن کیا جواب دوں گا۔

وہ شخص یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ یار، اتنے مومن اور نیک آدمی ہیں، اگر پاکستان کی

پولیس وہاں پہنچ جاتی تو انہوں نے کہنا تھا' دونوں گھر چھٹی کریں یہ مال سرکاری ہے' لیکن وہ نیک شخص تھا' کہنے لگا یار' کیا تمہارا فیصلہ میں نہ کروں؟

کہنے لگے' یار تو کر دے' وہ پوچھنے لگا' کیا تمہاری اولاد ہے۔ ایک کہتا ہے میری ایک ہی بیٹی ہے' یار سوچ میں نے اسے کیا کرنا ہے' میں اسے کس کھاتے میں ڈالوں' دوسرا کہتا ہے میرا یک ہی بیٹا ہے' میں اتنا مال کیوں رکھوں۔

وہ (مومن) کہتا ہے یار تم اس طرح کرو' تیری بیٹی ہے اس کا بیٹا ہے' ان دونوں کا آپس میں رشتہ کر دو' بھائی بھائی بن جاؤ اور یہ مال ان دونوں کو دے دو' انہوں نے کہا ٹھیک ہے' تیرا فیصلہ ہم کو قبول ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

بھائیو! ان کی لڑائی تیرے تیرے کی اور ہماری لڑائی میرے میرے کی' دو دو روپوں کی خاطر لڑائی۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کی اتنی حرمت نہیں' جتنی مسلمان کی حرمت ہے' مسجد کو شہید کرنا' مسجد پر حملہ کر دینا' مسجد کے در و دیوار اور مینار گرا دینا' مسجد کی توہین ہے' لیکن یاد رکھو یہ اتنا بڑا گناہ نہیں' جتنا کسی مسلمان کی سر محفل رسوا کر دینا گناہ ہے۔

ایک دفعہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے کہنے لگے' اے اللہ کے پیارے گھر' دنیا دور دور سے سفر کر کے اور لاکھوں روپے خرچ کر کے تجھے دیکھنے کے لئے آتی ہے' اللہ پاک نے تیری بڑی عظمتیں بنائی ہیں' لیکن یاد رکھنا جتنی مومن کی شان ہے اتنی تیری بھی شان نہیں' اس لئے کہ رب کے نزدیک مومن کی شان ہی بہت زیادہ ہے' اللہ یہ گوارا نہیں کرتا کہ کوئی کسی کا مال ضبط کرے یا کوئی کسی کی عزت پامال کرے۔

سرتاج انبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! دنیا کے اندر معاملے پاک صاف کر کے جاؤ ورنہ قیامت کے دن اگر دنیا کے حقوق اپنے سروں پر لے کر جاؤ گے!

اگر کوئی بندہ میرے دروازے پر آئے کہ جناب' میں نمازیں پڑھنے والا' میری سفارش کرو۔کوئی آ کر عرض کرلے' میں حاجی صاحب' میری سفارش کرو۔

آقا میں زکوٰتیں دینے والا' میں حج عمرے کرنے والا' میری سفارش کرو۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جس کے سر پر حقوق العباد ہوئے' نہ میری سفارشیں اس کے کام آئیں گی اور نہ اللہ پاک نے اس پر نظر کرم کرنا ہے' جب تک اللہ اپنے مظلوم بندوں کا حق نہیں دلائے گا' اتنی دیر تک اللہ پاک نے بندے کو معاف نہیں کرنا' اس لئے بھائی دنیا میں معاملے صاف کر کے جانا!

کسی کے ساتھ ہیرا پھیری نہ کر بیٹھنا۔

کسی کو چکر دے کر مال ضبط نہ کر بیٹھنا۔

کسی کا قرضہ ضبط نہ کر بیٹھنا۔

قیامت کی ہولنا کیاں بڑی سخت ہیں' قیامت کا دن ہوگا' جس کے بارے اللہ والا کہتا ہے۔

بن دا نئیں دارو کوئی جند نمانی دا
لگی آ پیاس گھٹ مل دا نئیں پانی دا
حوض اک نظری آئے' پیر حقانی دا
پر پتہ نئیں ساقی کوثر قیمت کیہہ لائی آ
ایہہ چھٹی آسمانوں احمدؐ سرور نوں آئی آ

میرے بھائی! پورے میدان محشر میں حوض کوثر کے سواء کہیں سے پانی نہیں ملے گا۔

صرف ایک ہی حوض میرے کملی والے کا ہے' دنیا دوڑ دوڑ کر حوض کوثر پر جائے گی۔

لیکن ایسے مجرموں کو اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کا پانی نصیب نہیں کرنا۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' جو شخص دنیا سے چلا جاتا ہے' اگر اس کے جنازے میں چالیس عقیدہ توحید والے مواحد آکر اس کا جنازہ پڑھ دیں تو اللہ پاک اس شخص کو ان مواحدوں کی برکت سے معاف کر دیتا ہے' اللہ پاک اس کے گناہوں پر معافیوں کے

قلم پھیر دیتا ہے' لیکن یاد رکھنا دو گناہ ایسے ہیں' جہاں چالیس کیا' چالیس ہزار بھی آ جائیں تو اللہ پاک نے پھر بھی معاف نہیں کرنا۔

ایک شرک والا گناہ ہے' جو اللہ پاک کی صفات اور خوبیاں اللہ پاک کی مخلوق میں سمجھتا ہے' اللہ پاک نے اس کو معاف نہیں کرنا۔

دوسرا وہ شخص جس پر حقوق العباد ہیں' اللہ پاک نے اس کو بھی معاف نہیں کرنا' اس لئے عقیدہ توحید بنا' جا شرک سے توبہ کر جا' یہ عقیدہ بنا لے کہ قبر والا فریاد نہیں سنتا۔

میرے بھائی! قبر پر پانچ چھ فٹ مٹی ڈال دی' اوپر ڈیڑھ دومن کی پتھر کی ٹائلیں لگا دیں' اور پھر اوپر چادریں ڈال دیں' اب تو کن چکروں میں پڑ گیا ہے' یہاں فریادیں نہیں سنی جاتیں' یہاں مرادیں پوری نہیں ہوتیں' مرادیں کہاں ملتی ہیں۔

رب سن دا اے کل فریاداں جی
رب پوریاں کردا مراداں جی
رب دیندا اے آپ اولاداں جی
کہو لا الہ الا اللہ

اللہ پاک نے اولادیں تقسیم کرنے کے لئے ڈیلر نہیں بنائے۔
اللہ پاک نے بیٹیاں بیٹے دینے کے لئے ایجنٹ نہیں چھوڑے۔
اللہ پاک نے اولاد دینے کے لئے ڈپو نہیں بنائے۔

اللہ کریم کے پاس ڈپو ہے' اس کے پاس اتھارٹی ہے' وہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں بیٹے دیتا ہے' اگر وہ چاہے تو گناہ گاروں کو دے دیتا ہے اور اگر نہ دینا چاہے تو انبیاء کی جھولیاں بھی خالی رکھ لیتا ہے' وہ ایسا بے نیاز ہے' اس لئے عقیدہ توحید بنا۔

میرے بھائی! رب دینے پر آ جائے تو بعض بے نمازوں کو آٹھ' آٹھ بیٹے دے دیتا ہے اور اگر نہ دینے پر آئے تو شعیب نبی کو بیٹیاں ہی بیٹیاں دے دیتا ہے' بیٹا نہیں دیتا' اس لئے کہ رب بتانا چاہتا ہے' میرے نبی اور ولی پیارے ضرور ہیں' مگر اولاد کا ڈپو میرے پاس ہے

رزق اور عزت کا خزانہ میرے پاس ہے' یہ پیارے ضرور ہیں مگر اختیار میرا چلتا ہے۔

آمنہ کے لال' سرتاج انبیاء جناب محمد ﷺ اللہ پاک کی قسم ہے' سارے جہان کے خوبصورت ایک طرف' میرے کملی والے کے حسن کی ایک جھلک کا مقابلہ نہیں۔

ساری دنیا کے عزتوں والے ایک طرف' میرے پیغمبر کی عزت اور شان کا مقابلہ نہیں' ساری دنیا کا حسن و جمال ایک طرف' آمنہ کے لال ﷺ ایک طرف' سارا جہان مل کر میرے مصطفےٰ ﷺ کا مقابلہ نہیں کر سکتا' لیکن جب اختیارات اور عقیدہ توحید کا معاملہ آیا' تو اللہ پاک نے تین بیٹے عطا کیے اور تینوں ہی بلا لئے' میرا پیارا کملی والا روتا ہی رہ گیا' آمنہ کے لال ﷺ کی آنکھیں آنسو بہاتے ہی رہ گئیں۔

اللہ پاک بتانا چاہتا ہے' لوگو! یہ بیٹیاں بیٹے دینا میرا کام ہے' چاہوں تو دوں اور اگر چاہوں تو نہ دوں' اپنی بے نیازیوں پر آ جاؤں تو اپنے پیارے مصطفےٰ ﷺ کو دے کر واپس بلا لیتا ہوں۔

میرے بھائیو! عقیدہ توحید بناؤ' رب کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا' اللہ کا کوئی جتنا بھی پیارا ہو' یہ بتاؤ کہ اس کو موت کا پیالہ پینا پڑتا ہے۔ یا نہیں؟

قرآن کہتا ہے **كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔**

یہ کسی پرائمری' مڈل' ہائی اور کالج کی کتاب نہیں' رب کے قرآن کا فیصلہ ہے' جب موت کا پیالہ پی لیتے ہیں تو آخری غسل جس کو غسل میت کہتے ہیں' کیا آج تک دنیا میں کوئی ایسا اللہ کا پیارا گزرا ہے' جس نے وہ غسل خود اٹھ کر کیا ہو' جب اس نے موت کا پیالہ پیا ہو اور کہا ہو کہ میرے کپڑے نہ اتارنا میں خود اٹھ کر اتار دیتا ہوں۔

جس کے بھی کپڑے اتارے ہیں' پھاڑ کر ہی اتارے ہیں' پھر جنازہ پڑھایا گیا' جنازہ ایک سفارش ہے' رب کے ولیوں کے جنازے ہوئے یا نہیں؟

معلوم ہوا کہ یہ جانے والا تیری دعا کا محتاج ہے تو اس کا محتاج نہیں' ساری دنیا اللہ کی

محتاج ہے‘ جو تیری دعاؤں کا محتاج ہے‘ تو جب تک اس کے جسم سے کپڑے نہ اتارے وہ نہیں اتار سکتا‘ جب تک تو غسل نہ دے وہ غسل نہیں کر سکتا‘ اگر میری بات پر یقین نہیں تو جو زندہ ولی ہیں جب وہ فوت ہوں گے تو تجربہ کر لینا۔

کیا خیال ہے کوئی ولی دنیا میں زندہ ہے یا نہیں‘ کتنے بزرگ اور حضرت صاحب دنیا میں موجود ہیں‘ جب فوت ہوں گے تو خود ہی جا کر دیکھ لینا کہ کپڑے پھاڑ کر اتارے جاتے ہیں یا خود ہی شرافت سے اٹھ کر اتار دیتے ہیں کہ آپ تکلیف نہ کریں میں خود ہی اتار دیتا ہوں‘ تم وہاں نہ آؤ‘ میں خود ہی غسل خانے جا کر نہا لیتا ہوں۔

میرے بھائی! جو اپنے کپڑے اتار کر تجھے نہیں دے سکتا‘ جو خود غسل نہیں کر سکتا‘ اور جو یہ بھی نہیں کہتا کہ پیچھے ہو جاؤ‘ میری شرمگاہ سے کپڑا نہ اتارنا‘ میں خود ہی کپڑا باندھ لوں گا۔

میرے بھائی! رب کہتا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔

عقیدہ توحید بنا‘ ساری دنیا پر قبضہ اور اختیار کس کا ہے؟

عرض کر رہا تھا کہ جس کے جنازے میں چالیس توحید والے آ جائیں‘ اللہ اس گنہگار کو معاف کر دیتے ہیں اور اگر شرک اور حقوق العباد سر پر ہوں تو چالیس ہزار بھی آ جائیں تو پھر بھی کام نہیں بنتا۔ یہ باتیں یاد رکھنے والی ہیں‘ یہ باتیں پلے باندھ لو۔ انشاء اللہ تجھے یہ باتیں قبر میں یاد آئیں گی‘ امتی ہونے کے ناطے تجھ پر حقوق العباد میں سب سے پہلا حق کملی والے کا ہے‘ اور نبی کا حق کیا ہے کہ! ہم آقا کی فرمانبرداری کریں۔

ہم نبی پاک کی پیروی کریں--- ہم سرکار کے نقش قدم پر چلیں۔

یہ کہاں لکھا ہے‘ آ و اللہ پاک کا قرآن سنو!

اللہ ذوالجلال نے فرمایا: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ. (النساء: ۶۴)

لوگو! میں نے جتنے بھی نبی بھیجے ہیں‘ تمام انبیاء کی پیروی اور فرمانبرداری ان کی قوموں پر فرض ہے۔ اے مسلمان! اللہ پاک نے تجھے جو کملی والا نبی عطا کیا ہے‘ اپنے اس پیغمبر کی فرمانبرداری

کیا کر' یہ تجھ پر نبی علیہ السلام کا حق ہے۔

وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا. (الحشر:۷)

نبی ﷺ جس کا حکم دیں اسے کرگزرو اور جہاں سے روک دیں رک جاؤ' یہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق ہے۔

آقا کا نام آئے تو سرکار پر درود پڑھا کر' یہ تجھ پر نبی کا حق ہے' پھر ماں باپ کی فرمانبرداری کر' ماں باپ کی اطاعت کیا کر' ماں باپ کی عزت کیا کر' ماں باپ کی خدمت کیا کر' یہ ماں باپ کا حق ہے' بیوی کا تجھ پر حق ہے' اولاد کی اچھی تربیت کیا کر' یہ تجھ پر حق ہے' اپنی بیوی کے نان نفقہ اور خرچے کا خیال کیا کر' یہ تجھ پر حق ہے' رشتہ داروں اور برادری کے تجھ پر حق' دوستوں ساتھیوں کے تجھ پر حق ہیں' ہمسایوں اور پڑوسیوں کے تجھ پر حق ہیں' یہ سارے حق پورے کر کے دنیا سے جانا' ورنہ قیامت کی ہولناکیاں بڑی سخت ہیں۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھا کر سوتا ہے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوتا ہے' وہ بے شک لاکھ نمازیں پڑھے وہ شخص مومن ہی نہیں بن سکتا' جس کا ہمسایہ بھوکا سوتا ہے' اس کے بچے روتے روتے سو جاتے ہیں' اس گھر ایک وقت کا آٹا نہیں ہے' اور یہ رات کو پیٹ بھر کر روسٹ مرغے کھا کر سوتا ہے' آقا فرماتے ہیں جس کا ہمسایہ بھوکا سوتا ہے وہ ایمان والا ہی نہیں۔

آؤ حقوق العباد کا مسئلہ سنو' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا.

جو چھوٹوں پر رحم اور شفقت نہیں کرتا اور اپنے سے بڑے کا ادب اور احترام نہیں کرتا وہ میری امت میں سے ہی نہیں ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا. جو شخص ملاوٹ کرتا ہے جو شخص دھوکے کرتا ہے' وہ میرا امتی ہی نہیں' وہ ہمارا نہیں' کسی اور کا ہے۔

دعا کر اللہ دنیا میں بھی مصطفےٰ ﷺ کا رکھے اور آخرت میں بھی مصطفےٰ ﷺ کا رکھے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خدمت خلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ○ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ○

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

سامعینِ محترم، واجب الاحترام بزرگو عزیز قابل صد احترام بھائیوں اور معززات پردہ نشین اسلامی، روحانی بہنوں دعا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فریضہ جمعہ ادا کرنے کے لئے میری اور آپ سب کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی رضا کے لئے جمع ہونا، اللہ پاک میری اور آپ سب کی بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے، اللہ کریم اس حاضری کی برکت سے قیامت کے دن اپنے پیارے محبوب مکی مدنی، تاجدار، جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کے حوضِ کوثر کی حاضری نصیب فرمائے۔ اور اپنے محبوب کے پیارے میٹھے میٹھے ہاتھوں سے حوضِ کوثر کے جام نصیب فرمائے۔

تمام قسم کی حمد و ثناء رب ارض و سماء کی ذاتِ اقدس کے لئے، جس اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور ان گنت بے شمار نعمتوں سے نوازا۔

لاکھوں کڑوڑوں، صحراؤں کے ذروں، بارش اور شبنم کے قطروں سے زیادہ درود وسلام، سرورِ کونین، فخرِ دو عالم، محسن انسانیت، فخر آدمیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر، اللہ نے جس محبوب کا امتی ہونے کا ہمیں شرف فرمایا ہے۔

آج میں نے جس عنوان کا انتخاب کیا ہے، موجودہ حالات میں جس کی بڑی ضرورت محسوس کر رہا ہوں وہ ''خدمت خلق'' کے حوالے سے میں نے گفتگو کرنا ہے دل سے دعا کرنا۔ اللہ پاک مجھے حق اور سچ شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوگو! اللہ پاک نے دنیا میں انسان کو بے مقصد، آوارہ، فضول اور آوارہ نہیں بھیجا، بلکہ اللہ کریم نے اسے ایک بڑے عمدہ، نفیس اور مقدس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا ہے، وہ مقصد کیا ہے اللہ کی بندگی اور عبادت، صرف مسجد میں تسبیح پھیرتے رہنا، نمازیں اور نفل ہی پڑھتے رہنا، عبادت سے فقط یہ مراد نہیں ہے۔

انسان سنت کے مطابق صحیح کاروبار کرے تو اللہ تیرا کاروبار بھی عبادت بنا دے۔

زمیندار صحیح صحیح اسلام کے مطابق زمینداره کرے، بے ایمانی، دھوکہ، فریب اور مکر دجل نہ کرے تو اس کا زمیندارہ کرنا عبادت ہے۔

ملازمت کرنے والا صحیح ملازمت کرے تو اس کا ملازمت کرنا عبادت ہے۔

دوستو! دنیا میں بندہ جب معاشرے میں رہتا ہے تو دائیں بائیں، محلے دار، پڑوسی اور رشتہ دار بھی رہتے ہیں۔ اللہ ذوالجلال اپنے بندے کی یہ ادائیں دیکھنا چاہتا ہے کہ جہاں میرا بندہ نماز پڑھتا ہے...... جہاں میرا بندہ قرآن پڑھتا ہے...... جہاں میرا بندہ روزے رکھتا ہے...... جہاں میرا بندہ اللہ اللہ کرتا ہے...... وہاں اللہ پاک یہ ادا بھی بڑی خوشی کے ساتھ دیکھنا چاہتا ہے کہ میرا بندہ میری مخلوق کی خدمت کرتا رہے۔ بندہ بندے کی خدمت کرے، انسان انسان کے کام آئے، اگر کسی پر مشکل آ گئی، کسی پر برا وقت آ گیا تو دوسرے اس کا تماشہ نہ دیکھیں، اس کو نشانہ مسخرہ ومذاق نہ بنائیں بلکہ اس کی پریشانی میں اس کے معاون اور مددگار بن جائیں۔

لوگو! خدمت خلق کے ایسے دلدادہ بن جاؤ‘ جس طرح میرا اور آپ کا نبیؐ خدمت خلق کا شوقین تھا‘ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تربیت فرمائی‘ امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ کریم نے ایسا نیک جذبہ دیا ایسی نیک نیت عطا فرمائی‘ غریبوں کی خدمت کرنا...... یتیموں سے پیار کرنا...... بیواؤں اور مہمانوں کو کھلانا...... مسافروں کی خدمت کرنا...... میرے پاک نبیؐ کی جماعت کے پیارے پیارے مشاغل ہوا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے میں ایک نابینا بڑھیا رہتی تھی‘ میرے دل میں خیال آیا کہ میں اماں کی خدمت کیا کروں اور بڑھیا میرے حق میں دعا کرے۔

میرے بھائیو! میرے نبیؐ کا تربیت یافتہ نوجوان جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ!

کون عمر فاروق رضی اللہ عنہ‘ جس کو میرے کملی والے تہجد کی دعاؤں میں مانگ مانگ کر لیا۔

کون عمر فاروق رضی اللہ عنہ‘ جو میرے پاک نبیؐ کی دعاؤں کی مراد اور ثمرہ بن کر آئے۔

فرماتے ہیں کہ میں خدمت کے لئے گیا اماں کے گھر کو صاف کیا‘ اماں کے گھر میں پانی بھر دیا۔ پانی کی ضرورت تھی میں نے مشکیزے اور مٹکے پانی سے بھر دیئے۔ گھر کی صفائی کی‘ میں نے اماں جان کا حال پوچھا‘ جب میں دوسرے دن آیا تو میرے آنے سے پہلے یہ سارا گھر کا کام ہو چکا ہے‘ پانی بھرا ہوا ہے‘ گھر کی صفائی ہو چکی ہے‘ میں خالی چلا گیا‘ میں ایک دن پھر آیا‘ میرے آنے سے پہلے یہ سارا خدمت والا معاملہ ہو چکا ہے‘ میں نے پوچھا اماں جی یہ خدمت کون کر گیا‘ اماں جی یہ گھر کی صفائی کون کر گیا‘ یہ گھر کا پانی کون بھر گیا؟

اماں جی فرماتی ہیں‘ بیٹا! اللہ تیری جوانی اور نیک جذبات میں برکتیں عطا فرمائے‘ میرے سوہنے‘ جس طرح تو خدمت کے لئے آتا ہے اسی طرح تیرے آنے سے پہلے کوئی اللہ والا آ کر میرے گھر کی صفائی اور بوڑھی اماں کی خدمت کر گیا ہے۔ اللہ تجھے بھی جزائے خیر عطا فرمائے اور اس آنے والے کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

پیارے عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ مجھ سے پہلے یہ نیکی کون لے جاتا ہے‘

خدمت خلق کا یہ فریضہ کون ادا کر جاتا ہے' یہ ثواب اور اجر کون حاصل کر جاتا ہے میں ایک دن چھپ کر بیٹھ گیا کہ پتہ کروں وہ کون شخص ہے جو مجھ سے پہلے ثواب لے جاتا ہے۔

نیکی میں دوڑ اور مقابلے لگاؤ' ہم نے فضول خرچی میں مقابلے لگائے' ایک آدمی نوٹوں کی کاپی لے کر بینڈ باجے پر ''بیلیں'' کروا رہا ہے پھر دوسرا جذبات میں آ کر مقابلے میں آتا ہے کہ میں اس سے زیادہ میراثیوں پر پیسے پھینکوں گا۔

ایک میراثی مجھے رپورٹ دینے لگا' کہنے لگا جناب تمہاری جماعت کے فلاں آدمی کی شادی ہوئی تو ہمیں پچاس ہزار کی ''بیلیں'' ہوئیں اگر کسی مسجد کے لئے پچاس ہزار مانگ لیا جاتا تو سب کے کاروبار ڈاؤن ہو جانے تھے کہ جناب کہ آج کل تو کاروبار ہی ''ٹھنڈے مٹھے'' ہیں۔ میراثی پچاس پچاس ہزار لے جائے' لیکن اللہ کے گھر اور یتیموں' مسکینوں کے لئے کوئی نہیں' جہاں اللہ راضی ہوتا ہے اور جہاں کملی والے مصطفیٰ ﷺ کا دین راضی ہوتا ہے وہاں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کر' نیکی میں مقابلہ لگایا کر۔

میرے پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں یہ پتہ کرنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گیا کہ وہ کون نصیبوں والا ہے جو میرے آنے سے پہلے آ کر اتنا بڑا اجر وثوب کما جاتا ہے میں چھپ کر بیٹھا ہوا ہوں' دیکھتے دیکھتے کیا دیکھتا ہوں کہ امیر المومنین' خلیفۃ المسلمین' کملی والے مصطفیٰ ﷺ کا یارِ غار اور مسند رسول کے پہلے جانشین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آ کر اماں جان کے گھر کی صفائی کرر ہے ہیں اس بوڑھی اماں کے گھر کا پانی بھر رہے ہیں۔

یہ تربیت میرے کملی والے آقا نے کی ہے جس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھا' ایک یتیم بچی ہے جو رو کر مدینے کی گلی میں آئی' جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ جا رہا ہے یہ یتیم بچی رو کر کہتی ہے' تایا جی آپ تو دنیا سے جا رہے ہیں' اب ہماری بکریوں کا دودھ کون دوہا کرے گا۔

جب آپ کا جنازہ اٹھا تب لوگوں کو یہ خبریں معلوم ہوئیں' یہ راز نکلے کہ جب سے ان ب اللہ کو پیارا ہوا ہے اس گھر کے تمام کام' حتیٰ کہ بکریوں کا دودھ دوہنے تک کے

کام صدیق اکبر کیا کرتے تھے۔

اب تو کسی بڑے نے کسی کی بیمار پرسی کے لئے جانا ہو تو پہلے ٹی وی اور اخبار والوں کو بلایا جاتا ہے کہ صدر صاحب' وزیر صاحب نے آج فلاں ہسپتال بیمار پرسی کرنا ہے لہٰذا کیمرے لے کر آؤ' یہ بدبخت نیکی بھی کرتا ہے تو لوگوں کو دکھانے اور ٹی وی پر نشر کرنے کے لئے۔ لیکن میں قربان جاؤں' جن کی تربیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی' انہوں نے قوم کی خدمتیں شہرت کے لئے نہیں' ووٹ اور پبلسٹی کے لئے نہیں' انہوں نے قوم کی خدمتیں کیں تو عرش والے رحمٰن کو راضی کرنے کے لئے کیں۔

خالق کائنات نے فرمایا اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَةٌ مومنوں میں نے تمہیں آپس میں بھائی بھائی بنادیا ہے اس لئے ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہا کرو' ایک دوسرے کے ''بیری'' بن کر نہ رہا کرو۔ میں نے تمہارے دلوں میں ایمان کا رشتہ جوڑ دیا ہے' تم آپس میں بھائی بھائی ہو' جو ایمان والا آدمی ہے اس کے دل میں اللہ پاک نے خدمت خلق کا جذبہ رکھا ہوتا ہے' وہ اللہ پاک کی مخلوق کی خدمتیں کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے' اسی لئے حبیب کبریا' خیر الوریٰ' بدر الدجی میرے پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ جو کلمہ گو ہے' وہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

مسلمانوں!

ماپ تول میں کمی کر کے ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

کسی کی دوکان' مکان پر قبضہ کر کے ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

بیٹیاں' بہنوں اور بھائیوں کا حق کھا کر ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

وَلَا يُسْلِمُهٗ اور اپنے بھائی کو کسی دشمن کے سپرد بھی نہ کیا کرو۔ آگے آقا فرماتے ہیں' مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ جو بندہ خدمت خلق کا جذبہ لے کر اپنے کسی بھائی کی خدمت کرتا ہے' اس کی حاجت اور ضرورت پوری کرتا ہے' اللہ ذوالجلال اپنی خصوصی رحمت سے اس کی ضرورتیں پوری کردے گا۔ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ

عَوْنِہٖ جب بندہ بندے کی ضرورت پوری کرتا ہے' اس کی مدد کرتا ہے اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے تو اللہ ذوالجلال اس بندے کا معاون اور مددگار بن جاتا ہے۔

بھائیو! اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں اے وقت کے تھانیدارو' اے وقت کے وکیلو' اے وقت کے ڈاکٹرو' اے وقت کے پٹواریو' غور کرو کسی مجبور کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھایا کرو' الٹی چھری سے اس کی کھال اتارنے کی کوشش نہ کیا کرو' یہ جو اللہ پاک نے تجھے ڈاکٹری والا' تھانیداری والا' وکالت والا' جج والا' اعزاز عطا فرمایا اللہ کریم کے لئے یہ مشکل نہیں کہ اللہ یہ اعزاز چھین بھی سکتا ہے' جو یہ دے سکتا ہو ہے وہ یہ کرسی تم سے چھین بھی سکتا ہے' اس لئے خوش نہ ہوا کرو کہ کوئی مجبور اور پھنسا ہوا آ گیا ہے' ان مجبوروں کی مجبوریوں سے فائدہ نہ اٹھایا کرو بلکہ اپنے دلوں میں خدمت خلق کا جذبہ رکھا کرو' انسانیت کی خدمت کو عبادت سمجھا کرو' اس لئے کہ تم اس کملی والے کے امتی ہو' جس نبیؐ کو اللہ پاک نے کونین کے لئے رحمت بنایا۔

قرآن کہہ رہا وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ٥

تم رحمۃ للعلمین کا کلمہ پڑھنے والے ہو۔

تم رحمۃ للعلمین کو نبیؐ ماننے والے ہو۔

جو رحمۃ للعلمین کا کلمہ پڑھنے والا ہے اس کا دل پتھر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کا دل انسان کے لئے نرم ہونا چاہیے۔

اللہ پاک نے فرمایا' مومنوں کی تو خوبیاں اور نشانیاں یہ ہیں' اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ اگر تیرے دل میں سختیاں ہوں تو کافروں کے لئے ہونی چاہئیں' جو تیرا کلمہ گو اور ایمان والا بھائی ہے اس کے لئے نرم ہو جایا کر' اللہ پاک نے ہم کو رحمۃ للعلمین کی امت سے پیدا فرمایا' جس کملی والے کے بارے میں اللہ کہتا ہے:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

اللہ پاک نے فرمایا! وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ٥ (الانبیاء: ۱۰۷) میرے

محبوب! میں نے آپ کو عالمین کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔

لوگو! دنیا والوں کو خدمت خلق کے سب جذبے کس نے بتائے' انسانیت کی خدمت کا جذبہ کس نے سکھایا؟

مکے کے چوک میں ایک تاجر سودا بیچ رہا ہے' لوگ گاہکوں کی صورت میں آ کر سودا خرید رہے ہیں' ابوجہل نے اس سے کوئی سودا کر لیا' جب سودا لے لیا' پیسوں کی باری آئی تو اس کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں' رعب ڈالنا شروع کر دیا' اس تاجر کو آ کر آنکھیں دکھاتا رہا' اس تاجر نے دیکھا کہ اتنی بچت اور کمائی نہیں جتنی یہ لے چلا ہے' اس تاجر نے موقع پا کر ایک ڈیرے پر دیکھا کہ عتبہ' شیبہ جیسے بڑے بڑے چوہدری اور سردار بیٹھے ہیں' یہ جا کر کہتا ہے اے ڈیرے والے سردارو! میں مسافر مکے میں سودا بیچنے کے لئے آیا ہوں' تمہارے شہر کا چوہدری ابوجہل سودا لے گیا ہے' اب پیسے دینے کا نام نہیں لیتا' یار میری مدد کرو' میں مسافر اور غریب آدمی ہوں' میں حق رکھتا ہوں میرے ساتھ تعاون کرو۔

یہ بگڑے ہوئے کافر تھے' ان کی عقل پر پردہ ہے' ان کے دلوں پر کفر کا زنگ چڑھ گیا ہے' انہوں نے موقع پا کر سوچا کہ چلو آج محمد کریم کو مذاق کر لیں' آمنہ کے لال کو مسخرہ کر لیں۔

لوگو! میرے مصطفیٰ ﷺ کو کوئی ایک مذاق ہوا' اللہ کی قسم جتنا انہوں نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو دبانا چاہا' اللہ نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو اتنا ہی زیادہ چمکایا

ان کی کرتوتیں بری — میری سوہنے کی عادتیں اچھی
ان کے انداز برے — میرے نبیؐ کے انداز نرالے
یہ لوگ سختیاں کرنے والے — نبیؐ نرمیاں کرنے والا
یہ تشدد کرنے والے — نبیؐ پیار کرنے والا
یہ نفرت کرنے والے — نبیؐ محبت کرنے والا
یہ لوگوں کا حق کھانے والے — نبیؐ قوم کی خدمتیں کرنے والا

اللہ پاک نے ان کو مٹایا اور نبی کو چمکایا' اتنا چمکایا کہ جہاں کوئی نہیں جا سکتا وہاں نبیؐ کے

نام کی اللہ پاک نے دھمیں ڈال دیں۔

کافر سردار کہنے لگے ادھر آ کیا تو نے ابو جہل سے پیسے لینے ہیں۔ یار وہ تو بڑا طاقتور آدمی ہے اس نے ہماری کب ماننی ہے ہم تمہیں ایک راہ بتا دیتے ہیں تو خود ہی چلا جا وہ کہنے لگا بتاؤ میں تو مسافر اور انجان آدمی ہوں مجھے پیسے مل جائیں تو اور کیا چاہیے۔

کہنے لگے وہ جو صحن کعبہ میں کمبل اوڑھ کر بیٹھا ہوا ہے اس کا نام ہے ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل اس کی بات رد نہیں کرتا اس کی ابو جہل کے ساتھ بڑی یاری ہے۔

مجھے بتایئے! کیا آپ کی ابو جہل کے ساتھ بات تھی وہ تو ظالم خونی دشمن ہے وہ تو نبیؐ کی مخالفت کا موقع تلاش کرتا ہے انہوں نے سمجھا کہ نبیؐ نے انکار نہیں کرنا کیونکہ وہ رحمۃ للعلمین ہے رب نے اس کملی والے محبوب کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ بھرا ہے اس نے انکار نہیں کرنا اس نے چلے جانا ہے جب کملی والا ابو جہل کے دواز ے پر جائے گا تو ابو جہل لعین جھاڑیں پائے گا چلو شغل ہی بن جائے گا اور ہم تماشہ ہی دیکھیں گے انہوں نے اس مسافر کو میرے مصطفیٰ کے دروازے پر بھیجا یہ مسافر جا کر کہتا ہے سوہنیا آپ ہی کا نام ہے محمد ﷺ؟

آقا فرماتے ہیں ہاں میرا نام ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بتا کیا معاملہ اور مسئلہ ہے عرض کرنے لگا سوہنیا مکے کا چوہدری ابو جہل مجھ سے سودا (سواری وغیرہ) لے آیا ہے۔ اب میں پیسے مانگتا ہوں تو آنکھیں دکھا کر دھمکیاں دیتا ہے آپ کے بارے میں ان چوہدریوں نے بتایا کہ آپ کی اس کے ساتھ بڑی بات ہے آپ کی بات کو موڑتا نہیں اگر آپ کا تعلق ہے تو میرا احساس کرو میرے پیسے دلا دو میرے نبیؐ پاک فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ ان کافروں نے میرے خلاف کوئی پلاننگ اور منصوبہ بنایا ہے۔

میں قربان جاؤں آسمان کے رب نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو فرمایا!

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ میرے محبوب گھبرانا نہیں پریشان نہیں ہونا میں خود آپ کا حامی و ناصر بنوں گا میرے محبوب لوگوں نے گن مین اور باڈی گارڈ رکھے لیکن میں خود آپ

کی حفاظت کروں گا۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس دکھی انسان کا درد سنا تو اس کے ساتھ ابو جہل کے دروازے کی طرف چل پڑتے ہیں' لوگو یہ دُکھی کے ساتھ کون جا رہا ہے!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (الانبیاء:۱۰۷)

نبیؐ کا کلمہ پڑھنے والو' نبیؐ کی ادائیں بھی اپنایا کرو' میرے نبیؐ کی سیرت کو بھی اپنایا کرو' اللہ ذوالجلال سب کو توفیق عطا فرمائے۔

میرے آقا ساتھ چل پڑے' یہ کون جا رہا ہے جن کے بارے میں کہا کرتا ہوں

ودھے حوصلے کل کمزوراں دے ٹٹ زور گئے شہ زوراں دے
سوہنا دکھیاں نوں گل لان آیا کائنات دا سوہنا امام آیا
جیہدے حسن اتے رب وی ناز کرے اوہدے نال کیہڑا پرواز کرے
طٰہٰ' یٰسین' مزمل دے پا رب کولوں لقب تے شان آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا

میرا رحمت عالم نبیؐ...... میرا کملی والا مصطفیٰ ﷺ نبی...... دکھیوں کا غم خوار نبیؐ...... بی بی آمنہ کا من ٹھار نبیؐ...... امت کا سالار نبیؐ...... نبیوں کا سردار نبی...... ﷺ

جب میرے آقا ابو جہل کے دروازے پر آئے' دستک دی' ابو جہل باہر نکلا' آقا نے نبوت والی نظریں ڈال کر فرمایا' ابو جہل! اس مسافر کے پیسے کیوں نہیں دیتا' اللہ کی قسم یہ مکے کا بگڑا ہوا کافر ہے اس کو جرأت ہی نہ رہی کہ میرے مصطفیٰ ﷺ کو جوابی ایک جملہ کہہ جائے۔

لوگو! ابو جہل اتنی بات کہہ کر اندر چلا گیا' کہتا ہے جناب صرف ایک منٹ میں ابھی لے کر آتا ہوں' اندر گیا پیسے لائے' یہ مکے کے کافر ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہیں' آج دیکھیں گے کہ ابو جہل محمد ﷺ کی بے عزتی اور توہین کس طرح کرتا ہے؟ اس کو جھاڑیں کس طرح پلاتا ہے؟ مسخرہ' مذاق اور ہمارا شغل تماشہ کس طرح بنتا ہے؟ لیکن ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا' ابو جہل

نے پیسے لا کر اس مسافر کے ہاتھ پر رکھے، یہ مسافر میرے کملی والے کا شکریہ ادا کرتا ہوا چلا گیا۔

لوگو! جب ابو جہل کافروں کے پاس گیا تو وہ کہتے ہیں اے چوہدری عمر یار، تو نے تو کچھ نہ کیا، تجھ سے تو کچھ نہ بنا تو نے تو ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے، ابو جہل پوچھنے لگا کیا ہوا ہے؟

وہ کہنے لگے یار ہم نے تیرے دروازے پر محمد ﷺ کو بھیجا تھا، ہم نے تو یہ سوچا تھا کہ تو ذرا بے عزتی کرے گا، جھاڑیں پلائے گا، اور ہمارا شغل بنے گا، لیکن یار تو تو بڑا بزدل نکلا ہمارے پاس بیٹھ کر تو بڑی باتیں کرتا ہے، یہاں بڑی بڑی بھڑکیں لگاتا ہے اور وہاں تجھے بات بھی نہیں آئی۔

ابو جہل کہنے لگا تم باتوں کی بات کرتے ہو کہ بات نہیں آئی، اللہ کی قسم ہے جب مصطفیٰ ﷺ نے اتنی بات فرمائی کے اس کے پیسے کیوں نہیں دیتا تو میرے پاس کیوں کا جواب ہی نہ رہ گیا کہ میں مصطفیٰ ﷺ کو جواب کیا دوں، میں دیکھ رہا تھا کہ دائیں بائیں بڑے بڑے شیروں نے منہ کھولا ہوا ہے، مجھے اس طرح لگتا تھا اگر میں نے کملی والے کے سامنے انکار والا ایک جملہ بولا، گستاخی اور بدتمیزی والا ایک فقرہ بولا تو ان شیروں نے مجھے چیر پھاڑ دینا ہے، ان درندوں نے میرا قیمہ قیمہ اور بوٹی بوٹی اڑا کر رکھ دینی ہے۔

میرے بھائی! تیرے میرے پاک نبیؐ کی خدمت خلق والی سیرت ہے، ایک دفعہ میرے آقا اور آپؐ کے صحابہؓ ایک جگہ پر تشریف فرما ہیں، آقا فرماتے ہیں ساتھیو کوئی پانی کا پتہ کرو، پانی تلاش کیا جائے، صحابہ نے عرض کیا سوہنیا، یہاں پانی موجود نہیں، ہے دور دور تک پانی نظر نہیں آتا، آقا کی نظر پڑ گئی ایک عورت سواری پر سوار ہے، اس کی اونٹنی کے دونوں طرف پانی کے مشکیزے لدے ہوئے ہیں، یہ سفر طے کرتی جا رہی ہے، آقا فرماتے ہیں، علی ایک ساتھی اپنے ساتھ لے لو اور وہ خاتون جو پانی لے کر جا رہی ہے۔ اس خاتون کو میرے پاس لے کر آؤ، اس عورت کو لایا گیا، آقا فرماتے ہیں بی بی ہم کو پانی کی ضرورت ہے، ہم تجھ سے پانی جبراً

نہیں لیتے، تو ہم سے پانی کے پیسے لے لے اور ہم کو پانی دے دے۔

خاتون کہتی ہے سونبیاء میں انکار تو نہیں کرتی، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میرے بچوں کی روزی کا معاملہ ہے، میرے سر کا تاج (خاوند) فوت ہو گیا ہے، میں ایک بیوہ عورت ہوں، یہودیت والا میرا مذہب ہے، میں اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے اس طرح کرتی ہوں کہ دور دراز سے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتی ہوں اور ضرورت مندوں کو پانی دیتی ہوں۔ وہ میری خدمت کرتے ہیں تو میرے بچوں کی روٹی کا مسئلہ بن جاتا ہے، اس بی بی نے اپنے گھر کا دکھڑا سنایا، اس بی بی نے اپنے گھر کی پریشانیاں بتائیں، کس کو؟

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ٥ (الانبیاء:۱۰۷)

آقا فرماتے ہیں، بی بی! گھبرانا نہیں ہم تیرے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرتے ہم تیرا پانی مفت استعمال نہیں کریں گے، جتنا تیرا پانی استعمال ہوگا اتنی تجھے قیمت بھی دے کر بھیجیں گے، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بسم اللہ پڑھ کر، رحمت والا ہاتھ لگا کر ایک مشکیزے کا منہ کھولا، آقا فرماتے ہیں ساتھیو! وضو کرتے جاؤ پینے والے پیاسو پانی پیتے جاؤ اور اپنی سواریوں کے لئے پانی لیتے جاؤ۔

لوگو! میرے آقا نے مشکیزے کا منہ کھولا، سینکڑوں کا لشکر پانی پی گیا، سب نے وضو فرمائے اور اپنے مشکیزے اور ڈول بھی بھر لیے، لیکن سچے رب کی قسم ہے اس بی بی کے مشکیزے کے پانی میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا۔

یہ خدمت خلق کا پیکر نبیؐ ہے، سرکار نے اپنے کندھوں سے چادر اتار کر بچھائی، کون سی چادر جس کا قرآن مجید میں جگہ جگہ تذکرہ ہے، اللہ پاک نے فرمایا یٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور کہیں اللہ کریم فرما رہے ہیں یٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ میرے نبیؐ مزمل و مدثر والی پاک چادر اس طرح نیچے بچھا کر دردمندانہ اعلان کرتے ہیں، اے میرے ساتھیو یہ بیوہ عورت ہے اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، کمانے والا کوئی نہیں، دیکھو کتنی دور سے پانی بھر بھر کر لاتی ہے، اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہے، ہم نے اس بی بی سے پانی لے کر استعمال کیا ہے، بے شک اللہ پاک نے اس کے

پانی میں اتنی برکتیں کی ہیں کہ ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا' لیکن میں محمد ﷺ نہیں چاہتا کہ اس بی بی کی خدمت نہ ہو' لاؤ جتنی اللہ توفیق دیتا ہے ہم بی بی کی خدمت کریں' اللہ پاک ہمارے کاروبار میں برکتیں فرمائے گا۔

میرے پاک نبیؐ نے چندے کا اعلان کیا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا تو جس کے پاس کھجوریں تھیں اس نے کھجوریں لا کر ڈھیر کر دیں...... جس کے پاس جَو تھے اس نے جو کی ڈھیریاں لگا دیں...... کسی کے پاس ستوؤں کا آٹا تھا وہ ستوؤں کا آٹا لایا...... جس کے پاس پیسے اور نقدی تھی اس نے نقدی کے ذریعے بی بی کی خدمتیں کیں۔

لوگو! میرے پاک نبیؐ کا جذبہ خدمت خلق' اگر تو نے کلمہ پڑھا ہے تو اپنے پاک نبیؐ کی سیرت بھی اپنایا کرو' اپنے مصطفیٰ ﷺ والی عادات بھی اختیار کیا کرو' میں تجھے اس کملی والے کی کون کون سی باتیں سناؤں' جس کی ساری زندگی قوم کی خدمت میں بیت گئی ہے۔

ایک دفعہ رات کو مدینے میں شور ہوا' اس طرح محسوس ہوا جیسے دشمن نے حملہ کر دیا ہے' میرے پیارے آقا سواری پہ سوار ہوئے اور ہتھیار پکڑ کر مدینے کے باہر دوڑے اور دشمن بھگا کر آئے' جس وقت آقا واپس آئے دیکھا کہ مدینے کے لوگ باہر نکل رہے ہیں' آقا دور سے ہی اشارہ فرماتے ہیں' چلو میرے ساتھیو! آرام کی نیند سو جاؤ' کملی والا مصطفیٰ ﷺ اکیلا دشمنوں کو بھگا کر آ گیا ہے۔

میرے نبیؐ قوم کا احساس کرنے والے' قوم کی خدمتیں کرنے والے' آپ آج کے وڈیروں جیسے نہیں کہ جلوس آ رہا ہے' جلوس کو روکنا ہے' افسر خود اے سی والے کمرے میں بیٹھ کر عیاشی کر رہے ہیں اور ڈھائی ہزار کے ملازم کو ڈنڈا پکڑا کر روڈ پر بھیجا ہوا ہے کہ جاؤ جا کر جلوس کا مقابلہ کرو' وہاں شیل اور پتھر کھاؤ۔

لوگو! میرے مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کو سمجھو' میرے کملی والے آقا کے کردار کو سمجھو' جن پر میرے مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کا رنگ چڑھا' آؤ ذرا وہ بھی نوٹ فرمائیں۔

میں قربان جاؤں' میرے پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ (یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی دعاؤں کی

مراد پھل اور نتیجہ) ایک رات گشت کر رہے ہیں، گشت کرتے کرتے مدینے سے باہر ایک خیمے کی بستی نظر آئی، آپ اس خیمے کی بستی کے قریب آ گئے، غلام اسلم ساتھ ہے، آ کر کیا دیکھا کہ ایک دکھی، پریشان بندہ بیٹھا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں، اے دوست! کیا معاملہ ہے تو کہاں سے آیا ہے، کہاں جانا ہے اور یہاں کیسے بیٹھا ہے، کیا پریشانی ہے؟

کہنے لگا جناب! میں بڑی دور سے آیا ہوں یہاں مدینے میں کام تھا، امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو ملنا تھا، رات پڑ گئی ہے، شہر کے دروازے بند ہیں، پہرہ بڑا سخت لگا ہوا ہے، خیمہ لگا کر یہاں بیٹھے ہیں کہ صبح ہوگی تو امیر المومنین کو ملیں گے۔

پیارے امیر المومنین فرماتے ہیں، اچھا یہ بتا کہ یہ ہلکی ہلکی سسکیوں اور رونے کی آواز کا کیا معاملہ ہے، وہ آدمی کہنے لگا جی میں آپ کو کیا بتاؤں سفر بھی درپیش، معاملہ بھی کچھ ایسا، گھر میں بڑی پریشانی تھی، یہ میری بیوی ساتھ ہے، جس کو دردِ زہ کی تکلیفیں ہیں، اس پر ڈلیوری والا معاملہ ہے، اللہ ذوالجلال کی طرف سے آس اور امید ہے، وہ بیچاری تکلیف سے بلک رہی ہے شہر کا دروازہ بند ہے، کوئی دایہ وغیرہ کا انتظام نہیں ہو سکتا، سو ہنیاء پریشان اور دکھی مسافر ہوں، یہاں کوئی رشتہ دار اور غم خوار بھی نہیں رہتا، ہم میاں بیوی یہاں پریشان بیٹھے ہیں۔

میرے پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اچھا میرے دوست اللہ تیرے حال پر رحم فرمائے اور تیرے لئے کوئی انتظام فرمائے۔ آپ یہاں سے دوڑ پڑتے ہیں، بڑے تیز تیز قدموں سے گھر پہنچتے ہیں اور جا کر اپنی بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہیں، اے ام کلثومؓ جلدی تیاری کر، سر پر چادر لے لے اللہ پاک کی برکتیں لوٹنے کا سنہری موقع ہے، عرض کرتی ہیں حضرت جی کیا ہوا ہے؟

فرمایا! بس جلدی کر، ایک دکھی اور پریشان بی بی بیٹھی ہے، اس کی خدمت کریں گے تو آسمان پر اللہ راضی ہو جائے گا۔ (یہ ام کلثوم بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی لخت جگر ہے) یہ آئیں، فرمایا اے مہمان یہ میری بیوی ہے، میں اس کو اندر بھیجتا ہوں، یہ تیری بیوی کی خدمت کرے گی، ہم تیرے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک تیرے حال پر رحم فرمائے۔

بی بی کلثوم رضی اللہ عنہا اندر گئیں جا کر اس کی بیوی کی خدمت کرتی ہیں' اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا' تھوڑے ٹائم کے بعد اللہ پاک نے مسافر کے گھر ایک بیٹا پیدا فرمایا' ادھر بی بی کلثوم رضی اللہ عنہا آواز دیتی ہیں یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبْشِرْہُ بِالْغُلَامِ اے امیر المومنین جی! اس دکھی مسافر کو پیارے سے بیٹے کی خوشخبری دے دو۔

جس وقت اندر سے آواز آئی اے امیر المومنین جی اس کو خوشخبری سناؤ کہ اللہ پاک نے تم کو بیٹا عطا فرمایا ہے' یہ شخص اچانک دبک گیا کہ یہ امیر المومنین ہیں اور یہ امیر المومنین کی بیوی میری بیوی کی خدمت کر رہی ہے' یہ حیران پریشان ہوگیا' ششدر رہ گیا' کہتا ہے جناب کیا تم امیر المومنین ہو' کیا آپ کا نام ہی عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہے' اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' کہنے لگا جناب میں معذرت چاہتا ہوں' مجھے پتہ نہیں چلا۔

میرے پیارے عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اے دوست تو پریشان کس بات سے ہے' یہ تو اللہ پاک کا شکر ہے کہ اللہ کریم نے مجھے تیری خدمت کا موقع عطا فرمایا' اللہ پاک نے ہم کو پیدا ہی تمہاری خدمت کے لئے فرمایا' اللہ پاک نے ہماری ڈیوٹیاں تمہاری خدمت پر لگائیں۔

لوگو! یہ میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا رنگ چڑھا۔ خدمت خلق کا ایسا جذبہ پیدا کر' بعض ایسے ظالم ڈاکٹروں کے بارے رپورٹیں ملیں' مریض کا وارث آیا' اس نے آ کر دستک دی' پہلے تو پندرہ بیس منٹ سرکار جاگے ہی نہیں اور اگر جاگ آئی تو سب سے پہلے کہتا ہے نہیں جی ہم نے رات کو نہیں جانا' صبح نو بجے ملیں گے اس نے کہا جی ہمارا بندہ اب مر رہا ہے' پتہ نہیں نو کب بجیں گے' ہمارا ایک ایک منٹ پریشانی میں گزر رہا ہے' جناب تکلیف فرماؤ' اللہ تمہارا بھلا کرے۔ اللہ تمہاری عزت بڑھائے' وہ دعائیں دے رہا ہے اور یہ نخرے کر رہا ہے' کہتا ہے نہیں میرے پاس وقت نہیں' سارے دن کے تھکے ہوئے ہیں' اس نے کہا جی' ڈاکٹر صاحب' آپ کی خدمت بھی کریں گے' آپ تشریف لائیں' پھر یہ دیکھتا ہے کہ اس کی مالی حالت کیسی ہے' کیا یہ کوئی چار آنے دے سکتا ہے' یہاں سے کوئی دہاڑی بنے گی' ٹرخاتا اور

باتیں کرتا ہوا پھر پیسوں پر آ گیا' ہاں جی اتنے پیسے لگیں گے' فلاں چیز لے کر آؤ' وہ چیز لے کر آ' یہ کرتے کرتے اس نے گھنٹہ' ڈیڑھ گھنٹہ ضائع کر دیا اور مریض اللہ کو پیارا ہو گیا۔

اے ظالم! تجھے کیا ملا' تو نے چند ٹکوں کی خاطر اس قدر پریشان کیا' اگر رب نے تجھے شان دے ہی دیا ہے تو خدمت خلق کا جذبہ پیدا کر' اللہ ذوالجلال روزی دینے والا ہے' اگر رب چاہتا تو تجھے یہ اعزاز ہی نہ دیتا تو پھر تجھے یہ اعزاز کہاں سے ملنا تھا' اس کا شکر کر' جس اللہ نے تیرے ہاتھ میں شفا رکھی' جس اللہ نے تجھے یہ توفیق بخشی کہ ٹیکہ تو لگاتا ہے' دوائی تو دیتا ہے اور شفاء اللہ دیتا ہے۔

اگر اللہ چاہے تو اللہ تیرے ہاتھ سے شفا ختم کر سکتا ہے' جو آئے وہی مایوس جائے' پورے شہر میں مشہور ہو جائے کہ چھوڑو جی' یہ بھی کوئی ڈاکٹر ہے اس کو الف' ب بھی نہیں آتی۔ اس کے پاس کیا لینے جانا ہے' یہ سارا قبرستان اس کے زیر علاج ہی رہا ہے۔

میرے بھائیو! اس طرح نہیں' کوئی تھانیدار ہے سنے...... کوئی ڈاکٹر ہے سنے...... کوئی جج ہے سنے...... کوئی وکیل ہے سنے...... کوئی پٹواری ہے سنے...... کوئی قانون گو ہے سنے...... جس کو اللہ پاک نے کوئی اعزاز بخشا ہے' اس کو چاہیے کہ اپنے دل میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کر لے' تو خدمت انسانیت کر لے گا تو اللہ تیرے کاروبار میں برکتیں عطا فرمائے گا' کیا میری بات سمجھ میں آتی ہے؟

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جب بندہ' بندے کی خدمت مدد اور تعاون کرتا ہے' اللہ کریم اس کا معاون بن جاتا ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہیے' کسی نے عرض کیا سوہنیا، اگر کوئی صدقہ کرنے کی طاقت نہ رکھے فرمایا اس کو چاہیے کہ وہ کمائے' اپنے بچوں کو کھلائے اور اپنے اوپر لگائے' عرض کیا سوہنیا اگر بندہ حد سے زیادہ غریب ہو جائے اتنی بھی طاقت نہیں' صدقہ بھی نہیں کر سکتا' اپنے گھر کی ضروریات کو پورا کرنے سے محروم اور مجبور ہے' پھر کیا کرے؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اس کو چاہیے کہ وہ اس طرح کیا کرے کہ کسی دکھی، مجبور کے کام آیا کرے، عرض کیا آقا اگر اتنی بھی توفیق نہ ملے، آقا فرماتے ہیں یَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْخَیْرِ اس کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی باتیں بتایا کرے، وہ قوم کو تبلیغ کیا کرے، اللہ رسول کے پیغام سنایا کرے، عرض کیا آقا اگر اتنا بھی نہ کرسکتا ہو تو پھر کیا کرے؟

آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فرماتے ہیں پھر کم از کم اتنا ہی کرے کہ اپنے آپ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے، ایسا بے ضرر بن جائے کہ اس ہاتھ اور زبان سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے، جس شخص سے کسی کو کوئی دکھ اور پریشانی پہنچتی ہے، ایسے شخص کو بھی اللہ ذوالجلال صدقہ کرنے والے میں شمار فرما دیتے ہیں۔

نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے لوگوں کو تعلیم دی، ایک آنے والا آ کر کہتا ہے سوہنیا اللہ پاک کو سب سے پیارا اور محبوب بندہ کون ہے؟

نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا اُحِبُّ النَّاسِ اِلَى اللهِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ اللہ پاک کو بندوں میں سب سے زیادہ پیارا بندہ وہ لگتا ہے جو اس کی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچاتا ہے، جو اس کی مخلوق کی خدمت زیادہ کرتا ہے، جو رب کی مخلوق کو سکون زیادہ پہنچاتا ہے۔

اسی لیے حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ کامل مسلمان ہی وہ بندہ بنتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے، جو ماپ تول اور پیمائش میں کمی کرتا ہے جو بندہ گاہک سے دھوکہ کرتا ہے اس کے ہاتھ سے کتنی مخلوق تنگ ہے۔

جو جھوٹ بول کر سودا بیچتا ہے، اس کی زبان سے مخلوق تنگ ہے۔

گاہک کو سودا پسند نہیں آیا، یا وہ بے چارہ اتنا ریٹ نہیں دے سکتا، وہ سودا چھوڑ کر چل پڑا، تو یہ پیچھے سے بے عزتی کرتا ہے، اس کو گالیاں نکالتا ہے اور اس کے خلاف گندی زبان استعمال کرتا ہے۔

میرے بھائی! نہ نہ، تو مسلمان ہے، حیاء کر، کچھ شرم کر، تیرے پاک نبیؐ کا فرمان ہے، آقا فرماتے ہیں اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ جب بندہ بندے کا معاون بن جاتا ہے تو اللہ پاک اس بندے کا معاون بن جاتا ہے۔

یہ دیکھ! ایک اللہ والا جا رہا ہے اس کا نام موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کو پتہ چلا کہ پیچھے فوجیں لگی ہوئی ہیں، چلتے چلتے مدین کے دور دراز علاقے میں آپ کو ایک کنویں پر لوگ اپنی بکریوں اور جانوروں کو پانی پلاتے ہوئے نظر آئے، اللہ پاک کا قرآن گواہی دے رہا ہے وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِہِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ایک اللہ کا نبی ہے اور انبیاء کا دل بڑا نرم ہوتا ہے، انبیاء کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ ہوتا ہے، اللہ کے انبیاء دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے آ کر اپنے جانوروں کو پانی پلایا، پانی پلا کر فارغ ہوئے تو ایک بہت بڑا بھاری پتھر اٹھا کر اس کنویں کے منہ پر رکھا اور گھروں کو چل پڑتے ہیں، ادھر دو پردہ نشین بچیاں بڑی پریشان کھڑی ہیں، یہ ان لوگوں کا بچا ہوا کیچڑ والا پانی اپنی بکریوں کو پلانے کی کوشش کرتی ہیں، اللہ کے نبیؑ کا کلیجہ بڑا نرم ہے یہ حالت دیکھ کر ترس آ جاتا ہے، قَالَ مَا خَطْبُکُمَا۔ اے بہنوں کیا معاملہ اور ماجرا ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی، لڑکیاں کہتی ہیں بھائی کیا کریں، ہمارا باپ بوڑھا اور کمزور ہے وہ بکریاں چرانے اور پانی پلانے کے قابل نہیں ہے، اس شہر کے لوگ بڑے ظالم ہیں یہ ہم کو پانی نہیں پلانے دیتے، انہوں نے اپنے مال مویشیوں کو پانی پلا لیا ہے اور ہماری بکریوں کے لئے دو ڈول پانی نہیں دے سکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ ہم شرم والے باپ کی بیٹیاں ہیں، ہم ان میں خلط ملط ہو کر پانی نہیں پلانا چاہتیں، ہم چاہتی ہیں کہ یہ چلے جائیں تو ہم بعد میں پانی پلائیں، لیکن جب یہ سارے چلے جاتے ہیں تو سارا پانی پلا جاتے ہیں، ان کا بچا ہوا پانی ہم اپنی بکریوں کو پلاتی ہیں۔

جناب سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اتنا ترس اور رحم آیا آ کر جلدی سے کنویں کے منہ سے پتھر ہٹا کر پانی کے ڈول باہر نکالتے ہیں، ڈول نکال نکال کر ان کی بکریوں

کو پانی پلایا، یہ بکریاں سیر ہو کر گھر جاتی ہیں۔

مومنوں! انبیاء کے ماننے والو! تنا نرم کلیجہ بناؤ، مسلمان ہوتا ہی وہ ہے جو سب انبیاء کو مانے، شریعت اپنے پاک نبیؐ کی مگر ایمان سب انبیاء پر یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تو نبی ہیں، ان کی سیرت اور کردار بھی ہمارے لئے آئیڈیل اور نمونہ ہے، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر کیا پوچھتے ہیں ۔ ۔

موسیٰ کہیانی تسی کیوں کلیاں مال چراون آیاں
پردے وچوں رو کر بولیاں، شعیبؑ نبی دیاں جایاں
باپ ساڈا بڈھرا ہویا تے جسم وچ کمزوری
اسی دونویں بھیناں بکریاں چاریے ویر نہ ساڈا کوئی

پیارے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان بکریوں کو پانی پلایا، قرآن کریم نے سارا ہی نقشہ کھینچا ہے۔ فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔

اے جوان! آج اللہ پاک نے تجھے شباب دیا ہے، توانائیاں دی ہیں، اس جوانی میں کسی مجبور، دکھی اور پریشان کی خدمت کر جا! اللہ ذوالجلال دو جہان کی بہاروں سے مالا مال کر دے گا۔

پیارے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پانی پلا کر ایک درخت کے سائے کے نیچے جا کر بیٹھ گئے اور وہاں بیٹھ کر دعائیں کیا کرتے ہیں، کہتے ہیں اللہ سوہنیا میں نے ان کے مال کو پانی پلایا، ان مجبوروں کی بکریوں کو پانی پلایا، اے اللہ تیرا نبی ہوں، کئی دنوں کا بھوکا ہوں، روٹی کا بندوبست کر دے، اللہ پاک نے آسمانوں سے ہی فیصلہ کر دیا، خدمت خلق کے جذبے والے میرے سوہنیاء تو تو روٹی کی باتیں کرتا ہے، میں نے تیرے لئے روٹی پکانے کے حساب بھی لگا دیے ہیں، بچیاں گھر پہنچیں، جا کر ساری روداد سنائی، سیرت اور کردار بتایا کہ ابا جی وہ بڑا ہی اچھا ہے، ہم نے نوکر تو رکھنا ہی ہے ہم اس کو کیوں نہ رکھ لیں۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میری پیاری بیٹیو! نوکری تو بعد کی بات ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بندہ کوئی مجھے اچھا لگتا ہے، یہ مجھے کوئی اللہ پاک کا پیارا ہی لگتا ہے جلدی بلاؤ اس کو کھانا تو کھلائیں، ادھر دعائیں ہو رہی ہیں ادھر قبولیت ہو رہی ہے، آپ کی دونوں میں سے ایک بیٹی آئی جو بلا کر لے جاتی ہے (یہ پھر دوبارہ کہیں اللہ پاک توفیق عطا فرمائے عرض کریں گے) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے سارا معاملہ پوچھا کہ کیسے کیسے پہنچے ہو، کیا گزری ہے پھر فرمایا قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اے پیارے موسیٰ ؑ اب گھبرانا نہیں، پریشان نہیں ہونا اللہ پاک ظالموں سے نجات عطا کر دے گا، اور دوسری بات یہ ہے کہ میں تو آنکھوں سے رہ گیا ہوں ہم کو بھی آپ جیسا کوئی نیک اور شریف آدمی چاہیے، اگر تم آٹھ سال میری بکریاں چرا دو، تو میں تجھے اپنی بیٹی کا نکاح دے کر اپنا بیٹا بنا لوں گا، اور اگر دس سال چرائے تو تیرے حق میں دعائیں ہی کرتا رہوں گا، پیارے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہاں معاملہ طے ہو گیا اور آپ بکریاں چراتے رہے۔

لوگو! مزدوریاں کرنے والو! مال مویشی چرانے والے، دہاڑیاں کرنے والو، خوش ہو جاؤ اللہ کے نبی بھی مزدوریاں ہی کرتے تھے، مزدوری کو حقیر نہ سمجھا کر، اگر تیری ذات مزدوری والی ہے تو پریشان نہ ہوا کر، یہ دیکھ انبیاء کا کیا حال ہے، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بکریاں چرائیں تو اللہ پاک نے خدمت خلق کی برکت سے نبی کا داماد بنا دیا ہے۔

اللہ سوہنا مجھے اور آپ کو انبیاء کی سیرت سمجھنے اور انبیاء کی سیرت سے اپنی سیرت بنانے کی توفیق عطا فرمائے، دکھی انسانیت کی خدمت کا جذبہ نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

پردے کی اہمیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَآءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ۔(الاحزاب :۵۹)
وَقَالَ اللّٰهُ تبَارَكَ وَتعَالٰى
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَايُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ
بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْبَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْبَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْمَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ
لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ
مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.(النور ۳۱)

یا الٰہی جب تک میرے جسم میں جان رہے میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم، واجب الاحترام بزرگو، بھائیو اور عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو، نہایت ہی عزت واحترام کے لائق معززات، مکرمات، پردہ نشین اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں، دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ، میری اور آپ سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اللہ ہم سب کی بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔

آج بڑا اہم اور بڑا ضروری مسئلہ عرض کرنے کے لئے آپ حضرات کے سامنے خطبہ عرض کر رہا ہوں، موجودہ دور اور حالات کے پیش نظر کہ جوں جوں وقت گزر رہا ہے، زمانہ ترقی

کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ دنیاوی اعتبار سے ہم لوگ جوں جوں ترقی کی طرف جارہے ہیں، سائنس، ٹیکنالوجی دن بدن نئے نئے کرشمے دکھارہی ہے، اس کے ساتھ افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ دنیاوی معاملات میں تو لوگ ترقی کی طرف جارہے ہیں، مگر دین کے معاملے میں دن بدن گرتے ہی جارہے ہیں!

نوجوان ہے تو وہ فلم کا مریض

بزرگ ہے تو وہ بے چارہ نمازوں سے محروم

قوم کی بہو بیٹی ہے تو وہ پردے سے محروم

کون سا جرم اور کون سی گمراہی ہے جو اس وقت معاشرے کے اندر گڑھے مضبوط نہیں کر چکی۔

آج میں درد دل سے یہ پیغام لے کر آپ حضرات کے سامنے کھڑا ہوں دل میرا بھی چاہتا ہے کہ میٹھی میٹھی باتیں سناؤں اور سبحان اللہ سے مسجد گونج اٹھے، اور جب آپ واپس جائیں تو سارے راستے خطیب کی تعریف کرتے جائیں کہ بڑا پیارا مضمون تھا، مگر کیا کروں قبر نظر آرہی ہے، میدان محشر نظر آرہا ہے، حساب و کتاب کی گھڑی قریب آرہی ہے، ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ پوچھ نہ لے کہ یہ دنیا میں پھیلنے والی گمراہی اور جہالت کے خلاف، میرے نبی کے محراب و منبر میں کھڑے ہونے والو بتاؤ تم نے کیا کردار ادا کیا، میں تو اپنی ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوں، آج دنیا سے ہاتھ جوڑ کر یہ شکوہ کر رہا ہوں جس طرح پہلے بھی میری عادت ہے، میٹھے میٹھے بیان تو آپ سنتے ہی رہتے ہیں، آج ذرا تلخ اور کڑوی باتیں کہنا چاہتا ہوں جس کے ساتھ ضمیر کو شفاء مل جائے اور ہمیں اسلام کی سمجھ آجائے۔

آج جو مسئلہ میں نے افسوس کے ساتھ کہنا ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ پردہ عورت کے چہرے سے اتر گیا ہے اور مردوں کی عقل پہ پڑ گیا ہے!

جس کی جوان بہن فل میک اپ میں اور فیشنی لباس پہن کر بازاروں میں گشت کر رہی ہے، کبھی اس جنرل سٹور پر، کبھی اس بیوٹی پارلر پر، بتاؤ کیا اس بھائی کی عقل پہ پردہ نہیں پڑا؟

جس کی بیوی بازاروں میں اپنے حسن کا نظارہ کروارہی ہے' بتاؤ اس شوہر کی عقل پہ پردہ نہیں پڑا تو کیا ہوا ہے۔

جس باپ کی بیٹی صبح نکلی اور بارہ بجے تک گھر سے غائب ہے اور باپ کو پتہ تک نہیں کیا اس باپ کی عقل پہ پردہ نہیں ہے؟

اگر یہ تلخ باتیں میں نہ کہوں تو بتاؤ کون کرے گا
اگر آپ میری باتیں گوارا نہ کریں تو کون کرے گا
اگر یہ باتیں میں آپ کو نہ بتاؤں تو کون بتائے گا

سن لو! درد دل کی باتیں ہیں' اگر ان کو دل میں سمالو گے تو انشاء اللہ اللہ کے فضل وکرم سے اللہ ذوالجلال آپ کو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوض کا پانی نصیب کرے گا' اگر میری مائیں اور عزت مند بہنیں اس میرے سوکھے پھیکے انداز کو ذہن نشین کر کے عمل میں لے آئیں تو انشاء اللہ' اللہ کریم بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ساتھ نصیب کرے گا۔

عرض کر رہا تھا کہ معاشرہ ترقی کی طرف جارہا ہے اور دین کے معاملے میں ہم تنزلی کی طرف گرتے جارہے ہیں' پردے اتر گئے' کاروبار میں حرام آ گیا' جھوٹ عام ہو گیا اور ہمارا یہ نظریہ بن گیا جی اگر جھوٹ نہ بولیں تو کاروبار ہی نہیں چلتا' دونمبر کام نہ کریں' تو ''پلے'' ہی کچھ نہیں پڑتا' بے ایمانی کرنا مجبوری بن گئی ہے' جھوٹ بولنا مجبوری بن گئی ہے۔

میرے بھائیو! بتاؤ' صبر کس بات کا نام ہے' اسلام صبر ہی تو سکھاتا ہے کہ تیرے سامنے نوٹوں کی تجوریاں بھری ہوں مگر حرام ہے تو حرام پر تھوک دے اور تھوڑے حلال کو سینے سے لگالے' دنیا تو گذر ہی جائے گی' مگر اللہ کریم اس کے عوض تجھے جنت کے باغ و بہار عطا کرے گا۔

صاحب صدق وصفاء---- امام الانبیاء---- اور میرے مکی مدنی تاجدار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پاک سینے پر اللہ پاک نے پیارا قرآن نازل فرمایا' اللہ پاک نے فرمایا' يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ۔ میرے پیارے کملی والے' اپنی نصیبوں اور بختوں والی بیویوں کو

اعلان کردو' وبنتك' اور اپنی پیاری پیاری بیٹیوں کو پیغام دے دو' وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ' اور ایمان والی مومنوں کی عورتوں کو کہہ دو' یا اللہ کیا پیغام ہے؟

اللہ پاک نے فرمایا! اے میرے پیارے محبوب' تمام مومنوں کی بیبیوں کو اعلان کردو کہ اللہ فرماتے ہیں' يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ۔ اپنے چہروں پر پردہ کیا کرو' اپنی چادریں لٹکا کر چلا کرو!

ان غیر محرموں کے سامنے بن سنور کر اپنے حسن کو پامال نہ کیا کرو' اللہ پاک نے تم کو بازاری آدمیوں کی آنکھوں کی زینت اور ٹھنڈک نہیں بنایا' اللہ پاک نے تم کو ٹھنڈک بنایا ہے تو تمہارے خاوندوں کی بنایا ہے۔

میں عرض کیا کرتا ہوں کہ خاوندوں کے سامنے برا حال بنایا' سر پر سر دردی والے دوپٹے باندھے ہوئے' شکوہ اور واویلا ہے اور غیر محرم کی دکان پر مسکرا مسکرا کر باتیں' اس کے سامنے بن سنور کر جانا۔

میری بہن! میں تیرے سامنے اللہ رسول کے پیغام لے کر آیا ہوں' اس لیے کہ تیرا میرا اسلام کا رشتہ ہے' تیرا میرا تعلق قرآن اور دین والا ہے' اگر یہ باتیں میں نہ کہوں تو کون کہے گا' یہ باتیں تم نے نہیں سنتی تو کس نے سنی ہیں' آؤ ذرا مل جل کر سنیں اور سنائیں' ہوسکتا ہے اللہ پاک کسی کو ہدایت کا راستہ عطا کردے تو ہماری بھی نجات ہوجائے اور آپ کی بھی نجات ہوجائے۔

یہ بات یاد رکھو کہ اگر دنیا میں کسی نے عمل نہ کیا' انشاء اللہ' اللہ کے فضل وکرم سے میرا ضمیر مطمئن ہے میرے مرنے کے بعد بھی میری یہ گفتگو صدقہ جاریہ بنے گی' ہماری تو ڈیوٹی ہی یہ ہے کہ ہم نے اللہ رسول کے پیغام گھر گھر پہنچانے ہیں' کوئی عمل کرے یا نہ کرے۔

مالی دا کم پانی دینا' بھر بھر مشکاں پاوے
اس مالک دا کم پھل پھل لانا' لاوے یا نہ لاوے

لوگو سنو! اللہ ذوالجلال نے فرمایا' میرے پیارے اعلان کردو کہ اپنے چہروں پر پردہ کیا

کرو، غیر محرموں کو بن سنور کر نہ دیکھایا کرو، اور اپنے حسن کے نظارے نہ کروایا کرو۔

میری ملت کے جوانوں اور بزرگو! یہ پردہ مصیبت نہیں، یہ پردہ دقیہ نوسی ذہن نہیں، اللہ پاک کی قسم ہے، یہ پردہ عورت کی عزت کا سبب ہے، اس میں عورت کی عزت اور وقار ہے اور جو پردے دار عورت ہے وہ اسلام کا سرمایہ عزت اور آبرو ہے، وہ اسلام کا فخر اور طرہ امتیاز ہے بے پردہ بیبیاں اسلام کی بدنامی بنتی ہیں، بازاروں میں گھومنے پھرنے والی بے پردہ عورتیں اپنے بھائیوں اور شوہر کی بدنامی کا باعث ہیں، دوکانوں کے سامنے بیٹھے ہوئے آوارہ نظروں والے اس کے گزرنے کے بعد اس کی چال پر تبصرہ کرتے ہیں --- اس کے فیشن پر تبصرہ کرتے ہیں --- اس کے رخسار پر تبصرہ کرتے ہیں ---- اس کے خاندان پر تبصرہ کرتے ہیں کہ فلاں کی بیٹی جارہی ہے، یہ فلاں کی بہن جارہی ہے۔

میرے بھائی! ذرا غور کر، میں تیری عزت اور تیرے وقار پر پہرہ دینا چاہتا ہوں، ایک دن میرے آقا جناب محمد ﷺ گھر تشریف لائے، نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہیں، بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ادھر میں اور بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں گھر میں موجود ہیں، آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانے پروانے عبد اللہ بن ام مکتوم کو آقا کے ساتھ کوئی کام ہے اس لیے آقا کے ساتھ گھر تشریف لے آتے ہیں، فرماتی ہیں ہم نے اپنی حالت نہ بدلی، اسی طرح گھر کے کام کاج میں مصروف رہیں، میرے آقا مدنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اے ام سلمہ و میمونہ تم پردہ کیوں نہیں کرتیں، یہ دیکھو میرا صحابی آیا ہے، عرض کرتی آقا جی، یہ بے چارہ تو آنکھوں کی بینائی سے محروم ہے، اس کو تو نظر کچھ بھی نہیں آتا، یہ تو نابینا ہے، اس سے کیا پردہ کریں۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، یہ آنے والا نابینا، بتاؤ تم تو نابینا نہیں، یہ اسلام اور میرے کملی والے کی تعلیم ہے، لیکن آج واقف کاروں، محلے داروں، رشتہ داروں اور مسجد کے نمازیوں کے لئے پردہ رہ گیا!

جو لُچا اُچکا ہے، اس کے لئے کوئی پردہ نہیں۔

جو بازاروں میں ناواقف ہے اس کے ساتھ مسکرا کر باتیں ہیں‘ اس کے سامنے فل میک اپ کر کے گفتگو ہے‘ آج واقف کار اور محلے دار سے پردہ رہ گیا‘ اگر تجھے کوئی رشتہ دار نہیں دیکھ رہا تو عرش والا پروردگار تو دیکھ رہا ہے‘ اس کے سامنے تو پیش ہونا ہے اس لیے رب سے ڈر کر پردہ کر‘ یہ نہ ہو کہ خاوند کے سامنے سر پر کپڑا باندھا ہوا ہے‘ جیسے چھ ماہ سے سر کو بخار چڑھا ہوا ہے‘ اور جب دوکاندار کے پاس جانا ہے تو اس وقت مسکرا کر باتیں کرتی ہیں‘ ایسا نہ کر اللہ ذوالجلال نے تجھے بازار کی زینت نہیں بنایا‘ اللہ پاک نے تجھے زینت بنایا ہے تو شوہر کے گھر کی زینت بنایا ہے‘ عورت اپنے شوہر کے گھر کی زیب و زینت اور ہار سنگھار ہے‘ غیر محرموں کے لئے نہیں۔

میں قربان جاؤں‘ میرے مصطفیٰ ﷺ کا دین‘ میرے آقا کی شریعت اتنی نفیس‘ حساس اور غیرت مند شریعت ہے‘ میرے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا‘ کوئی بی بی جب اللہ پاک کے گھر مسجد کی طرف بھی آئے تو ایسی چمکیلی اور بھڑکیلی خوشبوئیں لگا کر نہ آئے کہ یہ جہاں سے گزرے تو لوگ اس کی طرف دیکھتے رہیں اور اس کی خوشبو پہ تبصرہ کرتے رہیں‘ بلکہ فرمایا کہ جو خوشبو لگا کر بازاروں میں پھرتی ہے‘ شیطان اس پر سوار ہو جاتا ہے‘ جو لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ!

آؤ دیکھو وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک جا رہی ہے

ادھر دیکھو‘ وہ تمہاری نظروں کی رونق جا رہی ہے

بیبیو! شیطان کو دعوت نہ دیا کرو‘ عرش والا رحمان ناراض ہو جاتا ہے‘ ایسے سادہ کپڑے پہن کر اللہ پاک کے گھر آیا کرو۔ بازار یا کسی رشتہ دار کے گھر جانا پڑے تو راستے میں اپنی ایسی حالت بناؤ کہ کسی کو عمر کا اندازہ نہ ہو سکے‘ یہ نہ ہو کہ ستر سال کی اماں جا رہی ہے اور فل میک اپ کیا ہوا ہے‘ پتہ نہ چلے کہ ستر سال کی ہے یا تیس سال کی ہے‘ اگر تجھ پر تیس سال کی جوانی ہے تو ایسا روپ بنا کر جا‘ ایسا ہی لگے کہ کوئی پردہ نشین عورت جا رہی ہے‘ ہر شخص ادب و احترام کرتے ہوئے راستہ چھوڑ دے‘ یہ نہ ہو کہ نظریں پھاڑ پھاڑ کر دیکھیں‘ کبھی اس کے رخسار

پر تبصرہ---کبھی اس کی چال پر تبصرہ----کبھی جسم کی اونچ نیچ پر تبصرہ---- غلط بات ہے' شیطان خوش ہو رہا ہے اور عرش والا رحمان لعنت برسا رہا ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بازار میں گھومنے پھرنے والی کے ننگے چہرے پر اللہ کے فرشتے لعنت ڈالتے ہیں' اسلام غیرت' شرم اور حیا والا مذہب ہے' اللہ کی قسم ہے جتنی غیرت اور حیاء کا سبق دین اسلام نے دیا ہے کسی اور مذہب نے شرم وحیاء کا اتنا درس پیش ہی نہیں کیا۔

میرے مصطفیٰ ﷺ نے کیسی تربیتیں کی ہیں' آپ سنتے رہتے ہیں کہ ایک بی بی جناب محمد عربی ﷺ کے پاس آئی' آ کر کہتی ہے' آقا مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے' بڑی پریشان ہوگئی ہوں' آقا آپ کے پاس آئی ہوں دعاء کر دو' اللہ پاک میرے حال پر مہربانی فرمادے' اللہ پاک مجھے اس موذی مرض سے شفاء عطا کر دے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' بی بی کیا تکلیف ہے' کہتی ہے آقا مرگی کے دور پڑتے عرصہ ہی گزر گیا ہے' چلتی جارہی ہوتی ہوں تو مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے' گھر میں بیٹھی ہوں تو دورہ پڑ جاتا ہے اور جب دورہ پڑتا ہے تو مجھے پتہ ہی نہیں چلتا کہ میں کس جگہ' کس حال میں پڑی ہوں' آقا آپ کے پاس آئی ہوں اللہ آپ کی ''موڑتا'' نہیں' اس اللہ پاک سے دعاء کر دو' اللہ مہربانی فرمادے۔

لوگو! غور فرماؤ' جہانوں کے پیر---- شیماں کے ویر---- سراج منیر--- بدر منیر--- میرے پیارے پیارے آقا ﷺ فرماتے ہیں' بی بی کوئی شک نہیں' عرش والا دعائیں قبول کرنے والا ہے' انبیاء کا کام دعا کرنا اور اللہ کا کام عطا کرنا ہے' میں دعاء تو کر دیتا ہوں لیکن میرا مشورہ ہے' اگر تو مان لے تو اللہ پاک جنت عطا کر دے گا' عرض کیا آقا آپ کا کیا مشورہ ہے؟

فرمایا! بی بی صبر کر' اگر تو صبر کر جائے تو آمنہ کا لال تجھے گارنٹی سے اس بات کی ضمانت دے رہا ہے کہ اللہ ذوالجلال تجھے اس تکلیف پر صبر کرنے کے بدلے کی بہاریں عطا کر دے

گا۔

بی بی کہنے لگی آقا' یہ تو سودا ہی بڑا سستا ہے' جہاں پہلے دورہ پڑتا رہا ہے' اب بھی برداشت کرلوں گی' لیکن آقا اللہ کریم سے دعاء کردو کہ اللہ جنت ہی عطا کردے' آقا اتنے سال پہلے گذارہ کرلیا ہے' باقی بھی گذارہ کرلوں گی' اس طرح اللہ پاک جنت تو عطاء کردے گا نا!

میرے پیارے مصطفیٰ ﷺ نے کیسی تربیتیں کی ہیں!
بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا رنگ چڑھا ہے نا!
بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے کردار کا رنگ چڑھا ہے نا!
بی میمونہ اور اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے افعال کا رنگ چڑھا ہے نا!

بی بی کہنے لگی آقا ٹھیک ہے' یہ شفاء کی دعاء نہ کرنا' لیکن ایک دعاء ضرور کردو' جب دورہ پڑتا ہے تو زمین پر گر جاتی ہوں' کوئی پتہ ہی نہیں چلتا کہ کس حال میں پڑی ہوں' آقا کبھی کبھی بے پردہ بھی ہو جاتی ہوں' اس اللہ پاک سے دعاء کردد اللہ میرے پردے اور عزت سلامت رکھ لے۔

یہ وہ بیبیاں ہیں' جنہوں نے قرآن کا سبق سیکھا' یہ اللہ والی نیک اور پردے دار بیبیاں ہیں جن پر اسلام کی تاریخ کو ناز ہے۔ان پر اسلام اور قرآن کی تعلیم کا کیسا رنگ چڑھا ہے۔

ایک بی بی ہے' اس کا خاوند دور دراز جہاد کے لئے چلا گیا ہے' یہ جاتے جاتے اپنی بیوی کو سبق دے جاتا ہے کہ تجھے اپنے گھر کی چار دیواری میں رہنا ہوگا' اپنے گھر کی چار دیواری سے باہر کبھی اس گھر چلی گئی' کبھی ادھر منہ اٹھالیا' کبھی ادھر چلی گئی' اس گلیوں بازاروں کے گشت نہیں کرنے' اپنی چار دیواری کو اپنے لیے اپنا ٹھکانہ اور مسکن سمجھنا ہے' اسی گھر میں سکون اور چین وقرار حاصل کرنا ہوگا' ایسے ہی دروازے دروازے پر دھکے نہ کھاتی پھرنا' یہ جاتا جاتا اس کو وصیت کر جاتا ہے' چند دن کے بعد اس کا باپ بیمار ہو جاتا ہے اور بیماری نے ایسا غلبہ پایا' اس کو پیغام آجاتا ہے کہ تیرا ابو بڑا بیمار ہے آ کر ابو کا پتہ لے جا' اس نے جواب بھیجا'

کہتی ہے میرے بھائیوں کو کہہ دو کہ تم نے جس کے ساتھ میرا نکاح کیا' وہ سر کا تاج مجھے گھر سے باہر نکلنے سے منع کر گیا ہے۔

ہے کوئی ایسا پاور والا' جو اپنی بیوی کو کہے کہ گھر سے باہر نہیں جانا' اس نے کہنا ہے تو ''ماما'' لگتا ہے' گھر سے باہر نہیں جانا ''منہ نہ متھا' جن پہاڑوں لتھا'' ہم پر سرداریاں چلاتا ہے' وہ مرد اور بیبیاں جن پر قرآن اور اسلام کا رنگ چڑھا' میں ان کی باتیں کر رہا ہوں۔

اس کا باپ بیمار ہے' کہتی ہے ابو' تیرے دیدار اور ملاقات کو بڑا دل چاہتا ہے لیکن جس کے ساتھ تم نے بھیجا ہے' جس کی عزت اور آبرو بنایا ہے' وہ سر کا سردار منع کر گیا ہے' پھر پیغام آ جاتا ہے اب تو تیرا ابا بڑا تنگ پڑ گیا ہے اس کا بڑا دل چاہتا ہے کہ جاتے جاتے بیٹی کو مل کر دو چار باتیں کر لوں' آ جا اور آ کر ابو سے ملاقات کر جا' یہ بیٹی پھر دوبارہ مجبوری کا اظہار کرتی ہے' کہتی اپنے بابل کی ملاقات سے دل تو بڑا کرتا ہے' لیکن کیا کروں عرش والے رحمٰن اور کملی والے مصطفیٰ کا حکم ہے کہ اپنے خاوند کی نافرمانی نہ کرنا۔

اللہ پاک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اَلْمَرْئَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْسَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بِعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ۔

جس خاتون میں یہ چار صفات پائی جائیں گی

1) اللہ پاک کی نماز پابندی کے ساتھ پڑھے

2) رمضان آ جائے تو پابندی کے ساتھ روزے رکھے

3) اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کرے

4) اپنے سر کے تاج خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری اور خدمت کرے

ایسی عورتوں کو اللہ پاک جنت کے آٹھوں دروازوں کا داخلہ عطا کر دے گا' اللہ پاک کے جنت کے آٹھ دروازے ہیں جہاں سے دل کرے' اللہ پاک کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اللہ فرمائے گا' اے میرے احکام کو ماننے اور تابعداری کرنے والی تیری دنیا کا کردار

مجھے اتنا پسند آیا آج میں تجھ پر اتنا راضی ہوں کہ میرے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں' جہاں سے تیرا دل چاہے' میرے جنت کے باغوں میں چلی جا۔

یہ بی بی پھر اپنے باپ کو پیغام بھیجتی ہے کہ ابو جی کو کہہ دینا' دل تو بڑا کرتا ہے لیکن شریعت اسلامیہ کی پابندیاں ہیں' خاوند کی فرمانبرداری مجھ پر فرض ہے' کسی نے آ کر بتایا اے اللہ والی' اب تو اس طرح لگتا ہے جیسے تیرا باپ اللہ کو پیارا ہو چکا ہے' آ جا' جاتے جاتے ابا جی کی زیارت کر لے' آ کر اپنے ابا جان کا چہرہ ہی دیکھ لے' وہ تو تڑپ رہا ہے کہ میری بیٹی مل جائے تا کہ میرے سینے ٹھنڈ پڑ جائے۔ بیٹیاں جان جوکھوں میں ڈال کر پرورش کی ہیں' بیٹیوں کے بغیر ماں باپ کا گذارہ کہاں ہوتا ہے' تیرا باپ ترس رہا ہے' اب بھی آ کر مل جا' اب تو اللہ کو پیارا ہو گیا ہے اب ہی آ کر چہرہ دیکھ لے۔

ہے اوہ تدھ بن ترلے لیندا' ٹھنڈ پاویں وچ چھاتی
اوڑک میلہ اج اجوکا' بابل مل وچ حیاتی

جس کو خاوند نے روکا' وہ اپنے خاوند کی بات پر پہرہ دے رہی ہے' اپنے دل پر تختیاں رکھ کر صبر کر کے دکھا رہی ہے' اور اللہ پاک بھی ان بیبیوں کے لئے جنت تیار کر رہا ہے۔

لوگو! عائشہ صدیقہ اور سیدہ زہراء رضی اللہ عنہما کا ساتھ دے گا' آقا کی بیٹیوں اور صحابیات رسول کا ساتھ ملے گا' اتنا اونچا ساتھ حاصل کرنا کھیل تماشہ اور معمولی بات نہیں۔

یہ پیغام بھیجتی ہے کہ جب میرے ابو کو دفن کرنے کے لئے لے کر جاؤ تو میرے ابو کی میت میرے دروازے کے آگے سے گزارنا' جب میرے دروازے پر لے کر آؤ گے تو میں تھوڑا پردہ ہٹا کر اپنے ابو کا آخری دیدار کر لوں گی' اس کے بھائیوں نے ابو کی چارپائی اٹھائی' اس کے رشتہ داروں نے میت کو کندھے دیئے' یہ میت کی چارپائی لا رہے ہیں۔

ویکھ لویں ذرا باہر آ کے' اوڑک جاندی واری
تے مڑ کے بابل آؤ ناں نائیں' آج ویکھ لے شکل پیاری

بیٹیوں والے! ذرا غور کر' عید آ جائے تو بیٹیاں باپ اور بھائیوں کا راہ دیکھتی ہیں کہ آج

میرا ابوعید لے کر آئے گا آج میرا بھائی عید لے کر آئے گا' یہ پردیس میں بسنے والی اپنے ماں باپ اور بھائیوں کو کس طرح یاد کرتی ہے۔

جس پر قرآن کا رنگ چڑھا ہے' جس وقت باپ کی میت اس بیٹی کے دروازے پر آئی' تو یہ روتی ہے' سسکیاں تو بھرتی ہے' اپنے آپ پر صبر کا بڑا کنٹرول کرتی ہے' اپنے بال نہیں بکھیرے' اونچی رو رو کر' بین کر کر کے محلے کو نہیں سنایا' بلکہ ایسا صبر کیا کہ جس کا صبر تاریخ میں ایک مثال بن گیا ہے۔

نہ اچا رووے' نہ سر کھولے' تے چھم چھم آنسو جاری
جنت خرید لیا اس بی بی کر کے تابعداری

تابعداری' پردہ داری اور خاوند کی وفاداری ہو تو ایسی رب ذوالجلال نے جنت کے آٹھوں دروازوں کا داخلہ ایسے ہی تو عطا نہیں کر دینا۔

بات عرض کرنا چاہتا ہوں ان عورتوں کی جن کو اللہ پاک نے پردے کا حکم دیا' انہوں نے پردہ کر کے دکھایا!

کسی کی بیٹی اچھی ہو تو اس کے ماں باپ صفتیں کرتے ہیں
کسی کی بیٹی اچھی ہو تو اس کے سسرال والے صفتیں کرتے ہیں
کسی کے بھائی صفتیں کرتے ہیں' لیکن ایک دنیا میں بیٹی آئی جس کی رب نے صفتیں کی ہیں' یہ کون سی بیٹی ہے؟

اللہ پاک نے بی بی مریم کا واقعہ' قرآن میں بیان فرمایا' اللہ پاک نے سیدہ مریم کی صفتیں قرآن میں کی ہیں' اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ (مریم:۱۷)

ایک بڑی نیک بختوں والی بی بی دنیا پر آئی' اس بی بی کا ایسا کردار ہے کہ اللہ عرش پر صفتیں کر رہا ہے' میرا اللہ اپنے کملی والے مصطفیٰ ﷺ کو اس بی بی مریمؑ کا کردار بتا رہا

ہے۔

اللہ فرماتے ہیں پیارے ذرا میرے قرآن سے اس خاتون مریم کا تذکرہ کرو جو بی بی اپنے مکان کے شرقی کونے میں اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر پردہ تان کر غسل کر رہی ہے اسی دوران اللہ پاک کا ایک فرشتہ روح الامین انسانی روپ میں نمودار ہو جاتا ہے جو بیٹے کی خوشخبری اور اللہ پاک کا پیغام دینے کے لئے آیا ہے جس وقت اس پردے دار بی بی نے دیکھا تو جلدی سے اپنے جسم کو چھپاتی ہے اور ساتھ کہتی ہے!

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا۔ (مریم:۱۸)

اے آنے والے بے شک!

تو جتنا بھی نیک ہے میں باپردہ ہوں

تو جتنا بھی نیک ہے میں غیرت والی ہوں

تو جتنا بھی نیک ہے میں پردے دار ہوں

جلدی کر میری آنکھوں سے دور ہو جا میں پردے دار عورت ہوں

آج بھی اگر بیبیوں پر بی بی مریم کا رنگ چڑھ جائے اللہ پاک کی قسم ہے کسی مسلمان کی بیٹی---کسی غیرت مند باپ کی بیٹی----کسی غیرت مند خاوند کی بیوی---کسی غیرت مند بھائی کی بہن---اس مووی کے کیمرے کے سامنے اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر سنور کر نہ آئے لیکن اس کو دل کے دورے پڑتے ہیں کہ ہائے مووی والا دور چلا گیا وہ ادھر کیوں نہیں لائٹ مارتا ادھر فلیش کیوں بجتا!

مسجد میں آتی ہے تو سر پر دوپٹہ لے کر درس قرآن سننے کے لئے جانا ہے تو برقعہ پہن کر لیکن جب مووی والا آ جائے پتہ نہیں یہ اس کا بھائی ہے پتہ نہیں یہ اس کا ماموں لگتا ہے چچا لگتا ہے یا ابو جان ہے اس سے کوئی پردہ نہیں ہو رہا مسجد کے نمازیوں سے پردہ---ان بزرگوں سے حاجیوں سے پردہ---مووی والے سے پردہ کیوں نہیں ہوتا آخر یہ بھی تو غیر محرم ہے مرد ہے اور ہے بھی جوان ستر سال کا بابا بھی نہیں یا کوئی چھوٹا موٹا بچہ بھی نہیں

نوجوان ہے اور

ہے بھی دنیا کی رنگینیاں دیکھنے والا' ہے بھی تمہارے حسن پر تبصرہ کرنے والا

وہ اپنے دوستوں کو اپنے گھر بٹھا کر تمہاری شکلیں دکھاتا ہے کہ یہ فلاں کی بیٹی ہے--- فلاں کی بہن ہے--- فلاں کی بیوی ہے---- کچھ غیرت کرو' میرے سبق پلے باندھ کر لے جاؤ میری تلخ نوائی گوارا کرو' یہ کونین کی کڑوی گولیاں ہضم کر جاؤ' انشاء اللہ فحاشی کا بخار اتر جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں جی مولوی کیا حق بیان کرتے ہیں' کیا مولوی چپ کر کے ''پھاہ'' لے لیں' مولوی حق بیان نہیں کرتا' اگر مولوی حق بیان کرتا ہے تو لوگ گھر جا کر گلے کرتے ہیں۔

بھائیو! معززات پردہ نشین بہنوں! اللہ عزت و حیاء میں برکت کرے' اللہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ نصیب کرے' اللہ میری ملت کے جوانوں کو میرے مصعب بن عمیر پیارے یوسف اور کملی والے محبوب کا ساتھ نصیب کرے۔

آؤ غور کرو! میں کیا عرض کرنا چاہتا ہوں' یہ پردے دار بی بی اس کا ایسا پیارا پردہ ہے' اللہ پاک کو اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اس کا پردہ قرآن کی آیتیں بنا دیا' اللہ پاک نے فرمایا

اِذِ انتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ (مریم:۱۷)

چھوڑ دورنگی' یک سنگ ہو جاؤ
سراسر موم بن جاؤ یا سراسر رنگ ہو جاؤ

قرآن کے ذوق شوق سے سننا' جمعہ کا خطبہ بھی ذوق شوق سے سننا
رات کو قرآن کے جلسے بھی ذوق شوق سے سنتے ہیں

اور مووی کے سامنے بھی بن سنور کر ذوق و شوق کے ساتھ آنا' اس طرح نہ کیا کرو دو رنگیاں نہ بنو' یک رنگیاں بن جاؤ' موویوں کی زینت بنو یا جنت کی زینت بنو' جو پردے دار اور

شرم و حیاء والی بیبیاں ہیں' اللہ پاک نے ان کو حوروں کی سرداری عطا کرنی ہے!

بھائی کی شادی پر ناچنے والی' حوروں کی سردار کس طرح بن جائے۔

''لونگ گواچے'' پر ہاتھ پر ہاتھ مار کر' جنت کی حوروں کی سردار کس طرح بن جائے

جس کے شب و روز بیوٹی پارلر میں' یہ جنت کی حوروں کی سردار کس طرح بن جائے

جنت کی حوروں کی سرداری من مار کر ملے گی ---- قربانیاں دے کر ملے گی --- سادگی اختیار کر کے ملے گی ---- یہ فیشن اور نخرے سب کچھ ترک کر کے' ایک اللہ پاک کے ساتھ پیار اور جذبات پر قابو ڈال کر جنت کی حوروں کی سرداری ملے گی' مولانا لکھوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

حسن او ناں دا حوراں تھیں ودھ' تے ہوسن اوہ سردارا

جو دنیا میں نیک اور پردے دار بن کر رہیں' خاوند کی وفاء شعار اور باکردار بن کر رہیں' ان بیوٹی پارلروں اور جنرل سٹوروں پر مسکرا مسکرا کر باتیں نہیں کرتیں' دوکانوں پر جا کر لمبے تبصرے نہیں کرتیں' وہاں جا کر نرم لہجے میں کلام کر کے رشتہ داریاں اور تعلقات نہیں بناتیں' بلکہ سوکھے پھیکے انداز میں باتیں کر کے دوری اختیار کرتی ہیں' میٹھا بولتی ہیں تو خاوند سے بولتی ہیں' غیر محرم سے میٹھے بول نہیں بولنے۔

اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے! فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا. (الاحزاب: ۳۲)

اللہ فرماتے ہیں اے میرے نبی کا کلمہ پڑھنے والیو' اپنے آپ کو مسلمانوں کی بیٹیاں کہلانے والیو جب کسی غیر محرم سے کوئی بات کرنے کا مسئلہ بن جائے' کوئی دروازے پر پوچھنے کے لئے آ گیا یا کوئی اور مسئلہ بن گیا' دوکان پر کوئی سودا لانے کے لئے مجبوراً جانا پڑ گیا' اور بعض کو چاند رات گھر بیٹھنا نصیب نہیں ہوتا' پتہ نہیں کیا تکلیف شروع ہو جاتی ہے' اس کا دل نہیں لگتا' اس کو چنگاڑیاں لڑتی ہیں' اس کا دل آتا ہے کہ میں دوڑ جاؤں اور چاند رات بازار میں جا کر چوڑیاں خریدوں۔

سن لو! اگر زہراء کا ساتھ چاہتی ہو اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ چاہتی ہو تو پھر صبر اور اپنے آپ پر کنٹرول کرنا پڑے گا' اسلام اتنا بھی میٹھا اور نرم نہیں' جنت اتنا بھی آسان نہیں' آقا فرماتے ہیں' جنت ہے تو بڑا خوبصورت لیکن راستے میں کانٹے بڑے ہیں' وہ کانٹے اور خاردار راستہ کیا ہے؟

وہ یہی ہے کہ دل کی خواہشات قربان کرنا پڑتی ہیں' دل میں اٹھنے والے جذبات' فیشن' نخرے اور نزاکتیں قربان کرنا پڑتی ہیں' سب قربانیاں دے کر پھر ملتا ہے تو پیارا جنت ملتا ہے' یہ لوگ جو جنت کے وارث بنے' جن کی جیب میں جنت کی ٹکٹیں پڑ گئیں' کیا گھر بیٹھے جنت آ گیا تھا؟

افسوس تو مجھے اس بات کا ہے کہ بعض ترجمہ پڑھے' سب کچھ کرتا ہے' حج بھی کیا ہے نمازیں بھی پڑھیں' لیکن اس کے باوجود فحاشیٔ کا کانٹا وہاں کا وہاں ہی ہے' پھر بھی وی سی آر کی فلم کی شوقین' ورلڈ کیبل کا پروگرام قضاء نہیں کرتا' بھائی اور ابو دوکان پر چلے گئے' پیچھے ورلڈ کیبل چل رہی ہے۔

واہ اقبال' اللہ تجھے جنت الفردوس عطا فرمائے' اللہ تیرے گناہ معاف کرے تو نے کتنی پیاری بات کی ہے' کہتا ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ' تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

تیرا کردار یہودیوں والا' رویہ عیسائیوں والا' تیرا فیشن غیر مسلموں والا ہے۔

عرض کر رہا تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا اے میری نبی کی امت کہلانے والیو! اگر کوئی دروازے پر آجائے کوئی بات کرنے کا معاملہ بن جائے تو **فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ**۔ اپنی آواز میں لچک اور باریکی پیدا نہیں کرنی' اپنے کلام اور گفتگو میں مٹھاس اور چاشنی پیدا نہیں کرنی' بلکہ بڑے پھیکے اور روکھے انداز میں جواب دینا' جب اندر سے ایک دو باتوں کے روکھے جواب ملے تو پھر کوئی بندہ دروازے پر کھڑا ہو کر لمبے سوال نہیں کرے گا' پھر کوئی شخص

ٹیلی فون کا رسیور کان کے ساتھ لگا کر لمبی بات نہیں کرے گا کہ کہاں گئے ہیں' کب آئیں گے' اچھا اس کا مطلب ہے کہ میں دو منٹ انتظار کرلوں اب وہ میٹھے انداز میں کہتی ہے کہ ہاں آپ انتظار کرلیں' ابھی تھوڑی دیر میں آ جائیں گے۔

قرآن کریم کہہ رہا ہے **فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ**۔ پھیکے انداز میں بات کرنا تا کہ اس کے دل میں کشش کا مرض نہ پیدا ہوجائے' جب یہ انداز بن جائے گا تو فحاشی نہیں رہ سکتی' لیکن یہاں امی دیکھ رہی ہے' ابو دیکھ رہا ہے' کہ آدھا آدھا گھنٹہ ٹیلی فون پر گفتگو ہورہی ہے' اور آواز اتنی دبا کر اور اتنا آہستہ آہستہ کہ امی سن نہ لے' اور وہ بھی نظر چرا کر دیکھتی جاتی ہے کہ ٹیلی فون ہورہا ہے' روکتی نہیں۔

کہتے ہیں جی' روکیں کیسے' اب تو سارے ماشاء اللہ بڑے ہوگئے ہیں' اب فیصلہ ہمارا نہیں چلنا' ان کا چلنا ہے۔

میرے بھائیو! اپنے آپ کو ماں باپ بناؤ' اپنے آپ کو ماں باپ سمجھو اور گھر میں اپنا آپ منواؤ' تم ماں باپ ہو' قیامت کے دن آپ سے سوال ہوگا۔

دیہاتوں اور شہروں والو! یہ تلخ اور پھیکی سی باتیں آپ کے کام آئیں گی' اللہ ذوالجلال سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! **مَنۡ قَعَدَتۡ مِنۡکُنَّ فِيۡ بَيۡتِهَا** جو عورت اپنے گھر کی چار دیواری میں اپنی عزت محفوظ کر کے بیٹھی' جس نے اپنی نگاہوں کو محفوظ کرلیا!

جو عورت اپنے گھر میں پردے سے بیٹھی ہے اور اپنے گھر کی چار دیواری کو اپنے لیے کافی سمجھتی ہے اپنے خاوند کا چہرہ اپنے لیے کافی سمجھتی ہے۔

اگر شادی شدہ نہیں تو اپنے بھائیوں کے گھر کی رونق کو کافی سمجھتی ہے۔

اپنے ابا جان کو اپنے سر کا تاج سمجھتی ہے

اپنے گھر کی چار دیواری اپنے لیے سکون اور عزت کا باعث سمجھتی ہے

فَاِنَّهٗ اَدۡرَکَتۡ عَمَلَ الۡمُجَاهِدِيۡنَ

جس مجاہد کے جسم پر گولیاں لگیں، جس کو تلواروں کے وار لگے، جس کے جسم پر تیر لگے

جتنا ثواب اس کو خون میں لت پت ہو کر اور اپنے آپ کو زخمی کروا کر ملے گا، جتنا اس کو جہاد کرنے کا ثواب ملے گا، قوم کی اس بہو بیٹی کو اللہ اتنا ہی ثواب دے گا جو اپنے گھر کی چار دیواری میں شرم وحیاء اور عزت و وقار لے کر بیٹھی ہے۔

اللہ میری قوم کی بیٹیوں کی عزت میں برکت فرما، اللہ جن کو بیٹیاں عطا کیں ان کے نصیب اچھے بنا، اللہ کسی فرعون سے ماتھا نہ لگے بلکہ کوئی ایسا گھر نصیب فرما جہاں ہماری بہنیں سکھ کی زندگی بسر کریں اور مولا کریم ایسی زندگی بسر کرنے کی توفیق دے کہ قیامت کے دن اپنے نبی کی بیٹیوں کا ساتھ نصیب کر دینا۔

ایک بی بی مریم تھی، اس کا پردہ اللہ پاک نے قرآن کریم میں بتایا کہ کتنا شاندار اور پیارا پردہ ہے، ایک اور بی بی ہے جس کا تذکرہ قرآن نے کیا، یہ سیدنا جناب شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی ہے جب جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کے بندے کو مکا مارا، وہ جان سے مر گیا، پتہ نہ چلا، آپ دوڑتے آ رہے ہیں، فرعون فوجیں پیچھے لگی ہوئی ہیں، آپ ایک جگہ پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں دعا کرتے ہیں اے عرش والے تیرے نبی موسیٰ ؑ کو بڑی بھوک لگی ہوئی ہے۔ اے میرے اللہ میرے لیے روٹی کا سامان کر دے مجھے کھانا عطا کر دے۔

اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے جس وقت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ پاک سے روٹی کا سوال کیا، اللہ پاک کے سامنے اپیلیں کر رہے ہیں مولا کے سامنے کھانے کا سوال کر رہے اور اپنے آپ کو اللہ کا فقیر بناتے ہیں، فرماتے ہیں!

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ (القصص :۲۴)

تمام انبیاء اللہ کے فقیر تھے اور اللہ ساری دنیا کا داتا ہے، اللہ ساری دنیا کو کھلانے اور پلانے والا ہے۔

جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ پاک سے روٹی مانگ رہے ہیں اور دھر کیا دیکھ رہے ہیں کہ بکریاں چرانے والے آ کر چرا رہے ہیں' پانی پلانے والے پانی پلا رہے ہیں' ان کے پانی پلاتے پلاتے کیا دیکھا کہ دو بچیاں اپنی بکریاں لے کر سائیڈ پر کھڑی ہیں' جب سب پانی پلا کر چلے گئے تو انہوں نے کنویں کا منہ بند کر دیا' یہ لڑکیاں آ کر ان کی بکریوں کا بچا گدلا پانی اپنی بکریوں کو پلا رہی ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں بڑا ترس آیا' بڑی شفقت پیدا ہوئی آپ آ کر ان بچیوں سے کہتے ہیں اے بچیو کیا معاملہ ہے؟

لڑکیاں کہتی ہیں قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتۃ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ اے بھائی تجھے کیا بتائیں' ابا بوڑھا ہے' آنکھوں کا نور چلا گیا۔ جسم سارا کمزور ہو گیا' اور ہمارا حقیقی بھائی بھی کوئی نہیں' جو بکریاں چرانے کے لئے آیا کرے' ہماری مجبوریاں ہیں' ہم دونوں بہنیں بکریاں چراتی ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں' پھر پانی کیوں نہیں پلایا' کہتی ہیں بھائی' جب یہ سب پلا کر چلے جائیں گے پھر ہم پردے اور شرم والی بعد میں آ کر ان کا بچا ہوا پانی پلا لیتی ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام کے دل میں بڑا ترس آیا آپ نے کنویں سے پتھر اٹھایا اور پانی کے ڈول نکال نکال کر ان کی بکریوں کو پلائے جب یہ گھر گئیں تو سارا معاملہ ابو کو بتایا' یہ آخر نبی ہیں' نبی کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ایسے نیکی کے کام ہر شخص نہیں کر سکتا' یہ کوئی بختوں اور نصیبوں والا ہے۔

جناب شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے' بیٹیو تم میں سے ایک جا کر اس کو بلا کر لائے تا کہ اس اللہ والے کو کھانا کھلائیں اور پانی پلائیں۔

اللہ پاک نے اس بی بی کی چالیں قرآن میں بیان کی ہیں' اللہ پاک نے فرمایا' فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا

ان دونوں بہنوں میں ایک نے حیاء کی چال چلی، شرم کی چال چلتی ہوئی آ رہی ہے، زمین پر پیر مار مار کر، چوڑیاں چھنکا کر، اپنا زیور چھنکا کرکے اور اپنے جسم کی زیب و زینت جس کو سات پردوں میں چھپانے کا حکم آیا، اپنے جسم کے وہ حصے نمایاں کرکے نہیں، بلکہ بڑی شرم حیاء اور عاجزی کی چال ہے۔

پہلے بیبیاں پردہ کرتیں، اس کو ہماری پنجابی زبان میں ''دُہری بُکل'' کہتے تھے، یہ ہماری سادہ بیبیوں کا بہترین پردہ تھا، منہ نظر آنا، رنگ اور عمر کا اندازہ ہونا تو بڑی دور کی بات ہے، اب تو پہلی چھوڑ کر سر پر کپڑا رکھنا گوارا نہیں، اس طرح لگتا ہے جیسے سر پر جوئیں پڑی ہوتی ہیں، دعاء کر اللہ اس قوم کو پردہ دے، جب پردہ ہو جائے گا تو دن بدن بے غیرتی، فحاشی اور عریانی ختم ہو جائے گی۔

یہاں ماشاء اللہ بیاہ شادیوں پر بیچ میں ہی لڑکے پھر رہے ہیں اور بیچ میں ہی لڑکیاں پھر رہی ہیں، اور بیبیوں نے ماشاء اللہ سر سے دوپٹے اتارے ہوئے، میک اپ کیے ہوئے اور جو بوتلیں پلاتے پھرتے ہیں، کہتے ہیں یہ جی دولہے کا دوست ہے یہ اس کا کلاس فیلو ہے۔

خبردار! سن لو، یہ سب بے غیرتی، فحاشی اور عریانی ہے، غیر محرم سے پردہ کر، اگر جنت جانا ہے تو پھر شریعت کی پابندیاں گوارا کرنا پڑیں گی، اگر شریعت کی پابندیاں گوارا نہیں کر سکتا تو پھر شریعت کو بدنام تو نہ کرو، شریعت اسلامیہ سے ہماری عزت اور وقار ہے، اگر اسلام نہ ہوتا تو ہمارا وقار نہ ہوتا، اسلام قبول کیا ہے تو عزت اور وقار بنا ہے، اس لیے اسلام کو رسواء نہ کرو۔

آؤ سنو! جناب شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی نے ایسی چال چلی کہ عرش والے رحمٰن والے کو اس بچی کی چال پسند آئی، عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ ۔ بچی آ کر کہتی ہیں، اے بھائی تجھے میرے ابو بلاتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کیا تیرے ابو مجھے بلاتے ہیں، خیر ہے؟ کہتی ہیں لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَاسَقَیْتَ لَنَا۔ تو نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا، ہم مفت کام نہیں کرواتے، ہم اس مزدوری میں تجھے کھانا کھلانا چاہتے ہیں، جلدی کرو میرے ابو بلاتے ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے' اے بی بی اگر تو میرے آگے چلے گی تو تیری ایڑیوں پر میری نظر پڑے گی' اس لیے میں تیرے آگے آگے چلتا ہوں اور تو میرے پیچھے آ' بچی کہتی ہے بھائی تجھے ہمارے گھر کے راستے کا پتہ نہیں' آپ فرمانے لگے تو ہاتھ میں کنکریاں پکڑ لے' جس طرف مجھے موڑنا ہو' تو اس طرف کنکری پھینک دینا' میں خود ہی مڑ جاؤں گا۔

میں تو ان بیبیوں کا کردار پیش کرنا چاہتا ہوں' یہ ہمارے لیے نمونہ ہیں' لیڈی ڈیانا نمونہ نہیں' یہ مرنے والی نور جہاں' ہنیر جہاں' نمونہ نہیں ہمارے لیے ریما کا کردار نمونہ نہیں تو جن کی اخباروں پر تصویریں اور فلموں پر جن کا ناچ دیکھتا ہے' ہمارے لیے یہ نمونہ نہیں ہمارے لیے انبیاء کی بیٹیاں نمونہ ہیں' ہمارے لئے آئیڈیل پیغمبر کی بیٹیاں ہیں' اسلام کو فخر اور ناز ہے تو ان پردہ دار عورتوں پر ہے۔

لوگو! جنہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو بے پردہ کیا ہے انہوں نے اسلام کو رسواء کیا ہے' ایک دن میں نے اخبار میں پڑھا' غالباً ترکی یا کسی اور ملک کا واقعہ تھا' اس کالج میں سختی سے نوٹیفکیشن جاری ہوا کہ کوئی بچی پردہ نہیں کر سکتی' پردہ کیا' سر پر کپڑا نہیں رکھ سکتی' سکارف نہیں پہن سکتی' ایک بچی جس پر اسلام کا رنگ چڑھا تھا' اس نے کہا' میں یونیورسٹی سے اپنا نام کٹوا سکتی ہوں' اس تعلیم سے محروم رہ سکتی ہوں' مگر میں کملی والے مصطفیٰ ﷺ کے فرمان پر آنچ نہیں آنے دوں گی اور پھر پورے ملک کی اخباروں نے اس کو خراج عقیدت پیش کیا کہ صحیح معنوں میں اسلام سینے سے لگایا ہے تو اس خاتون نے لگایا ہے جس نے فحاشی کے دور میں پردے کو سینے سے لگا کر بتایا ہے کہ ہم لیڈی ڈیانا کے ماننے والی نہیں' ہم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ماننے والی ہیں' ہمارے لیے آئیڈیل اور نمونہ بی بی فاطمہ کی زندگی ہے' اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بھائیو! اللہ پاک نے جنت میں اپنے مومن بندوں کو جو بہتر بہتر حوریں عطا کرنی ہیں' بے پردہ تو وہ بھی نہیں ہوں گی' سورۃ الرحمٰن میں ان کا تذکرہ بھی سن لو۔

بیبیو! تمہیں سورۃ الرحمٰن سننے کا بڑا شوق ہے' اس کا ترجمہ بھی پڑھا کرو' اللہ پاک فرماتے

ہیں، میں نے جنت میں جو پاکباز بیبیاں حوریں بنادیں ہیں، ان کا کردار کیا ہے، حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ۔ میں نے جنت کے عالی شان خیمے بنائے ہیں، وہ اپنے خیموں میں اپنے آنے والے جنتیوں کا انتظار کررہی ہیں۔

کہیں اللہ پاک نے فرمایا! لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ اللہ پاک جو حوریں جنت کی زینت بنائی ہیں، میرے جنتیوں سے پہلے نہ کوئی جن ان کے قریب گیا اور نہ کوئی انسان ان کے قریب گیا وہ ایسی پردے اور حیاء والی ہیں ایسی محفوظ مستور ہیں، جیسے آپ کہتے ہیں کہ مستورات کے لیے پردے کا انتظام ہے۔

مستورات کا معنی سنو! مستورات جمع ہے اس کا واحد مستور ہے!

مستور کا معنی، ڈھکی ہوئی، مستور کا معنی چھپی ہوئی، مستور کا معنی پردے میں

جو ہے ہی ننگے سر، وہ مستور کیسی ہے، جس کا چہرہ ہی ننگا ہے، وہ مستور کیسی ہے

اس نے کہا تھا کہ ''اکھوں انی تے ناں نوراں بی بی۔

توجہ فرماؤ! مستورات کا معنی پردے والی، یعنی کہنے کی ضرورت نہیں پہلے ہی پردہ کیا ہوا ہے، کروانے کی ضرورت نہیں۔

یہ وہ بیبیاں ہیں جن کا تذکرہ اللہ کے قرآن نے کیا اللہ پاک فرماتے ہیں، میرے جنت کی حوریں بھی پردے میں ہیں، میرے جنت کی حوروں نے پردہ کیا ہوا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

